

مُنتخب احوالِ موقی

اس میں سے کوئی بھی موقی آپ کے دل کی دنیا بدل سکتا ہے

مجموعۃ افادات

حکیم الائمۃ محمد زالملة تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ
شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی
مبلغ اسلام مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ العالی
و دیگر اکابرین اُمت رحمہم اللہ



ادارۃ تالیفات اشرفیہ

پتہ: فوارہ نمستان پاکستان

(061-4540513-4519240)

اللَّهُمَّ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

ایک ہزار
انمولے موتی

جلد-۲

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت قضاوی رحمہ اللہ
 حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
 حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ
 حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ
 شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ
 ودیگر کاہرین رحمہم اللہ
 کتب احادیث اور بیسیوں مستند کتب سے انتخاب

ایک ہزار انمول موتی
 اس میں سے کوئی بھی
 موتی آپ کے دل کی
 دنیا بدل سکتا ہے

ایک ہزار انمولے موتی

جلد - ۲

ترتیب

مصدر اسحق ملتانی

ادارۃ تالیفات اشرفیہ

پبلک فوارہ ملت ان پبشرستان

(061-4540513-4519240)

کتابچہ اخلاقی

تاریخ اشاعت جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ
ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

اس کتاب کی کاپی راءت کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
کسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانونی مشیر

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گزارش

ادارہ کی حق الامکان کوشش ہوئی ہے کہ پروف ریڈنگ معیار کی ہو۔
الحمد للہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آنکھ و اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملک کتب خانہ ملک ادارہ
ادارہ اسلامیات ملک ادارہ ملک ادارہ ملک ادارہ
کتب خانہ ادارہ ملک ادارہ ملک ادارہ ملک ادارہ
کتب خانہ ادارہ ملک ادارہ ملک ادارہ ملک ادارہ
ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K. 119-121, HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTER) BOLTON BL3 1NE (U.K.)

ملتان

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بزرگان سلف کے حالات و واقعات انسان کی اصلاح کیلئے انتہائی مفید اور مؤثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی شکل سامنے آتی ہے اور اپنے اسلاف کا وہ مزاج و مذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسل در نسل منتقل ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آموز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے تو بسا اوقات یہ واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لیے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انہیں امت کیلئے محفوظ کیا۔

اللہ کے فضل و کرم سے بندہ کی زندگی اکابر علماء کی مستند کتب کی نشر و اشاعت میں بسر ہو رہی ہے۔ جس کی برکت سے کچھ ورق گردانی کا موقع میسر آ جاتا ہے۔ دوران مطالعہ جو بھی ایسا واقعہ نظر سے گزرے جس میں اصلاحی پہلو ہوا ہے محفوظ کر دیا جاتا۔ اس طرح واقعات کا ایک ذخیرہ جمع ہو گیا۔ ان واقعات میں اسلامی تاریخ کے نشیب و فراز بھی ہیں اور امت مسلمہ کے عروج و زوال کی داستان بھی۔ رلانے والے پروردگار نجات بھی ہیں اور ہنسانے والے ظرافت بھی ان میں فکر انگیز مضامین بھی ہیں اور علمی جواہر پارے بھی۔

بندہ کے پاس ایسے اصلاحی واقعات امثال لطائف اور عجیب و غریب جواہرات پر مشتمل بیاض جمع ہو گئی جس کی اشاعت اس نیت سے کی جا رہی ہے کہ ان ہزار واقعات میں سے پڑھنے

والے کو کسی ایک بات سے دینی فائدہ ہو جائے تو یہ بندہ کیلئے ان شاء اللہ ذخیرہ آخرت ثابت ہوگا۔
 آج کی مصروف ترین زندگی میں جبکہ کی طرف زیادہ رجحان نہیں رہا اور الیکٹرانک میڈیا
 نے کتب بنی کا ذوق بری طرح متاثر کر دیا ہے ایسے حالات میں ضخیم کتب اور بے شمار رسائل
 سے ماخوذ پلچسپ مجموعہ ان شاء اللہ قارئین کے قیمتی وقت کا بہترین مصرف ثابت ہوگا۔
 زیر نظر کتاب میں اکثر جگہ آپ کو ”قلوبی“ کے حوالہ سے متعدد واقعات ملیں گے جو
 کس شہاب الدین قلیوبی رحمہ اللہ کی نایاب عربی تصنیف کے اردو ترجمہ سے نادر موتی چنے
 گئے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ واقعات جہاں معلومات افزا ہیں وہاں اصلاح افروز بھی ہیں۔

دوران ترتیب اس بات کی پوری کوشش رہی کہ کوئی بھی واقعہ غیر مستند نہ ہو اس لیے ہر
 تقریباً ہر واقعہ کے آخر میں حوالہ دینے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اصل کتاب دیکھی جاسکے۔
 تاہم علماء کرام سے گزارش ہے کہ کسی بات میں سقم محسوس کریں تو مرتب کو مطلع فرمادیں تاکہ
 آئندہ ایڈیشن میں درستگی کر دی جائے جو یقیناً آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ لیکن یہ بات ذہن
 میں رہے کہ ان واقعات میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی جیسے کوئی موتی سانسے آیا وہ لے لیا
 گیا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے اس مجموعہ کا نام ”ایک بزرگ انمول ہوتی“ رکھا گیا ہے۔

اللہ کے فضل سے اسکی پہلی جلد کافی مقبول عام ہوئی جس سے دوسری جلد مرتب کرنے کا
 داعیہ پیدا ہوا۔ ان شاء اللہ ان مستند موتیوں سے آپ کی دنیا خوشگوار اور آخرت کامیاب بن سکتی ہے۔
 قارئین محترم! دوران مطالعہ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ واقعات اصلاح و ترتیب اعمال
 کیلئے ہیں ان سے فقہی مسائل کا اخذ کرنا درست نہیں۔ کسی بھی اشکال کی صورت میں قریبی علماء
 کرام سے رجوع فرمائیں اور غیر مستند کتب اپنے اور اپنے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اس مجموعہ کو مرتب وقارئین کی دنیوی
 اصلاح و اخروی فلاح کا ذریعہ بنائیں اور ہم سب کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے
 کی توفیق عطا فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر
 خلقہ محمد و علی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہم الی یوم الدین

(ذیل) محمد اسلم عفی عنہ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق جون 2008ء

حَقَّ قَوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسُ حِكْمَتِهِ
مَحَاوِرُ

(حکمت کی جڑ بنیاد اللہ کا خوف ہے)

جن کتب سے یہ انمول موتی چنے گئے ہیں

تفسیر درمنثور	بخاری شریف	ابوداؤد شریف	ترمذی شریف
ابن ماجہ	کنز العمال	موطا	مسند احمد
مخلوۃ المصالح	کتاب الرقاق	معجم کبیر واسط	دارقطنی
مستدرک حاکم	شعب الایمان	الاصابہ	کتاب الثغاف
صحیح ابن خزیمہ	قرۃ العیون	ترغیب وترہیب	اسد الغابہ
سیرۃ ابن ہشام	حلیۃ الاولیاء	جمع الفوائد	جزء الاحمال
انوار النکھر	خدام الدین	تذکرہ مشائخ	مشائخ کاندھلہ
حیات امیر شریعت	شمع رسالت	نصائح عزیز	وفیات ماجدی
اشرف التہذیب	نقوش رفتگان	صحیح ابن حبان	الخطیب
تصویر کے شرعی احکام	تاریخ مذاہب	سراج الصراح	سکون قلب
سیرۃ انصار	خطبات طیب	مناقب امام اعظم	سیرت مصطفیٰ
جمع الرواۃ	حیات النور	۳۱۳ روشن ستارے	طبرانی
اصہبانی	امداد المہتاق	انفاس قدسیہ	کتوبات شیخ الاسلام
فیوض الخلق	الکلام الحسن	تذکرہ کاندھلوی	مثالی بچپن
القول الجلیل	اکابر کا تقویٰ	حیات النعمان	کتاب الارکبا
حسن العزیز	قلوبی	قلبات وقلوبت حکیم ہدایت	احمد بزار
قصص الاکابر	الہدایہ	سیرت مہاجرین	جواہر حکمت
حیات الصحابہ	سوانح رائے پوری	ابن عساکر	میں بڑے مسلمان
تذکرہ فضل رضی	معارف سلیمان	حکایات اسلاف	حکایات کانسٹیٹوپولینا
کاروان جنت	ثمرات الاوراق	محاسن مفتی اعظم	کتابوں کی درس گاہ
وفیات الاعیان	حقوق العباد	جواہر پارے	فضائل قرآن
الاستیعاب	شرف المناقب	احیاء العلوم	مقالات حکمت
بلوغ الصغی	بائیکل سے قرآن تک	ظفر فاضلین	حکایات صحابہ
ماہنامہ "الفرقان"	ماہنامہ "الحق"	ماہنامہ "البلاغ"	ماہنامہ "الرشید"
ماہنامہ "بینات"	ماہنامہ "الاداد"	ماہنامہ "دارالعلوم"	ماہنامہ "الہدیٰ"

فہرست عنوانات

۴۷	ایک دوسرا اور اس کا صل	۱۷	فضائل اصحاب بدر بھین	۳۲
۴۸	حکایت حضرت شیخ عبدالہادی رحمہ اللہ	۱۸	۱ لاکھ درہم اور حماقت	۴۱
۴۹	حضرت علی بن ابی طالبؓ کو دعوت	۱۹	۲ اسی نے مجھے خطرہ میں ڈالا ہے	۴۱
۴۹	سعادت مندی	۲۰	۳ ایمان کی تازگی پر مرنے والا	۴۱
۵۰	دعا نہ کرنے پر اللہ کی ناراضگی	۲۱	۴ تقدیر پر ایمان	۴۲
۵۰	حضرت ابو قافہؓ کو دعوت دینا	۲۲	۵ حضرت ابن عباسؓ کو نصیحت	۴۲
۵۰	یہودی لڑکے کو دعوت	۲۳	۶ رؤسا سے احتیاط	۴۲
۵۱	ایک فتنی کو دعوت	۲۴	۷ مقبول عبادت	۴۳
۵۱	وہی ہو گا جو منظور خدا ہے	۲۵	۸ حکایت حضرت جلال الدین پانی پٹی	۴۳
۵۱	دوا علاج	۲۶	۹ تلقین صبر	۴۳
۵۲	اکابر کی باہمی محبت	۲۷	۱۰ حضرت عثمان بن عفانؓ کو دعوت	۴۴
۵۲	حاتم کی نماز	۲۸	۱۱ دنیا پرستی سے دور رہنے کی نصیحت	۴۴
۵۳	حکایت شہداء عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ	۲۹	۱۲ مچھلی پر رحم کرنے کا انعام	۴۵
۵۳	ہلاکت کا خطرہ کب؟	۳۰	۱۳ پانچ چیزوں سے فراغت	۴۵
۵۳	انسانیت کی تلچھٹ	۳۱	۱۴ جو مقدر میں ہے وہی ملے گا	۴۵
۵۴	ان مشرکوں کو فرماؤ دعوت دینا جو	۳۲	۱۵ تواضع اور زہد	۴۶
	مسلمان نہیں ہوئے ابوحمل کو دعوت		۱۶ ایک صاحب حال بزرگ	۴۶

۶۴	۵۷	دعا کے تین درجے	۵۴	۳۳	دعا کی قدر
۶۴	۵۸	خاندن کی تابعداری کی عجیب مثال	۵۵	۳۴	عہدیت
۶۵	۵۹	بچے جھوٹے کی پہچان	۵۵	۳۵	توکل میں کامرانی ہے
۶۵	۶۰	زیارت قبور سے منج کی حکمت	۵۶	۳۶	کابیز کی باہمی ہے تکلفی
۶۶	۶۱	قاریوں کی بہتات	۵۶	۳۷	حکایات حضرت شاہ عبدالعزیزؒ
۶۶	۶۲	دواؤں کی دعوت دینا	۵۷	۳۸	اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار
۶۷	۶۳	زادہ انداز زندگی	۵۷	۳۹	بدکاری ٹھنڈی کا نشان
۶۷	۶۴	ماں کی بددعا	۵۷	۴۰	مردوں اور عورتوں کی آوارگی
۶۸	۶۵	دعا کو لازم کرلو	۵۸	۴۱	حضرت عثمان اور حضرت طلحہؓ کو دعوت
۶۸	۶۶	شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی فراست	۵۸	۴۲	اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو
۶۸	۶۷	دجالی فتنہ دور سے نئے نظریات	۵۸	۴۳	کیسے برتر نہ کیجنا
۶۹	۶۸	بنو تمیمار کے ایک شخص کو دعوت	۵۹	۴۴	ایک عادل بادشاہ اور شیطان
۶۹	۶۹	اسلامی اقدار کی حفاظت	۶۰	۴۵	حکایات حضرت شاہ ولی اللہؒ
۶۹	۷۰	ایک اور آدمی کو دعوت	۶۰	۴۶	مثالی شجاعت
۶۹	۷۱	قبولیت کا یقین رکھو	۶۰	۴۷	دو جنبی گروہ
۷۰	۷۲	ہر چیز اللہ سے منجھو	۶۰	۴۸	چالیں عابد اور فاسق قاری
۷۰	۷۳	جسم کا بھی حق ہے	۶۱	۴۹	موت پر ہیبت ہونا
۷۰	۷۴	اللہ کی یاد	۶۱	۵۰	جدی نہ بچاؤ
۷۰	۷۵	شاہ عبدالعزیزؒ کی ایک اور کرامت	۶۱	۵۱	علمی مقام
۷۱	۷۶	عالم اسلام کی ذلیل حالی اور اسکے سبب	۶۲	۵۲	حضرت دہلویؒ کی کافر مسلم کو جواب
۷۱	۷۷	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی بھوک	۶۲	۵۳	خوف خدا
۷۲	۷۸	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ہجرت	۶۲	۵۴	ایک قول جیل
۷۲	۷۹	دوا نم نعمتیں	۶۳	۵۵	مکر و فریب کا دور دورہ
۷۲	۸۰	ماں کی فرمانبرداری	۶۳	۵۶	حضرت بشیر بن خصاصہؓ کو دعوت

۸۱	۱۰۵	دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا	۷۲	۸۱	پانچ چیزوں کو غیبت سمجھو
۸۱	۱۰۶	چھوٹی سی مسجد کا اجر	۷۳	۸۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بد دعا
۸۱	۱۰۷	حدیث اور فقہ حنفی	۷۳	۸۳	اختصار علم
۸۱	۱۰۸	عجیب حائفہ	۷۴	۸۴	قرب قیامت اور رویت ہلال
۸۲	۱۰۹	غلّائے سوا کا فتنہ	۷۴	۸۵	قیامت کی خاص نشانیاں
۸۲	۱۱۰	حضور ﷺ کی خاطر ازیت اٹھانا	۷۴	۸۶	حضرات انصار کا دینی عزت پر فخر کرنا
۸۲	۱۱۱	بھوک سے پناہ	۷۴	۸۷	ورزش
۸۳	۱۱۲	حسن مزاج	۷۵	۸۸	بچپن کی تعلیم کے اثرات
۸۳	۱۱۳	لومڑی دھوکہ کھا گئی	۷۵	۸۹	عیب دار چیز کی فروخت پر صدمہ
۸۳	۱۱۴	تین احکام	۷۵	۹۰	شاہ صاحب کی ایک ملحوظ
۸۳	۱۱۵	شاہ ولی اللہ کا مقام علمی	۷۶	۹۱	کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف
۸۳	۱۱۶	اللہ حق اور علماؤ کے درمیان حدفاصل	۷۶	۹۲	حضرات انصار اہم کی صفات
۸۳	۱۱۷	ابوبکر و عمر کا صدقہ دینے کا انداز	۷۶	۹۳	دوا کیا کرو
۸۵	۱۱۸	ساری دنیا کی نعمتوں کے برابر	۷۷	۹۴	دینی غیرت و حمیت
۸۵	۱۱۹	ترک دنیا	۷۷	۹۵	زوال سلطنت کی وجہ
۸۵	۱۲۰	جانور بھی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے	۷۸	۹۶	ذکر کی فضیلت
۸۶	۱۲۱	چند اماموں کی وجہ تسبیہ	۷۸	۹۷	ناخلف اور نالائق امتی
۸۶	۱۲۲	اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ	۷۸	۹۸	دنیا طلب کرنے کا مقصد
۸۶	۱۲۳	رقت قلب کی فکر	۷۹	۹۹	اخلاص کی قوت و برکت
۸۶	۱۲۴	مسجدوں کو بدبو سے بچاؤ	۷۹	۱۰۰	یوم حساب کا خوف
۸۷	۱۲۵	کمال ادب	۸۰	۱۰۱	فرست شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ
۸۷	۱۲۶	اللہ کے حکم سے نجات	۸۰	۱۰۲	نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان
۸۷	۱۲۷	مقام تقویۃ الایمان	۸۰	۱۰۳	معالج نے مجھے دیکھ لیا ہے
۸۸	۱۲۸	اہم جنس پرستی کا رجحان	۸۰	۱۰۴	اپنے بدلے دوسرے کو بھیجتا

۹۵	۱۵۲	میزبان اور مہمان	۸۸	۱۲۹	کہاں ہیں؟ کہاں ہیں؟
۹۵	۱۵۳	حجاب کی ایک وجہ	۸۸	۱۳۰	لومڑی اور بھیڑیا
۹۶	۱۵۴	ناچ، گانے کی مجلسیں	۸۹	۱۳۱	مسجد میں جھاڑو دینے والی
۹۶	۱۵۵	عوام الناس سے خطاب صدیقی	۸۹	۱۳۲	ایک کرامت
۹۶	۱۵۶	شانِ استغناء	۸۹	۱۳۳	مروقتہ کا ایک جملہ
۹۷	۱۵۷	مختار غذا کھانا	۹۰	۱۳۴	گناہوں کا احساس
۹۷	۱۵۸	سب سے بہتر نگہبان	۹۰	۱۳۵	قیامت کب ہوگی
۹۷	۱۵۹	دعا کی برکت و کرامت	۹۰	۱۳۶	حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کے مال سے حج کیا
۹۸	۱۶۰	تین جرم اور تین سزائیں	۹۰	۱۳۷	ایمان کا زائد رکھنے والا
۹۸	۱۶۱	پانچ چودہ ریچھوں کو مارنے پر نفوس	۹۱	۱۳۸	ذکر اللہ کا فائدہ
۹۸	۱۶۲	جنت کا گھر	۹۱	۱۳۹	اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق
۹۸	۱۶۳	شانِ توکل	۹۲	۱۴۰	امراء سے استغفار کا بہانہ
۹۹	۱۶۴	انسان کا بندہ اور سرباز بن جانا	۹۲	۱۴۱	حرام چیزوں میں خاندان ساز تاویلیں
۹۹	۱۶۵	اہل خانہ سے حسن سلوک	۹۲	۱۴۲	حضرت عمرؓ کا رعب و دہ پہ
۹۹	۱۶۶	اختلاف و انتشار	۹۲	۱۴۳	اسلام کا پہلی
۱۰۰	۱۶۷	تین معاملات میں فیصلہ رہائی سے رائے کی موافقت	۹۳	۱۴۴	جامع علوم و فنون
۱۰۰	۱۶۸	مال کی پکیزگی	۹۳	۱۴۵	زہر بے اثر ہو گیا
۱۰۰	۱۶۹	اتباعِ شریعت	۹۳	۱۴۶	دندان شکن جہاں
۱۰۰	۱۷۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا	۹۴	۱۴۷	پدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت
۱۰۱	۱۷۱	عجیب شان سے لوگ	۹۴	۱۴۸	چالیسواں مسلمان
۱۰۱	۱۷۲	ایسی زندگی سے موت بہتر	۹۴	۱۴۹	گستاخی کا انجام
۱۰۱	۱۷۳	حقیقت شناسی	۹۵	۱۵۰	معدہ کو درست رکھو
۱۰۲	۱۷۴	تمام گناہوں کی مغفرت	۹۵	۱۵۱	کمالِ ادب

۱۰۹	حضرت اسوڈ کے تاثرات	۱۹۹	۱۰۲	محاطات	۱۷۵
۱۰۹	مسجد میں حلال مال لگاؤ	۲۰۰	۱۰۲	علماء کو احتیاط کی زیادہ ضرورت	۱۷۶
۱۰۹	تقویٰ	۲۰۱	۱۰۳	اعوذ باللہ کی برکت	۱۷۷
۱۰۹	دل و زبان پر حق کا جاری ہونا	۲۰۲	۱۰۳	دنیا کے لئے دین فروشی	۱۷۸
۱۱۰	عیب کو دیکھنا عیب ہے	۲۰۳	۱۰۳	پوڑھیا کے گھر کام	۱۷۹
۱۱۰	خالق کی مخلوق سے محبت	۲۰۴	۱۰۴	تعلیم کیلئے مسجد جانا	۱۸۰
۱۱۱	وعداؤں کے قبول نہ ہونے کا دور	۲۰۵	۱۰۴	باہمی محبت	۱۸۱
۱۱۱	میں کل کے اندیشہ میں آج اللہ کی	۲۰۶	۱۰۴	احتیاط کا کمال	۱۸۲
	نافرمانی نہیں کروں گا		۱۰۴	حلال و حرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور	۱۸۳
۱۱۱	زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب	۲۰۷	۱۰۴	مساجد پر فخر	۱۸۴
۱۱۲	اعمالِ باطلہ کی اصلاح فرض ہے	۲۰۸	۱۰۵	یہ تمہاری دنیا ہے	۱۸۵
۱۱۲	طاقت کی لذت	۲۰۹	۱۰۵	نافرمانی کی سزا	۱۸۶
۱۱۳	ایک خواب کی تعبیر	۲۱۰	۱۰۵	غریبوں کی بھوک کا علاج	۱۸۷
۱۱۳	تحریر تقریر تقویٰ	۲۱۱	۱۰۶	اہل بدکردان میں ناموس طوٹ نہیں کرتا	۱۸۸
۱۱۳	اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور	۲۱۲	۱۰۶	جنت کا گھر مسجد سے بڑا ہوگا	۱۸۹
۱۱۴	میں ابو بکر سے کبھی نہیں بڑھ سکتا	۲۱۳	۱۰۶	اخلاق	۱۹۰
۱۱۴	مسجد کی صفائی کا انعام	۲۱۴	۱۰۶	آدنی چھلی اور گدھ	۱۹۱
۱۱۴	اندر از تبلیغ	۲۱۵	۱۰۷	شاہ صاحب کی ایک کرامت	۱۹۲
۱۱۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت	۲۱۶	۱۰۷	سود خوری کے سیلاب کا دور	۱۹۳
۱۱۵	سید احمد شہید کی محبت پر تاثیر	۲۱۷	۱۰۷	خیر کا بے مثال جذبہ	۱۹۴
۱۱۵	آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ	۲۱۸	۱۰۷	حدوں کا سمندر	۱۹۵
۱۱۶	حضرت عائشہؓ کو نصیحت	۲۱۹	۱۰۸	کمال استغفار	۱۹۶
۱۱۶	مسجدوں کو خوشبودار رکھنا	۲۲۰	۱۰۸	ایک عورت کا بغیر قرش کے سبز بیت اللہ	۱۹۷
۱۱۶	دنیاوی باتیں	۲۲۱	۱۰۸	مالی ہتھوں کا دور	۱۹۸

۱۲۳	۲۳۲	ایک لطیف واقعہ	۱۱۷	۲۳۶	دلوں کو نرم کرنے کا نسخہ
۱۲۳	۲۳۳	یہودی مسلمان ہو گیا	۱۱۷	۲۳۷	عجیب نصیحت
۱۲۵	۲۳۴	اخلاص کا مظاہرہ	۱۱۸	۲۳۸	جماعت کیسے مسجد جانا
۱۲۵	۲۳۵	آمریت اور جبر و استبداد کا دور	۱۱۸	۲۳۹	نواب کو جواب
۱۲۵	۲۳۶	فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں	۱۱۸	۲۴۰	انیت اور خود پسندی کا دور
۱۲۵	۲۳۷	تجارت اور اعلان کشمگی	۱۱۹	۲۴۱	عرب کی تاج
۱۲۶	۲۳۸	ایک لطیف امتحان	۱۱۹	۲۴۲	آزمائش میں مہربانیت میں شکر کرنا
۱۲۶	۲۳۹	ایک عجیب جانور	۱۱۹	۲۴۳	درویشی و صدا
۱۲۶	۲۴۰	تواضع شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ	۱۲۰	۲۴۴	ایک لڑکے کی ذہانت
۱۲۶	۲۴۱	ظاہر داری اور چال بازی کا دور	۱۲۰	۲۴۵	ملفوظ حکیم الامت
۱۲۷	۲۴۲	عورت اور تجارت	۱۲۰	۲۴۶	اللہ کا سایہ پانے والا
۱۲۷	۲۴۳	حضرت عمرؓ کی آہ و بکا	۱۲۰	۲۴۷	دوسروں کی دلداری و دلجوئی
۱۲۷	۲۴۴	منجاسا پ	۱۲۱	۲۴۸	حسن قراءت کے مقابلوں کا فائدہ
۱۲۷	۲۴۵	عدم تواضع کا موقع	۱۲۱	۲۴۹	اندھیرے میں مسجد جانا
۱۲۸	۲۴۶	خلیق انسان	۱۲۱	۲۵۰	قوت برداشت
۱۲۸	۲۴۷	مناجات اور نرمی	۱۲۲	۲۵۱	ایمان کا تقاضا
۱۲۸	۲۴۸	بند و بالائے رتوں میں ڈینگیں مارنا	۱۲۲	۲۵۲	دانشمند بچہ
۱۲۸	۲۴۹	دنیا سے دوری اور آخرت سے محبت	۱۲۲	۲۵۳	شیطان اور اس کا کبیر
۱۲۹	۲۵۰	صبر میں بھلائی ہے	۱۲۲	۲۵۴	دوزخی آدمی
۱۲۹	۲۵۱	مسجد کے نامناسب امور	۱۲۳	۲۵۵	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۹	۲۵۲	باہمی محبت	۱۲۳	۲۵۶	عذاب الہی کے اسباب
۱۲۹	۲۵۳	درود شریف کی برکات	۱۲۳	۲۵۷	خدا کی لعنت و غضب میں صبح و شام
۱۳۰	۲۵۴	خدا کا ایک قصہ	۱۲۳	۲۵۸	صدقہ مردوں تک پہنچتا ہے
۱۳۰	۲۵۵	ذمت کے زوال کی علامتیں	۱۲۴	۲۵۹	قماز و رکوع

۱۳۷	حضرت کی دعائیں	۲۹۴	۱۳۰	قصہ سے پاک	۲۷۰
۱۳۸	ترقی پسندانہ شہادت باٹ	۲۹۵	۱۳۱	عجیب جواں	۲۷۱
۱۳۸	اسلام کی دی ہوئی عزت	۲۹۶	۱۳۱	مطاولت کر کے رونا	۲۷۲
۱۳۸	نماز کو 'رمضان اور حج	۲۹۷	۱۳۱	قدیر و نسا کا دور	۲۷۳
۱۳۹	جذبہ مہمان نوازی	۲۹۸	۱۳۱	تین صفوں تک رونے کی آواز	۲۷۴
۱۳۹	کوہ قاف کے فرشتے	۲۹۹	۱۳۱	مناقیق لوگ	۲۷۵
۱۳۹	سوزش و احتیاط	۳۰۰	۱۳۲	ایک دینی فرض کی ادائیگی	۲۷۶
۱۴۰	ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے	۳۰۱	۱۳۲	دو عذاب	۲۷۷
۱۴۰	عوام الناس کی خاطر مشقتیں بھیلنا	۳۰۲	۱۳۲	ایک مفلوظ	۲۷۸
۱۴۰	دنیا کی مثال	۳۰۳	۱۳۳	عالمگیر اور لا علاج فتنہ	۲۷۹
۱۴۱	تنگ حالی میں خوشی	۳۰۴	۱۳۳	کلہ اسلام کا اقرار کرنا	۲۸۰
۱۴۱	عبدیت و خدمت	۳۰۵	۱۳۳	امحیی چیز	۲۸۱
۱۴۱	مقن کی شرح	۳۰۶	۱۳۳	ایک سوال کا حل	۲۸۲
۱۴۲	مورقوں کی فرمانبرداری	۳۰۷	۱۳۳	یاسی یا تھوم کی برکتیں	۲۸۳
۱۴۲	قطب میں جلا ہونا	۳۰۸	۱۳۵	مولوی مگر شخصیت	۲۸۴
۱۴۲	عبادت کی حقیقت	۳۰۹	۱۳۵	خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ	۲۸۵
۱۴۳	کٹنا ہوا ہاتھ جڑ گیا	۳۱۰	۱۳۵	سنت نبوی کی مثالی اطاعت	۲۸۶
۱۴۳	فہم دین	۳۱۱	۱۳۵	تذہیر و توکل	۲۸۷
۱۴۳	جیب اور پیٹ کا دور	۳۱۲	۱۳۶	بابی محبت	۲۸۸
۱۴۳	مال کی بربادی	۳۱۳	۱۳۶	اپنا خلیفہ مقرر نہ کرنے کی وجہ	۲۸۹
۱۴۳	شان اجتماعیت	۳۱۴	۱۳۶	مفلوظ حکیم الامت حضرت تھانوی	۲۹۰
۱۴۳	اخلاص نیت	۳۱۵	۱۳۷	فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر و ثواب	۲۹۱
۱۴۵	جیسی کرنی ویسی بھرنی	۳۱۶	۱۳۷	عارفین کا طریقہ	۲۹۲
			۱۳۷	ہر قوم کی اصلاح الگ ہے	۲۹۳

۱۵۲	نگل کا بدلہ نیک ہے	۳۳۱	۱۳۵	حسن نمن اور تواضع	۳۲۷
۱۵۳	بحمد رحمت	۳۳۲	۱۳۵	حالات میں روز افزوں شدت	۳۲۸
۱۵۳	کیا ایسا بھی ہوگا؟	۳۳۳	۱۳۶	ہم اپنی آخرت کیلئے بانی چھوڑتے ہیں	۳۲۹
۱۵۳	لاٹھی کھنکھی ہے	۳۳۴	۱۳۶	وقت بدلتے دیر نہیں لگتی	۳۳۰
۱۵۳	دورخ سے آڑ	۳۳۵	۱۳۷	حق گوئی	۳۳۱
۱۵۴	حکیم الامتؒ کے قواعد کی حقیقت	۳۳۶	۱۳۷	زیور کی زکوٰۃ	۳۳۲
۱۵۴	مسائل کے مطابق جواب	۳۳۷	۱۳۷	بندگی	۳۳۳
۱۵۵	دشمن کے ذریعہ نجات	۳۳۸	۱۳۷	ساجد کی بے حرمتی	۳۳۴
۱۵۵	تقسیم باری تعالیٰ	۳۳۹	۱۳۸	لطف کی دوسورتیں	۳۳۵
۱۵۵	دین کی باتوں کو الٹ دیا جائے گا	۳۴۰	۱۳۸	بیٹھنا کھانا بیٹھنا سب برابر ہو جائے گا	۳۳۶
۱۵۶	دل کی نرمی اور سختی	۳۴۱	۱۳۸	دس ذی الحجہ کا خاص عمل	۳۳۷
۱۵۶	قربانی کا اجر	۳۴۲	۱۳۸	باہمی محبت	۳۳۸
۱۵۶	قربانی نہ کرنے والا	۳۴۳	۱۳۸	مسواک کرنا	۳۳۹
۱۵۶	اساغروازی	۳۴۴	۱۳۹	مثالی استاد و شاگرد	۳۴۰
۱۵۷	پندرہویں شب کی فضیلت	۳۴۵	۱۳۹	امیر غارہ کی سخاوت	۳۴۱
۱۵۷	زندگی کی تین نعمتیں	۳۴۶	۱۳۹	منظرہ سے احتراز	۳۴۲
۱۵۸	سلامت قلب	۳۴۷	۱۵۰	کھوئے درہم	۳۴۳
۱۵۸	بزرگوں کی محبت کے لوازمات	۳۴۸	۱۵۰	خوش بخت و بد بخت حکمران	۳۴۴
۱۵۸	جہاں کی اصل بنیاد	۳۴۹	۱۵۱	غائبی کا قصاص کر کے بقی کا تلفع حاصل کرو	۳۴۵
۱۵۹	وقت سے پہلے اپنا محاسب کرلو	۳۵۰	۱۵۱	انفذا علیٰ کی حفاظت کا فائدہ نہ کھائے گا	۳۴۶
۱۵۹	یہود و نصاریٰ کی نفلی	۳۵۱	۱۵۱	پانچ چیزوں کا حساب	۳۴۷
۱۵۹	بیوی کی طرف سے قربانی	۳۵۲	۱۵۱	سچا تاجر	۳۴۸
۱۵۹	امت کی طرف سے قربانی	۳۵۳	۱۵۱	اقتدار	۳۴۹
۱۶۰	بانی تبلیغ رحمہ اللہ کا اخلاص	۳۵۴	۱۵۲	رحمت خداوندی کی وسعت	۳۵۰

۳۶۵	عصمت انبیاء علیہم السلام	۱۶۰	۳۸۹	اشرف الخلوقات	۱۶۸
۳۶۶	اہل بصیرت کی نظر میں مقام	۱۶۱	۳۹۰	ضرورت کی چیز	۱۶۸
۳۶۷	جابل مفتی	۱۶۱	۳۹۱	نیکی کا صحیح معیار	۱۶۸
۳۶۸	امارت کے معاملہ کی نزاکت	۱۶۱	۳۹۲	ایک خواب کی تعبیر	۱۶۸
۳۶۹	قربانیوں کو سونا کرو	۱۶۱	۳۹۳	اندھا و حندقل	۱۶۹
۳۷۰	اجتہاد شریعت	۱۶۲	۳۹۴	ظاہر و باطن کی عمرگی	۱۶۹
۳۷۱	اکابر کا احترام	۱۶۲	۳۹۵	عمل بالحدیث کے مدعی کا حال	۱۶۹
۳۷۲	رمضان ہر شمس مید کے چھوڑنے کی برکت	۱۶۳	۳۹۶	خطیرہ فاروقی	۱۶۹
۳۷۳	امیر المومنین کا پند گئی نہیں لیکن کر خطبہ بنا	۱۶۳	۳۹۷	علامہ انور شاہ کشمیری کا استفتاء	۱۷۰
۳۷۴	ایک مسئلہ کی تحقیق	۱۶۳	۳۹۸	سائل کو مایوس کرنے کا انجام	۱۷۰
۳۷۵	بد سے بدتر دور	۱۶۳	۳۹۹	دنیا اور اس کی ذلت	۱۷۱
۳۷۶	رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی	۱۶۵	۴۰۰	ایک حکایت کی وضاحت	۱۷۱
۳۷۷	ایک مرض کا علاج	۱۶۵	۴۰۱	اختلاف کی نوعیت	۱۷۱
۳۷۸	اکرام مہمان	۱۶۵	۴۰۲	مجھ کے پدے بھی کم	۱۷۲
۳۷۹	تجاہ کن گناہوں پر جرأت	۱۶۵	۴۰۳	احساس مروت	۱۷۲
۳۸۰	احساس ذمہ داری	۱۶۶	۴۰۴	صدقہ دوزخ سے برات ہے	۱۷۲
۳۸۱	حلال کمائی	۱۶۶	۴۰۵	مدار فیض مناسبت ہے	۱۷۳
۳۸۲	دنیا چار مقصود کیلئے ہے	۱۶۶	۴۰۶	مسلمانوں کی خیر خواہی	۱۷۳
۳۸۳	رحمت خداوندی کی امید	۱۶۶	۴۰۷	خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی	۱۷۳
۳۸۴	بچپن کی کرامت	۱۶۶	۴۰۸	اقتدار والے	۱۷۴
۳۸۵	علماء اور حکام	۱۶۷	۴۰۹	دجالی فرقہ	۱۷۴
۳۸۶	خوف و امید	۱۶۷	۴۱۰	دنیا کا مال و متاع	۱۷۴
۳۸۷	مال کی آمد و فرج	۱۶۷	۴۱۱	گناہوں کی جڑ	۱۷۴
۳۸۸	معلومات	۱۶۷	۴۱۲	انوکھی تمنا	۱۷۴

۱۸۴	اہل مقام کی شان	۴۳۷	۱۷۵	حضرت عثمانؓ کی بلندی درجات	۴۳۸
۱۸۴	اللہ کے خاص بندے	۴۳۸	۱۷۵	ایک پہلوان کی اصلاح	۴۳۹
۱۸۴	قرآن سے شہادت	۴۳۹	۱۷۶	بچے لوگ	۴۴۰
۱۸۴	مومن کا تحفہ	۴۴۰	۱۷۶	ضروریات دین کا انکار	۴۴۱
۱۸۵	حضرت علیؓ کا حضرت عثمانؓ کا مزاج	۴۴۱	۱۷۶	امیر المومنین کی عجیب عاجزی اور دعاء	۴۴۲
۱۸۵	ایک غیر مسلم سے گفتگو	۴۴۲	۱۷۷	دنیا و آخرت کے فرزند	۴۴۳
۱۸۶	اللہ پر مجروحہ	۴۴۳	۱۷۷	علامہ انور شاہ کشمیریؒ ڈاٹیل میں	۴۴۴
۱۸۶	جمہ علوم کی جڑ	۴۴۴	۱۷۷	موت کو کثرت سے یاد کرو	۴۴۵
۱۸۷	دینی مسائل میں خط قیاس آرائی	۴۴۵	۱۷۸	نصیحت	۴۴۶
۱۸۷	احرام علم	۴۴۶	۱۷۸	قرآن اور نماز سے محبت و شغف	۴۴۷
۱۸۷	آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت	۴۴۷	۱۷۸	بد عملی کے نتائج	۴۴۸
۱۸۸	قائم المثل و صائم النصار	۴۴۸	۱۷۹	ابن عمرؓ کا خواب	۴۴۹
۱۸۸	قناعت	۴۴۹	۱۷۹	سینہ کا نور	۴۵۰
۱۸۸	بربادی	۴۵۰	۱۷۹	حقوق العباد کی اہمیت	۴۵۱
۱۸۹	دین کے بدلے دنیا کمانا	۴۵۱	۱۸۰	الف لیلیٰ کی خرافات	۴۵۲
۱۸۹	ایک رکعت میں ختم قرآن	۴۵۲	۱۸۰	ملفوظات حضرت شیخ مراد آبادیؒ	۴۵۳
۱۹۰	تکلفات سے آزاد زندگی	۴۵۳	۱۸۱	قرآنی دعوت کا دعویٰ	۴۵۴
۱۹۰	قرآن کے ٹکھٹا سے اعراض	۴۵۴	۱۸۱	خطبہ کی دعا	۴۵۵
	اور قشا بہات کی تلاش		۱۸۱	پردہ سیوں کی طرح رہو	۴۵۶
۱۹۰	گناہ کا دل پر اثر	۴۵۵	۱۸۱	مرض اور علاج	۴۵۷
۱۹۰	اللہ کا غضب	۴۵۶	۱۸۲	حضرت ابن عباسؓ کا خواب	۴۵۸
۱۹۱	آزمائشوں پر صبر کرنے والے	۴۵۷	۱۸۲	نعت کی قدر دانی	۴۵۹
۱۹۱	محاطات میں احتیاط	۴۵۸	۱۸۳	والدین کیلئے بیٹے کی دعائیں اور صدقات	۴۶۰
۱۹۱	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا کس احتیاط	۴۵۹	۱۸۳	زندگی کے لئے سنہری اصول	۴۶۱

۳۶۰	انسان کو ہر شے کا علم نہیں	۱۹۲	۳۸۳	خدا کا بندہ بنو	۲۰۱
۳۶۱	زکوٰۃ کو گنہگار قرار دیا جائے گا	۱۹۲	۳۸۵	ظالموں کا تسلط	۲۰۲
۳۶۲	دلوں کا رنگ	۱۹۲	۳۸۶	انداز تربیت	۲۰۲
۳۶۳	استاد کا ادب	۱۹۳	۳۸۷	حضرت ذوالنون مصریٰ کی توبہ	۲۰۲
۳۶۴	نبی کے ذریعہ پیام رسانی	۱۹۳	۳۸۸	بندگان خدا کی شان	۲۰۳
۳۶۵	نظام رزق	۱۹۳	۳۸۹	آخرت کو ترجیح دو	۲۰۳
۳۶۶	شیر و شکر کا مظاہرہ	۱۹۴	۳۹۰	تحصیل علم کا شوق	۲۰۳
۳۶۷	لگا تار فتنے	۱۹۴	۳۹۱	شکایات متعلقین میں معمول	۲۰۳
۳۶۸	رزق سے محرومی	۱۹۴	۳۹۲	پانچ خطرناک چیزیں	۲۰۴
۳۶۹	فتنہ زدہ قلوب	۱۹۵	۳۹۳	وقت کی قدر	۲۰۴
۳۷۰	حاجی صاحب کی تواضع	۱۹۵	۳۹۴	خطرات میں قدرت الہی کا مشاہدہ	۲۰۴
۳۷۱	انعام الہی	۱۹۵	۳۹۵	مسلمانوں کی بے وقعتی کا سبب	۲۰۵
۳۷۲	اکابر کے عجیب حالات	۱۹۶	۳۹۶	لطف مجدد ہدم	۲۰۵
۳۷۳	دلوں سے امانت نکل جائے گی	۱۹۶	۳۹۷	جہنم کے کتے	۲۰۵
۳۷۴	نااہلوں کی حکومت	۱۹۷	۳۹۸	جنت کی بشارت	۲۰۶
۳۷۵	شاگرد استاد کا محتاج ہے	۱۹۷	۳۹۹	نعم الامیر	۲۰۶
۳۷۶	غلبہ اخلاق	۱۹۷	۵۰۰	قرض چھوڑ کر مرنے	۲۰۶
۳۷۷	سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی	۱۹۸	۵۰۱	بغیر اجازت مال لینا	۲۰۶
۳۷۸	جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی	۱۹۹	۵۰۲	اپنے اعمال کی ناشکری سے بچ	۲۰۷
۳۷۹	لعنت کے اسباب	۱۹۹	۵۰۳	ماں سے زیادہ شفق	۲۰۷
۳۸۰	دین کے معاملے میں رشوت	۲۰۰	۵۰۴	ایک واقعہ کی مثال سے وضاحت	۲۰۸
۳۸۱	یہ ہے اخلاص	۲۰۰	۵۰۵	آیت قرآنی کا صدق	۲۰۸
۳۸۲	انگریزی سے نفرت	۲۰۱	۵۰۶	شراب اور جوا	۲۰۸
۳۸۳	حضرت قیس بن سعد کی سخاوت	۲۰۱	۵۰۷	علیم الامت رحمہ اللہ کی شانِ امتداد	۲۰۹

۲۱۷	تقطب العالم	۵۳۲	۲۰۹	انبیاء کے وارث	۵۰۸
۲۱۷	حضرت حاجی صاحب کا حقیقی قول	۵۳۳	۲۱۰	امت محمدیہ کے سب سے بڑے حیا دار اور سچے	۵۰۹
۲۱۷	قرآن کریم بہترین وظیفہ	۵۳۳	۲۱۰	لطافت طبع	۵۱۰
۲۱۷	بے گناہ کو کھانے کے پاس لے جانا	۵۳۵	۲۱۰	نشر والی چیزیں	۵۱۱
۲۱۸	قبولیت دعاء	۵۳۶	۲۱۰	زمین نصیب کرنا	۵۱۲
۲۱۸	انوکھا خریدار	۵۳۷	۲۱۱	حیا داری کا عالم	۵۱۳
۲۱۹	شیخ کی خدمت اور ادب و احترام	۵۳۸	۲۱۱	رشوت	۵۱۴
۲۱۹	قرآن کی سند متصل	۵۳۹	۲۱۱	مرزا شبید رحمہ اللہ کی طرافت	۵۱۵
۲۲۰	حضرت عثمانؓ کی دو خصوصیتیں	۵۴۰	۲۱۲	دعا کے قبول ہوتی ہے	۵۱۶
۲۲۰	مناقبہ خصلتیں	۵۴۱	۲۱۲	بزرگی کی ایک شان	۵۱۷
۲۲۰	حسب دین	۵۴۲	۲۱۲	قانون خداوندی	۵۱۸
۲۲۰	ذکر اللہ روح کا نجات	۵۴۳	۲۱۳	قریش کے تین آدمی	۵۱۹
۲۲۱	جنت کی خریداری	۵۴۳	۲۱۳	گناہ بھانا	۵۲۰
۲۲۱	حقوق کی صفائی	۵۴۵	۲۱۳	خوف خدا رضا کے حق	۵۲۱
۲۲۱	شوق شہادت	۵۴۶	۲۱۳	لطیفہ	۵۲۲
۲۲۱	غصہ پر قابو پانا	۵۴۷	۲۱۳	تقویٰ	۵۲۳
۲۲۲	حضرت حاجی صاحب کی ایک شگفتہ کھجیہ	۵۴۸	۲۱۳	لطافت و نزاکت	۵۲۴
۲۲۲	ہدایت کے دو طریقے	۵۴۹	۲۱۳	دانش مندی	۵۲۵
۲۲۲	بیش الحسد کی مدد	۵۵۰	۲۱۵	آزاد کش پر صبر کی دعا	۵۲۶
۲۲۳	اسلام کی بنیادیں .. پانچ چیزیں	۵۵۱	۲۱۵	زنا کا وسیع مفہوم	۵۲۷
۲۲۳	ہدینہ منورہ کا ادب	۵۵۲	۲۱۵	غیرت ایمانی	۵۲۸
۲۲۳	سب سے بہترم اور سب سے بدتر	۵۵۳	۲۱۵	جسم کی زکوٰۃ	۵۲۹
۲۲۳	کمال ایمان	۵۵۴	۲۱۶	دروہوں کے ذریعہ نیک بندوں کی مدد	۵۳۰
۲۲۳	علمی و عملی قرآن	۵۵۵	۲۱۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمانؓ سے خصوصی بات	۵۳۱

۲۳۲	نیت کے اثرات و برکات	۵۸۰	۲۳۳	جب کا پالٹ گئی	۵۵۶
۲۳۳	ترقی اللہ کے نام میں ہے	۵۸۱	۲۳۵	اسلاف کا ادب و احترام	۵۵۷
۲۳۳	اللہ کا ہاتھ	۵۸۲	۲۳۵	بزرگوار اور پچاس گھوڑوں کا عطیہ	۵۵۸
۲۳۳	مخالفت سے برتاؤ	۵۸۳	۲۳۵	جانوروں کو بھی اپنی زندگی عزیز ہوتی ہے	۵۵۹
۲۳۳	حیاء و عفت گھٹی میں ملی	۵۸۳	۲۳۵	بزرگی کا معیار	۵۶۰
۲۳۳	گناہ گار بندے	۵۸۵	۲۳۶	کمالات کا فضاء	۵۶۱
۲۳۵	ایک عامل باللہ بیٹ کی اصلاح	۵۸۶	۲۳۶	ایمان کی تکمیل	۵۶۲
۲۳۵	عظمت و جلالت خداوندی	۵۸۷	۲۳۶	دور خلافت میں سادگی	۵۶۳
۲۳۶	آپ کی بیعت پر نبوت کی تکمیل	۵۸۸	۲۳۶	شاہجی کا طریقہ فائدہ جواب	۵۶۳
۲۳۶	تیس دھو کے باز	۵۸۹	۲۳۷	تمام صفات کا مطلق اخلاق سے ہے	۵۶۵
۲۳۶	عجیب جواں	۵۹۰	۲۳۷	غیر اختیاری امور سے احتراز	۵۶۶
۲۳۷	آخرت کے کام	۵۹۱	۲۳۷	بیت اللہ کی مرکزیت	۵۶۷
۲۳۷	حضرت حامی صاحب کی معاشرت	۵۹۲	۲۳۸	دو پہر کا قیلولہ پٹائی پر	۵۶۸
۲۳۷	قبر کا خوف	۵۹۳	۲۳۸	جان و مال کی حفاظت کا مدار	۵۶۹
۲۳۸	روکھی روٹی پانی اور سادہ مکان	۵۹۳	۲۳۸	تواضع	۵۷۰
	کے علاوہ سب فالتو ہے		۲۳۹	ساربانوں کی خوش حالی	۵۷۱
۲۳۸	ضرورت تزکیہ	۵۹۵	۲۳۹	بے ادبی کی ایک قسم	۵۷۲
۲۳۸	ایمان کی حلاوت	۵۹۶	۲۳۹	قرآن خیر کے انقلاب کا داعی	۵۷۳
۲۳۹	فن تصوف کی خدمت	۵۹۷	۲۳۹	مسلمان مجاہد اور مہاجر	۵۷۴
۲۳۹	گن ہوں کو جلائے والا کلمہ	۵۹۸	۲۳۹	کرامت	۵۷۵
۲۳۹	آب مرقدہ	۵۹۹	۲۳۹	کھانے میں سادگی	۵۷۶
۲۴۰	اللہ ہر چیز پر قادر ہے	۶۰۰	۲۳۹	معاملات اور حقوق العباد	۵۷۷
۲۴۰	ایک شیخ کا اپنے مرید سے معاملہ	۶۰۱	۲۳۹	اللہ کی طرف صدق دل سے جوئے کرنا	۵۷۸
۲۴۱	ضرورت معلمین	۶۰۲	۲۳۲	خوف آخرت	۵۷۹

۶۰۳	سوا دا عظم	۲۳۱	۶۲۷	قرآن کی وسعت اعجاز	۲۵۱
۶۰۴	امراء سے معاملہ	۲۳۱	۶۲۸	گناہوں کا خاتمہ	۲۵۱
۶۰۵	احسان کا انعام	۲۳۲	۶۲۹	پر حکمت دعوت	۲۵۱
۶۰۶	تواضع کی حالت	۲۳۲	۶۳۰	حکمت کے نو حصوں کا مالک	۲۵۲
۶۰۷	جامعیت انسان	۲۳۳	۶۳۱	علم کا ایک حصہ	۲۵۲
۶۰۸	قرآن کی معجزانہ شان	۲۳۳	۶۳۲	اے ابوالحسن تمہیں علم مبارک ہو	۲۵۲
۶۰۹	شیطان کا شکار ہونے بچو	۲۳۳	۶۳۳	نفس پر قابو	۲۵۳
۶۱۰	پابندی محبت	۲۳۳	۶۳۴	سادگی کے نقوش	۲۵۳
۶۱۱	حضرت علیؓ عرب کے سردار ہیں	۲۳۴	۶۳۵	رزقِ حلال کی برکت	۲۵۳
۶۱۲	حضرت فخریٰ زہد کی کا عجیب ترین واقعہ	۲۳۴	۶۳۶	ایمان کا مزہ پانے والا	۲۵۴
۶۱۳	حضرت کا معمول	۲۳۵	۶۳۷	علم کی خاطر عبادت	۲۵۴
۶۱۴	امیر المومنین اور سید المسلمین	۲۳۵	۶۳۸	ظرافت	۲۵۴
۶۱۵	علم نبوت اور علم حقیقت	۲۳۶	۶۳۹	حضرت نافوتی کا جواب	۲۵۵
۶۱۶	ایک لاکھ درہم اور ایک درہم	۲۳۶	۶۴۰	قرآنی لفظ علماء کی وسعت	۲۵۵
۶۱۷	انداز تبلیغ	۲۳۶	۶۴۱	میل و برائی کا احساس	۲۵۵
۶۱۸	دنیا سے بدشگونی بہترین ٹیک میری ہے	۲۳۷	۶۴۲	قرآن کے علوم میں مہارت	۲۵۶
۶۱۹	ایمان والوں کے سردار	۲۳۷	۶۴۳	جہانت کے کرشمے	۲۵۶
۶۲۰	حقیقت کعبہ	۲۳۸	۶۴۴	دنیاوی ساز و سامان	۲۵۶
۶۲۱	عالم مخلوقات و مشروعات	۲۳۸	۶۴۵	ایک نزاع کا تفسیر	۲۵۷
۶۲۲	حق بات کہنا	۲۳۸	۶۴۶	آیات قرآنیہ کی تفسیر	۲۵۷
۶۲۳	عشق مدینہ منورہ	۲۳۹	۶۴۷	گنہگاروں کا غارہ	۲۵۷
۶۲۴	جسم انسانی اور قدرت	۲۳۹	۶۴۸	حضرت حسن کا خطاب	۲۵۸
۶۲۵	حضرت علیؓ کی خلافت کا اشارہ	۲۴۰	۶۴۹	کماں عزیمت	۲۵۸
۶۲۶	شاہ اسماعیل شہید کی زندہ دلی	۲۴۰	۶۵۰	ایک خوبصورت نرکی	۲۵۸

۲۶۷	بہترین قول و عمل	۶۷۵	۲۵۹	علم اور معلومات	۶۵۱
۲۶۷	میر و خجل	۶۷۶	۲۵۹	قرآنی اسلوب بیان	۶۵۲
۲۶۷	کمال کی ایک دلیل	۶۷۷	۲۵۹	بڑے گناہ	۶۵۳
۲۶۸	سمیل بن عبداللہ کی حکمت	۶۷۸	۲۵۹	ناراض رشتہ داروں کو صدقہ دینا	۶۵۴
۲۶۸	مرثیہ کی ضرورت	۶۷۹	۲۶۰	صلہ رحمی پر اللہ کی مدد	۶۵۵
۲۶۹	تین چیزوں کا تاخیر نہ کرو	۶۸۰	۲۶۰	تقویٰ کی برکات	۶۵۶
۲۶۹	خدا ترسی	۶۸۱	۲۶۰	مزاج سے متعلق ایک اور حکایت	۶۵۷
۲۶۹	حاجی صاحب کی مقبولیت	۶۸۲	۲۶۱	سب سے بڑے قاضی	۶۵۸
۲۷۰	شیخ عیسیٰ ہتان کی بزرگی	۶۸۳	۲۶۱	ایک عابد اور ایک بادشاہ	۶۵۹
۲۷۰	نقاشانے فطرت	۶۸۴	۲۶۱	معتدل اور حق راستہ	۶۶۰
۲۷۱	تحلیل ایمان کی شرط	۶۸۵	۲۶۲	راستہ صاف کرنا	۶۶۱
۲۷۱	اغلاص و تقویٰ	۶۸۶	۲۶۲	خدمت خلق	۶۶۲
۲۷۱	کریمت حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ	۶۸۷	۲۶۲	حیا اور بے حیائی	۶۶۳
۲۷۲	معرفت بڑی حقانی کا درس اہل انوار پر	۶۸۸	۲۶۲	حکمت کا گہر اور دروازہ	۶۶۴
۲۷۲	اللہ کا فضل	۶۸۹	۲۶۳	اکابر کی نظر	۶۶۵
۲۷۳	گمراہی سے حفاظت	۶۹۰	۲۶۳	بیان سیرت کا مقصد	۶۶۶
۲۷۳	مہمان کا اکرام	۶۹۱	۲۶۳	ہر جہز کا مقصد	۶۶۷
۲۷۳	نجیبت کا اشد ہونا	۶۹۲	۲۶۳	حضرت علیؑ کی سات خصوصیتیں	۶۶۸
۲۷۴	اللہ بندے کے گمان کے مطابق	۶۹۳	۲۶۳	درگزر کا عجیب واقعہ	۶۶۹
۲۷۴	شان بیت اللہ	۶۹۴	۲۶۵	توحید الہی کی بہترین دلیل	۶۷۰
۲۷۵	وضو کی برکت	۶۹۵	۲۶۵	کمال تواضع	۶۷۱
۲۷۵	خوش خطی کا معیار	۶۹۶	۲۶۵	شکر خداوندی	۶۷۲
۲۷۵	داوا جان کے جوئے	۶۹۷	۲۶۶	ہر تخلیق میں اللہ کی مصلحت	۶۷۳
۲۷۵	زیارت الہی کا طریقہ	۶۹۸	۲۶۶	کتاب اور شخصیت دونوں کی ضرورت	۶۷۴

۲۸۴	تعلیم انبیاء علیہم السلام	۴۲۳	۲۷۶	اللہ کی حکمت اور انسانی عقل	۲۹۹
۲۸۴	عجیب دُعا	۴۲۴	۲۷۶	جماعت کی فضیلت	۷۰۰
۲۸۴	سب سے پہلا حساب	۴۲۵	۲۷۷	جواب کے مختلف جواب	۷۰۱
۲۸۵	صبر و توکل کے پتار	۴۲۶	۲۷۷	قرآن مجید بھی کرامت بھی	۷۰۲
۲۸۵	حضرت کی تعلیمات	۴۲۷	۲۷۷	کمال و بنداری	۷۰۳
۲۸۵	نصاری نے صرف شخصیت کو لازم پکڑا	۴۲۸	۲۷۷	اعلیٰ صدقہ	۷۰۴
۲۸۶	اذان کے بعد مسجد سے لکھنا	۴۲۹	۲۷۸	عادل حکمرانوں کیساتھ زمین کا سلوک	۷۰۵
۲۸۶	نصرت خداوندی	۴۳۰	۲۷۸	رمضان اور مغفرت	۷۰۶
۲۸۷	بزرگوں کی مختلف شانیں	۴۳۱	۲۷۹	ایک زاہدہ بچی	۷۰۷
۲۸۷	توفیق ذکر کی نعمت	۴۳۲	۲۷۹	پیو نے صرف کتاب کو تھا	۷۰۸
۲۸۷	ن خداوندی کی وسعت	۴۳۳	۲۷۹	سفارش کرنا	۷۰۹
۲۸۸	صدقہ	۴۳۴	۲۷۹	انداز تبلیغ	۷۱۰
۲۸۸	مومن اور کافر کی نیکی کا فرق	۴۳۵	۲۸۰	دروو کی فضیلت	۷۱۱
۲۸۹	مثالی اتباع سنت	۴۳۶	۲۸۰	ایک زاہدہ بچی	۷۱۲
۲۸۹	آپ خط	۴۳۷	۲۸۱	نجات کا راستہ	۷۱۳
۲۸۹	حضورؐ کی شخصیت	۴۳۸	۲۸۱	مسلمان کی حاجت روائی کرنا	۷۱۴
۲۸۹	قرب الہی	۴۳۹	۲۸۱	علم و عمل	۷۱۵
۲۹۰	نام کا اکرام	۴۴۰	۲۸۱	آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان	۷۱۶
۲۹۰	انداز تبلیغ	۴۴۱	۲۸۲	دل کی لگی	۷۱۷
۲۹۱	صاحبِ حال بزرگ	۴۴۲	۲۸۲	اصلاحِ قلب کا نسخہ	۷۱۸
۲۹۱	نکاح کی نیت	۴۴۳	۲۸۲	گھروں میں نماز	۷۱۹
۲۹۱	فضیلت کی دو چیزیں	۴۴۴	۲۸۳	گنہوں کا بھڑنا	۷۲۰
۲۹۲	حضرت جبرائیل کی ایک کرامت	۴۴۵	۲۸۳	ہلاکت سے نجات	۷۲۱
۲۹۲	محققِ نظر	۴۴۶	۲۸۳	ذکر اللہ کا نفع	۷۲۲

۳۰۴	ایک کے بدلے تیس	۷۷۱	قرآن روح زندگی	۲۹۳	۷۴۷
۳۰۴	صبر کی دس قسمیں	۷۷۲	رشتہ دار کو صدقہ دینا	۲۹۳	۷۴۸
۳۰۴	اہل اللہ اور اہل دنیا کا فرق	۷۷۳	واضحیٰ کی نورانیت	۲۹۳	۷۴۹
۳۰۵	موت کی سات نشانیاں	۷۷۴	اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے	۲۹۴	۷۵۰
۳۰۵	غایت تواضع	۷۷۵	حضرت حاجی صاحب کا فیض	۲۹۴	۷۵۱
۳۰۵	قرآن کا آغاز و انتہا باعثِ فرحت	۷۷۶	حیوانوں کی دعوت	۲۹۵	۷۵۲
۳۰۵	ہر مرض سے شفا	۷۷۷	بے لوث خادمِ ملت	۲۹۵	۷۵۳
۳۰۶	سیرت کا ایک پہلو	۷۷۸	اپنا شعر باعثِ موت بنا	۲۹۶	۷۵۴
۳۰۶	لطیفہ	۷۷۹	برکت قرآن	۲۹۶	۷۵۵
۳۰۶	تقریرت و تسلی	۷۸۰	سچائی کی جیتی جاگتی تصویر	۲۹۷	۷۵۶
۳۰۷	شاہجی کا ایک عجیب واقعہ	۷۸۱	صدقہ کی مختلف نوعیتیں	۲۹۷	۷۵۷
۳۰۷	باطنی نفع	۷۸۲	آدمی نہیں جانتا کہ اس کا مشرک یہ ہوگا	۲۹۸	۷۵۸
۳۰۷	صدقہ کا مستحق	۷۸۳	انداز تبلیغ	۲۹۸	۷۵۹
۳۰۸	بغیر سوال کے رزق	۷۸۴	بیعت کا مشورہ	۲۹۹	۷۶۰
۳۰۸	تعلیم و تربیت کی ضرورت	۷۸۵	قرآن ہدایت	۲۹۹	۷۶۱
۳۰۸	اللہ کا سایہ ملنا	۷۸۶	ہر مسلمان صدقہ کرے	۲۹۹	۷۶۲
۳۰۹	ہدیہ کا احترام	۷۸۷	بے عیب ذات اللہ کی	۳۰۰	۷۶۳
۳۰۹	پرغشوں بیعت کا ایک واقعہ	۷۸۸	شان نبوت کا غلبہ	۳۰۰	۷۶۴
۳۰۹	بندہ عقل و بندہ خدا	۷۸۹	قرآن جبلِ خداوندی	۳۰۱	۷۶۵
۳۱۰	اللہ تعالیٰ کی اطاعت	۷۹۰	اصلاح نفس	۳۰۱	۷۶۶
۳۱۰	علم مبارک ہو	۷۹۱	ہاں کی تہ	۳۰۲	۷۶۷
۳۱۰	الفاظ و معانی	۷۹۲	ایک ذکر کی اصلاح	۳۰۲	۷۶۸
۳۱۱	ازان دینا	۷۹۳	آدمی کا علم محدود ہے	۳۰۳	۷۶۹
۳۱۱	اللہ کی رحمت	۷۹۴	تحریف قرآن پوشیدہ نہیں رہ سکتی	۳۰۳	۷۷۰

۳۲۰	معزز نوجوان	۸۱۹	۳۱۱	انسان کی تئیس	۷۹۵
۳۲۱	شراب خوری کی سزا	۸۲۰	۳۱۲	معظم قرآن کی فضیلت	۷۹۶
۳۲۱	ایک لطیفہ	۸۲۱	۳۱۲	اللہ خالم کو پسند نہیں کرتا	۷۹۷
۳۲۲	اصول تصوف کے امام	۸۲۲	۳۱۲	بے شمار فوائد	۷۹۸
۳۲۲	اغلاظ قرآن کی برکت و اہمیت	۸۲۳	۳۱۳	مواہیات	۷۹۹
۳۲۲	ستر گنا زیادہ ثواب	۸۲۳	۳۱۳	ایک شعر کی تشریح	۸۰۰
۳۲۲	ذکر کا ثمرہ	۸۲۵	۳۱۳	انصاف میں	۸۰۱
۳۲۳	بزرگوں کا خون ناحق	۸۲۶	۳۱۴	ایک لڑکے کی ذکاوت	۸۰۲
۳۲۳	قرآن کریم کی عجیب شان	۸۲۷	۳۱۴	قرآن درس انقلاب	۸۰۳
۳۲۳	حضرت بلال کا عمل	۸۲۸	۳۱۵	محبت کی ظرافت	۸۰۴
۳۲۳	غنی ہونے کا راز	۸۲۹	۳۱۵	ہر تکلیف پر اجر ملتا	۸۰۵
۳۲۳	جہد بیداری	۸۳۰	۳۱۵	تواضع	۸۰۶
۳۲۳	اختلاف مزاج	۸۳۱	۳۱۶	وفادار عورتیں	۸۰۷
۳۲۳	صدقہ کا مستحق	۸۳۲	۳۱۶	قدیم و جدید مشائخ کا طرز عمل	۸۰۸
۳۲۵	حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیچن	۸۳۳	۳۱۶	کسی کی آبرو کا دفاع	۸۰۹
۳۲۵	بہادر بیچ	۸۳۳	۳۱۷	برکات انزکوۃ	۸۱۰
۳۲۵	ایک مجذوب کی پیشین گوئی	۸۳۵	۳۱۷	اسما جلالہ کا ظہور	۸۱۱
۳۲۶	دعا کی برکت	۸۳۶	۳۱۸	اہل جنت	۸۱۲
۳۲۶	حضرت حسن کا بیچن	۸۳۷	۳۱۸	کلام سے شکم پر استدلال	۸۱۳
۳۲۷	قلب انسانی بادشاہ اور دیگر اعضاء	۸۳۸	۳۱۹	حضرت ایوب کی قسم	۸۱۴
	اس کے خادم ہیں		۳۱۹	کمال ادب	۸۱۵
۳۲۷	حضرت مصعبؓ کا عشق رسول	۸۳۹	۳۲۰	لوگوں کو بھلائی سکھانا	۸۱۶
۳۲۸	جموٹا ندی نبوت	۸۴۰	۳۲۰	نماز عظیم دولت	۸۱۷
۳۲۸	طلسمی شہدائے	۸۴۱	۳۲۰	حفاظت قرآن اور خلفاء ربانی	۸۱۸

۸۴۲	ایک معصوم بچہ کی بدینت اور اُنکی برکت	۳۲۹	۸۶۶	حکایت	۳۳۱
۸۴۳	ہر شے کی حقیقت اس کا تمدنی جوہر ہے	۳۲۹	۸۶۷	برحال میں اللہ کا شکر	۳۳۱
۸۴۳	بولنے والا آنسو خورہ	۳۳۰	۸۶۸	انسان میں قسم کے جہان پائے جاتے ہیں	۳۳۲
۸۴۵	حضرت عبداللہ بن رواحہ کا عشق رسول	۳۳۰	۸۶۹	دو بچوں کی خرد و احزاب میں شرکت	۳۳۲
۸۴۶	اولا قلب کی اصلاح ہوتی ہے	۳۳۰	۸۷۰	حکایت	۳۳۳
۸۴۷	سولہ سالہ شہید	۳۳۱	۸۷۱	اصلاح قلب جیسے وقت کا نئے کا طریقہ	۳۳۳
۸۴۸	حضرت عبید بن الحارث کا عشق رسول	۳۳۱	۸۷۲	حضرت عمرو بن ثابت کا عشق رسول	۳۳۴
۸۴۹	بچہ بن خالد برکتی کا دلچسپ فیصلہ	۳۳۲	۸۷۳	ازالہ اور امانہ	۳۳۴
۸۵۰	ایمان کا کل قلب اور اسلام کا کل اعضاء	۳۳۲	۸۷۴	ولید بن مغیرہ کو دعوت	۳۳۵
۸۵۱	ہر وقت جمیعت قلب کی فکر میں نہ رہو	۳۳۲	۸۷۵	ایمانداری کا صلہ	۳۳۶
۸۵۲	آخری وقت کی کیفیت	۳۳۳	۸۷۶	بیٹے کی فراست	۳۳۶
۸۵۳	کرامت حضرت ابراہیم اجرئی	۳۳۳	۸۷۷	معزی حسی کرامت	۳۳۷
۸۵۴	حضرت حسن و حسین کی داناگی	۳۳۳	۸۷۸	حضرت ثمار اور حضرت صہیب کو دعوت	۳۳۷
۸۵۵	انسان میں اصل چیز روح ہے	۳۳۴	۸۷۹	عورت کی عیاری	۳۳۸
۸۵۶	عبداللہ بن عبداللہ کا عشق رسول	۳۳۵	۸۸۰	عالم علی میں فقر و فاقہ پر صبر	۳۳۸
۸۵۷	نادرہ	۳۳۶	۸۸۱	نفس کے جیسے بہانے	۳۳۹
۸۵۸	سات مجاہدوں کی ماں	۳۳۶	۸۸۲	چغل خور کی دعا	۳۵۰
۸۵۹	دل اور روح	۳۳۷	۸۸۳	حضرت عرفہ بن حارث کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵۰
۸۶۰	تعداد اربعہ کی ایک مثال سے وضاحت	۳۳۸	۸۸۴	ابو بکر و عمرہ کا عشق رسول	۳۵۰
۸۶۱	حضرت عثمان بن عفان کا زہد	۳۳۸	۸۸۵	مخلوق پر شفقت	۳۵۱
۸۶۲	حضرت ابوشامہ بن عبد اللہ قرظی کا زہد	۳۳۹	۸۸۶	محبت کا اثر	۳۵۱
۸۶۳	حضرت ابو عبیدہ بن جراح کا زہد	۳۳۹	۸۸۷	معمولی بچہ بڑا انسان بن گیا	۳۵۲
۸۶۴	حکایت	۳۴۰	۸۸۸	چلتے آدم کیساتھ انیس کا سلوک	۳۵۳
۸۶۵	حضرت عبداللہ بن زبیر کی نماز	۳۴۰			

۳۶۵	صاحبِ مہم بچہ	۹۱۳	۳۵۳	حضرت ربیعہ کا عشق رسول	۸۸۹
۳۶۶	حکایت حضرت فرید الدین عطارؒ	۹۱۴	۳۵۴	ایک ہمدرد کی پیشین گوئی	۸۹۰
۳۶۶	دراک و احساس	۹۱۵	۳۵۴	ثانی جان سوتا گل گئی	۸۹۱
۳۶۷	حضرت ابو علی انصاریؒ کا عشق رسول	۹۱۶	۳۵۵	دل اور دماغ کا فرق	۸۹۲
۳۶۷	وضو کے بعد دعا پڑھنا	۹۱۷	۳۵۵	شکر خداوندی	۸۹۳
۳۶۸	بچی کی حاضر جوابی	۹۱۸	۳۵۶	عظیم باپ عظیم بیٹا	۸۹۴
۳۶۸	شوق و سکون کی دو حالتیں	۹۱۹	۳۵۶	اطبا ملوڑ اکثر اس کا باہم اختلاف رائے	۸۹۵
۳۶۹	حضرت انس بن ابی مرجمہ القنویؒ کا عشق رسول	۹۲۰	۳۵۷	حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا عشق رسول	۸۹۶
			۳۵۷	لطیف المزاج کا اکرام	۸۹۷
۳۶۹	تمنا موت کی دو قسمیں	۹۲۱	۳۵۸	ایک گھوڑا ایک گھوٹ سے اظہار کرنا	۸۹۸
۳۷۰	بادشاہ کی رحم دلی	۹۲۲	۳۵۸	تین لڑکے	۸۹۹
۳۷۰	اللہ والوں کی راحت کا راز	۹۲۳	۳۵۹	اسلام کا ہمہ گیر نظام	۹۰۰
۳۷۱	حضرت خضدہؒ کا عشق رسول	۹۲۴	۳۵۹	حضرت ملک بن شہن کا عشق رسول	۹۰۱
۳۷۱	تھکاوٹ کی قسمیں	۹۲۵	۳۵۹	رحمت خداوندی پر نظر	۹۰۲
۳۷۲	بیاہ سے وچائی پانا	۹۲۶	۳۶۰	عظیم مال قیمت	۹۰۳
۳۷۲	خدا سے ڈرنے والا بیٹا	۹۲۷	۳۶۰	غیر وہ لڑکا	۹۰۴
۳۷۳	شرارت کی تاویل	۹۲۸	۳۶۱	دل، نصیب، کاہر بہدف نسخہ	۹۰۵
۳۷۳	مومن و پریشان کرنے والی چیز	۹۲۹	۳۶۱	حضرت گنگوہیؒ کی ظرافت	۹۰۶
۳۷۳	مفتحت و معوضی پانا	۹۳۰	۳۶۲	بادب شہن دو	۹۰۷
۳۷۴	قیصر روم کا اگھوتا بیٹا	۹۳۱	۳۶۳	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غل	۹۰۸
۳۷۵	تعب بہترین مٹتی ہے	۹۳۲	۳۶۳	بموجب حالت	۹۰۹
۳۷۵	توبہ باقتیر	۹۳۳	۳۶۴	اہانت	۹۱۰
۳۷۶	حضرت نبیؐ کا عشق رسول	۹۳۴	۳۶۴	شیریں بات کرنا	۹۱۱
۳۷۶	حضرت گنگوہیؒ کی مسانیت	۹۳۵	۳۶۵	معنی نامہ	۹۱۲

۳۸۸	حضرت ثابت بن قیس کا مشق رسول	۹۵۸	۳۷۷	اللہ کی رحمتوں کے پانے والے	۹۳۶
۳۸۹	درخواست بیعت کا جواب	۹۵۹	۳۷۷	اہل علم کا احترام	۹۳۷
۳۸۹	قابل رشک مرتبہ والے لوگ	۹۶۰	۳۷۸	جسم اور روح	۹۳۸
۳۸۹	بزرگوں کے مزاج	۹۶۱	۳۷۸	زکوٰۃ و خیرات	۹۳۹
۳۹۰	قابل رحم بچہ اور ظالم بادشاہ	۹۶۲	۳۷۹	پریشانی کا اصلی علاج	۹۴۰
۳۹۰	حضرت انس بن عمر کا مشق رسول	۹۶۳	۳۸۰	شہرہ سے کی ذہانت ہمارا سادگی خودداری	۹۴۱
۳۹۱	محبت شیخ	۹۶۴	۳۸۰	فضل خداوندی اساس ہے	۹۴۲
۳۹۱	گناہوں سے پاکی کا ذریعہ	۹۶۵	۳۸۱	حضرت بلطب انصاری کا مشق رسول	۹۴۳
۳۹۱	کمال کی نفی کا مطلب	۹۶۶	۳۸۱	زندہ گھر	۹۴۴
۳۹۲	بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا	۹۶۷	۳۸۲	مظلوم کی حمایت	۹۴۵
۳۹۳	بیک وقت حج و عمرہ کرنا	۹۶۸	۳۸۲	گناہوں سے دل کمزور ہو جاتا ہے	۹۴۶
۳۹۳	ایک ہفتہ میں پورا قرآن حفظ کرنا	۹۶۹	۳۸۳	حضرت عباس کا مشق رسول	۹۴۷
۳۹۴	حضرت ابوذر غفاری کا مشق رسول	۹۷۰	۳۸۳	شان عیدیت	۹۴۸
۳۹۴	تقویٰ کی اعلیٰ مثال	۹۷۱	۳۸۴	خاص اہل حق عمل	۹۴۹
۳۹۵	زبان کی حفاظت	۹۷۲	۳۸۴	یتیم سے محبت کا فائدہ	۹۵۰
۳۹۵	ایک انگریز کے تاثرات	۹۷۳	۳۸۵	ہمارا اصلی گھر	۹۵۱
۳۹۵	محبت خض کے فوائد	۹۷۴	۳۸۵	احرام استاذ	۹۵۲
۳۹۶	مجتہدین کا ادب	۹۷۵	۳۸۶	حضرت عباس بن عباس کا مشق رسول	۹۵۳
۳۹۶	گرے ہوئے لقمہ کو اٹھانا	۹۷۶	۳۸۶	مثالی علم و تواضع	۹۵۴
۳۹۶	خوابہ باقی باللہ کا واقعہ	۹۷۷	۳۸۷	جہاد و حج کا ثواب ملنا	۹۵۵
۳۹۷	حضرت عبداللہ بن عباس کا مشق رسول	۹۷۸	۳۸۷	صاحب کمال بچہ	۹۵۶
۳۹۷	فضول کاموں سے پرہیز	۹۷۹	۳۸۷	پریشانیوں دور کرنے کی تدبیر	۹۵۷

۹۸۰	قرآن شریف پڑھنے والا ایک بچہ	۳۹۸	۹۹۲	حضرت عمرو بن عاصؓ کا عشق رسول	۴۰۳
۹۸۱	سائل کے مطابق جواب	۳۹۸	۹۹۳	ایک فتویٰ	۴۰۳
۹۸۲	نیوہ کی مدد کرنا	۳۹۹	۹۹۴	حضرت لیکن عباسؓ کا بچپن میں حفظ قرآن	۴۰۴
۹۸۳	حضرت عبداللہ بن عبدالمطلبؓ کا عشق رسول	۳۹۹	۹۹۵	والد کے دوستوں سے محبت	۴۰۵
۹۸۴	اہتمام نماز	۴۰۰	۹۹۶	حضرت اسماعیل بن حنظلہؓ کا عشق رسول	۴۰۵
۹۸۵	آسانی کروختی مذکر	۴۰۰	۹۹۷	شان تقویٰ	۴۰۵
۹۸۶	نوسال کی عمر میں حافظہ قرآن ہوتا	۴۰۰	۹۹۸	کفر میں صغریٰ میں قرآن یاد کرنا	۴۰۶
۹۸۷	حضرت اسامہ بن زیدؓ کا عشق رسول	۴۰۱	۹۹۹	حضرت عقب بن عامرؓ بنی کا عشق رسول	۴۰۶
۹۸۸	حضرت طلحہ بن شریکؓ کا عشق رسول	۴۰۱	۱۰۰۰	ملفوظ حضرت تانوتی	۴۰۷
۹۸۹	اکابر کے مزاج کا فرق	۴۰۲	۱۰۰۱	اسلام اور قرآن سے عشق	۴۰۷
۹۹۰	میانہ دوی اور استقامت اختیار کرو	۴۰۲	۱۰۰۲	جھگڑا چھوڑ دینا	۴۰۷
۹۹۱	سات سال کی عمر میں ماقول قرآن کا حافظ	۴۰۲	۱۰۰۳	حضرت طلحہ بن عبیدہؓ کا عشق رسول	۴۰۸





فضائل اصحاب بدرین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب بن ابی بکرؓ کے قصہ میں حضرت عمرؓ سے خطاب ہو کر فرمایا تھا جیسا کہ بخاری و دیگر کتب احادیث میں روایت ہے کہ ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر فرمائی اور یہ کہہ دیا جو چاہے کرو۔ جنت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے۔“ یہاں اس موقع پر محدثین و مفسرین نے لکھا ہے کہ اصحاب بدر کے متعلق حق تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جو چاہے کرو اس سے معاذ اللہ۔ اہل بدر کو گناہوں کی اجازت دینا مقصود نہیں بلکہ ان کے صدق و اخلاص کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ بارگاہ خداوندی میں اہل بدر کی مخلصانہ جانتا بازی اور محبتانہ اور الہانہ سرفروشی مسلم ہو چکی ہے یعنی سرتے و متک ان اصحاب بدر کا قدم جاوہ محبت و وفا سے کبھی ڈگمگانے والا نہیں۔ ان کے قلوب اللہ اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت سے لبریز ہیں۔ اگر بمقتضائے بشریت کسی وقت کوئی لغزش صادر ہو جائے گی تو فوراً توبہ و استغفار کی طرف رجوع کریں گے۔ بہر حال اہل بدر جو کچھ بھی کریں جنت ان کے لئے واجب ہے۔ اطاعت کریں گے تب جنت واجب ہے اور اگر باغرض بمقتضائے بشریت معصیت کر بیٹھیں گے تو فوراً توبہ و استغفار اور تضرع و اپہتال کریں گے جس سے ان کے لئے مغفرت و جنت واجب ہو جائے گی بلکہ عجب نہیں کہ اور درجے بلند ہو جائیں جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے توبہ سے اور درجہ بلند ہوئے۔ اصحاب بدر کو اس عظیم الشان کارنامہ کے صد میں بارگاہ خداوندی سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور اولئک کتب فی قلوبہم الایمان کے زین طیفی ان کو عطا ہوئے لہذا بدر میں شرکت کرنے والے صحابی سے بمقتضائے بشریت کوئی غلطی یا فروگزاشت ہو جائے تو وہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور اولئک کتب فی قلوبہم الایمان سے خارج نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ اس عظیم و خیر کی خبر ہے کہ جس میں کذب کا امکان نہیں۔

اصحاب بدرین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی

حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم

سید المہاجرین و امام البدرین و اشرف الخلائق اجمعین
خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و شرف و کرم الی یوم الدین

۱	سیدنا ابوبکر صدیق	سیدنا مسطح عوف بن اثاثہ	۱۴
۲	سیدنا عمر فاروق	سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ	۱۵
۳	سیدنا عثمان بن عفان	سیدنا سالم	۱۶
۴	سیدنا علی المرتضیٰ	سیدنا صبیح	۱۷
۵	سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب	سیدنا عبداللہ بن جحش	۱۸
۶	سیدنا زید بن حارثہ	سیدنا عکاشہ بن حصن	۱۹
۷	سیدنا انسہ حبشی	سیدنا شجاع بن وہب	۲۰
۸	سیدنا ابوبکر کتبہ فارسی	سیدنا عقیقہ بن وہب	۲۱
۹	سیدنا کناز بن حصین	سیدنا یزید بن رقیش	۲۲
۱۰	سیدنا مرہم بن ابی مرہم	سیدنا ابوسنان بن حصن	۲۳
۱۱	سیدنا عبیدہ بن حارث	سیدنا سنان بن ابی سنان	۲۴
۱۲	سیدنا طفیل بن حارث	سیدنا محرر بن نھلہ	۲۵
۱۳	سیدنا حصین بن حارث	سیدنا ربیعہ بن اکثم	۲۶

۲۷	سیدنا مصطفیٰ بن عمرو	بنی قریظہ	سیدنا صہیب رومی	بنی قریظہ	۲۸
۲۸	سیدنا مالک بن عمرو	بنی قریظہ	سیدنا طلحہ بن عبید اللہ	بنی قریظہ	۲۹
۲۹	سیدنا دلج بن عمرو	بنی قریظہ	سیدنا عبد اللہ بن عبد الاسد	بنی قریظہ	۵۰
۳۰	سیدنا سوید بن حنفی	بنی قریظہ	سیدنا شمس بن عثمان	بنی قریظہ	۵۱
۳۱	سیدنا عتبہ بن غزوہ	بنی قریظہ	سیدنا ارقم بن ابی الارقم	بنی قریظہ	۵۲
۳۲	سیدنا سعد	بنی قریظہ	سیدنا عمار بن یاسر	بنی قریظہ	۵۳
۳۳	سیدنا زبیر بن عوام	بنی قریظہ	سیدنا معتب بن عوف	بنی قریظہ	۵۴
۳۴	سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ	بنی قریظہ	سیدنا زید بن خطاب	بنی قریظہ	۵۵
۳۵	سیدنا سعد کلبی	بنی قریظہ	سیدنا مجمع	بنی قریظہ	۵۶
۳۶	سیدنا مصعب بن عمیر	بنی قریظہ	سیدنا عمرو بن سراقہ	بنی قریظہ	۵۷
۳۷	سیدنا سہیل بن سعد	بنی قریظہ	سیدنا عبد اللہ بن سراقہ	بنی قریظہ	۵۸
۳۸	سیدنا عبد الرحمن بن عوف	بنی قریظہ	سیدنا واقد بن عبد اللہ	بنی قریظہ	۵۹
۳۹	سیدنا سعد بن ابی وقاص	بنی قریظہ	سیدنا خوی بن ابی خولی	بنی قریظہ	۶۰
۴۰	سیدنا عمیر بن ابی وقاص	بنی قریظہ	سیدنا مالک بن ابی خولی	بنی قریظہ	۶۱
۴۱	سیدنا مقداد بن عمرو	بنی قریظہ	سیدنا عامر بن ربیعہ	بنی قریظہ	۶۲
۴۲	سیدنا عبد اللہ بن مسعود	بنی قریظہ	سیدنا عامر بن بکیر	بنی قریظہ	۶۳
۴۳	سیدنا مسعود بن ربیعہ	بنی قریظہ	سیدنا عاقل بن بکیر	بنی قریظہ	۶۴
۴۴	سیدنا ذوالعشمالین	بنی قریظہ	سیدنا خالد بن بکیر	بنی قریظہ	۶۵
۴۵	سیدنا خباب بن ارت	بنی قریظہ	سیدنا یاس بن بکیر	بنی قریظہ	۶۶
۴۶	سیدنا بلال بن رباح	بنی قریظہ	سیدنا سعید بن زید	بنی قریظہ	۶۷
۴۷	سیدنا عامر بن فہیمہ	بنی قریظہ	سیدنا عثمان بن مظعون	بنی قریظہ	۶۸

۶۹	سیدنا صاحب بن عثمان	رضی اللہ عنہ	سیدنا حارث بن اوس	رضی اللہ عنہ	۸۹
۷۰	سیدنا قدامہ بن مقعون	رضی اللہ عنہ	سیدنا حارث بن انس	رضی اللہ عنہ	۹۰
۷۱	سیدنا عبداللہ بن مقعون	رضی اللہ عنہ	سیدنا سعد بن زید	رضی اللہ عنہ	۹۱
۷۲	سیدنا معمر بن حارث	رضی اللہ عنہ	سیدنا سلمہ بن سلامہ	رضی اللہ عنہ	۹۲
۷۳	سیدنا حمیس بن حذافہ	رضی اللہ عنہ	سیدنا عباد بن بشر	رضی اللہ عنہ	۹۳
۷۴	سیدنا ابوسبرہ	رضی اللہ عنہ	سیدنا سلمہ بن ثابت	رضی اللہ عنہ	۹۴
۷۵	سیدنا عبداللہ بن مخرمہ	رضی اللہ عنہ	سیدنا رافع بن یزید	رضی اللہ عنہ	۹۵
۷۶	سیدنا عبداللہ بن سہیل	رضی اللہ عنہ	سیدنا حارث بن خزیمہ	رضی اللہ عنہ	۹۶
۷۷	سیدنا عمیر بن حوف	رضی اللہ عنہ	سیدنا محمد بن مسلمہ	رضی اللہ عنہ	۹۷
۷۸	سیدنا سعد بن خولہ	رضی اللہ عنہ	سیدنا سلمہ بن اسلم	رضی اللہ عنہ	۹۸
۷۹	سیدنا عامر بن جراح	رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوالہیثم بن تیمان	رضی اللہ عنہ	۹۹
۸۰	سیدنا عمرو بن حارث	رضی اللہ عنہ	سیدنا عبید بن تیمان	رضی اللہ عنہ	۱۰۰
۸۱	سیدنا سہیل بن وہب	رضی اللہ عنہ	سیدنا عبداللہ بن سہل	رضی اللہ عنہ	۱۰۱
۸۲	سیدنا صفوان بن وہب	رضی اللہ عنہ	سیدنا قتادہ بن نعمان	رضی اللہ عنہ	۱۰۲
۸۳	سیدنا عمرو بن ابی سرح	رضی اللہ عنہ	سیدنا عبید بن اوس	رضی اللہ عنہ	۱۰۳
۸۴	سیدنا وہب بن سعد	رضی اللہ عنہ	سیدنا لصر بن حارث	رضی اللہ عنہ	۱۰۴
۸۵	سیدنا حاطب بن عمرو	رضی اللہ عنہ	سیدنا محب بن عبید	رضی اللہ عنہ	۱۰۵
۸۶	سیدنا عیاض بن ابی زحیر	رضی اللہ عنہ	سیدنا عبداللہ بن طارق	رضی اللہ عنہ	۱۰۶
حضرات انصار			سیدنا مسعود بن سعد	رضی اللہ عنہ	۱۰۷
۸۷	سیدنا سعد بن معاذ	رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوعیص بن جبیر	رضی اللہ عنہ	۱۰۸
۸۸	سیدنا عمرو بن معاذ	رضی اللہ عنہ	سیدنا ہانی بن نيار	رضی اللہ عنہ	۱۰۹

۱۱۰	سیدنا عاصم بن ثابت	من تدون	سیدنا عاصم بن قیس	من تدون	۱۳۱
۱۱۱	سیدنا معتب بن قثیر	من تدون	سیدنا ابوصیاح بن ثابت	من تدون	۱۳۲
۱۱۲	سیدنا عمرو بن معبد	من تدون	سیدنا ابوحده بن ثابت	من تدون	۱۳۳
۱۱۳	سیدنا سهل بن حنیف	من تدون	سیدنا سالم بن عیسر	من تدون	۱۳۴
۱۱۴	سیدنا مبشر بن عبدالمعذر	من تدون	سیدنا حارث بن نعمان	من تدون	۱۳۵
۱۱۵	سیدنا رفاعه بن عبدالمعذر	من تدون	سیدنا خوات بن جیسر	من تدون	۱۳۶
۱۱۶	سیدنا سعد بن عید	من تدون	سیدنا منذر بن محمد	من تدون	۱۳۷
۱۱۷	سیدنا عویم بن ساعده	من تدون	سیدنا ابو عقیل بن عبداللہ	من تدون	۱۳۸
۱۱۸	سیدنا رافع بن عئجه	من تدون	سیدنا سعد بن خثعمہ	من تدون	۱۳۹
۱۱۹	سیدنا عبید بن ابی عبید	من تدون	سیدنا منذر بن قدامہ	من تدون	۱۴۰
۱۲۰	سیدنا ثعلبہ بن حاطب	من تدون	سیدنا مالک بن قدامہ	من تدون	۱۴۱
۱۲۱	سیدنا حارث بن حاطب	من تدون	سیدنا حارث بن عرقہ	من تدون	۱۴۲
۱۲۲	سیدنا حاطب بن عمرو	من تدون	سیدنا حمیم	من تدون	۱۴۳
۱۲۳	سیدنا عاصم بن عدی	من تدون	سیدنا ہمر بن عتیک	من تدون	۱۴۴
۱۲۴	سیدنا انیس بن قنادہ	من تدون	سیدنا مالک بن نمیلہ	من تدون	۱۴۵
۱۲۵	سیدنا معن بن عدی	من تدون	سیدنا نعمان بن عصر	من تدون	۱۴۶
۱۲۶	سیدنا ثابت بن اقرم	من تدون	سیدنا خارجہ بن زید	من تدون	۱۴۷
۱۲۷	سیدنا عبداللہ بن سلمہ	من تدون	سیدنا سعد بن ربیع	من تدون	۱۴۸
۱۲۸	سیدنا زید بن اسلم	من تدون	سیدنا عبداللہ بن رواحہ	من تدون	۱۴۹
۱۲۹	سیدنا ربیع بن رافع	من تدون	سیدنا خلاو بن سوید	من تدون	۱۵۰
۱۳۰	سیدنا عبداللہ بن جیسر	من تدون	سیدنا بشیر بن سعد	من تدون	۱۵۱

۱۵۲	سیدنا ساک بن سعد	من ندوز	سیدنا نوفل بن عبدالله	من ندوز	۱۷۳
۱۵۳	سیدنا سمیع بن قیس	من ندوز	سیدنا عباد بن صامت	من ندوز	۱۷۴
۱۵۴	سیدنا عباد بن قیس	من ندوز	سیدنا اوس بن صامت	من ندوز	۱۷۵
۱۵۵	سیدنا عبدالله بن عس	من ندوز	سیدنا نعمان بن مالک	من ندوز	۱۷۶
۱۵۶	سیدنا زید بن حارث	من ندوز	سیدنا ثابت بن ہرال	من ندوز	۱۷۷
۱۵۷	سیدنا خضیب بن اساف	من ندوز	سیدنا مالک بن وعشم	من ندوز	۱۷۸
۱۵۸	سیدنا عبدالله بن زید	من ندوز	سیدنا ربیع بن ایاس	من ندوز	۱۷۹
۱۵۹	سیدنا حریث بن زید	من ندوز	سیدنا ورقہ بن ایاس	من ندوز	۱۸۰
۱۶۰	سیدنا سفیان بن بشر	من ندوز	سیدنا عمرو بن ایاس	من ندوز	۱۸۱
۱۶۱	سیدنا حمیم بن یحار	من ندوز	سیدنا محمد بن زیاو	من ندوز	۱۸۲
۱۶۲	سیدنا عبداللہ بن عمیر	من ندوز	سیدنا عباد بن خشاش	من ندوز	۱۸۳
۱۶۳	سیدنا زید بن حر	من ندوز	سیدنا نحاب بن ثعلبہ	من ندوز	۱۸۴
۱۶۴	سیدنا عبداللہ بن عرفطہ	من ندوز	سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ	من ندوز	۱۸۵
۱۶۵	سیدنا عبداللہ بن ربیع	من ندوز	سیدنا عقبہ بن ربیعہ	من ندوز	۱۸۶
۱۶۶	سیدنا عبداللہ بن عبداللہ	من ندوز	سیدنا ابو دجانہ	من ندوز	۱۸۷
۱۶۷	سیدنا اوس بن خولی	من ندوز	سیدنا منذر بن عمرو	من ندوز	۱۸۸
۱۶۸	سیدنا زید بن ودیعہ	من ندوز	سیدنا ابواسید	من ندوز	۱۸۹
۱۶۹	سیدنا عقبہ بن وہب	من ندوز	سیدنا مالک بن مسعود	من ندوز	۱۹۰
۱۷۰	سیدنا رفاعہ بن عمرو	من ندوز	سیدنا عبدالرحمن بن حق	من ندوز	۱۹۱
۱۷۱	سیدنا عامر بن سلمہ	من ندوز	سیدنا کعب بن جحاز	من ندوز	۱۹۲
۱۷۲	سیدنا معبد بن عباد	من ندوز	سیدنا ضمیرہ بن عمرو	من ندوز	۱۹۳

۱۹۴	سیدنا زیاد بن عمرو	من ندوز	سیدنا جبار بن صحر	من ندوز	۲۱۵
۱۹۵	سیدنا بسوس بن عمرو	من ندوز	سیدنا حارجه بن حمیر	من ندوز	۲۱۶
۱۹۶	سیدنا عبدالله بن عامر	من ندوز	سیدنا عبدالله بن حمیر	من ندوز	۲۱۷
۱۹۷	سیدنا قرأش بن صه	من ندوز	سیدنا یزید منذر	من ندوز	۲۱۸
۱۹۸	سیدنا حباب بن منذر	من ندوز	سیدنا معقل بن منذر	من ندوز	۲۱۹
۱۹۹	سیدنا عمیر بن حمام	من ندوز	سیدنا عبدالله بن عثمان	من ندوز	۲۲۰
۲۰۰	سیدنا حمیم	من ندوز	سیدنا شحاک بن حارث	من ندوز	۲۲۱
۲۰۱	سیدنا عبدالله بن عمرو	من ندوز	سیدنا سعاد بن زریق	من ندوز	۲۲۲
۲۰۲	سیدنا معاذ بن عمرو	من ندوز	سیدنا معبد بن قیس	من ندوز	۲۲۳
۲۰۳	سیدنا موه بن عمرو	من ندوز	سیدنا عبدالله بن قیس	من ندوز	۲۲۴
۲۰۴	سیدنا خلاد بن عمرو	من ندوز	سیدنا عبدالله بن مناف	من ندوز	۲۲۵
۲۰۵	سیدنا عقبه بن عامر	من ندوز	سیدنا جابر بن عبدالله	من ندوز	۲۲۶
۲۰۶	سیدنا حبیب بن اسود	من ندوز	سیدنا خلیف بن قیس	من ندوز	۲۲۷
۲۰۷	سیدنا ثابت بن ثعلبه	من ندوز	سیدنا اعمان بن سنان	من ندوز	۲۲۸
۲۰۸	سیدنا عمیر بن حارث	من ندوز	سیدنا یزید بن عامر	من ندوز	۲۲۹
۲۰۹	سیدنا بشر بن سہراء	من ندوز	سیدنا سلیم بن عمرو	من ندوز	۲۳۰
۲۱۰	سیدنا طفیل بن مالک	من ندوز	سیدنا قطیب بن عامر	من ندوز	۲۳۱
۲۱۱	سیدنا طفیل بن نعمان	من ندوز	سیدنا عمر	من ندوز	۲۳۲
۲۱۲	سیدنا سنان بن صلی	من ندوز	سیدنا عیسیٰ بن عامر	من ندوز	۲۳۳
۲۱۳	سیدنا عبدالله بن جد	من ندوز	سیدنا ثعلبه بن عثمہ	من ندوز	۲۳۴
۲۱۴	سیدنا عقبه بن جد بن قیس	من ندوز	سیدنا کعب بن عمرو	من ندوز	۲۳۵

۲۳۶	سیدنا سهل بن قیس	رضی اللہ عنہ	سیدنا جبلة بن ثلجہ	رضی اللہ عنہ	۲۵۷
۲۳۷	سیدنا عمرو بن طلق	رضی اللہ عنہ	سیدنا عطیہ بن نویرہ	رضی اللہ عنہ	۲۵۸
۲۳۸	سیدنا معاذ بن جبل	رضی اللہ عنہ	سیدنا خلیفہ بن عدی	رضی اللہ عنہ	۲۵۹
۲۳۹	سیدنا قیس بن مہسن	رضی اللہ عنہ	سیدنا عمارہ بن حزم	رضی اللہ عنہ	۲۶۰
۲۴۰	سیدنا حارث بن قیس	رضی اللہ عنہ	سیدنا سراقہ بن کعب	رضی اللہ عنہ	۲۶۱
۲۴۱	سیدنا جبر بن ایاس	رضی اللہ عنہ	سیدنا حارث بن نعمان	رضی اللہ عنہ	۲۶۲
۲۴۲	سیدنا سعد بن عثمان	رضی اللہ عنہ	سیدنا سلیم بن قیس	رضی اللہ عنہ	۲۶۳
۲۴۳	سیدنا عقبہ بن عثمان	رضی اللہ عنہ	سیدنا سہیل بن قیس	رضی اللہ عنہ	۲۶۴
۲۴۴	سیدنا ذکوان بن عبد قیس	رضی اللہ عنہ	سیدنا عدی بن ابی زعباء	رضی اللہ عنہ	۲۶۵
۲۴۵	سیدنا مسعود بن غلدہ	رضی اللہ عنہ	سیدنا مسعود بن اوس	رضی اللہ عنہ	۲۶۶
۲۴۶	سیدنا اسعد بن یزید	رضی اللہ عنہ	سیدنا ابو خزیمہ	رضی اللہ عنہ	۲۶۷
۲۴۷	سیدنا فاکہ بن بشر	رضی اللہ عنہ	سیدنا رافع بن حارث	رضی اللہ عنہ	۲۶۸
۲۴۸	سیدنا معاذ بن ماعص	رضی اللہ عنہ	سیدنا عوف بن حارث	رضی اللہ عنہ	۲۶۹
۲۴۹	سیدنا عاذ بن ماعص	رضی اللہ عنہ	سیدنا معوذ بن حارث	رضی اللہ عنہ	۲۷۰
۲۵۰	سیدنا مسعود بن سعد	رضی اللہ عنہ	سیدنا معاذ بن حارث	رضی اللہ عنہ	۲۷۱
۲۵۱	سیدنا رفاعہ بن رافع	رضی اللہ عنہ	سیدنا نعمان بن عمر	رضی اللہ عنہ	۲۷۲
۲۵۲	سیدنا غلاذ بن رافع	رضی اللہ عنہ	سیدنا عامر بن غلدہ	رضی اللہ عنہ	۲۷۳
۲۵۳	سیدنا عبید بن زید	رضی اللہ عنہ	سیدنا عصیمہ اشجعی	رضی اللہ عنہ	۲۷۴
۲۵۴	سیدنا زیاد بن لہید	رضی اللہ عنہ	سیدنا ودیعہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ	۲۷۵
۲۵۵	سیدنا فروقہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ	سیدنا ابوالحرثاء	رضی اللہ عنہ	۲۷۶
۲۵۶	سیدنا خالد بن قیس	رضی اللہ عنہ	سیدنا ثلجہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ	۲۷۷

۲۹۶	سیدنا حرام بن طحان	سیدنا سہیل بن عیک	۲۷۸
۲۹۷	سیدنا قیس بن ابی حصصہ	سیدنا حارث بن صہ	۲۷۹
۲۹۸	سیدنا عبداللہ بن کعب	سیدنا ابی بن کعب	۲۸۰
۲۹۹	سیدنا عصیمہ اسدی	سیدنا انس بن معاذ	۲۸۱
۳۰۰	سیدنا ابو داؤد عمیر بن عامر	سیدنا اوس بن ثابت	۲۸۲
۳۰۱	سیدنا سراقہ بن عمرو	سیدنا ابو شیح ابی بن ثابت	۲۸۳
۳۰۲	سیدنا قیس بن مخلد	سیدنا زید بن صراہل	۲۸۴
۳۰۳	سیدنا نعمان بن عبد عمرو	سیدنا حارث بن سراقہ	۲۸۵
۳۰۴	سیدنا حماک بن عبد عمرو	سیدنا عمرو بن ثلبہ	۲۸۶
۳۰۵	سیدنا سلیم بن حارث	سیدنا سلیم بن قیس	۲۸۷
۳۰۶	سیدنا جابر بن خالد	سیدنا ابوسلط بن عمرو	۲۸۸
۳۰۷	سیدنا سعد بن سہیل	سیدنا ثابت بن خضا	۲۸۹
۳۰۸	سیدنا کعب بن زید	سیدنا عامر بن امیہ	۲۹۰
۳۰۹	سیدنا بحیر بن ابی بحیر	سیدنا محرز بن عامر	۲۹۱
۳۱۰	سیدنا عثمان بن مارک	سیدنا سواد بن غزیہ	۲۹۲
۳۱۱	سیدنا میلل بن ویرہ	سیدنا قیس بن سکن	۲۹۳
۳۱۲	سیدنا عصیمہ بن حصین	سیدنا ابوالاعور بن حارث	۲۹۴
۳۱۳	سیدنا بلال بن مطلق	سیدنا سلیم بن طحان	۲۹۵

تین بدری فرشتوں کے نام: جنگ بدر میں فرشتوں کا آسمان سے مسلمانوں کی امداد کیے نازل ہوا اور پھر ان کا جہاد و قتال میں شریک ہونا آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے پہلے معلوم ہو چکا ہے لیکن روایات حدیث سے صرف تین فرشتوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں جو ہدیہ تا ظہرین ہے۔

(۱) افضل الملائکۃ المکرمین امین اللہ تعالیٰ بینہ و بین الانبیاء والمرسلین سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
(۲) سیدنا میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام (۳) سیدنا اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام



لاکھ درہم اور حماقت

اسمعی کہتے ہیں کہ میں نے عرب کے ایک چھوٹے بچے کو کہا کیا تجھے پسند ہے کہ تو احمق بھی ہو اور تیرے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہوں کہا خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا۔ پوچھا کیوں۔ کہا مجھے خوف ہے کہ میں حماقت سے کوئی غلط کام کر بیٹھوں جس سے لاکھ درہم تو چلے جائیں اور حماقت میرے ساتھ رہ جائے۔ (کتاب الاذکیاء، فراتہ المومن)

اسی نے مجھے خطرہ میں ڈالا ہے

حضرت زید بن اسلم اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو آپ اپنی زبان کھینچ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہ کرو، اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک اسی نے مجھے خطرہ کی گھاٹیوں میں ڈال رکھا ہے۔

ایمان کی تازگی پر مرنے والا

طارق بن شهاب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو ”الاناثات“ میں فوت ہوا“ عرض کیا گیا الاناثات کیا ہے؟ فرمایا ایمان کی تازگی۔

تقدیر پر ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، اُس کی بھلائی پر بھی اور اُس کی برائی پر بھی یہاں تک کہ یہ یقین کر لے کہ جو بات واقع ہونے والی تھی وہ اس سے ہٹنے والی نہ تھی اور جو بات اس سے ہٹنے والی تھی وہ اس پر واقع ہونے والی نہ تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو، تیری حفاظت فرماویگا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پاوے گا جب تجھ کو کچھ مانتا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد دینا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو، اور یہ یقین کر لے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچا دیں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے، بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچا دیں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے، بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ (ترمذی)

رؤسائے احتیاط

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ رام پور تشریف لے گئے۔ نواب کلب علی خاں کا زمانہ تھا۔ نواب صاحب نے بلوا بھیجا کہ ”آپ کو تکلیف تو ہوگی لیکن مجھے زیارت کا بے حد اشتیاق ہے۔“

مولانا نے اول تہذیب کا جواب کہنا بھیجا کہ: ”میں ایک کاشکار کا بیٹا ہوں۔ آداب

در بار سے ناواقف ہوں کوئی بات آداب دربار کے خلاف ہوگی تو یہ ناجایز ہے۔“

نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ ”آپ کے لئے سب آداب معاف ہیں۔“

پھر مولانا نے کہلا بھیجی کہ ”وہ جواب تو تہذیب کا تھا۔ اب ضابطہ کا جواب دینا پڑا۔ آپ فرماتے

ہیں کہ مجھے ملاقات کا اشتیاق ہے۔ بسی ان اللہ اشتیاق تو ہوا۔ آپ کو حاضر ہوں میں یہ عجب بے جزبات

ہے۔ پھر نواب صاحب کی ہمت نہ جانے کی ہوئی نہ تو حاضر ہوئی۔ (سب مرتب نامہ ص ۴۸)

مقبول عبادت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عبادت گزار نے نماز شروع کی جب اللہ تعالیٰ کے قول ایاک نعبد (تجھی کو ہم پوجتے ہیں) پر پہنچا تو اس کے دل میں خطرہ گزرا کہ واقعی وہ عابد ہے کسی نے اس کے دل میں آہستہ سے آواز دی کہ تو جھوٹا ہے تو تو صرف مخلوق کی عبادت کرتا ہے یہ سن کر اس نے توبہ کی اور لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو گیا اس کے بعد نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا جب ایاک نعبد پر پہنچا تو آواز آئی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنی بیوی کی پوجا کرتا ہے اس نے بیوی کو طلاق دیدی پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہنچا تو ندادی گئی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنے مال کی پوجا کرتا ہے۔ اس نے اپنا سب مال صدقے کر دیا اس کے بعد پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہنچا تو آواز پہنچی کہ تو جھوٹا ہے تو تو اپنے کپڑوں کی پوجا کرتا ہے چنانچہ اس نے اپنے کپڑے بھی خیرات کر دیئے صرف بقدر ضرورت ستر پوشی رکھ لئے پھر اس نے نماز شروع کی پس جب ایاک نعبد پر پہنچا تو آواز آئی کہ اگر تو سچا ہے تو تو واقعی عبادت گزاروں میں سے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حکایت حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمہ اللہ

فرمایا کہ ایک شخص حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کی خدمت میں حاضر ہوئے کوئی بات ان کے نفس کے خلاف ہوئی۔ انہوں نے دل میں اعتراض کیا کہ یہ شریعت کے اور اخلاق کے خلاف ہے۔ پس اس شبہ سے لوٹ گئے۔ جب چلے تو راستہ میں ملتا تھا۔ پانی پت سے نکلنا سوت ہو گیا۔ ایک شخص ملے ان سے راستہ پوچھا انہوں نے کہا راستہ تو جلال الدین کبیر الاولیاء کے پاس چھوڑ آئے۔ آخر پھر حاضر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ ص ۹۷، ۹۸ حسن المعریز جلد اول۔

تلقین صبر

فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقدوسؒ پر تین تین فاقے گزر جاتے تھے اور جب بیوی پریشان ہو کر عرض کرتیں کہ حضرت اب تو تاب نہیں رہی۔ فرماتے کہ تھوڑا صبر اور کرو جنت میں ہمارے لئے عمدہ عمدہ کھانے تیار ہو رہے ہیں۔ بیوی بھی ایسی نیک ملی تھیں کہ وہ نہایت خوشی سے اس پر صبر کرتیں۔ (ص ۱۸۹، ۱۹۰ مہرت حصہ دوم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت عمرو بن عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی خالہ اروئی بنت عبدالمطلب کے پاس ان کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ کچھ دیر بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے میں آپ کو غور سے دیکھنے لگا اور آپ کی نبوت کا تھوڑا بہت تذکرہ ان دنوں ہو چکا تھا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عثمان! تمہیں کیا ہوا؟ (مجھے غور سے دیکھ رہے ہو) میں نے کہا میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کا ہمارے میں بڑا مرتبہ ہے اور پھر آپ کے بارے میں ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللہ گواہ ہے کہ میں یہ سن کر کانپ گیا۔ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

وَفِي سَمَاءٍ بِرُكْنٍ مَّا تُؤْمَدُونَ فَوَرَبِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ

حَقُّ قَوْلِ مَنْ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (اندریت ۲۲: ۲۳)

جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اور آسمان میں ہے روزی تمہاری، اور جو تم سے وعدہ کیا گیا۔ سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کی کہ یہ بات تحقیق ہے جیسے کہ تم ہو لے ہو۔“
پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ (بخاری المائت ذی الاستیعاب ۴/۳۵)

دنیا پرستی سے دور رہنے کی نصیحت

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرض الموت کے دوران ان کے پاس حاضر ہوا میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا میں نے دنیا کو دیکھا کہ وہ آئی ہوئی ہے اور ابھی تک نہیں آئی وہ آئے گی اور تم باریک ریشم کے پردے بناؤ گے اور مونے ریشم کے بٹکے بناؤ گے اور ان کے عمدہ ترین بستروں پر بھی تم تکلیف محسوس کرو گے گویا کہ وہ بیٹھنے والا کانٹے دار گھاس پر بیٹھا ہے اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی آگے بڑھ کر اگر اس کی گردن مار دے تو اس کے لئے یہ کام دنیا میں مصائب کے اوقات میں تسبیح کرنے سے بہتر ہے۔

مچھلی پر رحم کرنے کا انعام

صاحبِ قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ دریا میں شکار کھیلتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک بچی تھی چنانچہ انہوں نے دریا میں جال ڈالا۔ ایک مچھلی پھنسی اس بچی نے جال سے اس کو پکڑنا چاہا اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ مچھلی اپنے دونوں لب ہلا رہی ہے۔ پس لڑکی نے اس کو دریا میں پھینک دیا۔ ذوالنون نے اس سے فرمایا کہ تو نے ہماری کمائی کیوں ضائع کر دی۔ لڑکی نے ان سے عرض کیا کہ میں اس مخلوق خداوندی کے کھانے پر راضی نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ پس اس کے باپ نے اس سے کہا کہ اب ہم کیا کریں اس نے کہا کہ آئیے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے وہ ہم کو ایسا رزق دے گا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے چنانچہ ذوالنون نے شکار چھوڑ دیا۔ اور باپ بچی شام تک اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ٹھہرے رہے لیکن ان کے پاس کوئی چیز نہ آئی۔ جب عشاء کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے خوان پر از طعام نازل فرمایا اور اس خوان پر مختلف قسم کے کھانے تھے اور تقریباً بارہ برس تک ہر رات کو خوان اترتا رہا۔ ذوالنون نے گمان کیا کہ نزولِ خوان کا سبب ان کی نماز روزہ عبادت اور ان کی طاعت ہے۔ چنانچہ وہ لڑکی مرگئی اس کے بعد نزولِ خوان بند ہو گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ نزولِ خوان لڑکی ہی کی وجہ سے تھا۔ اور ان کی وجہ سے نہ تھا۔

پانچ چیزوں سے فراغت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی ہے، اس کی عمر سے اور اس کے رزق سے اور اس کے عمل سے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ اور یہ کہ (انجام میں) سعید ہے یا شقی ہے۔ (احمد بزار کبیر واسطہ)

جو مقدر میں ہے وہی ملے گا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھ کر اس کو حاصل کر لوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر نہ کیا ہو۔ اور کسی ایسی چیز سے پیچھے مت ہٹ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ وہ میرے پیچھے ہٹنے سے نکل جاوے گی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر کر دیا ہو۔ (کبیر واسطہ)

تواضع اور زہد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک صاحب مطبع میں ملازم رکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”علی لیاقت تو مجھ میں ہے نہیں۔ البتہ قرآن کی تصحیح کر لیا کروں گا۔ اس میں دس روپے دے دیا کرو۔“

اسی زمانہ میں ایک ریاست سے تین سو روپیہ ماہوار کی نوکری آگئی۔ مولانا نے جواب لکھا: ”آپ کی یاد آوری کا شکر گزار ہوں مگر مجھ کو یہاں دس روپے ملتے ہیں جس میں پانچ روپے تو میرے اہل و عیال کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور پانچ روپے بچ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں سے جو تین سو روپیہ ملیں گے۔ ان میں سے پانچ روپے تو خرچ میں آئیں گے اور دو سو پچانوے روپے جو بچیں گے میں ان کا کیا کروں گا۔ مجھ کو ہر وقت یہی فکر رہے گا کہ ان کو کہاں خرچ کروں۔“ غرض تشریف نہیں لے گئے۔ اللہ اللہ کیا تواضع اور زہد ہے۔ (خیر الہاں لہاں ص ۴۳)

حکایت حضرت شیخ احمد عبدالحق صاحب ردو لوے رحمہ اللہ

ایک صاحب حال بزرگ

فرمایا کہ شیخ احمد عبدالحق ردو لوے کے بڑے بھائی دہلی رہتے تھے وہاں کے شہزادے ان کے بہت متقدّم تھے۔ شیخ نے اپنے ان بھائی سے جب صرف و نحو ابتدائے عمر میں شروع کی۔ تو اس مثال ضرب زید عمر پر فرمایا کہ کیوں مارا؟ اس نے کیا خطا کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مثال فرضی ہے مارو اور کچھ نہیں۔ کہنے لگے کہ خیر اگر بے خطا مارا تو ظلم کیا اور اگر نہیں مارا ویسے ہی لکھ دیا ہے تو جھوٹ ہے میں ایسی کتاب نہیں پڑھتا۔ جس میں شروع ہی سے ظلم اور جھوٹ کی تعلیم ہو۔ یہ آپ کے بچپن کی کیفیت تھی۔ ان کے بھائی نے شہزادے سے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ صاحب حال ہیں۔ وہ پڑھیں گے نہیں۔ انہیں مت ستاؤ۔ بھولے اس قدر تھے کہ آپ کے بھائیوں نے ردو لوے میں آپ کی نسبت کی تو اپنے بھائی بھادج سے منع فرمایا اور کہا کہ مجھے اس جھگڑے سے چھڑاؤ۔ جب وہ نہ مانے تو آخر کار خود ایک دن

سرال گئے اور دروازے میں جا کر کہہ دیا کہ میں نامرد ہوں تمہاری لڑکی کی عمر ضائع ہوگی۔ چنانچہ آپ کے اس عمل سے اس وقت شادی موقوف ہوگئی۔ پھر ایک زمانے میں آپ نے شادی کی اولاد بھی ہوئی مگر اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ جو بچہ پیدا ہوتا تھا وہ تین مرتبہ حق حق کہہ کر مر جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی بی بی اس رنج کی وجہ سے کہ اولاد زندہ نہیں رہتی۔ آپ کے سامنے روئیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اب جو بچہ پیدا ہو گا وہ زندہ رہے گا چنانچہ پھر جو بچہ پیدا ہوا اس نے حق حق نہیں کہا اور وہ زندہ رہا۔ صفحہ ۹۹ نمبر ۳۱ حسن العزیز جلد اول۔

حکایات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ

ایک دوسوہ اور اس کا حل

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی کے ایک مرید تھے۔ ان کو دوسوہ ہوا کہ یہاں کی تعلیم تو معلوم کر لی اور بھی تو مشہور مشائخ ہیں۔ اللہ کا نام کسی سے پوچھنے میں حرج نہیں ہے لہذا اور جگہوں کا بھی رنگ ڈھنگ چل کر دیکھنا چاہئے مگر اس خیال کو پیر سے ظاہر کرتے ہوئے حجاب مانع تھا۔ شیخ نے یا تو کشف سے یا قرائن سے معلوم کر لیا۔ ایک موقع پر ان سے فرمایا کہ بھائی حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ سیروافی الارض لہذا اگر تم کچھ عرصہ ادھر پھراؤ تو تفریح بھی ہو جاوے گی اور مختلف مشائخ کی زیارت و برکات سے بھی مشرف ہو جاؤ گے اور اس وقت اگر کسی سے اللہ کا نام بھی پوچھ لو تو کچھ حرج نہیں یہ مرید دل میں خوش ہو گئے کہ اچھا ہوا۔ شیخ سے حجاب بھی نہ ٹوٹا اور کام بھی بن گیا۔ رخصت ہو کر روانہ ہوئے جہاں جس شیخ کے پاس بھی گئے۔ سب نے وہی پاس انفاس کا شغل بتایا جو کہ ابتداء میں شروع کرایا جاتا ہے یہ بہت گھبرائے کہ جس کے پاس جاتا ہوں وہ ابتداء الف بے تے سے ہی کراتا ہے اور پچھلا کیا کرایا سب بیکار ہو جاتا ہے۔ آخر شرمندہ ہو کر پھر شیخ گنگوہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توہ کی۔ شیخ نے فرمایا: کیوں بھائی اب تو سب جگہ دیکھ آئے اب تو تسلی ہوئی بس دور کے ڈھول ہی سہانے معلوم ہوتے ہیں۔ اب ایک طرف گوشے میں بیٹھ کر اللہ کا نام لو اور طبیعت کو یکسو رکھو۔ (حسن العزیز)

حضرت تھانوی نے فرمایا محمد غوث گوالیاری مصنف جواہر خمسہ عامل تھے۔ یہ غالباً شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے ہم عصر ہیں۔ حضرت شیخ کے لانے کے لئے انہوں نے ایک مرتبہ جنوں کو بھیجا۔ شیخ مسجد میں مشغول تھے۔ جن پہنچے مگر پاس جانے کی ہمت نہ ہوئی شیخ نے خود ہی سر اٹھا کر دیکھا پوچھا۔ کون؟ جنوں نے جواب دیا کہ محمد غوث نے بھیجا ہے وہ زیارت کے مشتاق ہیں اگر اجازت ہو تو ہم اس طرح لے چلیں کہ تکلیف نہ ہوگی۔ حضرت شیخ نے فرمایا: میں حکم دیتا ہوں کہ محمد غوث کو لے آؤ۔ چنانچہ جن پہنچے اور ان کو لے کر چلے انہوں نے جنوں سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تم تو میرے مطیع تھے اب یہ سرکشی کیسی؟ جنوں نے جواب دیا کہ سب کے مقابلے میں تو تمہارے مطیع! مگر شیخ کے مقابلے میں تمہاری اطاعت نہیں غرضکہ ان کو لے کر شیخ کی خدمت میں پہنچے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی اور بہت ڈانٹا آخر کار وہ بیعت ہو کر صاحب نسبت ہوئے گوالیار میں ان کا مزار ہے۔ (حسن العزیز جلد اول)

حکایت حضرت شیخ عبدالباری صاحب رحمہ اللہ

حضرت تھانوی نے فرمایا حضرت شیخ عبدالباری کی خدمت میں دو شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ شیخ نے ان کے اعتقاد کی جانچ کے لئے فرمایا کہ اگر ہم خلاف شرع کام کا حکم دیں تو کرو گے؟ ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ صاحب خلاف شرع کام تو میں نہ کروں گا دوسرے نے کہا کہ ہاں میں کروں گا۔ شیخ نے دوسرے کو تو بیعت فرمایا اور پہلے کو صاف انکار کر دیا۔ وہاں سے جب علیحدہ ہوئے تو پہلے نے دوسرے سے پوچھا کہ بھائی! تم نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار کس تاویل سے کر لیا۔ اس نے جواب دیا کہ: میں نے یہ خیال کیا کہ شیخ کامل کبھی خلاف شرع کام سے واسطے کہہ ہی نہیں سکتا۔ لہذا مجھے کبھی ایسی نوبت ہی نہ آوے گی۔ پس میں نے خلاف شرع کام کرنے کا اقرار نہیں کیا بلکہ ان کے شیخ کامل ہونے کا پورا یقین کیا کہ وہ کبھی ہرگز ایسا کر ہی نہیں سکتے کہ خلاف شرع کا حکم دیں اور میرا یہ کہنا کہ اگر آپ خلاف شرع کہیں گے تو کروں گا۔ یہ تعلق الحال بالحال ہے اس سے میرا عزم امر غیر مشروع لازم نہیں ہوتا۔ (قصص ناکار)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا وہ دین ہے جسے اللہ نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جسے دے کر اپنے رسولوں کو بھیجا۔ میں تم کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو کہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور لات وعزی دونوں بتوں کا انکار کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ایسی بات ہے جو آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنی۔ اس لئے میں اپنے والد ابوطالب سے پوچھ کر ہی اس کے بارے میں کچھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ آپ کے اعلان سے پہلے آپ کا راز فاش ہو جائے تو ان سے فرمایا اے علی! اگر تم اسلام نہیں لاتے ہو تو اس بات کو چھپائے رکھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی حال میں رات گزاری پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں مسلمان ہونے کا شوق پیدا فرمادیا۔ اگلے روز صبح ہوتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں میرے سامنے آپ نے کیا بات پیش فرمائی تھی؟ آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو کہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور لات وعزی کا انکار کر دو اور اللہ کے تمام شریکوں سے برأت کا اظہار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی اور اسلام لے آئے اور ابوطالب کے ڈر سے آپ کے پاس چھپ چھپ کر آتے رہے اور اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ بالکل ظاہر نہ ہونے دیا۔ (ذکرہ ابن اسحاق کذا فی البدیۃ ۳/۳۳)

سعادت مندی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس پر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے خیر مانگتا چھوڑ دے، اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس سے ناراض ہو۔ (احمد رضا)

دعائے کرنے پر اللہ کی ناراضگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو دعوت دینا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے۔ (خرج البحر ابی قال البیہقی ۳۵۶/۵) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور اہلینان کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (اپنے والد) حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپ نے ان کو (آتے ہوئے) دیکھا تو فرمایا اے ابو بکر! بڑے میاں کو وہیں کیوں نہیں رہنے دیا۔ میں ان کے پاس چل کر جاتا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان پر زیادہ حق بننا ہے کہ یہ آپ کے پاس چل کر آئیں یہ نسبت اس کے کہ آپ ان کے پاس چل کر تشریف لے جاتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے سامنے بیٹھایا اور ان کے دل پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا آپ مسلمان ہو جائیں سلامتی پالیں گے۔ چنانچہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مکہ شہادت پڑھ لیا۔ جب حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ٹھامہ ہوئی کی طرح سفید تھے، آپ نے فرمایا اس سفیدی کو بدل دو لیکن کالا خضاب نہ کرنا۔ (مسند ابن سعد ۵/۱۵۱)

یہودی لڑکے کو دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر ہانے بیٹھ گئے پھر اس سے فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ اس کا باپ بھی وہیں پاس تھا وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ باپ نے کہا ابوالقاسم (یعنی حضور) کی ماں لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے دوزخ کی آگ سے بچا لیا۔ (خرج البخاری والیوداؤد)

ایک جیسی کو دعوت

(۱) حضرت ابوتیمہؓ اپنی قوم کے ایک آدمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (یا حضرت ابوتیمہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا وہاں ایک آدمی آیا) اور اس آدمی نے پوچھا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا یہ پوچھا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کہ آپ کس کو پکارتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکیلے اللہ عزوجل کو پکارتا ہوں جس کی صفت یہ ہے کہ جب تم کو کوئی نقصان پہنچے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے نقصان کو دور کر دے اور جب تم پر قحط سالی آجائے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے لئے قلعہ اُگادے اور جب تم چٹیل میدان میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہاری سواری تمہیں واپس کر دے۔ یہ بات سن کر وہ آدمی فوراً مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کو کبھی گالی نہ دینا۔ (حکم راوی کو شک ہوا کہ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ضیفا فرمایا یا اخذ فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) وہ صاحب کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت فرمانے کے بعد میں نے آج تک کبھی کسی اونٹ یا کسی بکری کو بھی گالی نہیں دی۔ (آخر جہ احمد)

وہی ہوگا جو منظور خدا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کر اور اللہ سے مدد چاہ اور ہمت مت ہارنا اگر تجھ پر کوئی واقعہ پڑ جائے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو یہ ایسا ہو جاتا لیکن (ایسے وقت میں کہیں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا) جو اس کو منظور ہو اس نے وہی کیا۔ (مسلم)

دوا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوخرز امہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

اکابر کی باہمی محبت

ایک بار جاڑے کے دنوں میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رضائی تو کسی مہمان کو دے دی۔ پھر مولانا رشید احمد گنگوٹی سے ان کی اپنے لئے رضائی مانگی تو فرمایا اپنی رضائی کیوں دوسرے کو دے دی میں تو اپنی رضائی نہیں دیتا۔ جب انہوں نے کہا حضرت میں رات بھر جاڑے مروں گا تب دو شرطوں سے دی ایک یہ کہ تہجد کے وقت مجھے واپس کر دینا کیونکہ لحاف اوڑھ کر مجھ سے نہ اٹھا جائے گا اور دوسرے کسی اور شخص کو مت دینا تاکہ کسی کی جوں نہ چڑھ جاوے۔ (حسن العزیز ج ۱ ص ۲۳۹)

حاتم کی نماز

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ عصام بن یوسف بہرے حاتم کی مجلس میں آئے اور ان پر اعتراض کرنا چاہتا تھا۔ عصام نے حاتم سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن (حاتم کی کنیت ہے) آپ نماز کیونکر ادا کرتے ہیں حاتم نے اپنا منہ عصام کی جانب کیا۔ یعنی ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو کھڑا ہوتا ہوں اور اول وضو پا ہری پھر وضو باطنی کرتا ہوں۔ عصام نے کہا کہ ان دونوں وضوؤں کی کیا صورت ہے۔ حاتم نے فرمایا وضو ظاہری کی یہ صورت ہے کہ اعضائے وضو کو پانی سے دھوتا ہوں۔ وضو باطنی یہ ہے کہ اعضا کو سات چیزوں سے دھوتا ہوں تو بہ ندامت ترک کر دینا مخلوق کی تعریف ریا کینہ اور حسد کو دل سے دور کرتا ہوں۔ اس کے بعد مسجد جاتا ہوں اور اعضاء کو بچھاتا ہوں اور کعبہ میرے پیش نظر ہوتا ہے اور امید و نیم کی حالت میں کھڑا ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور میرے دائیں جنت اور بائیں دوزخ ہوتی ہے۔ ملک الموت میرے پیچھے ہوتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ گویا میں اپنا قدم پل صراط پر رکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ یہ نماز میری آخری نماز ہے پھر نیت کرتا ہوں اور خشوع و خضوع کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور قرآن کے معانی میں تفکر اور غور کر کے پڑھتا ہوں اور عجز و انکسار کے ساتھ رکوع اور گرہ و زاری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ اللہ کی رحمت کی امید پر تشہد پڑھتا ہوں اور اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ تیس سال سے یہ میری نماز ہے یہ سن کر عصام زار و قطار روئے اور کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ آپ کے علاوہ دوسرا اس پر قادر نہیں ہو سکتا۔

حکایت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: شاہ عبدالرحیم صاحب کے پہلے پیر کا نام بھی شاہ عبدالرحیم صاحب ہی تھا فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر کا سردار ہاتھا۔ پیر صاحب نے کہا کہ خوب اچھی طرح زور سے دباؤ۔ میرے دل میں خیال آیا کہ بہت زور سے دباؤں گا تو سرخروزے کی طرح پچک جاوے گا (کیونکہ شاہ صاحب خوب قوی تھے) پیر صاحب نے فرمایا کہ نہیں بھائی تم خوب زور سے دباؤ۔ خربوزے کی طرح نہیں پچکے گا۔ پھر فرمایا کہ وہ صاحب کشف تھے اور ان سے خوارق بہت صادر ہوتے تھے۔ ایک لڑائی میں توپ کا منہ بند کر دیا تھا۔ روم کا ایک عسکر آدمی جو اپنے ملک سے بغرض علاج آیا تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کیا کہ میری بیوی بوجہ میرے نامرد ہونے کے طلاق مانگتی ہے۔ میں کچھ مدت مقرر کر کے بغرض علاج آیا ہوں اور کہہ آیا ہوں کہ اگر اتنی مدت تک واپس نہ آؤں تو تجھ کو تین طلاق اور اب اس مدت میں ایک ہی یا دو تین دن رہ گئے ہیں۔ اب وہاں کس طرح پہنچوں؟ آپ اس شخص کو کونھڑی میں لے گئے اور آنکھیں بند کرائیں۔ اس نے دیکھا کہ میں اپنے مکان کے صحن میں کھڑا ہوں۔ یہ خرق عادت قطع مسافت کی آپ کی قلم و میں آئی۔ (حسن بصری)

ہلاکت کا خطرہ کب؟

”ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہو جائے گی۔“ (صحیح بخاری ص ۱۰۳۶ ج ۲ صحیح مسلم ص ۳۸۸ ج ۲)

انسانیت کی تلچھٹ

”جنہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہے جائیں گے اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جاسکتا ہے تو مر جانا۔“

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲ بروایت ابی ہریرہ)

ان مشرکوں کو فردا فردا دعوت دینا جو مسلمان نہیں ہوئے ابو جہل کو دعوت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دن جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اس کا قصہ یوں ہوا کہ میں اور ابو جہل بن ہشام مکہ کی ایک گلی میں چلے جا رہے تھے کہ اچانک ہماری حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے فرمایا اے ابو الحکم! آؤ اللہ اور اس کے رسول کی طرف۔ میں تمہیں اللہ کی دعوت دیتا ہوں۔ ابو جہل نے جواب دیا اے محمد! کیا تم ہمارے خداؤں کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہیں آؤ گے؟ آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم گواہی دے دیں کہ آپ نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ چلو ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ حق ہے تو میں آپ کا اتباع ضرور کر لیتا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد ابو جہل میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ حق ہے لیکن میں ان کی بات اس وجہ سے نہیں مانتا کہ (وہ بنی قریظہ میں سے ہیں اور) بنی قریظہ نے کہا کہ بیت اللہ کی درباری ہمارے خاندان میں ہوگی۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت ہمارے خاندان میں ہوگی۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا مجلس شوریٰ کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا لڑائی کا جھنڈا ہمارے خاندان میں ہوگا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے پھر انہوں نے کھانا کھلایا اور ہم نے بھی کھانا کھلایا حتیٰ کہ جب کھانا کھلانے میں ہم اور وہ برابر ہو گئے تو وہ کہنے لگے کہ ہم میں سے ایک نبی ہے۔ اللہ کی قسم ان کی یہ بات میں کبھی نہیں مانوں گا۔ (بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ۶۳، ۶۴، ۶۵)

دعا کی قدر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَدْعُوْنَ كَزَيْدِكَ دُعَا سَبْءٍ كَرُوْنِيْ شَيْءٍ قَدْرِكِيْ نَيْسٍ"۔ (ترمذی، ابوداؤد، ۶۴)

عبدیت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: ایک درویش مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں امتحان درویشی لینے بڑے ترک و احتشام سے آئے بہت سے گھوڑے اور خادم اور بھنگی اور گھسیارے وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ مولانا نے سب کی دعوت کی اور شاہ صاحب اور ان کے خصوصین کی خدمت کے لئے مولانا نے اپنے خادم مقرر کئے اور خود شاہ صاحب کے نوکروں کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ شاہ صاحب کے نوکروں اور بھنگیوں کو اپنے ہاتھ سے اسی شان کے برتنوں میں کھانا کھلایا جیسے برتنوں میں خود کھاتے تھے۔ درویش مولانا کا یہ اکسار اور خلق دیکھ کر مولانا کے کمال کے قائل ہو گئے۔ (شوق اللقائے ص ۳۱)

(۳) عبدیت کا ایک واقعہ:- حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ میرٹھ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے عشاء کے وقت مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دے دیا۔ مستفیق کے جانے کے بعد ایک شاگرد نے عرض کیا کہ مجھے یہ مسئلہ یوں یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو اور مستفیق کو تلاش کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ: ”اس وقت رات زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ آرام فرمائیے ہم صبح ہونے پر اس کو بتا دیں گے۔“ لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا اور اس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ گھر میں سے اس کو بلایا اور فرمایا کہ: ”ہم نے اس وقت مسئلہ بتلایا تھا تمہارے جانے کے بعد ایک شخص نے صحیح مسئلہ ہم کو بتلایا اور وہ اس طرح ہے۔“

جب یہ فرما چکے تب چین آیا اور واپس آ کر آرام فرمایا۔ (طریق النجاة ص ۳۲)

توکل میں کامرانی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا دل (تعلقات کے) ہر میدان میں شاخ شاخ رہتا ہے۔ سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈال دیا اللہ تعالیٰ پر بھی نہیں کرتا۔ خواہ وہ کسی میدان میں ہلاک ہو جاوے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب شاخوں میں اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اکابر کی باہمی بے تکلفی

ایک بار حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ”جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی (ابداد اللہ) صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔“
 حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ: ”اب تو ماشاء اللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی بہت آگے بڑھ گئی ہے۔“
 حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ”لا حول ولا قوۃ، استغفر اللہ، بھلا کہاں حضرت، کہاں میں۔ چہ نسبت خاک رابا عالم پاک مجھے اس بات سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بڑا صدمہ ہوا۔“

حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا کہ: ”خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت۔ آپ تو کہتے تھے مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں؟ ویسے ہی اپنی فضیلت کی نفی کر دیتے۔ بس یہی محبت ہے۔“

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ: ”بھائی تم بڑے استاد ہو۔“ (حسن العزیز جلد اول ص ۱۵۶)

حکایات حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ

فرمایا: واقعی محبت کا عجیب اثر ہوتا ہے، مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی محبت میں بعض ایسے لوگوں کو جو حرف شناس بھی نہیں تھے۔ ایسا نفع ہوا کہ مولانا کے وعظ انہیں لفظاً لفظاً یاد تھے۔ گو وہ خود سمجھتے تک نہ تھے۔ کیونکہ معقول و منقول کے مضامین باریک ہوتے تھے۔ بعض علماء بھی ایسے لوگوں سے وعظ کہلوا کر سنتے تھے قصبہ سنبھل میں میں نے سنا تھا ایسے ہی ایک شخص لوہاری میں آئے تھے۔ ہندوستان کے دارالحرب ہونے کی بابت اور جمعہ ہونے نہ ہونے کی بابت گنگوہیؒ۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ تم نے بھی مولانا سے کبھی ہندوستان میں جمعہ کے جواز کی بابت کچھ سنا ہے۔ کہا کہ ہاں ایک شخص نے پوچھا تھا کہ ہندوستان میں جمعہ کی نماز پڑھنا کیسا ہے۔ فرمایا کہ بھائی جیسا جمہرات کی نماز پڑھنا (ص ۱۳۸ نمبر ۱۸۵ حسن عبدالعزیز جلد اول)

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سویا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک تھیلی تھی۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنی تھیلی نہ پائی اور حضرت امام جعفر صادق کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں یہ شخص امامؑ سے الجھ گیا۔ امامؑ نے اس سے فرمایا کہ کیا بات ہے جو تو مجھ سے الجھ رہا ہے اس نے کہا کہ میری تھیلی چوری ہو گئی ہے اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا میرے پاس نہیں ہے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ تیری تھیلی میں کتنا مال تھا۔ اس نے کہا کہ اس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ حضرت امام جعفرؑ اپنے مکان تشریف لے گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لا کر اس کے حوالہ کیں پھر جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تیری تھیلی ہمارے پاس ہے۔ ہم نے تجھ سے مذاق کیا تھا۔ وہ شخص اشرفیاں لے کر واپس آیا اور جس نے اس کو اشرفیاں دی تھیں ان کو دریافت کیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں واپس کرنا چاہیں لیکن امامؑ نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم جب کوئی چیز اپنی ملک سے خارج کر دیتے ہیں تو پھر واپس نہیں لیتے اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے۔

بدکاری عقلمندی کا نشان

حدیث: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (ملا) کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہئے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے ”نکو“ کہلانے کو پسند کرے۔“ (ک من ابی ہریرۃ کنز العمال ص ۲۸ ج ۱۳)

مردوں اور عورتوں کی آوارگی

حدیث: ”کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سربازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گی، ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لئے سب کچھ کریں گے۔“ (ابن عساکر من رجل کنز العمال ص ۲۹ ج ۱۳)

حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ کو دعوت

حضرت یزید بن رومانؓ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم دونوں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلے اور دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پر اسلام کو پیش فرمایا اور قرآن پڑھ کر سنایا اور دونوں کو اسلام کے حقوق بتائے اور ان دونوں سے اللہ کی طرف سے اکرام اور اعزاز ملنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ وہ دونوں ایمان لے آئے اور دونوں نے تصدیق کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ابھی ملک شام سے چلا آ رہا ہوں (اس سفر میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ) ہم لوگ معان اور زرقاء کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے اور ہماری حالت سونے والوں جیسی تھی کہ اچانک کسی پکارنے والے نے بلند آواز سے پکار کر کہا اے سونے والو! اٹھو کیونکہ مکہ میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم مکہ میں آئے تو آتے ہی آپ کی خبر ہم نے سنی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شروع زمانہ میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ (تاریخ ابن سعد ۲: ۵۵)

اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمہ داریوں کی کفایت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ (ابو اسحق)

کیسا ہرگز نہ سیکھنا

پیر چو محمد خیر صاحب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دن عرض کیا کہ ”حضرت یہ یہ سب بات سے فتنے سے یا قدرتی بات سے“ مولانا گنگوہی نے فرمایا ”کیسا مرکبات سے فتنے سے“ ہرگز نہ سیکھنا ایک شخص نے مجھ کو یہی کانٹا بتایا تھا میں نے بھی اس نسخہ کے بنانے کا ارادہ بھی نہیں کیا اور نہ وہ نسخہ اب میرے یاد رہا۔“ (تذکرہ رشیدی ص ۲۳۵)

ایک عادل بادشاہ اور شیطان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک جوان بادشاہ سلطنت کا مالک ہوا۔ مگر اس نے سلطنت میں کوئی لذت نہ پائی۔ پس اپنے مصاحبین سے دریافت کیا کہ لوگوں کی اس بارے میں کیا میری ہی ایسی حالت ہوتی ہے۔ مصاحبین نے عرض کیا نہیں اور لوگ راہ راست پر قائم اور ثابت تھے۔ بادشاہ نے ان سے کہا کہ کون سی ایسی چیز ہے جو سلطنت کو میرے لئے قائم اور ثابت کر دے ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ کے لئے علماء اس کو قائم اور ثابت کریں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے شہر کے عالموں اور نیک لوگوں کو بلا یا اور ان سے کہا کہ تم لوگ میرے پاس بیٹھو اور مجھ سے جو بات طاعت الہی کی دیکھو اس کا مجھے حکم دو اور جو بات گناہ کی دیکھو اس سے مجھے باز رکھو۔ پس علماء و صلحاء نے ایسا ہی کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی سلطنت چار سو برس تک قائم رہی۔ اس کے بعد ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ ابلیس ہوں لیکن تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ بادشاہ نے کہا کہ میں اولاد آدم میں سے ایک آدمی ہوں۔ ابلیس نے کہا کہ اگر تم اولاد آدم میں سے ہوتے تو اوروں کی طرح کب کے مر چکے ہوتے۔ تم تو معبود قابل پرستش ہو پس لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دو۔ ابلیس کے اغوا سے بادشاہ کے دل میں بھی یہ بات اثر کر گئی۔ چنانچہ وہ منبر پر چڑھا اور کہا کہ اے لوگو میں تم سے ایک بات پوشیدہ رکھتا تھا مگر اب اس کے اظہار کا وقت آ گیا ہے تم جانتے ہو کہ میں چار سو برس سے تمہارا بادشاہ ہوں۔ اگر میں اولاد آدم سے ہوتا تو جس طرح عام انسان مرتے ہیں میں بھی ضرور مر گیا ہوتا۔ میں تو تمہارا معبود ہوں پس تم لوگ میری عبادت کرو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس کو خبر کر دو کہ جب تک وہ راہ راست پر قائم تھا میں نے اس کا ملک قائم اور ثابت رکھا جب وہ میری نافرمانی کی طرف مائل ہو گیا تو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ اس پر بخت نصر جیسے ظالم بادشاہ کو مسلط کر دوں گا۔ چنانچہ بخت نصر نے اس پر حملہ کیا اس کو قتل کیا اور اس کے خزانوں سے ۷۰ کشتیاں سونے کی بھر کر لے گیا۔ واللہ اعلم۔

حکایات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنے مشائخ کے اتباع کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ بھائی ہم نے تو اپنے بزرگوں کو یونہی کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر فرمایا (پیر و مرشد حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ نے) کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ اگر اس قدیم زمانے میں ہوتے تو کھپ جاتے (ص ۳۳۶ حسن پور جلد دوم)

مثالی شجاعت

فرمایا کہ جب شاہ ولی اللہ صاحب نے اول اول فارسی میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا تو دہلی والے بہت مجڑے اور شاہ صاحب کو فتح پوری کی مسجد میں گھیر لیا اور قتل پر آمادہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ شاہ صاحب کے پاس بھی تلوار تھی۔ بس شاہ صاحب تلوار کے ہاتھ گھماتے ہوئے باہر نکل آئے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ جو کچھ کر سکتا۔ (ص ۲۰۶ م ۶۲۷)

دوجہنمی گروہ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دوجہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں تیل کی دم جیسے کوڑے ہوں گے وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے دوم وہ عورتیں جو (کہنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لئے ناکافی ہوگا اس لئے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) تختی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبودور دور سے آ رہی ہوگی۔“ (صحیح مسلم ص ۲۰۵ ج ۲)

جاہل عابد اور فاسق قاری

”آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے۔“ (کنز العمال ص ۳۳۲ ج ۱۲)

موت پر بیعت ہونا

(۱) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہو کر ایک درخت کے سائے میں ایک طرف جا بیٹھا۔ جب لوگ کم ہو گئے تو آپ نے فرمایا: **اے سائے الا کوں!** کیا تم بیعت نہیں ہوتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو بیعت ہو چکا آپ نے فرمایا پھر بھی۔ چنانچہ میں آپ سے دوبارہ بیعت ہو گیا۔ رولوی کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ سے کہا: **اے ابو مسلم!** آپ لوگ اس دن کس چیز پر بیعت ہو رہے تھے؟ انہوں نے کہا: موت پر۔

(۲) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرہ کی لڑائی کے غلوں میں ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں کو موت پر بیعت کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی سے بھی اس پر (یعنی موت پر) بیعت نہیں ہوں گا۔ (بیہد ص ۱۷۱)

جلدی نہ مچاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاہنیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دُعا نہ کرے** جب تک کہ جلدی نہ مچاوے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلدی مچانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے ہار دُعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا، سو دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

علمی مقام

ایک جگہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی بھی شریک تھے ایک صاحب بولے کہ: ”خیر وعظ کی مجلس میں بیٹھنے کا ثواب تو ہو گیا۔ باقی سمجھ میں کچھ نہیں آیا اگر مولانا قاسم مضامین بیان فرمایا کریں تو کچھ نفع بھی ہو۔“ حضرت مولانا گنگوہی سن رہے تھے فرمایا کہ: ”افسوس ہے شہباز عرش سے درخواست کی جاتی ہے کہ زمین پر اڑے۔“

ف۔۔ مولانا محمد قاسم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ: ”میں وعظ میں جو کہیں کسی قدر رک جاتا ہوں تو سوچنے کی غرض سے نہیں بلکہ مضامین کا اس قدر ہجوم اور تواتر ہوتا ہے کہ پریشان ہو جاتا ہوں، سوچتا ہوں کہ کس کو مقدم کروں، کس کو مؤخر کروں۔“ (حسن العز: جلد اول ص ۳۸۲)

حضرت رائپوری رحمہ اللہ کا غیر مسلم کو جواب

ایک مرتبہ کسی دعوت میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری کا تعارف ایک ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے کرایا گیا جو کسی اونچے مسلمان خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور عیسائی ہو گیا تھا۔ اس زمانہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بڑا زور تھا اور عیسائی مشنریوں کے اثر اور مشن اسکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے بہت سے خاندانی مسلمان عیسائیت قبول کر رہے تھے۔ اس عیسائی نے آپ سے بھی مذہبی گفتگو شروع کر دی اور آپ کو عیسائیت کی دعوت دینے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ: ”تم لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں ہمارے باپ دادا غیر مسلم تھے تمہارے بزرگوں کی تبلیغ و تلقین سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا اب جب ہم مسلمان ہو گئے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے اب بھی تمہارا کیا اعتبار ہے ہم تمہارے پیچھے چلیں گے تو تم ہم کو چھوڑ کر پھر کہیں اور چلے جاؤ گے۔“

یہ سن کر وہ شخص بہت خفیف ہوا اور کہا ہم آپ سے پھر کبھی نہیں کہیں گے۔

(سوانح حضرت مولانا مہاتما درویش)

خوف خدا

صاحبِ قلبیوں بیان کرتے ہیں کہ شبلی رحمہ اللہ نے اپنی مجلس وعظ میں ایک دن فرمایا کہ اللہ کی ہیبت اور خوف سے بچو چنانچہ ایک جوان نے جو اسے سنا بہت ہی زور سے نعرہ مار کر مر گیا۔ اس کے اولیاء نے بادشاہ کے پاس نالش کی اور شبلیؒ پر دعویٰ کیا کہ انہوں نے ہمارے لڑکے کو مار ڈالا۔ اس کے بعد بادشاہ نے شبلیؒ سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو یہی انہوں نے کہا یا امیر المومنین ایک روحِ حق جو مشاق ہوئی اس نے زاری کی اور وہ بلائی گئی۔ اس نے قبول کیا۔ میرا کیا قصور ہے۔ امیر المومنین روئے۔ اس کے بعد اس کے اولیاء سے فرمایا کہ ان کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک قول جمیل

(۵) فرمایا کہ: شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ محبت کے لئے اس شخص کو اختیار کرو جو محدث بھی ہو اور فقیہ بھی اور صوفی بھی اعتدال اسی سے ہوتا ہے۔ یہ قول ان کا قول جمیل میں ہے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

مکرو فریب کا دور دورہ اور نا اہلوں کی نمائندگی

”لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا .. بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت .. اور روہہ (گرے پڑے نا اہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: ”روہہ“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ نا اہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے۔“ (کنز العمال ص ۲۱۶ ج ۱۳)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کو دعوت

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے کہا ندیر۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ (آج سے تمہارا نام) بشیر ہے۔ آپ نے مجھے صفہ چہرہ پر بٹھرایا (جہاں فہراء مہاجرین بٹھرتے تھے) آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو خود بھی اسے استعمال فرماتے اور ہمیں بھی اس میں شریک فرما لیتے اور جب صدقہ آتا تو سارا ہمیں دے دیتے۔ ایک رات آپ گھر سے نکلے میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ جنت البقیع تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر یہ دعا پڑھی:

”السلام علیکم دار قوم مؤمنین وإنا بحکم لا جفون وإنا لله وإنا الیہ راجعون۔“

اور پھر فرمایا تم نے بہت بڑی خیر حاصل کر لی اور بڑے ثراور قند سے بچ کر تم آگے نکل گئے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا بشیر۔ آپ نے فرمایا تم عمدہ گھوڑوں کو کثرت سے پالنے والے قبیلہ ربیعہ سے ہو جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اپنے رہنے والوں کو لے کر الٹ جاتی۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس قبیلہ میں سے اللہ پاک نے تمہارے دل، کان اور آنکھ کو اسلام کی طرف پھیر دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! بالکل راضی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا مجھے اس بات کا ڈر ہوا کہ آپ کو کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے یا زمین کا کوئی زہریلا جانور نہ کاٹ لے۔ (اخرج: ابن مساکر)

دعا کے تین درجے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی بُرائی اُس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دعا کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے بھی زیادہ عطا کی کثرت ہے۔ (احمد)

خانہ کی تابعداری کی عجیب مثال

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ عشاء کے بعد دودھ استعمال فرماتے تھے چنانچہ جوں ہی آپ تشریف لاتے اہلیہ محترمہ دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوتیں مگر آپ ذوق عبادت میں نوافل کی نیت باندھ لیتے اور رات بھر اسی طرح عبادت میں گزار دیتے اہلیہ محترمہ کا بیان ہے۔

”کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت نے نوافل میں پوری شب گزار دی، اور میں بھی پوری شب پیالہ لئے کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔“

اللہ اللہ بیوی ہو تو اسی، آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے ہمارے اسلاف نے جہاں اوروں پر ارٹ ڈالا، وہاں سب سے زیادہ اپنی ”بیوی“ ہی پر ارٹ ڈالا۔

خود حضرت نانوتویؒ ہی کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ

”اذان کی ”حی علی الصلوٰۃ“ پر کام کو چھوڑ کر، اس طرح اٹھ جاتی تھیں کہ گویا اس کام سے کبھی کوئی واسطہ ہی نہ تھا، بالکل ہر چیز سے بے گانہ بن جاتیں۔“

فائدہ: کاش مسلمانوں کی تمام عورتوں میں دین کا یہی شغف پیدا ہو جاتا پھر مسلمانوں کے اعمال و اخلاق میں دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جاتا اور پوری

مسلمان دنیا سنور جاتی۔ (ماہنامہ دارالعلوم ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۵ء)

سچے جھوٹے کی پہچان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں محاکمہ اور فیصلہ کرنا آگ کے واسطے تھا پس جو جو شخص حق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا۔ تو آگ اس کو نہ جلاتی تھی۔ اور جو شخص ناحق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا تو اس کو جلا دیتی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں لامنی سے فیصلہ ہوتا تھا وہ صاحب حق اور راستہ ہار کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے مدعی کو مارتی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں فیصلہ والی ہوا تھی۔ پس وہ سچے کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے کو زمین سے اوپر اٹھا لیتی تھی اور اس کو زمین پر دے مارتی تھی۔ حضرت ذوالقرنین کے زمانہ میں فیصلہ کرنا پانی کے واسطے تھا جب سچا اس پر بیٹھتا تھا تو وہ جم جاتا تھا اور جب جھوٹا بیٹھتا تھا وہ پھسل جاتا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں فیصلہ لکھی ہوئی زنجیر کے ساتھ تھا۔ سچے کا ہاتھ اس پر پہنچتا تھا جھوٹے کا نہیں لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فیصلہ فریقین کے واسطے اقرار یا گواہ قائم کرنے کے ساتھ تھا۔ (یعنی مدعا علیہ دعویٰ کا اقرار کرے یا مدعی دعوے پر گواہ لائے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا ہے اور امام ترمذی سے روایت ہے کہ بیشک یر جنت کا ایک نام ہے اس لئے کہ اس میں تمام آسانیاں ہیں اور عسر و دوزخ کا ایک نام ہے۔ اس لئے کہ اس میں تمام عسر (دشواری) ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کی تفسیر میں اور اقوال بھی ہیں۔

زیارت قبور سے منع کی حکمت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب لوگوں کو قبور اولیاء پر جانے سے منع کیا کرتے تھے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا وجہ یہ ہے کہ وہاں جا کر ان کی نسبت محسوس ہوگی اور اسکے سامنے شیوخ موجود ہیں کی نسبت ضعیف معلوم ہوگی پھر ان سے استفادہ نہ ہو سکے گا۔ جو اولیاء گزر گئے وہ اب آنے کے نہیں۔ طالبین کی ہدایت کے لئے اور موجودین سے فیض یوں گیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ فیض سے مطلق محرومی ہوگی۔ مناسبت اور عقیدت ہی ایک چیز ہے جس سے فیض ہوتا ہے اگلے لوگ مریدوں کے بڑے بڑے حجتان کیا کرتے تھے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

قاریوں کی بہتات

”میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں ”قاری“ بہت ہوں گے مگر ”فقیر“ کم“ علم کا قحط ہو جائے گا اور فتنہ و فساد کی کثرت۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت و احترام سے پورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے دعویٰ توحید میں جھٹ بازی کرے گا۔“ (طب'ک عن ابی ابو ہریرہ کنز العمال ص ۷۷ ج ۱۳)

دو آدمیوں کو دعوت دینا حضرت ابوسفیان اور ہندہ کو دعوت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی ہندہ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر اپنے کھیت کی طرف چلے۔ میں بھی دونوں کے آگے چل رہا تھا اور میں نوعمر لڑکا اپنی گدھی پر سوار تھا کہ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پہنچے۔ ابوسفیان نے کہا اے معاویہ! نیچے اتر جاؤ تاکہ مجھ پر سوار ہو جائیں۔ چنانچہ میں گدھی سے اتر گیا اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ آپ ہمارے آگے آگے کچھ دیر چلے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوسفیان بن حرب، اے ہندہ بنت عتبہ، اللہ کی قسم! تم ضرور مرو گے۔ پھر تم کو دو بارہ زندہ کیا جائے گا پھر نیکو کار جنت میں جائے گا اور بدکار دوزخ میں اور میں تم کو بالکل صحیح اور حق بات بتا رہا ہوں اور تم دونوں ہی سب سے پہلے (اللہ کے عذاب) سے ڈرائے گئے ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿حَمَّ﴾ تنزیلِ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے لے کر قَالَتَا آتِنَا طَائِفَيْنِ ﴿﴾ تک آیات تلاوت فرمائیں تو ان سے ابوسفیان نے کہا اے محمد! کیا آپ اپنی بات کہہ کر فارغ ہو گئے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم گدھی سے نیچے اتر آئے اور میں اس پر سوار ہو گیا۔ حضرت ہندہ نے حضرت ابوسفیان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا اس جادوگر کے لئے تم نے میرے بیٹے کو گدھی سے اتارا تھا؟ ابوسفیان نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہ جادوگر اور جھوٹے آدمی نہیں ہیں۔ (خرجہ ابن عساکر و الطبرانی)

زادہ اندہ زندگی

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی معتقد نے ایک چادر پیش قیمت اور ایک عدد زیور طلائی بی بی صاحبہ (یعنی اہلیہ محترمہ) کی ملک کر کے بھیجا تو حضرت نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا: ”نی الحقیقت چادر اور زیور سے دل خوش ضرور ہوتا ہے، لیکن چند روز کے استعمال سے یہ دونوں ہی چیزیں خراب ہو جائیں گی۔ یہ کام اس ریشمین چادر سے نکلے گا، وہی لٹھے کی سفید چادر سے بھی نکل سکتا ہے، کسی مستحق کو دے دو۔ خداوند تعالیٰ ان کے عوض، عاقبت میں پاندار لباس اور زیور عطا فرمائیں گے۔“

اللہ اکبر یہ صحابہ کرام کی زندگی کے مطابق زندگی گزارنے والا عالم جو خود اپنی ہی حد تک تیار نہیں بلکہ اس کی بیوی بھی اسی رضا و رغبت کے ساتھ راہِ خدا میں دینے کو آمادہ ہے چنانچہ: ”بی بی صاحبہ نے فوراً چادر ریشمین اور طلائی زیور دونوں کو دے دیا اور دل پر میل نہ آیا۔“
فائدہ: رب العالمین بال بال مغفرت فرمائے آمین، بیسویں صدی میں وہ نمونہ قائم فرمائے جو عہد نبوت میں نظر آتے ہیں۔ (ماہنامہ دارالمصوم ص ۱۱ جولائی ۱۹۵۵ء)

ماں کی بددعا

عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری پس یہاں اس جماعت کے لوگوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی جس سے وہ بیدار ہو گئے اور تحقیق کے لئے چلے تاکہ اس کو دیکھیں ناگاہ انہیں ایک ایسا گھر نظر آیا جس میں ایک بڑھیا موجود تھی۔ پس ان لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا۔ لیکن ہم تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں اس بڑھیا نے ان سے کہا کہ میرا لڑکا تھا۔ اس کی یہ حالت تھی کہ مجھ سے کہتا تھا کہ یا حمارۃ (گدھیا) آ اور یا گدھیا جا۔ اور یہ اس کی عادت تھی میں نے اس کے حق میں بددعا کی کہ یا اللہ اس کو گدھا کر دے چنانچہ اب ہمیشہ ہر رات میں صبح تک گدھے کی بولی بولتا ہے۔ اس کے بعد ان مسافروں نے اس سے کہا کہ ہم کو اس کے پاس لے چلو تاکہ ہم اس کو دیکھیں پس یہ لوگ اس کے پاس گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ قبر میں ہے اور اس کی گردن گدھے کی گردن کی طرح ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

دعا کو لازم کر لو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ دعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے ایسی (بلا) سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی (بلا) سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی۔ سوائے بندگانِ خدا دعا کو پہلے باندھو۔ (ترمذی و احمد)

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی فراست

فرمایا: شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے زمانے میں مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی اور مفتی صدر الدین صاحب کا شباب تھا۔ مولوی فضل حق صاحب اور مفتی صاحب نے ایک ایک قصیدہ لکھا کہ شاہ صاحب کے پاس چل کر پیش کریں۔ دیکھیں ادب میں کتنی مہارت ہے لے کر چلے اور راستے میں سوچھی کہ ہر ایک نے دوسرے کا قصیدہ لے لیا کہ میرے قصیدے کو تم اپنا بتا رہے والے کو میں اپنا بتاؤں گا وہاں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب ناچینا ہو گئے تھے۔ معمولی باتیں کر کے آنے کی غرض دریافت کی۔ انہوں نے کہا ہم نے کچھ لکھا ہے۔ اصلاح کے لئے حضور میں لائے ہیں۔ فرمایا پڑھو سب پڑھ گئے کچھ نہیں بولے یہ سمجھے کہ کچھ نہیں سمجھے۔ پوچھا کسی جگہ اصلاح فرمادیجئے فرمایا اصلاح تو دیکھی جاوے گی۔ مگر یہ بتلاؤ کہ یہ بتاؤ قصیدوں کا کہاں ہوا۔ حیرت ہو گئی۔ شاہ صاحبؒ نے ان معمولی باتوں سے دونوں کی طبیعت کا رنگ پہچان لیا اس سے سمجھے دونوں نے فحلت کے ساتھ اقرار کیا۔ دوبارہ پھر سنا اور چاہا اصلاح دی۔ (حسن العزیز جلد چار ص ۱۹۵)

دجالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جموں نے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“ (صحیح مسلم ص ۱۰۱ ج ۱)

بنو نجار کے ایک شخص کو دعوت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے ایک آدمی کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے ماموں جان! آپ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا میں ماموں ہوں یا چچا! آپ نے فرمایا آپ چچا نہیں ماموں ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کیا یہ میرے لئے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (اخرجہ احمد قال یعنی ۲۰۵/۵)

اسلامی اقدار کی حفاظت

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور اہل علم اور صاحب قلم کے ہمراہ دہلی سے لکھنؤ جا رہے تھے راستہ میں موصوف نے مولانا سیوہاروی سے کہا کہ: ”پاجامہ اور دھوتی کی جگہ ختم کرنے کے لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ دوسری ترقی یافتہ ملکوں کی طرح مغربی لباس تیار کر لیا جائے۔؟“

مولانا حفظ الرحمن صاحبؒ نے فوراً تراق سے جواب دیا کہ: ”اگر مسلمانوں نے ہندوؤں سے مرعوب ہو کر اسی طرح اپنی قومی تہذیب اور ملی تمدن کو چھوڑ کر مغربی تہذیب و تمدن کو اختیار کر کے اپنی عافیت و اطمینان کا سہارا ڈھونڈ تو پھر بات ہی کیا ہوئی؟ اور یہ تو کسی آزاد ملک کے ایک آزاد باشندہ کی زندگی نہ ہوئی اسے میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔“ (میں بڑے مسلمان ص ۹۳۳)

ایک آدمی کو دعوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا مسلمان ہو جاؤ سلامتی پالو گے۔ اس نے کہا میرا دل نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا دل نہ چاہے تب بھی (مسلمان ہو جاؤ)۔ (اخرجہ احمد ابو یعلیٰ)

قبولیت کا یقین رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

ہر چیز اللہ سے مانگو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگن چاہئیں (اور عبت کی روایت میں ہے کہ) یہاں تک کہ اس سے نمک بھی مانگے اور جوتی کا تمہ لوٹ جاوے وہ بھی اسی سے مانگے۔ (ترمذی)

جسم کا بھی حق ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (شب بیداری اور نفل روزہ میں زیادتی کی ممانعت میں فرمایا) کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی یاد

صاحب قیو بی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے تیس برس تک اللہ تعالیٰ کا کبھی ذکر نہ کیا۔ فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب تیرے فلاں بندہ نے اتنی مدت سے تیرا ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری نعمت میں ہے اگر اس کو میری طرف سے مصیبت پہنچے تو وہ ضرور مجھے یاد کرے گا حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کی حرکت کرنے والی رگوں میں سے ایک رگ کو چلنے سے روک دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا وہ شخص کھڑا ہو کر یا رب یا رب کہنے لگا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں حاضر ہوں میں موجود ہوں اے میرے بندہ اتنی مدت تک تو کہاں تھا۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ایک اور کرامت

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب جامع مسجد میں آتے تھے تو عوام آنکھوں پر جھکا لیا کرتے تھے اور ادھر ادھر نظر نہ فرماتے تھے۔ ایک شخص نے اس کا سبب دریافت کیا شاہ صاحب نے اپنا عمامہ اس کے سر پر رکھ دیا دیکھا کہ تمام جامع مسجد میں بجز دو چار آدمیوں کے سب گدھے کتے بندر بھینڑیے پھر رہے ہیں فرمایا اسی وجہ سے میں اس صورت میں آتا ہوں مجھ کو سب کتے بندر وغیرہ نظر آتے ہیں۔ اور طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ (امثال عبرت حصہ دوم)

عالم اسلام کی زبوں حالی اور اس کے اسباب

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ وقت قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کیلئے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہو گئے البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہو گئے یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور بدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ”بزدلی“ ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔“ (ابوداؤد ص ۵۹۰)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کی بھوک

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں ہم لوگوں نے بڑی تنگی سے اور بڑی تکلیفوں کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔ جب تکلیفیں آنے لگیں تو ہم نے ان پر صبر کیا اور ہمیں تنگی اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت پڑ گئی اور ہم نے خوشی خوشی ان پر صبر کیا۔ میں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ایک رات پیشاب کرنے نکلا جہاں میں پیشاب کر رہا تھا وہاں سے میں نے کسی چیز کی کھڑکڑاہٹ کی آواز سنی میں نے غور سے دیکھا تو وہ اونٹ کی کھال کا ایک ٹکڑا تھا جسے میں نے اٹھالیا پھر اسے دھو کر جلایا پھر اسے دو چتھروں کے درمیان رکھ کر پیس کر سفوف سا بنالیا۔ پھر اسے پھانک کر میں نے پانی پی لیا اور میں نے تین دن اسی پر گزارے۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ۹۳/۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عربوں میں سب سے پہلے میں نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا ہے۔ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں جایا کرتے تھے۔ ہمارا کھانا صرف بھول اور بیکر کے پتے ہوا کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم لوگ بکریوں کی طرح بیٹکتیاں کیا کرتے تھے۔ جو علیحدہ علیحدہ ہوتیں (خشک ہونے کی وجہ سے) ان میں چپکا ہٹ نہ ہوتی۔ (اخرج ابن ماجہ کنز الدقائق الترغیب ۹/۵۱۷ اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ۸۱/۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہجرت

حضرت محمد بن زید قمراتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے (مکہ والے) اس مکان کے پاس سے گزرتے جس سے ہجرت کر کے (مدینہ) گئے تھے تو اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لیتے اور نہ اسے دیکھتے اور نہ کبھی اس میں ٹھہرتے۔ (الخروج فی الاصلۃ ۳۲۱/۱ عن عمر بن محمد بن زید)

حضرت محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر قمراتے ہیں کہ جب بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے تو رو پڑتے اور جب بھی اپنے (مکہ والے) مکان کے پاس سے گزرتے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر لیتے۔ (عند البیہقی فی الزحد بسند صحیح کذا فی الاصلہ ۳۲۹/۲)

دوا، ہم نعمتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں کثرت سے لوگ ٹوٹے میں رہتے ہیں۔ (یعنی ان سے کانٹھیں لیتے جس سے بڑی نفع ہو) ایک صحت دوسری بے فکری۔ (بخاری)

ماں کی فرمانبرداری

ایک مرتبہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ مکان سے ہم دہلی گئے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، شاہ صاحب نے حدیث مسلسل بالاولیٰ سنائی اور چند اور بھی حدیثیں، اس وقت مرزا حسن علی صاحب محدث، بکھنوی اور مولانا عبدالصمد صاحب وغیرہ بیٹھے تھے ان سے فرمایا کہ: ”اگر یہ لڑکا چار مہینے بھی ہمارے پاس ٹھہرے تو ہم حدیث پڑھا دیں۔“

مولانا فضل الرحمن صاحب نے عرض کیا کہ: ”حضرت مجبور ہوں، میری والدہ نے مجھے ایک ہی مہینہ کی اجازت دی ہے اس سے زیادہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔“

فائدہ: سبحان اللہ ماں کی فرمانبرداری کا کس قدر اہتمام تھا۔ (تذکرہ فضل الرحمن ص ۳۱)

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں ہیں کہ پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مال داری کو افلاس سے پہلے اور بے فکری کو پریشانی سے پہلے اور زندگی کو مرنے سے پہلے۔ (ترمذی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدوعا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام میدان میں ایک شکاری سے ملے۔ اس شکاری نے اپنا جال قائم کیا تھا۔ اس میں ایک ہرنی پھنس گئی تھی جب اس نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گویائی دی اس نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ اے روح اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور میں اس جال میں تین دن سے پھنس گئی ہوں۔ آپ میرے واسطے شکاری سے اجازت مانگیے یہاں تک کہ میں بچوں کو دودھ پلاؤں اور واپس آؤں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے شکاری کو اس کی خبر کی۔ شکاری نے کہا وہ واپس نہ آئے گی۔ حضرت عیسیٰ نے ہرنی کو شکاری کی بات کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہرنی نے کہا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تو میں ان لوگوں سے بھی زیادہ شریروں جنہوں نے جمعہ کے دن پانی پایا اور غسل نہ کیا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرنی سے اقرار لیا وہ گئی اور فوراً اقرار توڑنے کے خوف سے واپس آئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے پس اپنی راہ میں سرخ سونے کی ایک اینٹ پائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ اس اینٹ کو ہرنی کے بدلہ شکاری کے حوالہ کریں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ اینٹ لے کر شکاری کے پاس گئے لیکن ان کے شکاری کے پاس پہنچنے کے پہلے ہی وہ اس کو ذبح کر چکا تھا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو بدوعادی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام سے برکت کو دور کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

استحضار علم

فرمایا کہ تاریخ یحییٰ میں ایک لفظ نکلا کر ہے۔ حضرت مولانا علی گنج شاد شاہ محمد عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز کے زمانے میں کوئی ادیب یہ کتاب پڑھا ہے تھے یہ لغت کہیں نہیں ملتا۔ آخر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضرت ایک لغت تاریخ یحییٰ کا کہیں نہیں ملتا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نکلا کر ہوگا۔ سو یہ عربی لغت نہیں ہے بلکہ معرب ہے۔ اصل تھا کہ تھا۔ اس کا معرب تاکر کیا گیا پھر اس کی جمع نکلا کر بنائی گئی۔ (ملفوظات خیرت حصہ سوم)

قرب قیامت اور رؤیت ہلال

”قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزر گا ہ بنا لیا جائے گا اور ”ناگہانی موت“ عام ہو جائے گی۔“ (مجمع الفوائد ص ۱۰۳ ج ۲ بروایت انس)

قیامت کی خاص نشانیاں

”قیامت کی خاص علامات میں سے ہے بدکاری، بدزبانی، قطع رحمی (کا عام ہو جانا) امانت دار کو خیانت کار اور خان کو امانت دار قرار دینا۔“ (طس عن انس کنز العمال ص ۱۳ ج ۲۲۰)

حضرات انصار رضی اللہ عنہم کا دینی عزت پر فخر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ اوس نے کہا ہم میں سے وہ صحابی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا وہ حضرت حذفہ بن راہب رضی اللہ عنہما ہیں اور ہم میں سے وہ صحابی بھی ہیں جن کی (نبی کی) وجہ سے عرش بھی مل گیا تھا اور وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما ہیں اور ہم میں سے وہ صحابی بھی ہیں جن کی (لاش کی) حفاظت شہد کی مکھویں کے ایک غول نے کی تھی اور وہ حضرت عاصم بن ثابت بن ابی فلح رضی اللہ عنہم ہیں اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی گئی ہے۔ اور وہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما ہیں (اس پر) قبیلہ خزرج نے کہا ہم میں سے چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکمل قرآن حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی جو ان کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہ ہو سکی اور وہ (چار حضرات) یہ ہیں حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ۔ (وافر جابو یعلیٰ والہم اردو الطبرانی)

ورزش

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیر اندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو۔ (بخاری و ابن ماجہ و ابوداؤد و دارمی)

بچپن کی تعلیم کے اثرات

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی جناب مولوی ابوصیب صاحب مرحوم کو گاؤں کی مسلمان بیبیوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آشنا کرنے کی ذمہ داری تھی اور اس کے لئے وہ ہفتہ میں ایک دن ان کے سامنے اس طرح وعظ و تلقین فرماتے تھے کہ سید سلیمان ندوی صاحب (جو ابھی بچے ہی تھے) بی بیوں کے بیچ میں بیٹھ کر مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ”تقویۃ الایمان“ پڑھتے تھے اور ان کے بڑے بھائی صاحب مرحوم پردہ کے پیچھے سے اس کی تشریح کرتے، اس طرح بھائی جو کچھ کہتے وہ سید صاحب کے دل میں بھی بیٹھتا جاتا۔ چنانچہ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں۔

”یہ پہلی کتاب تھی جس نے مجھے دین حق کی باتیں سکھائیں اور ایسی سکھائیں کہ اشائے تعلیم و مطالعہ میں بیبیوں آندھیاں آئیں اور کتنی دفعہ خیالات کے طوفان اٹھے مگر اس وقت جو باتیں جڑ پکڑ چکی تھیں ان میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکی، علم کلام کے مسائل، اشاعرہ و معتزلہ کے نزاعات، غزالی و رازی و ابن رشد کے دلائل یکے بعد دیگرے نگاہوں سے گزرے مگر اسماعیل شہیدؒ کی تلقین بہر حال اپنی جگہ پر قائم رہی۔ (عارف، سلیمان نمبر ۲)

عیب دار چیز کی فروخت پر صدمہ

صاحب قلیو بی بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ایک بصرہ کے رہنے والے شخص کے درمیان تجارت میں شرکت تھی۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ نے ریشمی کپڑوں میں سے ستر کپڑے اپنے شریک تجارت کے پاس بھیجے اور لکھا کہ ایک کپڑے میں عیب ہے اور وہ فلاں کپڑا ہے پس جب تم اس کو فروخت کرو تو اس کا عیب ظاہر کر دو چنانچہ شریک نے وہ عیب دار کپڑا تیس ہزار درہم کو فروخت کیا اور اس کی قیمت امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں لایا۔ امام صاحب نے اس سے کہا کہ آیا تم نے اس کا عیب بیان کیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں تو بیان کرنا بھول گیا۔ پس امام ابوحنیفہؒ نے تیس ہزار روپے سب کے سب صدقہ کر دیئے۔

شاہ صاحب کی ایک ملفوظ

(۴) فرمایا کہ حضرت سید صاحب نے دیوبند کے متعلق فرمایا تھا کہ یہاں سے بوئے علم آتی ہے پہلے دیوبند میں بہت جہل تھا۔ (قصص الاکابر)

کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف

”لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ چھوٹے بھونٹے اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا“ اور خیانت پیش لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیش بتلایا جائیگا“ بغیر طلب کئے گئے گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اٹھوائے حلف اٹھائیں گے اور کہیں باپ دادا کی اولاد نہ ہو، یا اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے جن کا نہ اللہ پر ایمان ہو گا نہ رسول پر۔“ (مجمع الزوائد ج ۲۸ ص ۲۸۳، فیض اللہ پر شرح الجامع الصغیر ص ۳۴۵ ج ۵)

حضرات انصار رضی اللہ عنہم کی صفات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بیماری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اس میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنی قوم (انصار) کو میرا سلام کہنا کیونکہ وہ لوگ بڑے عقیق اور صابر ہیں۔ (خرجا ابو نعیم کما فی الکفر ۵-۱۳۶)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زندگی کا آخری وقت تھا۔ آپ نے فرمایا اے اپنی قوم کے سردار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ تم نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے تم نے پورا کر دیا اور اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا ہے اللہ اسے ضرور پورا فرمائیں گے۔ (خرجا ابن سعد ۳-۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت انصار کے دو گھروں کے درمیان رہے یا اپنے ماں باپ کے درمیان رہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ (یعنی انصار بڑے با اخلاق ہیں اجنبی عورت کے ساتھ ماں باپ جیسا معاملہ کرتے ہیں)۔ (خرجا ابن سعد ۳-۹)

دوا کیا کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی۔ سو تم دوا کی کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو۔ (ابوداؤد)

دینی غیرت و حمیت

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں کے دوران حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویں دہلی شہر کا گشت لگا رہے تھے۔ اچانک دیکھا کہ کچھ نیچے مسلمان کسی مومن کی نماز جنازہ کی تیاریاں شروع کر رہے ہیں، جنازہ سامنے رکھا ہوا ہے۔ مولانا تیزی سے اس مقام پر پہنچے تو صف بندی ہو چکی تھی۔ مولانا کی نظر اچانک سامنے پڑی تو دیکھا کہ چند فوجی اسلحہ سے لیس چلے آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو صف باندھے دیکھ کر فوجیوں نے گولی چلانے کا ارادہ کر لیا اور بندوقیں سیدھی کر لیں۔ اگر چند لمحے اسی طرح بیت جاتے تو ان میں سے کوئی نہ بچتا۔ مولانا اس منظر کو دیکھ کر موٹر سے کودے اور آنا قانا اس درندہ صفت فوجیوں کے سامنے جا دھکے اور گرج کر پوچھا: ”ان نیچے مسلمانوں پر گولی چلانے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے۔“

فوجی مولانا کی اس بے باکی اور غیر معمولی جرأت پر حیران رہ گئے۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ: ”یہ سب مسلمان مل کر ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔“

مولانا حفظ الرحمن صاحبؒ نے فرمایا: ”کیا یہ نیچے مسلمان جن کے سامنے ایک بھائی کا جنازہ رکھا ہے تم پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کے خون سے اس طرح ہولی کھیلو تو یہ حفظ الرحمن کی زندگی تک ممکن نہیں میں ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔“ (میں بڑے مسلمان ۱۹۴۳ء)

زوال سلطنت کی وجہ

(۲) فرمایا کہ: ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے وعظ فرمایا۔ اس وعظ میں ایک انگریز ریزیڈنٹ بھی شریک تھے۔ جب وعظ ختم ہوا تو ان ریزیڈنٹ نے کھڑے ہو کر سب اہل مجلس سے کہا کہ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں سے سلطنت کیوں نکل گئی۔ مختلف لوگوں نے اس سوال کے مختلف جواب دیئے۔ آخر میں ان انگریز نے کیسی سمجھ کا جواب دیا کہ میری رائے میں تو سلطنت نکل جانے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ سلطنت کے اہل تھے (مثل شاہ صاحبؒ کے) انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور دنیا پر لات ماری اور جو اس کے لائق نہ تھے ان کے ہاتھ میں آئی۔ انہوں نے اس کو برباد کیا۔ (حسن العزیز جلد دوم)

ذکر کی فضیلت

صاحبِ قلبوں بی بیان کرتے ہیں کہ ایک قاضی کا انتقال ہوا اور اس نے اپنی بی بی حاملہ چھوڑی جس سے لڑکا پیدا ہوا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اس کی ماں نے اس کو مد رسہ میں بھیجا۔ معلم نے اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ سے عذاب اٹھا لیا۔ اور فرمایا کہ اسے جبرئیلؑ ہم کو یہ مناسب نہیں ہے کہ جس کا لڑکا ہمارا ذکر کرے اس کا باپ ہمارے عذاب میں رہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ گئے اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

ناخلف اور نالائق امتی

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مبعوث فرمایا اس کی امت میں کچھ خلیف اور خاص رفقا ضرور ہوئے جو اس کی سنت کی پابندی اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف عمل کرتے (اسی طرح اس امت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو لیں گے لیکن ان کا عمل اس کی خلاف ہوگا) پس جو شخص (بشرط قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بدعملی کو کم از کم دل سے ہی برا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مومن ہے اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔“ (صحیح مسلم ص ۵۲ ج ۱)

دنیا طلب کرنے کا مقصد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حلال دنیا کو اس لیے طلب کرے کہ مانتے سے بچا رہے اور اپنے اہل و عیال کے (ادائے حقوق کے) لیے کمایا کرے اور اپنے پیڑوی پر توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا۔ (بخاری و ابوداؤد)

اخلاص کی قوت و برکت

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ سے حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی (ثم المدنی) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ عرض کیا کہ: ”اگر جامع ترمذی وغیرہ پر کوئی شرح تالیف فرما دیتے تو پس ماندگان کے لئے سرمایہ ہوگا۔“

حضرت علامہ انور شاہ صاحب قدس سرہ نے غصہ میں آ کر فرمایا کہ: ”زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھا کر پیٹ پالا کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری حدیث کی خدمت بکٹی رہے۔“

ف:- حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ نے دارالعلوم دیوبند میں گیارہ بارہ سال تک کوئی تنخواہ نہیں لی۔ آپ کو ڈھا کہ یونیورسٹی اور مدرسہ عالیہ کلکتہ سے بار بار طلب کیا گیا، بڑی بڑی تنخواہیں پیش کی گئیں۔ لیکن آپ نے کبھی بڑی تنخواہوں کو ترجیح نہیں دی اور ہمیشہ دیوبند اور ڈابھیل کے خشک خطوں ہی کو پسند فرمایا۔ نور اللہ ضریحہ و طاب ثراہ وجعل الجنة مزارا۔ (حیات انور ص ۱۸۳)

یوم حساب کا خوف

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابو یزید بسطامیؒ ایک دن اس حال میں باہر نکلے کہ ان پر گریہ وزاری کا اثر تھا کسی نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ حساب کی طرف اپنے مخاصم اور مخالف کے ساتھ آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب میں قصاص تھا پس یہ شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے گوشت کا بھاد چکا یا اور اپنی انگلی میرے گوشت پر رکھی حتیٰ کہ اس کی انگلی نے گوشت پر نشان کر دیا اور اس نے گوشت نہیں خرید اور میں آج اسی قدر محتاج ہوں پس اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ بدعا علیہ کی نیکیوں میں سے مدعی کے حق کے بقدر اس کو دیا جائے۔ اور اس شخص (مدعی) کا ترازو ایک ذرہ کے بقدر ہلکی تھی۔ پس یہ اس کی ترازو میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ اس کی ترازو کا پلڑا غالب ہو جائے گا اور اس کو جنت کا حکم دیا جائے گا اور اس کے مخاصم اور بدعا علیہ کی ترازو اسی قدر کم ہو جائے گی اور اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ اس دن میرا کیا حال ہوگا۔

فراست شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ

فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی بابت مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے کہ ایک شخص نے قانون کی کوئی عبارت پوچھی۔ شاہ صاحب نے حل کر دی مگر اس نے یہ کہا کہ کسی نے لکھا بھی ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے دیکھا نہیں اب دیکھوں گا۔ رات کو کتاب کے ایک نسخے میں وہ عبارت لکھ دی اور لکاتبہ لکھ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب لکاتبہ لکھ دیا کرتے تھے۔ پھر دوسرے وقت کہہ دیا کہ ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے اور دکھلا دیا۔ وہ شخص مان گئے۔ اگر شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس شخص کے سامنے حل کرتے تو ان سے بھی یہی پوچھتا کہ کہیں نقل شدہ بھی ہے؟ (حسن العزیز جلد دوم)

نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان

”نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھٹائی کے بعد روئی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔“ (صحیح بخاری کتاب الرقاق ص ۹۵۲ ج ۲ عن مرداس الاسلمی)

معالج نے مجھے دیکھ لیا ہے

حضرت ابوالسمر رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے لوگ عیادت کیلئے آئے تو انہوں نے کہا کیا ہم آپ کے لئے معالج کو نہ بلائیں؟ فرمایا معالج نے مجھ کو دیکھ لیا ہے تو انہوں نے پوچھا معالج نے آپ کو کیا بتایا ہے؟ فرمایا اس نے کہا کہ انی فعال لعالم ید کہ میں جو چاہتا ہوں اس کو بخوبی پورا کرنے والا ہوں۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اپنے بدلے دوسرے کو بھیجنا

حضرت علی بن ربیعہ اسدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کو غزوہ میں اپنی جگہ بھیجنے کے لئے لایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بوڑھے کی رائے مجھے جوان کے غزوہ میں جانے سے زیادہ پسند ہے۔ (افواجی)

دین کے لئے مشکلات کا پیش آنا

”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے انگاروں سے مٹی بھر لے۔“ (ترمذی ص ۵۰ ج ۲ من انس)

چھوٹی سی مسجد کا اجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بناوے (بنانے میں مال خرچ کرنا یا جان کی محنت خرچ کرنا دونوں آگئے) حضرت ابوسعید کی روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی کے بننے کے وقت خود کچی اٹیشیں اٹھا رہے تھے (خواہ وہ قطاۃ) (ایک چھوٹا پرندہ) پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ (ابن خزیمہ وابن ماجہ)

حدیث اور فقہ حنفی

ایک بار علامہ انور شاہ صاحبؒ اور ایک عالم اہل حدیث کے مابین ایک مناظرہ ہوا جس میں اہل حدیث عالم نے پوچھا: ”کیا آپ ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔“ شاہ صاحبؒ نے فرمایا: ”نہیں۔ میں خود مجتہد ہوں اور اپنی تحقیق پر عمل کرتا ہوں۔“ اس نے کہا کہ: ”آپ تو ہر مسئلہ میں فقہ حنفی ہی کی تائید کر رہے ہیں پھر مجتہد کیسے؟“ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا: ”یہ حسن اتفاق ہے کہ میرا ہر اجتہاد کلمۃ ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے مطابق ہے۔“

ف: اس طرز جواب سے سمجھنا یہی منظور تھا کہ ہم فقہ حنفی کو خواہ مخواہ بنانے کے لئے حدیث کو استعمال نہیں کرتے بلکہ حدیث میں سے فقہ حنفی کو نکالتے ہو اور دیکھ کر اس کا استخراج سمجھا دیتے ہیں اور طریق استخراج پر مطلع کر دیتے ہیں۔“ (حیات انور ص ۲۱۲)

عجیب حافظہ

(۶) فرمایا کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا لفظ گھونسا کے مرادف کتنے ہو سکتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے گونوا شروع کئے تو گیارہ لغت ہوئے اس شخص نے کہا کہ مجھے تو تمام عمر میں سات لغت ملے تھے۔ (ھم الاکابر)

علمائے سو کا فتنہ

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور دیران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے فتنان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)۔“ (رواہ الجمعۃ فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اذیت اٹھانا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آل ابی بکر کی آواز آئی تو آپ سے کہا گیا کہ اپنے صاحب کے پاس پہنچو۔ آپ ہم سے روانہ ہوئے تب آپ کی زلفیں تھیں۔ پس آپ مسجد حرام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے تم برباد ہو جاؤ کیا تم ایک آدمی کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ اپنے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں لایا ہے؟ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔

پھر جب آپ ہمارے پاس واپس لوٹے تو (یہ حالت تھی کہ) آپ اپنی زلفوں کو جہاں سے چھوتے تو وہ ہاتھ کے ساتھ ہی آ جاتیں اور آپ یہ کہتے جا رہے تھے کہ تبارکت یا ذا الجلال والاكرام (اے ذوالجلال والا کریم آپ بڑی برکت والے ہیں)۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم (مقصد) کے لئے حقیر (چیزوں) کو قربان کر دیتے تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے نعمتوں کے مالک کے لئے اپنی ہمتیں وقف کرنے کا۔ (۳۱۳، روشن سارے)

بھوک سے پناہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، وہ بھوک جو نیند کو ختم کرتی ہے۔ الخ (ابوداؤد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ)

حسن مزاج

ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند میں علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عصر مغرب کے درمیان بخاری شریف کا درس دے رہے تھے کہ اچانک کتاب بند کر دی اور فرمانے لگے کہ: ”جب بھائی شمس الدین ہی رخصت ہو گئے تو اب درس کا کیا لطف رہا۔ جاؤ تم بھی گھر کا راستہ لو۔“ سب طلبہ حیران کہ: ”کون بھائی شمس الدین اور وہ آئے کب تھے اور رخصت کب ہو گئے؟“ طلبہ کی حیرانی کو دیکھ کر سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو غروب ہو رہا تھا فرمایا کہ: ”جا بلین دیکھتے نہیں وہ بھائی شمس الدین جا رہے ہیں اب کیا اندھیرے میں سبق پڑھو گے؟ کیا وہ لطف کا سبق ہوگا۔“ (حیات انور ص ۲۲۱)

لومڑی دھوکہ کھا گئی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ضرب الامثال اور اقوال مشہورہ میں کہا جاتا ہے کہ شرح اجل من الثعلب شرح لومڑی سے زیادہ حیلہ باز ہیں اور اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ شرح اللہ تعالیٰ کی عبادات کے واسطے میدان میں جاتے تھے جب وہ نماز شروع کرتے تھے تو لومڑی ان کے سامنے آتی تھی اور ان کو نماز سے باز رکھتی تھی۔ جب یہ پریشان ہو گئے تو انہوں نے اپنے کپڑے لکڑیوں پر اس طرح رکھے کہ گویا کھڑے آدمی کی صورت ہے اس کے بعد لومڑی آئی تاکہ اپنی عادت کے موافق ان کو نماز سے باز رکھے۔ شرح اس کے پیچھے سے آئے اور دفعۃً اس کو پکڑ کر مار ڈالا۔ پس یہ ایک مثل ہو گئی۔

تین احکام

(۳) فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مجھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں پر مجبور فرمایا اور میری جی نہ چاہتا تھا اول تو خدا رب اربعہ سے خارج ہونے کو منع فرمایا دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ کو صحابہؓ سے افضل جانے کو جی چاہتا تھا۔ اس سے روکا اور افضلیت شیخین پر مجبور کیا تیسرے ترک اسباب میری اصلی خواہش تھی۔ مجھ کو حضورؐ نے ثبوت الاسباب پر مجبور فرمایا پس اسباب ظاہرہ کو اختیار کرنا سنت ہے۔ (ص ۱۲۵ مثال عبرت حصہ دوم)

شاہ ولی اللہ کا مقام علمی

(۴) سنا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی حجۃ اللہ الباقعہ کا ترجمہ جب یورپ میں گیا تو وہاں لوگوں نے کہا کہ یہ پہلے زمانہ کی کتاب معلوم ہوتی ہے اس زمانے میں اس دماغ کا شخص نہیں ہو سکتا ہے کسی کو پرانی کتاب مل گئی ہوگی اور سرقہ کی راہ سے اس نے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔ (ص ۳۲۸ م ۳۶ حسن العزیز جلد دوم)

اہل حق اور علماء سوء کے درمیان حد فاصل

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین اور حفاظت دین کے ذمہ دار ہیں بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں، لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر و شکر ہو گئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو۔“ (عن انسؓ کنز العمال ص ۲۰ ج ۱۰)

حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کا صدقہ دینے کا انداز

حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا تو اسے چمپا کر حاضر کیا، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے میرے پاس آخرت ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو اسے ظاہر ہی رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرا صدقہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدلہ ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یا عمر و تروت قوسک بغیر وتر، ما بین صدقتیکما کما بین کلمکمما
 ”اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اپنی لمان کو بغیر تانت کے کھینچا، تم دونوں کے صدقوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا تمہارے کلمات میں ہے۔“

یہی واقعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (۳۱۲ روشن ستارے)

ساری دنیا کی نعمتوں کے برابر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں (پریشانی سے) آمن میں ہو اور اپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اور اس کے پاس اس دن کے کھانے کو ہو (جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو یوں سمجھو کہ اس کے لیے ساری دنیا سمیت کروڑوں دی گئی۔ (ترمذی)

ترک دنیا

نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی مرحوم نے بیان فرمایا کہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گواہک بار سر شام کسی نے پانچ سو روپے پینڈر کے اسی وقت اعلان فرمادیا کہ ”ہمارے حجرہ کی دیوار گری جا رہی ہے اس کی مرمت کی ضرورت ہے“

اہل قصبہ اس ادا سے واقف تھے بہت سے شرفاء اور غریبوں کو کرایاں اور پھاؤں وغیرہ لے کر حاضر ہو گئے اور کسی نے دیوار کو ہاتھ لگایا کسی نے کچھ کیا، آپ نے کسی کو کچھ دیا کسی کو کچھ سونے سے پہلے پہلے ساری رقم تقسیم فرما کر فارغ ہو گئے۔ کسی صاحب نے عرض کیا کہ آخرا یہی کیا جلتی تھی؟ فرمایا: ”واہ! ہماری دیوار گری جا رہی تھی تم بتاتے ہو۔“ (تذکرہ فضل جن ۶۶)

جانور بھی تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر بھیڑیا اور لومڑی ہمراہ ہوئے چنانچہ یہ تینوں شکار کے واسطے نکلے اور ایک گدھے ایک ہرن اور ایک خرگوش کا شکار کیا۔ شیر نے بھیڑیے سے کہا کہ ہمارے درمیان میں ان کو تقسیم کرو۔ بھیڑیے نے کہا کہ تقسیم تو بالکل ظاہر ہے۔ گدھا تیرے لئے اور خرگوش لومڑی کے واسطے اور ہرن میرے لئے ہے۔ (یہ سن کر) شیر نے پنچہ سے اس کے سر پر طمانچہ مارا پھر لومڑی سے کہا کہ ہمارے درمیان تو تقسیم کر اس نے کہا کہ کام تو صاف اور ظاہر ہے گدھا بادشاہ کے ناشتہ کے واسطے اور خرگوش شام کے واسطے اور ہرن ان دونوں کے درمیان کے لئے ہے۔ شیر نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تجھ کو یہ تقسیم کس نے بتائی لومڑی نے کہا کہ مجھے اس تقسیم کی پہچان اس طمانچہ سے ہوئی جو میں نے ابھی دیکھا ہے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔

چند ماموں کی وجہ تسمیہ

فرمایا کہ شاہ صاحبؒ سے کسی نے پوچھا چاند کو عورتیں اور بچے چند ماموں کیوں کہتے ہیں؟ تو شاہ صاحب نے اس کی توجیہ یہ کی یہ ایجاد عورتوں کی ہے اور بچے ان کی دیکھا دیکھی کہنے لگے ہیں۔ چاند کو ماموں کا لقب اس واسطے دیا ہے کہ ماموں ماں کا محرم ہوتا ہے۔ اس سے پردہ نہیں ہوتا اور چاند سے بھی کوئی نہیں چھپتا۔ جیسے آفتاب سے چھپ جاتے ہیں۔

اہل حق کا غیر منقطع سلسلہ

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے نہ ان کی مخالفت کرنے والے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا اور وہ حمایت حق پر قائم ہوں گے۔“ (ملکوث شریف ص ۵۸۳)

رقت قلب کی فکر

حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جب اہل یمن آئے اور قرآن کریم سن کر رونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”ھکذا کنا“ (ہم بھی اسی طرح تھے) پھر دل سخت ہو گئے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ارشاد فست القلوب کا مطلب یہ ہے کہ دل مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مطمئن ہو گئے۔ (۳۳، ۳۴، ۳۵)

مسجدوں کو بدبو سے بچاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان ۱۰ ترکاریوں سے (یعنی پیاز و لہسن سے جیسا کہ اور حدیثوں میں آیا ہے) بچو کہ ان کو کھا کر مسجدوں میں آؤ۔ اگر تم کو ان کے کھانے کی ضرورت ہی ہو تو ان (کی بدبو) کو آگ سے ماردو، (جیسا کہ پکار کر کھاؤ کچی کھا کر مسجد میں نہ آؤ)۔ (طبری)

کمال ادب

حضرت مولانا فضل الرحمن جیج مراد آبادی کے یہاں درس صحیح بخاری ہوتا تھا جس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے جا بجا کہیں غلطی کتابت ہوتی تو قلم دوات لاکر صحیح کرتے جاتے۔ اتفاق سے دوات خشک تھی۔ قلم نہ چلتا تھا حاضرین میں سے ایک صاحب نے مسجد کے لوٹوں سے ایک الٹا کردوات میں پانی ڈال دیا۔ مولانا کی نگاہ نیچی تھی نہ دیکھا۔ جب قلم پڑا تو ناخوش ہوئے کہ ”بے تمیز وضو کرنے والوں کا مام مستعمل دوات میں ڈال کر روشنائی خراب کر دی۔ اب میں اس سے حدیث لکھوں۔“ (تذکرہ فضل الرحمن ص ۱۳۹)

اللہ کے حکم سے نجات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی شیر سے بھاگا اور درخت کی جانب پناہ لی۔ اور اس پر چڑھ گیا ناگاہ اس نے دیکھا کہ درخت کے اوپر ایک ریچھ ہے جو اس کے پھل چن رہا ہے۔ شیر درخت کے نیچے آ کر بیٹھ گیا اور آدمی کے نیچے اترنے کا انتظار کرنے لگا اس کے بعد آدمی نے ریچھ کی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ اپنی انگلی اپنے منہ پر رکھ کر یہ اشارہ کرتا ہے کہ چپ رہ تا کہ شیر کو خبر نہ ہو کہ میں یہاں ہوں۔ آدمی تمحیر ہوا اور اس کے ساتھ تیز چھری بھی چنانچہ اس نے اس شاخ کو کاٹنا شروع کیا جس پر ریچھ تھا یہاں تک کہ اس کو انتہا تک کاٹ ڈالا۔ ریچھ زمین پر گر ا اور شیر اس پر کودا دونوں نے کشتی کی نتیجہ یہ ہوا کہ شیر نے ریچھ کو پھاڑ ڈالا۔ اور پٹ کر پھر گیا۔ آدمی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نجات پائی۔

مقام تقویۃ الایمان

فرمایا: کہ گنگوہ کے کسی صاحب علم نے تقویۃ الایمان کا رد لکھا تھا۔ وہ مولوی فضل حق صاحب کو جب وہ دورہ میں تھے۔ دکھلایا مولوی صاحب نے بہت ڈانٹا اور کہا کہ تم تقویۃ الایمان کا رد لکھ سکتے ہو تمہارا اس قابل منہ ہے وہ شخص بہت شرمندہ ہوئے مولانا اسماعیل صاحب کی شہادت کی خبر سن کر مولوی فضل حق صاحب نے جو کتاب اس وقت لکھ رہے تھے۔ اس کا لکھنا بند کر دیا تھا۔ (نقص الذکا بر)

ہم جنس پرستی کا رجحان

”حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہوگی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، گانے بجانے اور تانے والی عورتیں رکھنے لگیں، شراہیں پینے لگیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ معاذ اللہ“۔ (ہب من وجمین، کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۸)

کہاں ہیں؟ کہاں ہیں؟

یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطاب میں فرمایا کرتے تھے کہ حسین چہرے والے، اپنی جوانی پر فخر کرنے والے مقابلہ حسن کرنے والے کہاں ہیں، بادشاہ کہاں ہیں جنہوں نے شہر بنائے اور فیصلوں سے ان کی حفاظت کی۔ کہاں ہیں جنہیں میدان جنگ میں غلبہ حاصل ہوتا تھا؟ زمانہ نے انہیں ذلیل کر دیا تو وہ قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے جلدی (عمل) کر دے جلدی کر دے نجات (مانگو) نجات۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

لومڑی اور بھیڑیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شیر بیمار ہوا۔ سب جانوروں نے اس کی عیادت کی۔ لیکن لومڑی نہیں آئی۔ اس پر شیر غصہ ہوا۔ بھیڑیے نے اس پر چغلی کھائی۔ شیر کے پاس لومڑی حاضر ہوئی۔ شیر نے اس سے کہا کہ تیرے غائب ہونے کا کیا سبب ہے۔ لومڑی نے کہا کہ میں تیری دوا کی تلاش میں تھی۔ اس پر شیر نے اس سے کہا کہ تو نے کیا دوا دیکھی۔ اس نے جواب دیا کہ بھیڑیے کی پنڈلی میں جو پیالہ ہوتا ہے وہی تیری دوا ہے۔ شیر نے بھیڑیے کی پنڈلی میں پنچہ مارا۔ لومڑی وہاں سے کھسک گئی پھر بھیڑیا لومڑی کے پاس گزرا حالانکہ اس کی پنڈلی سے خون جاری تھا۔ لومڑی نے اس سے کہا کہ اے سرخ موزے والے جب تو بادشاہ ہوں گے پاس بیٹھے تو جو چیز تیرے سر اور منہ سے نکلتی ہے اس کو دیکھ۔

مسجد میں جھاڑو دینے والی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روایت کیا گیا) ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید جھٹن ہو) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، ایک رات کو وہ مرنے لگی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی، آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو اس کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُس پر تکبیر فرمائی (مراد نماز جنازہ ہے) اور اس کے لیے دعا کی پھر واپس تشریف لے آئے۔ (ابن ماجہ وابن خزیمہ) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے پوچھا تو نے کس عمل کو زیادہ فضیلت کا پایا۔ اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے کو۔ (ابو داؤد و ترمذی)

ایک کرامت

حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ نے اوّل جو صحیح بخاری چھپوائی اس کا ایک نسخہ لے کر مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیش کیا اور کہا کہ: ”میں نے اس کی تصحیح میں بہت کوشش کی ہے اگر اس میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو حضور اس کو بتائیں۔“

حضرت نے فرمایا ہاں اور ایک صفحہ لوٹا اور ایک سطر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ لفظ غلط ہے پھر دو تین ورق لوٹے اور اسی طرح ایک غلطی بتائی چنانچہ چار پانچ غلطیاں ان کو دکھائیں مولانا احمد علی صاحب بہت متعجب ہوئے کہ: ”میں آٹھ برس سے اس کتاب کو درست کر رہا ہوں غلطیاں نظر نہیں آتی تھیں۔“ اور اٹھتے وقت فرمایا کہ: ”وہ کبھی بات نہیں ہے وہی بات ہے۔“ (تذکرہ فضل دمن ص ۱۳۸)

مرد قلندر کا ایک جملہ

(۵) فرمایا کہ مولانا اسماعیل صاحبؒ کے وعظ میں ایک بیچرا آ گیا اس سے مولانا نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو بس اس پر ایک حالت طاری ہو گئی اور انگلی جیسے جو چمکنے لگے تھے سب اتار کر پھینک دیئے اور سرخ ہاتھ جن میں مہندی لگی ہوئی تھی پتھر پر رگڑنے شروع کئے۔ تاکہ سرخی چھوٹ جاوے یہاں تک کہ خون نکل آیا لوگوں نے منع بھی کیا مگر اس نے کہا کہ یہ رنگ گنہ ہے اس کو چھٹانا چاہئے۔ (ص ۱۵۰ نمبر ۳۸۵ جلد ۲۰)

گناہوں کا احساس

صاحب قلوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے نفس سے حساب لیا جب اس نے اپنی عمر کا حساب کیا تو وہ ساٹھ برس ٹھہرے اس کے بعد ساٹھ برس کے دنوں کا حساب کیا تو وہ ۲۱ ہزار چھ سو دن ہوئے پس اس نے ایک چیخ ماری اور کہا کہ ہائے میری خرابی جبکہ میرے لئے ہر دن ایک گناہ ہوا تو ایسی حالت میں گناہوں کی اس تعداد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کیونکر ملوں گا یہ کہہ کر وہ بیہوش ہو کر گر پڑا جب اس کو افاقہ ہوا تو اس نے اسی کو اپنے نفس پر دہرایا اور کہا کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کے ہر روز میں دس ہزار گناہ ہیں اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گرا۔ جب لوگوں نے اس کو بلایا تو وہ مر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

قیامت کب ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثناء میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیان فرما رہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا (یا رسول اللہ) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا! جب امانت اٹھ جائیگی اعرابی نے کہا کہ امانت اٹھ جائیگی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں تو قیامت کا انتظار کرو (صحیح بخاری ص ۱۱۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کے مال سے حج کیا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکٹھے حج کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی کے مال میں تھا۔ (۳۳۰ سنن ترمذی ص ۱۰۷)

ایمان کا ذائقہ چکھنے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس آمادہ کرتا ہو۔ (یعنی اُس کو روستانہ ہو) (حیاتِ اُسین)

ذکر اللہ کا فائدہ

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت میں اللہ کا نام لیتا ہوں مگر کچھ نفع نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا کہ: یہ تھوڑا نفع ہے کہ نام لیتے ہو یہ تمہارا نام لینا ہی نفع ہے اور کیا چاہتے ہو ف: پس دنیا میں تو یہ رحمت کہ نام لینے کی اجازت دی اور آخرت میں اس پر قبول اور رضا محبت فرمائیں گے۔ (امداد الصالح ص ۱۵۵)

اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی اوئی کا ایک نصرانی بڑوسی تھا۔ وہ مرض الموت میں بیمار ہوا تو حارثؓ اس کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت کروں۔ اس لئے کہ جنت بے مثل چیز ہے اس کی نظیر نہیں اور اس میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جن کی صفت ایسی ہے اور اس میں محل ہیں جن کا وصف ایسا اور ایسا ہے اس کے جواب میں نصرانی نے کہا کہ میں اس سے بھی افضل اور بہتر چاہتا ہوں۔ پس حارثؓ نے فرمایا کہ اسلام لاؤ کہ میں تمہارے واسطے جنت میں دیدار خداوندی کا ضامن بنوں۔ اس نصرانی نے کہا کہ اب اسلام لاؤں گا کیونکہ دیدار الہی سے کوئی چیز افضل نہیں ہے چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور مر گیا اس کے بعد حارثؓ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ایک سواری پر ہے حارثؓ نے اس سے کہا کہ تو فلاں شخص ہے اس نے کہا ہاں حارثؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا اس نے کہا کہ جب میری روح نکلے اس کو عرش کی طرف لے گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تو میرے دیدار اور ملاقات کے شوق میں مجھ پر ایمان لایا ہے اس لئے تیرے واسطے میری رضامندی اور بقاء اور دیدار ہے۔ پس حارثؓ نے فرمایا کہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی مدد سے میں نے تجھ پر احسان کیا۔

امراء سے استغفار کا بہانہ

فرمایا کہ: مولانا اسماعیل صاحب شہیدیؒ کی خدمت میں لکھنؤ کے ایک پر تکلف شہزادے حاضر ہوئے اور فرشی سلام کیا۔ مولانا نے اٹکھڑ دیکھا دیا پھر انہوں نے ایک اشرفی پیش کی۔ مولانا نے منہ چڑا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ شہزادہ بیحد مکدر ہو کر کسی بہانہ سے چلے گئے لوگوں نے مولانا سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ مولانا نے فرمایا کہ یہ کہتا تھا کہ میری قسمت پھوٹ گئی ہے۔ میں نے کہا میرے ٹھوسے سے اور یہ ہدیہ میری جان کے لئے وہاں تھا۔ اس لئے ایسی حرکت کی آئندہ بھی سلسلہ قطع ہو جاوے۔ (قصص الاکابر)

حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرے گی اور مال زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہو گا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب“۔ (رواہ الدیلمی و ترمذی و ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۲۶ ج ۴ حدیث ۳۸۴۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب و بدبہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب کے لئے حکم فرمایا ان کے خصوصی رعب و بدبہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے خصوصی تعلق کی وجہ سے اور مخالفین تو حید سے ان کے دفاع کی وجہ سے تھا اور یہ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جرات کو کوئی کثرت وقت متاثر نہیں کرتی تھی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کا برسر عام اعلان کرنے والے تھے اور اپنے نیک اعمال کو پوشیدہ رکھنے والے تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف اعلانیہ کے ذریعہ باطن کے ظہور کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

اسلام کا پل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ (طبرانی وسط کبیر)

جامع علوم وفنون

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو دارالعلوم دیوبند کے قرن اول میں صدر مدرس تھے اوائل عمر میں ان کو سرکاری ملازمت کی نوبت آئی۔ اجمیر شریف میں مدارس کے انسپکٹر مقرر ہوئے۔ وہاں ایک صاحب فن موسیقی کے بڑے استاد اور ماہر تھے۔ مولانا جامع علوم وفنون اور ہر فن میں بڑے محقق تھے۔ ہر علم و فن کے حاصل کرنے کا شوق تھا اس ماہر موسیقی سے یہ فن بھی سیکھ لیا۔ اور اس فن میں بڑے ماہر ہو گئے۔

ایک روز اپنے بالاجانے پر موسیقی میں مشغول تھے نیچے سے ایک مجذوب گزرے اور پکار کر کہا: ”مولوی تیرا یہ کام نہیں تو دوسرے کام کے لئے ہے۔“ یہ سننا تھا کہ اس کام سے بالکل نفرت ہو گئی اور اسی وقت توبہ کر لی ان کی توبہ کی خبر ان کے استاد کو پہنچی تو اس نے بھی توبہ کر لی۔
فائدہ: صالحین سے بھی غلطی ہو سکتی ہے مگر جب ان کو متنبہ کیا جائے تو فوراً باز آ جاتے ہیں۔ (پہلے حکیم الامت ص ۵۵)

زہر بے اثر ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابو مسلم خولائی کی ایک ایسی لونڈی تھی جو ان سے بغض اور عداوت رکھتی تھی ان کو زہر پلاتی تھی لیکن وہ ان پر کچھ اثر نہ کرتا تھا۔ جب اس طرح عرصہ گزر گیا تو اس لونڈی نے ابو مسلم سے کہا کہ میں نے تم کو زہر ماندر دراز تک زہر پلایا مگر وہ تم پر اثر نہیں کرتا ہے ابو مسلم نے اس سے کہا کہ تو یہ کیوں کرتی ہے اس نے کہا کہ تم بہت بوڑھے ہو گئے ہو ابو مسلم نے اس سے کہا کہ زہر کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں کھانے اور پینے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

دندان شکن جواب

فرمایا کہ کلکتہ میں ایک ملحد نے مولانا شہید دہلوی سے کہا تھا کہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ اگر فطرت کے موافق ہوتی تو ان کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بھی ہوتی تو مولانا شہید نے فرمایا کہ اگر خلاف فطرت ہونے کی یہی وجہ ہے تو دانت بھی تو خلاف فطرت ہیں ان کو بھی توڑ ڈالو۔ کیونکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت دانت بھی نہ تھے۔ (امثال عبرت)

بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنون لطیفہ

”عبدالرحمن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کر لیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے ان کے پاس کوئی حاجت منداپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (ازراہ حقارت) کہیں گے کل آتا پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لئے بندر اور خزیر بنادے گا۔“ (معاذ اللہ) (صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲)

چالیسواں مسلمان

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف انتالیس آدمی اسلام لائے تھے۔ اور میں چالیسواں آدمی تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اپنے نبی کی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔ (۳۴ روشن ستارے)

گستاخی کا انجام

(۱) فرمایا کہ متبولان الہی یا اپنے محسن کی شان میں جو گستاخ ہوتا ہے اس کی عقل مسخ ہو جاتی ہے۔ ایک طالب علم شاگرد مولوی اسحاق صاحب کے ان کی شان میں گستاخ تھے۔ ایک شخص نے کہا تم شاگرد ہو وہ تو محسن ہیں ایسا تمہیں نہ چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ محسن تو جب ہیں جب مجھے ان کا پڑھایا ہوا کچھ یاد رہا ہو۔ مجھے کچھ یاد ہی نہیں۔ پھر حضرت والا (سیدنا و مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ ادھر اس نے گستاخی شروع کی۔ ادھر علم سب ہونا شروع ہو گیا۔ (حسن العزیز مجدد دوم)

معدہ کو درست رکھو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کے پاس (غذا حاصل کرنے) آتی ہیں۔ سو اگر معدہ درست ہو تو وہ رگیں صحت لے کر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر جاتی ہیں۔ (شعب الایمان ویتقی)

کمال ادب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمت اللہ جب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو عمر بھر سیاہ جوتا نہیں پہنا۔ سرخ یا زرد رنگ کا پہنا کرتے۔ فرمایا کہ سیاہ رنگ کا ممنوع نہیں مگر بیت اللہ کا غلاف سیاہ ہے۔ تو پاؤں میں اس رنگ کا جوتا کیسے پہنوں اس ادب کی وجہ سے سیاہ رنگ کا جوتا پہننا چھوڑ دیا۔
فائدہ: گھڑی تو سیاہ رنگ کی باندھتے تھے کہ یہ تو ادب کا مقام ہے مگر قدموں میں سیاہ رنگ کا جوتا نہیں پہنتے تھے۔ (المنص ۱۴)

میزبان اور مہمان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ قیصر بادشاہ روم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا کیا میزبان کو یہ زیبا ہے کہ مہمان کو اپنے گھر سے نکال دے یعنی حضرت آدم اور حوا کو جنت سے نکال دینے کے بارہ میں قیصر نے یہ لکھا تھا۔ پس ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میزبان نے ان کو نکالا نہیں بلکہ اس نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں اپنا لباس رکھو پھر قضا حاجت کو جاؤ جس طرح کہ مہمان اپنے کپڑے نکالتا ہے اور بیت الخلاء (پاخانہ) جاتا ہے تاکہ اپنی ضرورت پوری کرے پھر دسترخوان کی طرف واپس آئے۔

حجاب کی ایک وجہ

فرمایا کہ حضرت میاں جی صاحب قدس سرہ کی خدمت میں ایک عالم بغرض استفادہ مقیم تھے اور پہلے آپ کے ساتھ انکار سے پیش آچکے تھے حضرت نے فرمایا کہ جب میں تمہاری طرف توجہ کرتا ہوں تو تمہاری گذشتہ باتیں یاد آ کر حائل و حجاب ہو جاتی ہیں اس لئے تم کو میری ذات سے فیض نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ کہیں اور جگہ تشریف لے جائیے۔ (ملفوظات خیرت)

ناج، گانے کی محفلیں، بندروں اور خزیروں کا مجمع

”حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلات موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سازگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے اور شرا میں پیا کرینگے (بالآخر) وہ رات بھر مصروف ہو و لعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔ معاذ اللہ۔“ (فتح الباری ص ۹۳ ج ۱۰)

عوام الناس سے خطاب صدیقی

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا ”یا معشر المسلمین استحبوا امر اللہ عزوجل، وادبوا نفسی بیدہ انی لاطل حین اذهب الی اللعائن فی القضاء متفعا بشوبی استحباء من ربی عزوجل“ ”اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں جب فضا میں رفع حاجت کے لئے جاتا ہوں تو اپنے رب سے حیاء کی وجہ سے کپڑے میں لپٹ جاتا ہوں“ (۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵)

شان استغناء

۱۹۵۶ء میں ایک دن بھارت کے سابق وزیر دفاع مسٹر مہا پیر تیاگی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور چائے اور منٹائی پیش کی چلتے وقت تیاگی صاحب نے عرض کیا کہ۔

”حضور! میری خواہش ہے کہ کوئی خدمت میرے پر وکر دیں“

تب حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی“ چلو بس ہو چکا ملنا تم خالی نہ ہم خالی۔ انھاس قد سید ص ۵۳۔

مخاطب غذا کھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک موقع پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ (کھجور) مت کھاؤ۔ تم کو نفاہت ہے پھر میں نے چقدر اور جو تیار کیا آپ نے فرمایا اے علی! انہیں سے لویہ تمہارے موافق ہے۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

سب سے بہتر نگہبان

صاحبِ قلبیوں بیان کرتے ہیں کہ رابعہ عدویہؒ کے گھر میں ایک چور گھسا وہ سوتی تھیں چنانچہ چور نے ان کے گھر کا اسبابِ جمع کر کے دروازہ سے نکلنے کا قصد کیا مگر اس پر دروازہ پوشیدہ ہو گیا۔ اس کے بعد وہ بیٹھ گیا۔ اور دروازہ کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنے لگا تا کہ اس نے سنا کہ ہاتفِ غیب اس سے کہتا ہے کہ کپڑے رکھو اور دروازہ سے باہر جا۔ چنانچہ اس نے کپڑے رکھ دیئے دروازہ ظاہر ہوا پھر اس نے کپڑے لے لئے دوبارہ پھر دروازہ چھپ گیا۔ اس کے بعد اس نے کپڑے رکھ دیئے پھر دروازہ ظاہر ہوا پھر اس نے وہ کپڑے لئے پھر دروازہ پوشیدہ ہو گیا۔ اسی طرح اس نے تین مرتبہ یا زائد کیا۔ اس کے بعد منادی غیب نے اس کو آواز دی کہ اگر رابعہ بھر یہ سو گئی ہے تو اس کا حبیب تو نہیں سوتا ہے نہ وہ اٹھتا ہے نہ اسے نیند آتی ہے۔ چور نے کپڑے رکھے اور دروازہ سے باہر چلا گیا۔

دعا کی برکت و کرامت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: فرمایا کہ ایک کرامت حضرت شیخ الشیوخ قطب العالم میاں جی نور محمد صاحبِ قدس اللہ سرہ کی مشہور ہے کہ آپ کے یہاں کوئی تقریب تھی حضرت میرانی صاحبہ آنکھوں سے بالکل معذور تھیں۔ عورتوں کا جہوم ہوا ان کی مدارت میں مشغول ہوئیں مگر بینائی نہ ہونے سے سخت پریشان تھیں۔ حضرت رحمہ اللہ سے بطور ناز کہنے لگیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ولی ہیں کیا جانیں۔ ہماری آنکھیں جب درست ہو جائیں تب ہم جانیں۔ حضرت رحمہ اللہ باہر چلے گئے دعا فرمائی ہوگی۔ اتفاقاً حضرت میرانی صاحبہ بیت الخلاء تشریف لے گئیں راستے میں دیوار سے ٹکر لگی وہاں غشی ہو گئی اور رپڑیں۔ تمام جسم پسینے پسینے ہو گیا۔ آنکھوں سے بھی بہت پسینہ نکلا۔ ہوش آیا تو خدا کی قدرت سے دونوں آنکھیں کھل گئیں اور نظر آنے لگا۔ حضرت میاں جی صاحب کی دعا کا یہ اثر ہوا۔ یہ کرامت تھی میاں جی صاحب کی۔ (امثالِ عبرت)

تین جرم اور تین سزائیں

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔“ (درمنثور ص ۳۰۲ ج ۲ روایت حکیم ترمذی)

پانچ چھ دینار چھوڑ کر مرنے پر افسوس

حضرت حبیب بن صمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادہ کی جب وفات قریب تھی تو وہ نکیہ کی طرف دیکھنے لگا جب اس کی وفات ہو چکی تو ساتھ والوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتلایا کہ آپ کے بیٹے کو ہم نے اس نکیہ کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا ہے پھر اس نکیہ کو اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے گئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون بڑھتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور فرمایا ”میرا خیال نہیں ہے کہ تیری جلد اس کی طاقت رہتی ہے“ (۳۳۳ شمس تارے)

جنت کا گھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کا خوش کرنا ہو (اور کوئی بُری غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل (اُس کا گھر) جنت میں بنا دے گا۔ (بخاری و مسلم)

شان توکل

ایک مرتبہ حضرت مولانا قاری اصغر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خزانچی و منتظم حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ نے بقرہ عید کے موقع پر تقریباً تین سو روپیہ قربانی اور دیگر اخراجات کے لئے پس انداز کیا تھا اتفاق سے کوئی چور صندوقچی کو اٹھا کر لے گیا جب حضرت شیخ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا:۔

”قاری صاحب! آپ نے توکل کے خلاف کیا تھا جب ہی تو چوری ہوئی“

ف: فقط اتنا فرمانے کے بعد مزید کچھ نہ فرمایا آپ کی شان توکل بہت بلند تھی۔ (انفاس قدسیہ)

انسان کا بندر اور سور بن جانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑکوں کو (جو کچھ ان کے باپ کھاتے تھے) بتلا دیتے تھے پس لڑکے اپنے باپوں کے پاس آتے تھے اور ان سے وہی کھانا مانگتے تھے جو انہوں نے کھایا تھا چنانچہ وہ لوگ لڑکوں سے کہتے تھے کہ تم کو یہ کس نے بتلایا ہے لڑکے کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بتلایا ہے یہ سن کر ان لوگوں نے اپنے لڑکوں کو عیسیٰ کے پاس جانے سے روک دیا اور ان کو ایک وسیع مکان میں بند کر دیا۔ حضرت عیسیٰ نے ایک مرتبہ ان لوگوں میں سے کسی سے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کہاں ہیں کیا وہ اس گھر میں ہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ اس مکان میں تو صرف بندر اور سور ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے ہی ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جب اس نے دروازہ کھولا تو ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ بندر اور سور ہیں۔

اہل خانہ سے حسن سلوک

فرمایا کہ مولوی مظفر حسین صاحب نے دوسرا نکاح کر لیا تھا تو ان کی پہلی بی بی ان کو گھر میں نہیں آنے دیتی تھیں۔ مولانا تشریف لاتے تو اندر کے کواڑ بند کر لیتی تھیں۔ مولانا ڈیوڑھی میں نماز میں مصروف ہو جاتے اور شب بھر قیام فرما کر صبح کو تشریف لے جاتے اور چلتے وقت فرماتے کہ بیگم تم چاہے کواڑ کھولو یا نہ کھولو میں تو حاضری دے چلا۔ (حسن العزیز)

اختلاف و انتشار

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اس امت کا اول حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہوگا جن کے درمیان باہمی اختلاف و انتشار کا رہنا ہوگا“ پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“ (کنز العمال ص ۲۲۳ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۱)

تین معاملات میں فیصلہ ربانی سے رائے کی موافقت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تین معاملات میں میری رائے میرے رب کے فیصلہ کے موافق ہوئی مقام ابراہیم کے بارے میں پردہ کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔ (۳۱۳ سنن ترمذی)

مال کی پاکیزگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اُس سے اُس کی بُرائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو اس مال میں نحوست اور گندگی آ جاتی ہے وہ نہیں رہی) (طبرانی اوسط واہین خیر صحیح)

اتباع شریعت

مصر کے سابق صدر کرمل انور سادات مرحوم جب ہندوستان تشریف لائے تو موصوف نے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ایک خواہش ظاہر کی کہ ”میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ فوٹو کھنچواؤں“ حضرت نے سختی سے منع فرمایا اور وہ تمام حدیثیں سنائیں جن میں تصویر کشی کی وعیدیں آئیں ہیں۔ ف: غرضیکہ حضرت میں استغناء کے ساتھ ساتھ اتباع شریعت اور دین کی محبت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ (اناس قدس)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا

صاحب قلبی بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک بہت ہی بڑھیا کو اپنے اوپر لے دے ہوئے ہے اور اس کو لے کر گھومتا ہے ان بزرگ نے اس سے اس بڑھیا کا حال پوچھا کہ یہ کون ہے اس نے ان سے کہا کہ یہ میری ماں ہے اور میں سات برس کی مدت سے اس کو لے پھرتا ہوں اے شیخ! کیا میں نے اس کا حق ادا کیا۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ بزرگ نے اس سے فرمایا کہ نہیں اور اگرچہ تیری عمر ہزار برس کی ہو تو بھی راتوں میں سے ایک رات میں تیرے لئے اس کی خبر گیری اور اس کی چھاننی سے تیرے ایک مرتبہ دودھ پینے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ (یہ سن کر) وہ شخص رو یا اور واپس گیا۔

عجیب شان کے لوگ

فرمایا کہ ایک مرتبہ نانوتہ میں مولانا مظفر حسین صاحب تشریف لائے۔ وہاں حضرت مولانا رشید احمد صاحب (مولانا محمد یعقوب صاحب و مولانا محمد قاسم صاحب موجود تھے۔ فرمایا بھائی ایک مسئلے میں تردد ہے میں نے سنا تھا کہ سب صاحبزادے جمع ہیں اس لئے مسئلہ پوچھنے آیا ہوں۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ چلتی ریل میں نماز پڑھنے میں علماء اختلاف کرتے ہیں کہ جائز ہے یا نہیں بس تم لوگ آپس میں گفتگو کر کے ایک منہج بات بتا دو کہ جائز ہے یا نہیں؟ میں دلائل نہیں سنوں گا۔ چنانچہ سب حضرات نے آپس میں گفتگو کی مولانا نے ادھر التفات بھی نہیں فرمایا۔ گفتگو کر کے ان حضرات نے عرض کیا کہ حضرت طے ہو گیا جائز ہے۔ فرمایا اچھا تو پھر میں جاتا ہوں عجیب شان کے لوگ تھے۔ (حسن بھری)

ایسی زندگی سے موت بہتر

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں تمہارے مالدار کشادہ دل اور نیک ہوں اور تمہارے معاملات باہمی (خیر خواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اسکے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کر دیں وفادار تو کر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اسکی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مر جانا بہتر ہے۔) (جامع ترمذی ص ۵۱ ج ۲)

حقیقت شناسی

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقائق کے شناسا اور انہیں پسند کرنے والے تھے اور باطل اقوال و افعال سے دور اور بے رغبت تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف ہلاکت کے دوائی جو کہ خوشنابن کر آتے ہیں ان کو رد کرنے کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

تمام گناہوں کی مغفرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھ اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہ، کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اُس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یاد رکھ، کہ قیامت کے دن اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیری میزان (عمل) میں ستر حصہ بڑھا کر رکھ دیا جاوے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جاویں گی)۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آلِ محمد کے لیے ہے؟ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے جائیں یا آلِ محمد اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کے لیے ایک طرح سے خاص بھی ہے اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر بھی ہے۔ (اسہانی)

معاملات

برادر زادہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جناب مولانا شبیر علی صاحبؒ ایک دفعہ قیام دیوبند کے دوران حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے ساتھ دفتر دارالعلوم میں مصروف گفتگو کر رہے بجلی کا پنکھا اس دوران چل رہا تھا۔ ”جب گفتگو سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ: ”کئی گھنٹے تک جو دارالعلوم کا پنکھا ہماری وجہ سے چلا رہا۔ یہ کیوں دارالعلوم کا کام تو نہیں تھا اس لئے اس کا خرچہ ہمیں ادا کرنا چاہئے۔ ایک روپیہ مہتمم صاحب کے حوالے کیا کہ یہ دارالعلوم میں جمع کر دیا جائے۔ (حکایت اسلاف)

علماء کو احتیاط کی زیادہ ضرورت

فرمایا کہ شبِ برأت کے دن ایک شخص فلاں بزرگ کی خدمت میں حوالہ لائے انہوں نے لے لیا۔ مولوی مظفر حسین صاحب نے فرمایا آپ نے یہ۔۔۔ یا ان بزرگ نے فرمایا کہ پکانا جائز ہے کھانا تو ناجائز نہیں۔ (فی غصہ تو جائز ہی ہے) مولوی مظفر حسین صاحب نے فرمایا کہ جب تم لینے سے نہیں روگے تو عوام ان س پکانے سے کس طرح رکیں گے۔ (قصص الکابر)

اعوذ باللہ کی برکت

صاحب قلوبی سے بیان کرنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں رفیقان سفر کے ساتھ سفر میں تھا کہ رات نے بکریوں کے چرواہے کی طرف ہم کو ٹھکانہ دیا۔ اور ہم رات کو اس کے پاس ٹھہرے جب آدمی رات ہوئی تو بھڑیا آیا اور اس کی بکریوں میں سے ایک بچہ اٹھایا؟ (یہ دیکھ کر) چرواہا کودا اور کہا اے جنگل کے آباد کرنے والے تو نے اپنے پڑوسی کو اذیت دی۔ پس ایک منادی نے ندا دی کہ اے بھڑیے اس کو چھوڑ دے چنانچہ وہ تیز دوڑتا ہوا آیا یہاں تک کہ بکریوں میں داخل ہو گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک انسانوں میں سے کچھ لوگ تھے جو بعض مروان سے پناہ مانگتے تھے یعنی اعوذ باللہ کہتے تھے۔

دنیا کے لئے دین فروشی

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، دنیا کے چند گھنوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا۔“ (معاذ اللہ) (صحیح مسلم ص ۷۵ ج ۱)

بوڑھیا کے گھر کام

یحییٰ بن عبد اللہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے اندھیرے میں نکلے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے پھر دوسرے میں۔ جب صبح ہوئی تو حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس گھر میں گئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھیا بیٹھی ہے۔ انہوں نے اس سے کہا، وہ آدمی جو تمہارے پاس آتا ہے اس کا کیا کام ہے؟ اس نے جواب دیا وہ تو اتنے عرصہ سے میرے پاس آ رہا ہے، وہ میرے ہاں میرا کام کرنے آتا ہے۔ اور گندی و تکلیف دہ چیزوں کو مجھ سے نکال باہر کرتا ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے طلحہ! تجھے تیری ماں روئے کیا تو عمر کی لغزشیں ڈھونڈتا ہے؟ (۳۱۳ روشن ستارے)

تعلیم کیلئے مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے، اس کو حج کرنے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔ (ہرانی)

باہمی محبت

ایک صاحب اپنے چھوٹے بھائی کو حضرت مولانا عبدالباقی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا: ”ان کو پرانی عقیدت تو حضرت مولانا مدنی سے ہے لیکن اب حضرت تھانوی سے بہت اعتقاد ہو گیا ہے دونوں کو کس طرح جمع کریں؟“

حضرت مولانا عبدالباقی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ”عمر و علی رضی اللہ عنہما کو جمع کرنے میں دشواری تو رافضی یا خارجی کو ہو سکتی ہے سنی کو کیا دشواری؟“ مطلب یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کا ادب و احترام لازم ہے۔ دونوں کی سیاسی رائے میں اختلاف تھا ایمانی رائے ایک تھی۔ (حاشیہ کتابت شیخ الاسلام مدنی)

احتیاط کا کمال

فرمایا مولوی مظفر حسین صاحب جب سواری میں بیٹھ جاتے تھے تو پھر کسی کا خط تک نہیں لیتے تھے اور یہ فرما دیتے تھے کہ بھائی اس سے (یعنی گاڑی والے سے) اجازت لے لو کیونکہ یہ خط میرے سامان سے زائد ہے۔ (قصص الافکار)

حلال و حرام کی تمیز اٹھ جانے کا دور

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے گا جس میں آدمی کو (خود رانی اور حس کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہو گی کہ جو کچھ وہ پیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟“۔ (صحیح بخاری ص ۶۷۲ ج ۱)

مساجد پر فخر

”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے پارے میں) فخر کرنے لگیں گے“۔ (سنن حدیث ۵۸۵۳ سنن ابی داؤد ۵۸۵۳ ج ۱)

یہ تمہاری دنیا ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوڑا خانہ سے گزرنے لگے تو وہاں رک گئے ساتھی تکلیف محسوس کرنے لگے تو فرمایا یہ تمہاری دنیا ہے جس پر تم حرص کرتے ہو یا فرمایا جس پر تم بولتے ہو۔ (۳۰۳، روشن ۷۰۔)

نافرمانی کی سزا

اگلے ہی دن صبح کو ان لوگوں کے چہرے مارے خوف کے بالکل پیسے پڑ گئے۔ دوسرے دن ان کی یہ حالت ہوئی کہ ان سب کے چہرے بالکل سرخ ہو گئے۔ اور تیسرے روز ان لوگوں کے چہرے بالکل کالے ہو گئے جیسے کوتھار۔ بس صاحب اب کچھ پوچھو نہیں بیٹا! ان کی وہ بُری حالت ہوئی کہ جیسے اب انہیں موت ہی آنا باقی تھی۔ اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا۔

اللہ نے حکم دیا اور چاروں طرف سے بجلی کی خوفناک کڑک کی طرح چیخ دار آواز ہر طرف پھیل گئی اور جو جہاں اور جس حال میں بھی تھا ہلاک ہو گیا اور ساری آبادی تباہ ہو گئی اور سنو! اللہ اتنا مہربان ہے کہ اس نے حضرت صالح علیہ السلام کو اور ماننے والوں کو اس عذاب سے بچالیا۔

غریبوں کی بھوک کا علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں اتنا حق یعنی زکوٰۃ فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے، مالداروں ہی کی اس کثرت کی بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے) یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے (اس پر) سخت حساب لینے

والہ اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ (طبرانی اوسط وصغیر)

اہل بدر کو دنیا میں ملوث نہیں کرتا

حضرت ابو بکر بن محمد انصاری کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اہل بدر کو غافل کیوں نہیں بناتے؟ فرمایا میں ان کا مقام جانتا ہوں مگر میں انہیں دنیا میں ملوث کرنا پسند نہیں کرتا۔ (۳۱۳ روشناس)

جنت کا گھر مسجد سے بڑا ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناوے گا جو اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ (احمد)

اخلاق

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کی شانِ عالمانہ نہیں بلکہ شقائہ شان تھی اور آپ کی مجلسِ دوستانہ ہوتی تھی، گاڑھے کے کپڑے پہنتے تھے ایک مرتبہ دیوبند سے نانوتوی جارہے تھے راستے میں یوجوہ سادوں کے ایک جولاہے نے پوچھا کہ۔
”آج موت کا کیا بھاؤ ہے؟“

مولانا نے فرمایا ”بھائی آج بازار جانا نہیں ہوا“۔ مابنامہ ابلاغ ص ۵۴۔

آدمی، مچھلی اور گدھ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ جنت سے زمین کی طرف اترے تو خشکی میں گدھ اور دریا میں مچھلی کے علاوہ اور کوئی چیز زمین میں نہ تھی۔ اور گدھ مچھلی کے یاں قیام کرتا تھا اور اس سے، یاں رات گزارتا تھا۔ پس جب گدھ نے حضرت آدمؑ علیہ السلام کو دیکھ کر مچھلی کے، یاں اور اس سے کہا کہ میں نے آج زمین میں ایک ایسا شخص پایا ہے جو اپنے دو پاؤں پہ چلتا ہے اور اپنے دو ہاتھوں سے پکڑتا ہے۔ (یہ سن کر) مچھلی نے اس سے کہا کہ اگر تم بچے ہو تو ہمارے لئے اس سے نہ خشکی میں پناہ ہے اور نہ دریا میں ٹھکانا ہے چنانچہ وہ دونوں اسی وقت سے جدا ہو گئے۔

شاہ صاحب کی ایک کرامت

(۸) ایک جادوگر شاہ صاحبؒ کے پاس آیا کہ میں سحر کا ایک عمل بھول گیا کسی طرح وہ پھر یاد آ جاوے۔ بھلا ان باتوں سے شاہ صاحبؒ کو کیا علاقہ؟ مگر آپؒ نے ذرا دیر مراقبہ کیا اور سب عمل پڑھ دیا۔ احقر (حکیم مولانا محمد مصطفیٰ صاحب سلمہ) نے حضرت والا (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ سے پوچھا یہ کیا ہوا شاہ صاحبؒ کو وہ عمل کیسے آ گیا فرمایا یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ہر حرف کی ایک روح ہے۔ شاہ صاحبؒ نے حروف کی ارواح کو حکم دیا کہ ترتیب وار حاضر ہوں ان ہی کی ترتیب سے حروف کو مرتب کیا وہ کلام بن گیا چنانچہ شاہ صاحبؒ نے یہی وجہ بیان فرمائی۔ ص ۱۹۶ جلد نمبر ۱۔

سود خوری کے سیلاب کا دور

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا چنانچہ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہر صورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہ راست سود خوری کا مجرم نہ ہو لیکن پاکیزہ مال کی برکت سے تو محروم رہا۔)“ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۵)

خیر کا بے مثال جذبہ

حضرت اسعیل بن قیسؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ اوقیہ سونے سے خریدا جبکہ وہ پتھروں کے ڈھیر میں دبے ہوئے تھے۔ بیچنے والوں نے کہا اگر تم انکار کرتے تو ہم اسے ایک ہی اوقیہ میں تیرے ہاتھوں بیچ دیتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم انکار کرتے اور سو اوقیہ میں دیتے تو بھی میں خرید لیتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه (ملیۃ الاولیاء)

حوروں کا مہر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد سے کوڑا کھاڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔ (طبرانی کبیر)

کمال استغفار

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو بریلی کے ایک رئیس نے چھ ہزار روپے پیش کئے اور عرض کیا کہ: ”کسی نیک کام میں لگا دیجئے۔“
حضرت نے فرمایا کہ: ”(نیک کام میں) لگانے کے اہل بھی تم ہی ہو، تم ہی خرچ کرو۔“
اُس نے عرض کیا کہ: ”حضرت میں کیا اہل ہوتا“ فرمایا کہ: ”میرے پاس اس کی دلیل ہے، اگر میں اس کا اہل ہوتا تو اللہ تعالیٰ مال مجھ کو ہی دیتا“ ایضاً ص ۵۲۔

ایک عورت کا بغیر توشہ کے غریبیت اللہ

صاحب قیلولی بیان کرتے ہیں کہ کسی زاہد سے نقل ہے کہ میں حج کے واسطے اپنے گھر سے نکلا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ بے توشہ اور سواری کے پیادہ پا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی اور اس کی ثناء و تعریف کرتی تھی۔ چنانچہ میں اس سے قریب ہوا اور کہا کہ اسے اللہ کی بندی تو کہاں کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بیت حرام کا قصد رکھتی ہوں میں نے کہا کہ تیرے ساتھ زاد سفر اور سواری نہیں اس نے کہا کہ (سنو تو) اگر تم میں سے کوئی شخص دعوت کا سامان کرے اور لوگوں کو اس کی طرف بلائے تو کیا اس کے مہمانوں کے لئے یہ بات ہے کہ ہر شخص اپنا کھانا لے کر دعوت میں آئے۔ میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت اس سے زیادہ حق رکھتی ہے چنانچہ وہ ہمارے ساتھ آئی یہاں تک کہ ہم پتھر ملی زمین میں اترے اور وہ کہتی تھی کہ میرے رب کا مکان کہاں ہے اس سے کہا گیا کہ ابھی تو اس کو دیکھے گی حتیٰ کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہوئی اس سے کہا گیا کہ تیرے رب کا یہی گھر ہے اس کے بعد وہ آئی اور اس نے اپنا سر آستانہ کعبہ پر رکھا اور یہ کہنے لگی کہ یہی میرے رب کا گھر ہے اور اس کلمہ و بار بار کہتی تھی یہاں تک کہ اس کی آواز بند ہو گئی اس کے بعد ہم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ مردہ ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

مالی فتنوں کا دور

”حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے۔“

(ص ۱۸۷ ج ۲۵۷ مسند کرم ص ۱۸۸ ج ۲۵۷ مسند کرم ص ۱۸۸)

حضرت اسودؓ کے تاثرات

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار سنار ہاتھ اور میں آپ کے اصحاب کو پہچانتا نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ایک چوڑے کندھوں والا، سرخ رنگ والا آدمی آیا، تو کہا گیا خاموش، خاموش، میں نے ہائے اس کی ہلاکت یہ کون ہے جس کے لئے مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں خاموش ہو جاؤں تو بتلایا گیا عمر بن خطاب ہیں، پھر اس کے بعد اللہ کی قسم میں جان گیا کہ اس پر یہ آسان تھا کہ اگر یہ مجھے شعر پڑھتے ہوئے سنتا تو مجھ سے بات نہ کرتا حتیٰ کہ میرا پاؤں پکڑ کر قبیح کی طرف مجھے گھسیٹ دیتا۔ (۳۳ روایتیں)

مسجد میں حلال مال لگاؤ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عبادت کے لیے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنا دے گا۔ (طبرانی، مسند)

تقویٰ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کو سبزی کا شوق تھا پودے اور اور دھنیے کے پودے لگا رکھے تھے ان میں میٹھی وغیرہ ڈالنے کی ضرورت تھی کسی زمیندار کا وہاں گذر ہوا مولانا نے اُن سے فرمائش کر دی اس نے اپنی رعایا میں سے کسی کے سر پر ٹوکری میں بیگنیاں رکھ کر بھیج دیں۔ مولانا یعقوب صاحب اپنے ہاتھوں سے اُن کو سبزی کی کیاری میں ڈال رہے تھے حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ سامنے سے آگئے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ: ”اس شخص کا حال معلوم نہیں کہ ظلم ہے اس نے اس سے زبردستی ظلمایا کیاری اس کو ابھی واپس کیا جائے“ چنانچہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے وہ تمام بیگنیاں اپنے ہاتھ سے جمع کر کے واپس کر دیں۔ (حکایات اسلاف)

دل و زبان پر حق کا جاری ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ (۳۳ روایتیں)

عیب کو دیکھنا عیب ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ شاہ بہرام گور ایک دن شکار کے واسطے نکلا ایک جنگلی گدھا اس کے سامنے ظاہر ہوا۔ اس نے اس کا چھچھا کیا حتیٰ کہ بہرام گور اپنے لشکر سے چھٹ گیا بعدہ اس شکار پر کامیاب ہوا اس کو پکڑا اپنے گھوڑے سے اترا اور اس کو ذبح کرنا چاہا۔ اتنے میں ایک چرواہے کو دیکھا کہ میدان سے اس کے سامنے آ رہا ہے بہرام نے اس سے کہا کہ اے چرواہے میرا یہ گھوڑا پکڑ لے کہ میں اس گدھے کو ذبح کروں۔ چنانچہ اس نے اس کو پکڑا پھر بہرام گور گدھے کے ذبح میں مشغول ہوا۔ لیکن اس پر نظر رکھی یہاں تک کہ بہرام گور پر ظاہر ہوا کہ چرواہا اس موتی کو کاٹ رہا ہے جو اس کے گھوڑے کی باگ ڈور میں تھا یہ دیکھ کر بادشاہ نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ چرواہے نے اس موتی کو لے لیا اور فرمایا کہ عیب کا دیکھنا بھی عیب ہے اس کے بعد اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر سے ملا۔ پس وزیر نے کہا کہ اے بادشاہ آپ کے گھوڑے کی باگ ڈور کا موتی کہاں ہے۔ یہ سن کر بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا اس کو جس نے لیا ہے وہ واپس نہ کرے گا۔ اور جس نے اس کو لیتے دیکھا ہے وہ اس کی چٹلی نہ کھاوے گا۔ اس لئے تم میں سے جو شخص دیکھے کہ وہ موتی کسی کے پاس ہے تو اس کی وجہ سے اس سے کچھ بھی مزاحمت نہ کرے۔

خالق کی مخلوق سے محبت

فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کو ایک غریب آدمی نے ایک دھیلا بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ تم غریب آدمی ہو تم سے کیا لیں گے وہ بے چارہ خاموش ہو گیا۔ مگر حق تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب کے فتوحات بند ہو گئے۔ فکر ہوئی غور کیا دعا کی قلب پر وارد ہوا کہ اس دھیلے کو لوٹانے سے ایسا ہوا اس شخص سے وہ دھیلا مانگو چنانچہ مانگا جب فتوحات کا دروازہ کھلا بعض لوگ فخر کرتے ہیں کہ محاسنی پر بھی ہماری نسبت بالہنی باقی رہتی ہے وہ آنکھیں کھولیں کہ کسی بات پر عتاب ہو گیا۔ جس میں معصیت کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن واقع میں عتاب کی بات ضرور ہوگی (اضافات ایوبیہ جلد دوم ص ۲۵۴)

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کرو گے تو قبول نہ ہوں گی۔“ (جامع ترمذی ص ۳۹ ج ۲)

میں کل کے اندیشہ میں آج اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عراق سے مال آیا۔ آپ اسے تقسیم کرنے لگے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا اے امیر المؤمنین کاش آپ اس مال سے کچھ دشمن کے ممکنہ حملہ کے مقابلہ کے لئے رکھ لیتے یا کسی ناگہانی مصیبت کے لئے رکھ لیتے۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، تجھے کیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تیری زبان سے یہ بات شیطان نے کرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی تردید کی دلیل عطا فرمادی ہے۔ اللہ کی قسم میں کل کے اندیشہ سے آج اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہرگز نہیں کروں گا۔ ہرگز نہیں لیکن میں ان کے لئے وہی سامان کر رہا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کیا تھا۔ (۳۱۳ روئس ۷)

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دیتا ہو مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اس شخص کے (عذاب کے) لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا۔ جب وہ جنیناں ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا (اور) یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں)۔ (بخاری و مسلم)

اعمال باطنہ کی اصلاح فرض ہے

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب تیسری حاضری میں تھانہ بھون حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ۔

مجھے حق تعالیٰ نے کچھ عرصہ حضرت شیخ الہند کی خدمت میں حاضری کی توفیق بخشی ہے۔ دل کی خواہش یہ تھی کہ ان سے بیعت ہوں مگر حضرت اس وقت اسیر ہیں اور معلوم نہیں کب رہائی ہو۔ اب میں حضرت سی سے مشورہ کا طمب ہوں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے بڑی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اشکال کیا ہے۔ تصوف و سلوک اعمال باطنہ کی اصلاح کا نام ہے جو ایسا ہی فرض ہے جیسے اعمال ظاہرہ کی اصلاح اس کو مؤخر کرنا تو میرے نزدیک درست نہیں لیکن اس کیلئے بیعت ہونا کوئی شرہ نہیں۔ بیعت سے حضرت مولانا (شیخ الہند) کا انتظار کرو اور حضرت کے واپس تشریف لانے تک میں خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ میرے مشورہ کے مطابق اصلاح کا کام شروع کر دو۔ مجالس حکیم الامت ص ۱۶۔

طاعت کی لذت

ابویزید بسطامی سے منقول ہے کہ انہوں نے سالہا سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن عبادت میں مزہ اور لذت نہ پائی پس وہ اپنی والدہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے مادر میرا بن میں عبادت الہی اور اس کی بندگی میں کبھی لذت نہیں پاتا ہوں۔ لہذا آپ غور کیجئے کہ آپ نے اس زمانہ میں اکل حرام تو نہیں کھایا تھا جب میں آپ کے لطن میں تھا۔ یا میرے دودھ پینے کے زمانہ میں۔ وہ دیر تک سوچتی رہیں اور آخر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے جب تم میرے لطن میں تھے تو میں چھت پر چڑھی پس میں نے ایک مرتبہ دیکھا اور اس میں پتھر تھا میں نے اس کی خواہش کی اور اس میں سے بھر کر انگشت کے مالک کے بلا اذن کھیا۔ پس حضرت ابویزید نے فرمایا کہ عبادت میں لذت نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے۔ لہذا آپ اس کے مالک کے پاس جائیئے اور اس کو اس کی اطلاع دیجئے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئیں اور اس کو اس کی خبر کی۔ مالک نے کہا کہ آپ اس سے صحت میں ہیں۔ یعنی میں نے معاف کیا۔ اس نے وہ نہیں نے اپنے بیٹے کو اس کی اطلاع دی۔ پس اسی وقت سے ابویزید نے طاعت کی شیرینی چھٹی۔

ایک خواب کی تعبیر

عظیم الامت تھانویؒ نے فرمایا کہ ایک شخص مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بیان تو کرو۔ ان صاحب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور حافظ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ان صاحب کی تسلی ہوگئی۔ (جامع کہتا ہے) اس پر کوئی صاحب ان کے ارداد کا فتویٰ نہیں لگاتے نہ حضرت شاہ صاحب کو کسی کی مجال ہے کہ یوں کہیں کہ تنبیہ نہیں کی۔ خیر

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

(مزید الجید)

تحریر تقریر تقویٰ

فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ میری تقریر (مولانا شاہ) اسماعیل (صاحب) نے لی اور تحریر (نواب مولوی رشید الدین خان صاحب نے لی اور تقویٰ (مولانا شاہ) محمد اسحاق (صاحب) نے لیا۔ ص ۶۱ جلد مذکور۔

فرمایا کہ: کسی نے شاہ عبدالعزیز صاحبؒ سے سوال کیا کہ فاحشہ عورت کا جنازہ پڑھنا جائز ہے فرمایا اس کے آشاؤں کا کیسے جائز سمجھتے ہو۔ حضرت شاہ صاحب کو سائل کے فہم کے موافق جواب دینے میں اللہ تعالیٰ نے کمال عطا فرمایا تھا۔ (ص ۵۸ شرف اعظم ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا دور

”حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن مسلمانوں کی جماعت کے لئے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اپنی ذات کے لئے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لئے دعا کرے گا میں قبول کرتا ہوں، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا اس لئے کہ انہوں نے مجھے ناراض کر لیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان سے ناراض ہوں۔“ (کتاب الرقاق ۱۵۵/۳۸)

میں ابو بکر سے کبھی نہیں بڑھ سکتا

حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اس حکم کے وقت میرے پاس مال تھا تو میں نے کہا آج میں حضرت ابو بکرؓ سے بڑھ جاؤں گا اگر میں آج صدقہ میں بڑھ گیا، پس میں اپنا آدھا مال لایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: ”اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟“ تو میں نے وہی بات عرض کر دی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو کچھ تھا وہ سب لے آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں، میں نے کہا میں تم سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔“

یہی واقعہ حضرت ابن عمرؓ کے ذریعہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاف و خالص اور بھائی بندی میں کامل تھے اور کہا گیا ہے کہ تصوف شوق کی مشقتوں کے طوق کو گلے میں ڈالنے اور دلوں کی صفائی کے ساتھ معاملات انجام دینے کا نام ہے۔ (۳۱۳ روشن حارے)

مسجد کی صفائی کا انعام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ، کاٹنا، اصلی فرش سے الگ کنکر، پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ)

انداز تبلیغ

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجرکتی سے ایک غیر مقلد نے بیعت کی اور شرط کی کہ میں غیر مقلد ہی رہوں گا، حضرت نے فرمایا: بے شک رہو مگر جو کچھ ہم بتلا دیں اس کو پڑھتے رہنا چنانچہ اس کو بیعت فرمایا اور کچھ ذکر بتلا دیا چند ہی روز کے بعد اس نے آمین باجمہر رفع یدین وغیرہ چھوڑ دیا۔ (لیوس القلق ص ۱۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا شوہر منافق تھا اور اس عورت کی یہ حالت تھی کہ ہر چیز پر خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو بسم اللہ کہتی تھی۔ اس کے شوہر کو اس کی یہ حرکت ناگوار تھی۔ اس نے سوچا کہ کبھی اسے شرمندہ کروں۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی کو ایک تھیلی دی اور اس سے کہا کہ اس کو محفوظ رکھنا اس عورت نے اس کو ایک جگہ رکھ کر چھپا دیا۔ شوہر نے عورت کو غافل پا کر وہ تھیلی اور جو کچھ اس میں تھا لے لیا اور اس کو اس کنویں میں پھینک دیا جو اس کے گھر میں تھا۔ اس کے بعد اس سے وہ تھیلی طلب کی جب وہ عورت اس تھیلی کی جگہ میں آئی اور بسم اللہ کہی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلد سے جلد نیچے اتریں اور اس تھیلی کو اس کی جگہ میں لوٹا دیں۔ پس اس عورت نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا تاکہ اس کو لے چنانچہ جس طرح اس نے اس کو رکھا تھا اسی طرح اس کو پا گئی۔ یہ دیکھ کر اس کے شوہر کو تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کیا۔

سید احمد شہید کی صحبت پر تاثیر

فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے تھے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ نہایت نورانیت مسجد میں معلوم ہوئی۔ مجھے اس کی شوق ہوئی دیکھا کہ ایک صاحب ہیں جن کا باطن نہایت نورانی تھا اور ان کے تمام لطائف ذکر تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے مجاہدہ و ریاضت کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ میں تھوڑی دیر حضرت سید احمد صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوں۔ پھر فرمایا کہ حضرت سید احمد صاحب کے مولانا اسماعیل صاحب شہید جیسے شخص معتقد تھے جو کہ تمام دنیا میں کسی کے معتقد نہ تھے۔ (ص ۳۷ نمبر ۸ حسن العزیز جلد دوم)

آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ و رنگ اور گانا بجانا ہوگا۔“ (اخرج ابن ابی شیبہ و ابو داؤد۔ در سنن شریف ص ۶۵۶ ج ۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کپڑے پہنے تو میں گھر میں چلتی ہوئی اپنے دامن کو دیکھ رہی تھی اور میں اپنے کپڑوں کو اور دامن کو بار بار دیکھتی تھی کہ اتنے میں میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تمہیں نہیں دیکھ رہا۔

حضرت عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک نئی قمیص پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور اس سے خوش ہونے لگی اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا دیکھ رہی ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ تیری طرف نہیں دیکھ رہے ہیں نے عرض کیا کس وجہ سے؟ فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں جب بندہ میں دنیا کی زینت پر بڑائی آجائے تو اس کا رب اس سے ناراض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس زینت کو چھوڑ دے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے وہ قمیص اتار کر اس کا صدقہ کر دیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا امید ہے تیرا یہ عمل اس کا کفارہ کر دے گا۔ (۳۳، سنن ترمذی)

مسجدوں کو خوشبودار رکھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔ (ابن ماجہ کبیر طبرانی)

فائدہ: جمعہ کی قید نہیں، صرف یہ مصلحت ہے کہ اس روز نمازی زیادہ ہوتے ہیں جن میں ہر طرح کے آدمی ہوتے ہیں کبھی کبھی دھونی دے دینا یا اور کسی طرح خوشبو لگا دینا، چھڑک دینا، سب برابر ہے۔

دنیاوی باتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہ ہوگی (یعنی ان سے خوش نہ ہوگا)۔ (ابن حبان)

ایک لطیف واقعہ

حضرت مولانا سید احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند کے ماموں حضرت مولانا محبوب علی صاحب کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی اس وجہ سے وہ مغموم رہتے تھے مولانا سید احمد صاحب بہت کم عمر تھے مگر بڑے ذہین ماموں صاحب کو ایک روز مغموم دیکھ کر فرمایا: یہ غم کی کوئی وجہ نہیں بلکہ خوشی کا مقام ہے کیونکہ جس شخص کے ہاں اولاد ہو وہ من وجہ مقصود ہے یعنی اپنے آباء کے اعتبار سے اور من وجہ مقدمہ ہے اپنے ابناء کے اعتبار سے اور جس کے ہاں اولاد نہیں وہ محض مقصود ہے کسی کا مقدمہ نہیں اور ظاہر ہے مقصود کا مرتبہ مقدمہ سے بڑھا ہوا ہے ماموں صاحب سرور ہو گئے۔ (الکلام الحسن ج ۲ ص ۲۴)

یہودی مسلمان ہو گیا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حاتم اسمٰعیل جب بغداد میں داخل ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایسا یہودی ہے جو علماء پر غالب ہے یہ سن کر حاتم نے فرمایا کہ میں اس سے گفتگو کروں گا چنانچہ جب یہودی حاضر ہوا تو اس نے حاتم سے پوچھا کہ کوئی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا اور کوئی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نہیں اور کوئی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے اور کوئی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندوں سے پوچھے گا اور کوئی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ باندھتا ہے اور کوئی ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ پس حاتم نے یہودی سے پوچھا اگر میں تیرے سوالوں کا جواب دے دوں تو تو اسلام کا اقرار کرے گا۔ اس نے کہا ہاں اس کے بعد حاتم نے کہا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا وہ اس کا شریک یا اس کا لڑکا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے شریک یا لڑکا نہیں جانتا ہے اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو تو پر ظلم نہیں کرتا۔ اور جو چیز اللہ کے خزانوں میں نہیں ہے وہ فقر اور محتاجی ہے۔ اس لئے کہ اللہ غنی ہے اور سب لوگ فقیر ہیں۔ اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سوال کرے گا وہ قرض ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو قرض حسد دیتا ہے اور وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ گرہ لگاتا ہے وہ کفار کے واسطے زنا ہے اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ کھولتا ہے وہ بھی زنا ہی ہے۔ یعنی زنا زکو اپنے پیارے بندوں سے کھولتا ہے پس یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی مسلمان ہو گیا۔

اخلاص کا مظاہرہ

فرمایا کہ حضرت مولانا شہیدؒ نے ایک مرتبہ مراد آباد میں وعظ بیان فرمایا۔ جب وعظ ختم ہو چکا اور لوگ چل دیے تو حضرت مولانا بھی تشریف لے چلے دروازے پر ایک بوڑھے شخص نے انہوں نے پوچھا کہ کیا وعظ ختم ہو چکا لوگوں نے کہا کہ ہاں ختم ہو چکا ان بوڑھے نے بہت افسوس وعظ سے محروم رہنے کا کیا اور کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولانا نے فرمایا کہ نہیں تم افسوس نہ کرو میں تمہیں بھی وعظ سنا دوں گا اور لوگوں سے فرمایا کہ آپ لوگ جائیے اور ان بوڑھے شخص کو مسجد میں لے جا کر کل وعظ شروع سے اخیر تک جو پہلے بیان ہو چکا تھا پھر سنا دیا۔ پھر حضرت والا مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھئے کس قدر للہیت تھی کہ ایک شخص کی خاطر سارا وعظ پھر سے کہا۔ (ص ۹ نمبر ۳۶ جلد ۲ کور)

آمریت اور جبر و استبداد کا دور

”ابو ثعلبہ خثنی“ ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دین کی ابتداء نبوت و رحمت سے فرمائی پھر (دور نبوت کے بعد) خلافت و رحمت کا دور ہوگا اس کے بعد کاث کھانے والی بادشاہت ہوگی اس کے بعد خالص آمریت، جبر و استبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دور آئے گا یہ لوگ زن کاری، شراب نوشی اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کر لیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انہیں رزق بھی ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔ (یعنی مرتے دم تک)۔ (رواؤ: تھامس، ترجمان سنہ ۵۷۵ ج ۳ و سیمٹی فی شعبہ، ایمان مکتبہ ۱۹۰۶)

فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام میں تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ اونٹ پر سوار تھے، انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین کاش آپ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوتے یہاں آپ سے لوگوں کے سردار اور معززین ملاقات کریں گے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نہیں تم یہاں دیکھتے ہو اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا فیصلہ تو وہاں سے ہوتا ہے، میرے

اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔ (۳۱۲، ۳۱۳)

تجارت اور اعلان گمشدگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو، اللہ تعالیٰ تیرے تجارت میں نفع نہ دے اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ کھوئی چیز کو مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دو اللہ تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچا دے۔ (ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم)

ایک لطیف امتحان

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی قدس اللہ سرہ کی بھابھی صاحبہ نے ایک مرتبہ حضرت سے کہا کہ آپ کے یہاں اتنے آدمی آتے ہیں کچھ ہمیں بھی تو بتلایے حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تم سے کچھ نہیں ہونے کا آخر جب انہوں نے بہت اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا کہ جتنی روٹی کھاتی ہو اس میں سے آدمی روٹی کھانا چھوڑ دو انہوں نے ایک دو وقت تو ایسا کیا آخر کہنے لگیں کہ آدمی روٹی تو نہیں چھوڑی جاتی ہاں روزہ کہو تو رکھ لوں۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ ”جب آدمی نہیں چھوڑی جاتی تو ساری کیوں کر چھوٹے گی۔“
فائدہ یہ لطیف طریقے امتحان طالب کے جن کو بجز مشائخ کے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ (امداد المصالح ص ۱۶۹)

ایک عجیب جانور

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پیچک انسان ہلوع (بے صبرا) پیدا کیا گیا۔ علامہ تہریؒ نے فرمایا کہ ہلوع ایک جانور ہے جو کوہ قاف کے پیچھے رہتا ہے اور ہر روز سات میدانوں کی ہری گھاس کھا جاتا ہے اور سات دریاؤں کا پانی پی جاتا ہے۔ دوسرے دن کے رزق کے غم میں رات کا نٹا ہے اور روایت ہے کہ وہ جانور ہر روز تین سبزہ گاہ جو دنیا کے برابر مشرق سے مغرب تک ہیں ان کو کھا جاتا ہے اور اسی کی مثل پانی پیتا ہے اور عشاء کے وقت اپنے دو ہونٹوں میں سے ایک دوسرے پر مارتا ہے اور بند کرتا ہے۔

تواضع شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ

فرمایا کہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ آپ بڑے عالم ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میرا علم تو کچھ بھی نہیں ان صاحب نے کہا کہ یہ آپ کی تواضع ہے کہ جو آپ اپنے علم کو کچھ نہیں سمجھتے۔ مولانا نے فرمایا کہ نہیں میں نے تواضع کی بات نہیں کہی۔ بلکہ میں نے بڑے تکبر کی بات کہی کیونکہ یہ بات کہ میرا علم تو کچھ بھی نہیں وہ شخص کہہ سکتا ہے جس کا علم بہت ہی زیادہ ہو کیونکہ اس کی نظر علم کے درجہ عیاں تک ہوگی۔ اس کو دیکھ کر وہ ایسی بات کہے گا۔ (ص ۸ نمبر ۲۵ حسن العزیز جلد دوم)

ظاہر داری اور چالپوسی کا دور

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اوپر سے خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے کی دشمن ہوں گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور الجح کی وجہ سے (بظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے)۔“ (ردہ امم مشکوٰۃ شریف ص ۳۵۵)

عورت اور تجارت

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے کچھ پہلے یہ ملائیں ظاہر ہوں گی۔ خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی رشتہ داروں سے قطع تعلقی، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا۔“ (خریجہ محمد بخاری فی اب، مغرہ، الحاکم، معجم، منشور ص ۵۵۵)

حضرت عمرؓ کی آہ و بکا

حضرت عبداللہ بن عباسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر گریہ و زاری کی وجہ سے دوسیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔ (۳۱۳-۳۱۴ روشن سارے)

گنج سانسپ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجدے سانپ کی شکل بنایا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اس کے گلے میں طوق (یعنی منلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع ہوں۔ پھر آپ نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی: وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْخُطُونَ آيَةً (آل عمران ۱۸۰) (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔) (بخاری ص ۱۱)

عدم تواضع کا موقع

مولانا عبدالرب واعظ دہلوی ایک امیر کے یہاں مہمان ہوئے مولوی صاحب کو کسی وقت رات میں رفع حاجت کی ضرورت ہوئی میزبان کے یہاں دو بیت الخلاء تھے ایک عام دوسرا خاص چونکہ مولوی صاحب مہمان خصوصی تھے لہذا خاص بیت الخلاء میں جانے لگے محافظ نے ٹوکا کہ کون۔ مولانا نے ذرا سخت لہجہ میں فرمایا کہ ہم میں مولانا صاحب دہلی والے وہ معافی مانگتے لگا کہ معاف کر دیجئے میں نے پہچانا نہیں تھا۔

ف: بعض مرتبہ تواضع سے کام نہیں چلتا ایسے موقع پر بے باکانہ بات کہن چاہئے۔

(وعظ اساتذہ ص ۱۱)

تخلیق انسان

صاحب قیو بی بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس صورت سے پیدا کیا تو درندے اور وحشی جانوروں اور پرندوں اور مچھلیوں نے تعجب کیا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سب الگ الگ ہو جاؤ اس لئے کہ یہ مخلوق یعنی انسان تم سب پر غالب ہوگا اور جانوروں میں باہم دوستی تھی اور مچھلیاں عجائبات دریا سے خشکی کے جانوروں کو خبر دیتی تھیں اور یہ خشکی کے حالات ان سے بیان کرتے تھے۔ پس ان جانوروں نے باہم تعلق قطع کر ڈالا درندے میدان کی طرف بھاگے وحشی جانور پہاڑوں کی طرف حشرات الارض یعنی کبوترے مکوڑے زمین کے سوراخوں کی جانب اور پرندے گھونسلوں کی طرف اور مچھلیاں دریاؤں کی تکی طرف نکل بھاگیں۔

متانت اور نرمی

فرمایا کہ مولانا شہید بہت تیز مشہور ہیں لیکن اپنے غصے کے سنے کسی پر تیزی نہ فرماتے تھے۔ ایک شخص نے مجمع عام میں مولانا سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں۔ بہت متانت اور نرمی سے فرمایا کہ کسی نے تم سے غلط کہا ہے۔ شریعت کا قاعدہ ہے الولد للفراش سو میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے۔ وہ شخص پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ مولانا! میں نے استخانا ایسا کیا تھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کی سب تیزی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے۔ اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں۔ (مس ۱۵۹، امثال عبرت حصہ دوم)

بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان بچان کے لوگوں کو سلام کہے گا اور یہ کہ ایک معمولی بچہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا اور یہ کہ جو لوگ کبھی نئے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے وہی اونچی اونچی بلندگوں میں ڈینگیں ماریں گے۔“ (افرجہ ابن مردیہ و بیہقی فی شعب الیمان۔ ۱۰، منشور ۵۵ ص ۶)

دنیا سے دوری اور آخرت سے محبت

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانی سازو سامان سے دور اور آخرت کے باقی رہنے والی دنیا کے چاہنے والے تھے، مشتتیں جھیلنے والے تھے اور نفس پرستی سے دور تھے، اور کہا گیا ہے تھہ ف اپنے آپ کو مشتت میں ڈالنے کا نام ہے جو کہ سب سے افضل راستہ ہے۔ (۳۱۳، روشنی سار۔)

صبر میں بھلائی ہے

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر و پابندی سے۔ (۳۱۳، روشنی سار۔)

مسجد کے نامناسب امور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے (جیسا بعض لوگ چکر سے بچنے کے لیے مسجد کے اندر ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں) اور اس میں ہتھیار نہ سوتے جائیں اور نہ اس میں کمان کھینچی جائے اور نہ اس میں تیروں کو بکھیرا جائے (تا کہ کسی کے چٹھہ نہ جائیں) اور نہ کچا گوشت لے کر اس میں سے گذرے اور نہ اس میں کسی کو سزا دی جائے اور نہ اس میں کسی سے بدلہ لیا جاوے (جس کو شرع میں حد و قصاص کہتے ہیں اور نہ اس کو بازار بنایا جائے)۔ (ابن ماجہ)

باہمی محبت

مولانا محمد حسین صاحب ناظم تعمیر و ترقی مدرسہ قاسم العلوم ملتان نے بتایا کہ ایک دفعہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تیمارداری کے لئے ملتان تشریف لے گئے شاہ صاحب اُٹھے اور معاملہ کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرہ تمام لیا مولانا بنوریؒ صاحب نے سمجھا کہ شاید پہچان رہے ہیں فرمایا 'یوسف بنوری ہوں' یوسف بنوری 'شاہ صاحب' چہرہ کو ٹٹک ٹٹک دیکھے جا رہے تھے سن کر فرمایا:۔
"مجھے تو نور شاہ کا چہرہ معلوم ہوتا ہے" اور اس کے بعد زار و قطار رونے لگے۔

دروود شریف کی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی سوا جہتیں پوری کرے گا ستر جہتیں تو آخرت کی حاجتوں سے ہوں گی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے ہوں گی اور جو درود مجھ پر بھیجتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس درود کو میری قبر میں داخل کرتا ہے جس طرح تم پر ہدیہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اور فرشتہ مجھے درود بھیجنے والے کے نام کی اطلاع دیتا ہے پس میں اس کو سفید صیفہ میں اپنے پاس ثابت رکھتا ہوں اور قیامت کے دن اس کی جزا اس کو دلاؤں گا۔

ضد کا ایک قصہ

ایک قصہ ضد کا مجھے یاد آیا کہ دہلی میں ایک شخص نے حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کی بھی دعوت کی اور ان کے بعض مخالفین کی بھی اور ہر ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہونے دی۔ جب سب جمع ہو گئے اور کھا سائے آیا تو میزبان نے کہا کہ صاحب یہ شیخ سدوکا بھرا میں نے پکایا ہے۔ اب جس کا جی چاہے کھائے اور جس کا جی چاہے نہ کھائے۔ شاہ اسحاق صاحب تو شیخ سدوکا صاحب کے کمرے کو حرام فرماتے تھے انہوں نے تو ہاتھ صفیخ لیا اور ان کے ساتھ ان کے مخالفین نے بھی ہاتھ صفیخ لیا۔ صاحب خانہ نے ان سے پوچھا کتاپ تو جائز کہتے ہیں آپ نے کیوں ہاتھ روکا کہنے لگے بھائی حرام ہے مگر ان کی ضد میں اس کو حلال کہہ دیتے ہیں۔ امثال عبت۔ (قصہ الکاہر)

امت کے زوال کی علامتیں

”حضرت معاذ بن اس رضی اللہ عنہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں جب تک کہ ان سے علم (اور علماء) کو نہ اٹھا لیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں صحابہؓ نے عرض کیا ”لعنت بازوں“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے۔“ (اخر جامعہ محدث، صفحہ ۱۵۵ ج ۱)

دلوں کو نرم کرنے کا نسخہ

حضرت عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”توبہ کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ دلوں کے سب سے زیادہ نرم ہیں۔“ (۳۱۳ روایت سے)

عجیب نصیحت

حضرت ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”کتاب اللہ کے لئے برتن بنو اور دم کے چشمہ بنو اور اللہ تعالیٰ سے روزانہ کا تازہ رزق مانگو۔“ (۳۱۳ روایت سے)

جماعت کیلئے مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت کی نیت سے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لیے نیکی لکھتا ہے جانے میں بھی، لوٹنے میں بھی۔ (احمد طبرانی و ابن حبان)

نواب کو جواب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ایک مرتبہ رامپور تشریف لے گئے آپ کو نواب کلب علی خاں والی رامپور نے بلایا مولانا نے جواب دیا کہ: ”میں ایک دیہاتی آدمی ہوں آداب شامی سے ناواقف ہوں اس واسطے آپ کو میرے آنے سے تکلیف ہوگی“ انہوں نے کہا: ”ہم خود آپ کا ادب کریں گے نہ کہ آپ سے ادب کا مطالبہ کریں ضرور تشریف لائیے مجھ کو بے حد اشتیاق ہے“ اس پر مولانا نے فرمایا: ”سبحان اللہ! اشتیاق تو آپ کو اور ملنے کو میں آؤں دعا کرو کہ مجھے بھی اشتیاق پیدا ہو جائے پھر ملاقات کر لوں گا“۔ (اعلاح الحسن ج ۷)

انا نیت اور خود پسندی کا دور

”حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے بروہر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔ اس کے بعد ایسے گردہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے ”ہم نے قرآن تو پڑھ لیا اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے“ پھر آپؐ نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہوگی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں! فرمایا مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہوں گے یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہوں گے۔

عرب کی تباہی

”حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے“۔ (بخاری و ابی شیبہ رحمہما فی البعثہ منثور ص ۵۵ ج ۶)

آزمائش میں صبر اور عافیت میں شکر کرو

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو سنا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ! بے شک میں اپنا مال اور اپنی جان تیری راہ میں خرچ کرتا ہوں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تب تو کوئی بھی خاموش نہ رہے اگر آزمائش آئے تو صبر کرے عافیت آئے تو شکر کرے۔ (۳۱۳ روشِ حارے)

درویشی دھندا

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے ملنے کیلئے ایک مرتبہ مولانا کوثر نیازی صاحب آئے نیازی صاحب نے ”از تفتن عرض کیا:۔“ مولانا! میں تو سمجھا تھا کہ گندہ شدہ سالوں میں لوگوں نے بہت ترقی کی ہے بیشتر علماء بھی ایڈوائس ہو گئے ہیں آپ کے یہاں بھی کرسیاں وغیرہ آگئی ہوں گی“ حضرت مولانا کاندھلویؒ نے فرمایا:۔ ”نہیں بھائی مولوی صاحب! میرا تو وہی درویشی دھندا ہے میں کوئی کرسی وری اپنے گھر میں نہیں آنے دیتا۔“ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

ایک لڑکے کی ذہانت

اہل اخبار میں سے بعض نے کہا کہ میں اپنے دوست کے گھر میں اس کی عیادت کی غرض سے داخل ہوا اور اپنا گدھا دروازہ پر چھوڑ دیا۔ کیونکہ میرے ساتھ کوئی نوکر نہ تھا۔ جو اس کی حفاظت کرتا۔ پس جب میں گھر سے باہر آیا تو دیکھتا ہوں کہ اس پر ایک لڑکا سوار ہے میں نے اس سے کہا کہ تم میرے گدھے پر کیوں سوار ہوئے اس لڑکے نے کہا کہ میں؟ را کہ یہ چلا جائے گا پس میں نے تیرے واسطے اس کی حفاظت کی میں نے یہ سن کر اس سے کہا کہ اگر گدھا چلا جاتا تو تیرے موجود رہنے سے مجھ پر زیادہ آسان ہوتا۔ اس لڑکے نے کہا کہ اگر تمہاری یہی رائے ہے تو فرض کر لو کہ گدھا چلا گیا اور مجھے اس کو بخش دو اور میرے شکر کے امیدوار رہو۔ پس مجھے نہ معلوم ہوا کہ میں اس کا اس کو کیا جواب دوں۔ (حیاتِ جامع ان)

ملفوظِ حکیم الامت

فرمایا: کہ حضرت میاں جی نور محمد صاحب حسین نازک اور سراپا نور ہی نور تھے چھوٹے

قد کے تھے۔ (ص ۳۲ ص ۸۵ حسن المعجزہ جلد دوم)

اللہ کا سایہ پانے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس روز سوائے اس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہو۔ (بخاری و مسلم)

دوسروں کی دلداری و دلجوئی

فرمایا کہ: پہلے سارے علماء صوفی ہی ہوتے تھے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد مولانا ملک علی صاحب خوش لباس تھے انہیں حکام سے ملنا ہوتا تھا ایک شخص نے ان کو ایک ادھوتر کا کرتہ دیا کہ اس کو آپ جمعہ کے دن پہن کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ انہوں نے جمعہ کے دن اس کو پہنا۔ سارے کپڑے تو قیمتی پا جامہ سر کا دوپٹہ تو بڑھیا اور کرتہ ادھوتر کا۔ اسی طرح جامع مسجد تشریف لے جا کر نماز پڑھی۔ پھر حضرت والا (سیدی و مرشدی حکیم الامہ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ کیا اس کے پہننے سے ان کی کچھ عزت کم ہوگئی۔ (حسن العزیز)

حسن قراءت کے مقابلوں کا فتنہ

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب و لہجہ اور آواز میں پڑھا کرو، یوالبوسوں کے نفوں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرز قراءت سے بچو، میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گانے کی طرح پڑھا کریں گے (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمت رانی پسند آئے گی۔“ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان و رزین فی کتابہ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۱)

اندھیرے میں مسجد جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔ (طبرانی)

قوت برداشت

حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ کو ایک شخص نے آکر بھلا کہنا شروع کیا مولانا چونکہ بہت بڑے مرتبہ کے شخص تھے طالب علموں کو سخت غصہ آیا اور اس کو مارنے کو اٹھے۔ مولانا نے فرمایا۔ ”بھائی سب باتیں تو جھوٹ نہیں کہتا چھوڑو مجھے ہے تم اسی کو دیکھو۔ (بہارِ امامداس ۵)

ایمان کا تقاضا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تم میں اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (جبریل علیہ السلام)

دانشمند بچہ

خلیفہ معتمد خاقان کی طرف چلاتا کہ اس کی عیادت کرے اور فتح بن خاقان بچہ تھا جو اس کے پاس موجود تھا۔ خلیفہ معتمد نے فتح سے کہا کہ اے فتح دو گھروں میں سے کونسا گھر اچھا ہے آیا امیر المومنین کا گھر یا تیرے باپ کا گھر۔ فتح نے جواب دیا کہ میرے باپ کا گھر امیر المومنین کے گھر سے بہتر ہے جب تک کہ امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہیں اس کے بعد معتمد نے ایک عجیبہ جو اس کے ہاتھ میں تھا برنیا اور فرمایا کہ اے فتح کیا تو نے اس سے بہتر کچھ دیکھا ہے؟ فتح نے کہا کہ ہاں وہ ہاتھ جس میں عجیبہ ہے۔

شیطان اور اس کا تکبر

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ شیطان کو بھی پیدا کیا۔ حضرت آدم کو مٹی سے اور شیطان کو آگ سے۔ شیطان کا دوسرا نام ابلیس ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بہت بگڑی کرتا تھا لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب تھا کہ اس میں بہت بڑا غرور اور تکبر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں سے اور شیطان سے کہا کہ تم سب لوگ حضرت آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا لیکن شیطان نے انکار کر دیا۔ پہلے لگا کہ وہ اللہ میاں میں آگ سے بنا ہوا ہے اور یہ آدم مٹی سے بنا ہوا ہے۔ بھلا میں اس کو کیونکر سجدہ کروں؟ شیطان کی اس نافرمانی سے اللہ میاں بہت ناراض ہو گئے۔

گیو شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے

اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا (مثالی بچپن)

دوزخی آدمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا۔ (طبرانی مسیر)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی قدس سرہ سے بعض لوگوں نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس وقت تک ایمان نہیں ہوتا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ محبت نہ ہو اور ہم کو بظاہر اس درجہ کی محبت نہیں معلوم ہوتی۔ فرمایا کہ نہیں ہر مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی ہی محبت ہے وہ لوگ سمجھے کہ مولانا نے نال دیا پھر مولانا صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک شروع کیا وہ لوگ رغبت سے سنتے رہے پھر درمیان میں مولانا صاحب نے ان لوگوں کے آباء کی مدح شروع کی۔ تو وہ لوگ متغیر ہوئے اور پھر ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کی۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے تم پر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غالب ہونے کی کہ حضور کے ذکر کے مقابل آباء کا ذکر پسند نہ کیا۔ (ص ۲۸ ملفوظات خیرت حصہ سوم)

عذاب الہی کے اسباب

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں زمین میں وحشے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا“ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے، بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرائیں اڑائی جائیں گی۔“ (ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲)

خدا کی لعنت و غضب میں صبح و شام

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو بعید نہیں کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو جن کی صبح و شام اللہ کے غضب و لعنت میں بسر ہوگی ان کے ہاتھ میں تیل کی دم جیسے کوڑے ہوتے۔“ (احمد مسلم)

صدقہ مردوں تک پہنچتا ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سمرقند میں ایک آدمی تھادہ بیمار ہو گیا۔ اس نے نذر مانی اگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے تو وہ جمعہ کے دن کے اپنے تمام کاموں کو اپنے ماں باپ کے واسطے صدقہ کرے گا۔ چنانچہ وہ مدت دراز تک زندہ رہا اور ایسا ہی کرتا رہا۔ حسب اتفاق ایک جمعہ کو وہ تمام دن پھر لیکن اس کو کوئی چیز ایسی نہیں ملی کہ صدقہ کرے اس نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا عالم نے اس سے کہا کہ گھر سے نکلو اور تربوز کا چھلکا تلاش کرو پھر اس کو پانی سے دھوؤ اور جس راستہ سے گاؤں والے آتے جاتے ہیں اس جھلکے کو ان کے گدھوں کے سامنے ڈال دو اور اس کا ثواب اپنے ماں باپ کو بخشو پس تم نذر سے بری الذمہ ہو جاؤ گے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اس نے شب شب نذر کو اپنے والدین کو خواب میں دیکھا انہوں نے معائنہ کیا اور کہا کہ اے ہمارے لڑکے نکلی کے جتنے طریقہ تھے تم نے ہمارے ساتھ ان سب کو برتا یہاں تک کہ تم نے ہم کو تربوز بھی کھلایا۔ ہم اس کی خواہش رکھتے تھے خدا تم سے راضی ہوا۔ امیر خراسان نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو اس سے کہا کہ اے امیر باپ نے اس سے کہا کہ امیر نہ کہو اس لئے کہ امارت تو جاتی رہی اب تو میں فقیر ہوں۔ پس اے میرے پیارے بیٹے جب تم گوشت کھاؤ تو اس میں سے ہم کو بھی کھلاؤ اس کی صورت یہ ہے کہ گوشت کو بلیوں اور کتوں کے سامنے ڈال دیا کرو اور اس کا ثواب ہمارے واسطے بخشو۔ کیونکہ میں اس کی خواہش رکھتا ہوں۔

نماز و زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا کیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی۔ (طبرانی و اسماعیلی) اور ایک روایت میں ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کر لے اور زکوٰۃ نہ دے وہ (پورا) مسلمان نہیں کہ اس کا نیک عمل اس کو نفع دے۔ (اسماعیلی)

تقصع سے پاک

فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب میں نقص بالکل نہیں تھا۔ جیسے معصوم

بچہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت تھی۔ (ص ۱۳۷ نمبر ۳۳۷ جلد مذکور)

عجیب جواں

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ۱۹۳۹ء میں حیدرآباد دکن سے دوبارہ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الشیخ بن کر آئے تو بعض لوگوں نے مخالفت کی۔ حضرت میاں اصغر حسین صاحب کو معلوم ہوا تو فرمایا:۔ بھائی! بات یہ ہے کہ ہمارے جو پرانے مدرس ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو نیا مدرس آئے وہ ہم سے کتر بہتر نہ آئے کتر آئے گا تو ان سے دب کر رہے گا اور علم و فضل میں برتر آئے گا تو ان کو اس کے آگے جھکنا پڑیگا۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

تلاوت کر کے رونا

حضرت ہشام بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے روزانہ کے معمولات میں قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتے تو وہ آپ کا گلا گھونٹ دیتی اور رونے لگتے حتیٰ کہ گر جاتے پھر اپنے گھری میں رہتے یہاں تک لوگ آپ کو مریض سمجھ کر آپ کی عیادت کرنے لگتے۔ (۳۴ روئے ستارے)

فتنہ و فساد کا دور

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور ہوگا جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور فتنہ و فساد عام ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ و فساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل۔“ (ترمذی شریف ص ۲۵۳)

تین صفوں تک رونے کی آواز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو تین صفیں پیچھے میں نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ (۳۳ روئے ستارے)

منافق لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اس کو قبول کر لیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھالیا (حق داروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں۔ (بخاری)

ایک دینی قرض کی ادائیگی

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے حکم سے اعلاء السنن، تصنیف فرمائی، مولانا موصوف پہلی جلد لکھ کر حضرت حکیم الامت تھانوی کی خدمت میں لے گئے حضرت تھانوی نے دیکھا اور پسند فرمایا، دوسری جلد لکھنے کا حکم دیا، مولانا نے دوسری جلد مکمل کی اور وہ بھی حضرت تھانوی کی خدمت میں پیش کی حضرت نے بیحد پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اتنے خوش ہوئے کہ جو چار اوڑھے ہوئے تھے وہ اتار کر مولانا عثمانی کو اڑھادی اور فرمایا: ”علمائے احناف پر امام ابو حنیفہ کا بارہ سو برس سے قرض چلا آ رہا تھا الحمد للہ آج وہ ادا ہو گیا“ تذکرہ مولانا اور یس کاندھلوی ص ۲۶۳۔

دو عذاب

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک (یہ دونوں بنی امیہ کے خلفاء میں سے ہیں) دمشق میں منبر پر چڑھا اور کہا کہ اے شامیو! بیشک اللہ تعالیٰ نے میری خلافت کی برکت سے تمہیں طاعون سے محفوظ رکھا یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اللہ تعالیٰ ہم پر زیادہ مہربان ہے وہ ہم پر تجھ کو اور طاعون کو جمع نہ کرے گا کیا تجھے نہیں معلوم ہے ایک شخص تھا اور اس کے اولاد اور مال سب کچھ تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت آیا اور قریب مرگ ہوا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ اے میرے لڑکوں میں تمہارا کیسا باپ تھا لڑکوں نے کہا کہ تم اچھے باپ تھے اس نے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھ کو جلا بیو پھر اوکھلی میں کوٹ کر آنا کر ڈالیو اس کے بعد مجھے تیز ہوا میں اڑاؤ بجیو شاید کہ اللہ تعالیٰ میری جگہ نہ پہچانے۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے اس کو جمع کیا اور اس سے فرمایا کہ اے میرے بندے تو نے یہ کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا اور اس لئے کہ تو اپنے بندہ پر دنیا و آخرت میں دو عذاب نہیں جمع کرے گا۔

ایک ملفوظ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے جہاں میں بیٹھتا ہوں یہ مکان شیخ اکبر کا ہے۔ (قصہ الاکابر)

عالمگیر اور لاعلاج فتنہ

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لئے کچھ مردان خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردان کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے۔ پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے۔“ (خرجہ ابن ابی شیبہ، منشور ص ۵۶ ج ۲)

کلمہ اسلام کا اقرار کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اسلام کے ابتدائی ایام تھے کہ میری بہن نے اونٹ کے بچے کو مارا اس لئے میں گھر سے نکلا تو اندھیری رات میں کعبۃ اللہ میں داخل ہوا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حجر اسود میں داخل ہو گئے اور جتنی چاہی نماز پڑھی پھر واپس ہوئے اس وقت میں ایسی چیز سنی کہ اس جیسی پہلے نہیں سنی تھی میں بھی نکلا اور آپ کے پیچھے ہو لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ”عمر“ فرمایا اے عمر! تم تو مجھے نہ رات کو چھوڑتے ہو نہ دن کو؟ میں ڈر گیا کہ کہیں مجھے بدو عائدے دیں تو میں نے کہا ”اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انک رسول اللہ“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر! اسے چھپائے رکھو میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس کا بھی ویسے ہی اعلان کروں گا جیسا شرک کا کیا کرتا تھا۔ (۳۳۳ روایت صحیح)

اچھی چیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا مال اچھے آدمی کے لیے اچھی چیز ہے۔ (احمد)

ایک سوال کا حل

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ نے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: حضرت! جن مقامات پر سورج کئی کئی مہینے کے بعد طلوع ہوتا ہے وہاں غیبت نماز ادا کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ وقت نماز کے لئے سبب وجوب ادا ہے تو وجوب کس طرح ہو سکتا ہے؟
حضرت علامہ بلیاویؒ نے فرمایا: ”وقت“ سبب کہاں ہے؟ صرف ایک علامت ہے اور فقدان علامت سے ذی علامت کا فقدان لازم نہیں آتا۔ دارالعلوم دیوبند۔

یا حی یا قیوم کی برکتیں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی آسمان اور زمین کے درمیان بلند ہوئی۔ لہروں نے کشتی کو پھیر دینے۔ پانی گرم تھا پانی کی گرمی سے روغن قیر (تارکول) پکھل گیا اور قریب تھا کہ کشتی پانی میں ڈوب جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں میں سے ایک نام حضرت نوح علیہ السلام کو سکھایا۔ انہوں نے اس نام کے ذریعہ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے روغن قیر جم گیا اور وہ نام ایسا اثر لیا ہے اور اس کے معنی یا حی یا قیوم ہیں۔ یہ تو رات میں ہے اس کی برکت سے ڈوبتا ہوا ڈوبنے سے سلامت رہتا ہے۔ اس نام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سکھایا تھا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے چنانچہ وہ آگ ان پر سرد اور سلامتی ہو گئی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حرم کی طرف لے گئے تھے اور ان کو وہاں یکہ و تہا بایا تھا تو ابراہیم علیہ السلام نے یہ نام ان کو بتایا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اس نام کے ساتھ دعا کریں۔ جب ان کو اس کی احتیاج ہوئی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاسے ہوئے اور ان کو اور ان کی والدہ کو رنج و تکلیف پہنچی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس نام کے ذریعہ سے دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے واسطے چشمہ زمزم جاری کر دیا اور یہ نام اولاد حضرت اسماعیل کے مونہوں میں اور ملاحوں کے مونہوں میں قیامت کے دن تک باقی رہے گا۔

مولوی گر شخصیت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شمس تبریزی لسان مولانا رحمہ تھے اور میری لسان مولانا محمد قاسم صاحب ہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد قاسم صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضرت حاجی صاحب مولوی ہیں یا نہیں۔ مولانا نے جواب دیا کہ حضرت حاجی صاحب مولوی گر ہیں پھر فرمایا کہ طالب علمی کے زمانے میں حضرت حاجی صاحب کو طالب علم حدیث کے مطلب میں دبا لیتے تھے مگر جب وہ مطلب مولانا قلندر بخش صاحب جلال آبادی کی خدمت میں پیش ہوتا تھا تو حضرت حاجی صاحب ہی کا مطلب صحیح نکلتا۔ (حصہ ۱۱، ص ۱۰۷)

خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا۔ پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو نہ کسی نیکی سمجھیں گے نہ کسی برائی کو برائی۔“ (اخرجہ احمد والاکم رحمہ۔ درمنثور ص ۶۵۵)

سنت نبوی کی مثالی اطاعت

ابوسلمہ بن عبید اللہ بن عمر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیض پہنی تو مجھے استرا لا کر آنے کو کہا، پھر فرمایا بیٹے میری قمیض کی آستین کھینچ اور اپنے ہاتھوں کو میری انگلیوں کے کناروں پر رکھ پھر جو اس سے لمبا ہو اسے کاٹ دے تو میں نے دونوں جانب سے آستینوں کو کاٹا، آستین کا کنارہ اوپر نیچے ہو گیا، میں نے کہا ابا جان اسے فینچی سے برابر کر لیں تو بہتر ہوتا فرمایا بیٹے اسے چھوڑ دو میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے چنانچہ آپ کی قمیض ایسے ہی رہی حتیٰ کہ پھٹ گئی بعض دفعہ میں دیکھتا تھا کہ اس کے دھاگے آپ کے پاؤں پر گر رہے ہیں۔ (۳۳۳ روشن مترے)

تذہیر و توکل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ پھر خدا پر توکل کرو۔ (ترمذی)

باہمی محبت

ایک مرتبہ مؤرخ اسلاف علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ مسکد خرقہ قرآن کے بارے میں بحث فرما رہے تھے کلام الہی کے غیر مخلوق اور الفاظ کے مخلوق ہونے پر ایسی دلائل و مہر بن تقریر کی کہ سید الملت علامہ سید سلیمان ندویؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی انتہائی بشارت اور سرور کے عالم میں فرمانے لگے۔
 ”مجھے کسی کا علم چرانے کا کبھی خیال پیدا نہیں ہوا“ مگر دل چاہتا ہے کہ مولوی ادریس کا علم چرا لوں۔“ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

اپنا خلیفہ مقرر نہ کرنے کی وجہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے میں نے آپ سے کہے بغیر اس کا انکار کیا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی اونٹ چرانے والا یا بھیڑ بکریاں چرانے والا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آ جائے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے نقصان کر دیا ہے لہذا انسانوں کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ آپ نے ایک گھڑی اپنا سر جھکا کر اٹھایا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کر رہا ہے میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر کیا تھا۔ پس اللہ کی قسم یہ نہیں ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک تذکرہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کوئی رسول اللہ کے برابر نہیں ہو سکتا اور آپ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ملفوظ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب نہایت نرم تھے پھر فرمایا کہ اس زمانے میں اس سلسلے کی جو حالت دیکھی وہ اور مسلمانوں کی نہیں (قصص الاکابر)

فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر و ثواب

”حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کر کے آنا۔“ (صحیح مسلم)

عارفین کا طریقہ

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شرک اور عناد سے بیزار حضرات اور اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت کے لئے خاص لوگوں کا طریقہ یہی ہے کہ کوئی باطل انہیں اپنے عمل اور بات سے مشغول نہیں کر سکتا۔ اور کوئی حالت ان کی توجہ حق تعالیٰ سے نہیں ہٹا سکتی اور یہ کہ وہ پوری طرح خوبی کے ساتھ حق کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مولا کے سامنے عاجزی کر کے قوت و غلبہ پانے والے تھے اور آپ اطاعت الہی پر استقامت میں خوش عیشی ورفاہیت چھوڑنے والے تھے، اور کہا گیا ہے تصوف دنیا کے مراتب سے بے پروائی اور بارگاہ الہی کے ہاں مرتبہ پانے کی کوشش کا نام ہے۔ (۳۲ روشن سارے)

ہر قوم کی اصطلاح الگ ہے

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے یہاں ایک بنگالی مہمان ہوا۔ مولانا گھر والوں کو کھانا کھلانے کی تاکید فرما کر در سر و غیرہ چلے گئے۔ واپسی میں مہمان سے پوچھا کہ: ”کیا آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟“ وہ کہنے لگا نہیں کھایا۔ مولانا گھر میں آکر خوش ہونے لگے۔ گھر والوں نے کہا، ہم تو کھانا کھلا چکے۔ مولانا کو حیرت ہوئی سو پنے سے یہ بات سمجھ کہ: ”یہ لوگ چاول کو کھانا کہتے ہیں“ آپ نے جب دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ: ”روٹی سمجھی تھی چاول نہ تھے“ غرض کہ وہ لوگ چاول ہی کو کھانا کہتے ہیں۔ ہر ایک کی اصطلاح جدا ہے۔ (عظہ مظاہر)

حضرت کی دعائیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب بہت دعائیں دیا کرتے تھے۔ یہاں (یعنی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون) کے حالات سن کر کہ مسجد کی رونق بڑھی ہے۔ (تھیں) اکا برازیہ امت تھانوتی)

ترقی پسندانہ ٹھٹھا باٹ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھٹھا سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے، ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، ان کے سروں پر لاغر تختی اونٹ کے کوبان کی طرح بال ہوں گے، ان پر لعنت کر دے کیونکہ وہ ملعون ہیں اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں۔“ (اخرجہ الحاکم صحیح۔ درمنثور ج ۵ ص ۶۵۵)

اسلام کی دی ہوئی عزت

حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو راستہ میں ایک دریا کی گزرگاہ آئی تو آپ اپنے اونٹ سے اتر گئے اپنے موزے اتار کر کچلنے اور اپنے اونٹ کو لیکر پانی میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یقیناً آج تو آپ نے زمین والوں کے ہاں ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سینہ میں مارا اور فرمایا اے ابوعبیدہ افسوس! کہ یہ بات تیرے علاوہ کوئی اور کہتا! بے شک تم لوگوں میں ذلیل تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عزت بخشی تم جب بھی اس کو چھوڑ کر غیر سے عزت کے طلبگار بنو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ (۳۱۳ روئے ستارے)

نماز، زکوٰۃ، رمضان اور حج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (علاوہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ دیں گی جب تک سب کو ادا نہ کرے نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ (احمد)

جذبہ مہمان نوازی

دیوبند کے ایک صاحب جو آج بھی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دسترخوان پر کھاتے ہیں اور برسوں سے کھاتے چلے آ رہے ہیں ایک دن جب آپ نے ان کو دسترخوان پر بندیکھا تو دریافت کیا کہ:- ”وہ صاحب کہاں ہیں؟“
 خدام میں سے کسی نے عرض کیا:- ”حضرت! فلاں آدمی نے اُن کو جھڑک دیا“
 پس پھر کیا تھا حضرت آگ بگولا ہو گئے اور دسترخوان سے اٹھ کھڑے ہوئے چاروں طرف آدمی دوڑا دیئے حتیٰ کہ اس آدمی کے گھر تشریف لے گئے اور اپنے ساتھ لاکر کھانا کھلایا۔ (انفاس قدسیہ)

کوہ قاف کے فرشتے

مقاتل سے نقل ہے وہ کہتے ہیں کہ کوہ قاف کے پیچھے ایک زمین ہے جو چاندی کی طرح روشن نرم اور چمکی ہے اور اس کی وسعت دنیا کی مفت گوشتوں سے ایسی بھری ہوئی ہے کہ اگر سوئی گرائی جائے تو وہ ان کے اوپر گرے گی اور ان فرشتوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک جھنڈا ہے اور اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے اور وہ فرشتگان ہر رات کو ماہر جب میں کوہ قاف کے گرد جمع ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ و زاری کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عذاب نہ دے وہ روتے ہیں اور عاجزی و انکساری کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک میں نے ان کو بخش دیا۔

سوزش و احتیاط

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا کلام دیکھ کر آگ لگتی ہے جلتے پھکتے تھے مگر سوزش کے ساتھ اتباع احتیاط بھی بہت تھا۔ (حصہ الاکاریم الاستقوانی)

ارباب اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو ارباب اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے: اول: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک ٹھیک پہچانا، پھر اس کی خاطر دل، زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا، یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا، دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا، پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی بر ملا اعلان کیا) سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو کسی مگر خاموش رہا، کسی کو عمل خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا، پس یہ شخص اپنی محبت و عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

عوام الناس کی خاطر مشقتیں جھیلنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قحط والے سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیتون کھایا کرتے تھے اور اپنے اوپر کھجی کو حرام کر لیا تھا تو آپ کے پیٹ میں سے آواز آتی تھی آپ نے اپنے پیٹ میں انگلی چسوائی اور فرمایا آواز کر لے جتنی کرنی ہے ہمارے پاس تیرے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ خوش حال ہو جائیں۔ (۳۳ روایت ہے)

دنیا کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، پھر اٹھے تو آپ کے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہو گیا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنادیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اُس کو چھوڑ کر آگے چل دے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

تنگ حالی میں خوشی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین کاش اگر آپ اپنے کپڑوں سے زیادہ نرم کپڑے پہنتے اور اپنے کھانے سے بہتر کھانا کھاتے اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت عطا فرمائی ہے اور وسائل بہت بڑھا دیئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تیرا جواب خود تیری اپنی حالت سے دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تنگ حالی پیش آتی تھی کیا وہ تجھے یاد نہیں ہے۔ آپ اسے یاد دلاتے رہے حتیٰ کہ اسے رلا دیا۔ پھر اس سے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں کر سکوں تو ان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تنگی کی گزران جیسی حالت میں ان کا شریک بن جاؤں، ہو سکتا ہے میں ان کے ساتھ ان کی خوش حالی کی زندگی پالوں۔ (۳۱۳ حدیث سنن)

عبدیت و خدمت

حضرت مولانا محمد جلیل صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند نے ایک مرتبہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا کہ ”حضرت شیخ الہندؒ کے یہاں ایک دفعہ بہت زیادہ مہمان آگئے تھے بیت الخلاء صرف ایک ہی تھا لہذا دن بھر کی گندگی سے پر ہو جاتا تھا لیکن مجھے تعجب تھا کہ روزانہ بیت الخلاء صبح صادق سے پہلے ہی صاف ہو جاتا تھا اور پانی سے دھلا ہوا پایا جاتا تھا“

چنانچہ ایک دن تمام رات اس راز کو معلوم کرنے کیلئے بیدار رہا اور اسے جھانکتا رہا جب رات کے دو بجے تو یہی حضرت شیخ الاسلامؒ کو کرائے کر پاخانہ میں داخل ہوئے اور پاخانہ بھر کر جنگل کا رخ کیا فوراً ہی میں نے جا کر راستہ روک لیا تو ارشاد فرمایا:-

”دیکھئے کسی سے تذکرہ نہ کیجئے“ (انصاف قدسیہ ص ۲۲)

متن کی شرح

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کی ضیاء القلوب کی بہت بڑی شرح ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا کہ متن ہم نے لکھ دیا ہے شرح تم لکھ دو۔ (ہمس الکابر)

عورتوں کی فرمانبرداری

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے دنیا کمانے کے لئے علم حاصل کیا جائے مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں قبیلے کا بدکاران کا سردار بن بیٹھے اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے۔ آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کیلئے کی جائے۔ گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہو جائے۔ شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لٹن طعن سے یاد کریں۔ اس وقت سرخ آنندھی زلزلہ زمین میں دھنس جائے شکلیں بگڑ جانے آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔“ (جامع ترمذی ص ۴۳ ج ۲)

قسط میں مبتلا ہونا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کر لیا اللہ تعالیٰ ان کو قسط میں مبتلا کرتا ہے اور ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتا ہے۔ (طبرانی معجم کبیری)

عبادت کی حقیقت

ایک مرتبہ مولانا فتح محمد صاحب تھانویؒ کو حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ کی خدمت میں زیادہ دیر لگ گئی تو اٹھتے وقت بطور معذرت کے حضرت سے عرض کیا کہ۔

آج حضرت کا بہت حرج ہوا کیونکہ یہ وقت عبادت کا تھا۔

حضرتؒ نے فرمایا کہ: میاں کیا تسبیح چلاتا ہی عبادت ہے۔ دوستوں سے باتیں کرنا بھی تو عبادت ہے۔ کیونکہ اس میں تطہیب قلب مسلم ہے۔

ف: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ نے ایک بار حضرت مولانا تھانویؒ کا نام لے کر فرمایا کہ ”میاں اشرف علی جب ہم مجلس میں باتیں کرتے ہوں اس وقت بھی تم ہمارے باطن کی طرف متوجہ رہا کرو۔ یہ مت سمجھنا کہ اس وقت تو باتوں میں مشغول ہیں اس لئے باطن سے فیض نہ ہوگا۔ بھائی ہمارا باطن اس وقت بھی ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ (امانت الحق)

کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا

صاحبِ قلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام جشی کو جس نے چوری کی تھی لوگوں نے پیش کیا۔ حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا کہ ہاں چنانچہ آپ نے اس کلمہ کو اس پر تین مرتبہ دہرایا اور وہ کہتا رہا کہ ہاں میں نے چوری کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور وہ کاٹ لیا گیا پھر اس نے وہ کٹا ہوا ہاتھ لیا اور باہر نکلا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اس کو ملے اور اس سے فرمایا کہ تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے اس نے جواب دیا کہ دین کے بازو رسول اللہ کے داماد فاطمہ بنتول کے شوہر اور رسول اللہ کے چچا زاد بھائی امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے اس کو کاٹا ہے حضرت سلمانؑ نے اس سے کہا کہ انہوں نے تو تیرا ہاتھ کاٹا اور تو ان کی تعریف کرتا ہے اس نے کہا کہ ہاں انہوں نے ایک ہاتھ کے بدلے مجھے دردناک عذاب سے نجات دی اس کے بعد حضرت سلمانؑ نے حضرت علیؑ کو اس کی اطلاع دی پس آپ نے اس غلام جشی کو بلایا چنانچہ وہ حاضر کیا گیا پھر حضرت علیؑ نے اپنا ہاتھ کٹے ہوئے ہاتھ کی جگہ میں رکھا اور رومال سے اس کو چھپایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ اللہ کے حکم سے وہ ہاتھ اچھا ہو گیا۔

فہم دین

فرمایا کہ بعض اوقات غیر واجب امور کا التزام کر کے جب نباہ نہیں ہوتا تو دین سے وحشت ہونے لگتی ہے اور جن کا وہ امر طبعی بن جاوے ان کی دوسری حالت ہے چنانچہ حضرت حاجی صاحب کے سامنے بزرگوں کے سخت مجاہدات کا ذکر آیا کہ یہ لا تملقوا بالیدیکم الی التہلکۃ کے خلاف کراتے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ وہ وہ لوگ تھے کہ اگر نہ کرتے تو ان کی ہلاکت تھی۔ پس وہ بھی اس آیت پر عمل کرتے تھے۔ (ص ۲۱۸-۲۱۹)

جیب اور پیٹ کا دور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئیگا جس میں آدمی اہم مقصد حکم پروری بن جائیگا اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا۔ (کتاب لائق لابن المبارک)

مال کی بربادی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس مال میں زکوٰۃ لی ہوئی رہی وہ اس کو برباد کر دیتی ہے۔ (بخاری و ترمذی)

ایک روایت میں فرمایا: جب کوئی مال خشکی میں یا دریا میں تلف ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے

سے ہوتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

شان اجتماعیت

حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے تھے یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ جس طرح راحت و آرام نعت ہے اسی طرح بلا بھی نعت ہے کہ اسی وقت ایک شخص آیا اس کا ہاتھ زخم کی وجہ سے خراب ہو رہا ہے اور سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمائیے۔ حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا کہ اس وقت میرے قلب میں یہ خطرہ گذرا کہ حضرت اگر دعائے کریں تو اس شخص کے مذاق کی رعایت نہیں ہوتی اور یہ شیخ کاٹ کینے ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ”سب لوگ دعا کریں کہ اے اللہ اگرچہ ہم کو معلوم ہے کہ یہ تکلیف بھی نعت ہے لیکن ہم لوگ اپنی ضعف کی وجہ سے اس نعت کے تحمل نہیں ہو سکتے۔ اس نعت کو مبدل بہ نعت صحت فرما دیجئے۔“ (مدار الحق ص ۱۵۵)

اخلاص نیت

صاحب قلیوبی حکایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی لڑائی میں ایک شخص کو پچھاڑا اور اس کے سینہ پر بیٹھے تاکہ اس کا سر کانیں پس اس شخص نے ان کے منہ پر تھوک دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؑ اس سے الگ ہو گئے ورنہ اس کو چھوڑ دیا۔ کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا چونکہ اس نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس لئے میں ڈرا کہ اب میرا اس کو مار ڈالنا کہیں غصہ کی وجہ سے نہ ہو اور پہلے تو میں خالص اور محض رضائے خداوندی کی وجہ سے اس کو قتل کرنے پر آمادہ تھا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک کردی آدمی ایک امیر کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا اس دسترخوان پر بٹھنے ہوئے دو چکور رکھے تھے کردی ایک چکور اٹھا کر ہنسا امیر نے اس سے ہنسنے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک تاجر پر ڈاکہ ڈالا۔ جب میں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس نے مجھ سے گریہ و زاری کی۔ لیکن میں نے اس کو قبول نہ کیا۔ جب اس نے مجھ سے پتلی اور ہٹ دیکھی تو دوسری طرف توجہ کی اور ایک پہاڑ پر دو چکور دیکھے اب اس نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں میرے گواہ رہو کہ یہ مجھے ظلم سے قتل کرتا ہے پھر میں نے اس کو مار ڈالا اس وقت میں نے ان دونوں چکوروں کو دیکھا تو اس تاجر کی وہ حماقت مجھے یاد آئی جو اس نے ان دونوں پر ندوں کو مجھ پر گواہ بنایا تھا۔ اس وجہ سے میں ہنسا جب امیر نے اس کو سنا تو کہا کہ بخدا ان پرندوں نے تیرے خلاف ایسے شخص کے پاس شہادت دی جو قصاص لیتا ہے چنانچہ امیر نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

حسن ظن اور تواضع

فرمایا کہ مرشدی حضرت حاجی صاحبؒ میں حسن ظن ایسا تھا کہ کسی کی برائی سن کر برائی کا اثر ہی نہ ہوتا تھا۔ سن سنا کر بس یہ فرما دیتے تھے کہ نہیں وہ شخص ایسا نہیں ہے یا تاویل کر دیتے تھے ہم لوگ جن بعض لوگوں کی ہندوستان میں تکفیر کیا کرتے تھے ان کے لئے بعض اوقات فرمایا کہ نہیں اچھے لوگ ہیں کوئی غلطی ہو گئی ہوگی۔ حضرت میں تواضع بڑھی ہوئی تھی۔ اپنے آپ کو نیچے سمجھتے تھے۔ اس لئے سب اچھے ہی نظر آتے تھے۔ (حصہ الاکابر)

حالات میں روز افزوں شدت

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حالات میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جائے گی، مال میں برابر اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اٹھائے جائیں گے)۔“ (ردوالمطہرانی)

ہم اپنی آخرت کیلئے باقی چھوڑتے ہیں

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے، آپ نے دیکھا کہ وہ کھانے کو خوب مقوی بنا کر کھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اے عراق والو اگر میں چاہوں تو میرے لئے بھی ایسا خوب کھانا بنایا جائے جیسا تمہارے لئے بنایا جاتا ہے لیکن ہم اپنی دنیا سے باقی چھوڑتے ہیں جسے ہم اپنی آخرت میں پائیں گے کیا تم نے سنا نہیں اللہ تعالیٰ نے جو ایک قوم کے بارے میں فرمایا اذہبتم طیبا تکم فی حیاتکم الدنیا مکمل آیت (الا حقاف ۲۰)

(تم اپنی دنیوی زندگی حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں باحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کرتے تھے) (۳۳، ۳۴، ۳۵)

وقت بدلتے دیر نہیں لگتی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمن ہاشمی کہتے ہیں کہ عید النضی کے دن میں اپنی ماں کی خدمت میں آیا میں نے ان کے پاس ایک ایسی عورت دیکھی جس کے کپڑے بہت ہی میٹھے تھے میری والدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم ان کو پہچانتے ہو میں نے کہا کہ نہیں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ یہ جعفر برکلی کی ماں عتابہ ہیں۔ (جعفر برکلی ہارون رشید کا وزیر تھا اور خاندان براء مکہ کی فیاضی آج تک مشہور ہے) میں نے ان کو سلام کیا اور کہا کہ اپنے حالات کچھ مجھ سے بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں مجملًا ایک ایسی بات تم سے کہتی ہوں جسے سن کر تمہیں عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک دن عید کا ایسا بھی تھا جبکہ میرے سر پر چار سولونڈیاں کھڑی تھیں۔ اور بایں ہمہ میں اپنے لڑکے جعفر برکلی کو نافرمان خیال کرتی تھی۔ آج میں تمہارے پاس آئی ہوں اور تم سے بکریوں کی دو کھالیں مانگتی ہوں تاکہ ان میں سے ایک کا استر کروں اور دوسری کا ابرہ بناؤں میں نے ان کو پانسو درہم دئے اور عرض کیا کہ وہ ہمارے پاس اس وقت تک آتی جاتی رہیں جب تک کہ موت بہارے درمیان تفرقہ نہ ڈالے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم کرے۔

حق گوئی

(۱۱۹) حضرت میا نجو نور محمد صاحب تحفہ انواری رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایک صاحب مولوی محمد اشرف مصنف تفسیر سورہ یوسف منظوم شروع شروع میں کچھ گستاخی کے کلمات کہا کرتے تھے بعد ازاں تائب ہو کر حضرت میاں جیو صاحب سے بیعت ہو گئے۔ مدت کے بعد حضرت نے اُن سے فرمایا: ”بھائی! میں براہ تدین کہتا ہوں کہ تم کو مجھ سے فائدہ نہ ہوگا کیونکہ میں جب فائدہ پہنچانے کی غرض سے تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہوں تو تمہارے وہ گستاخانہ کلمات دیوار بن کر حائل ہو جاتے ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ وہ حائل نہ ہوں مگر میں مجبور ہوں“ (الکلام الحسن ج ۴ ص ۴)

زیور کی زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری خالہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئیں کہ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم کو اس سے ڈر نہیں لگتا کہ تم کو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہناوے، اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد سنن حسن)

بندگی

انسان کیلئے شہنشاہی اور بادشاہت نہیں رکھی گئی، عبادت اور بندگی رکھی گئی ہے اور بندگی یہ ہے کہ اس کے نظام کو چلائے اس کا آلہ کار بن کر، اس کا خادم بن کر، اسے خلیفہ کہیں گے، اسے نائب کہیں گے۔ (جواہر حکیم الاسلام)

مساجد کی بے حرمتی

”حضرت حسن رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے، تم انکے پاس نہ بیٹھنا“ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔“ (رداء الفہم ج ۱ فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ ص ۷۱)

لطف کی دو صورتیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے کہ کبھی لطف بصورت قہر ہوتا تھا کبھی قہر بصورت لطف ہوتا ہے۔ سب مضمون کو بس دو لفظوں میں بیان کر دیا۔ (قصہ اذکار علیہم السلام حضرت تھانوی)

بیٹھھا، کھٹا پیٹ میں سب برابر ہو جائے گا

حضرت حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے جن میں حضرت جابر بن عبد اللہ بھی تھے، ان کے پاس کھانے کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا جو روٹی اور زیتون سے بنایا گیا تھا، ان سے کہا لو تو وہ بے دلی سے لینے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا تم جو لقمہ لقمہ لے رہے ہو وہ دیکھا گیا ہے پس تم کیا چیز چاہتے ہو؟ بیٹھاؤ کٹھاؤ گرم و ٹھنڈا پھر پیٹوں میں جا کر گندگی ہو جائے گا۔ (۳۱۳، سنن ترمذی)

دس ذی الحجہ کا خاص عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملے گا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص درجہ میں پہنچ جاتا ہے سو تم لوگ جی خوش کر کے قربانی کرو۔ (زیادہ دامنوں کے خرچ ہو جانے پر جی برداشت کیا کرو)۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)

باہمی محبت

ایک مرتبہ جامعہ اشرفیہ، ہور میں سید سلیمان ندویؒ کی صدارت میں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے تقریر فرمائی۔ سید صاحب نے پوری تقریر بڑے غور سے سنی اور بعد میں فرمایا۔ ”مولانا! آپ کی تقریر مکمل تھی، مدلل تھی، مسلسل تھی“۔ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی ص ۲۶۸)

مسواک کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا۔ (سنن نسائی)

مثالی استاد و شاگرد

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کے ہیرو بنانے لگے جس طرح ایک خادم یا مرید اپنے مخدوم اور شیخ کی خدمت کرتا ہے حضرت نے منع کیا اور فرمایا: ”آپ تو خود مخدوم اور شیخ طریقت ہیں۔ مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہو“

حضرت مولانا عبداللہ صاحب نے عرض کیا کہ: ”حضرت! میں آپ کا خادم اور شاگرد ہوں میں نے آپ سے قرآن کریم کی تفسیر پڑھی ہے آپ مجھے اس سعادت سے محروم نہ فرمائیں“ (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

امیر عمارہ کی سخاوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر عمارہ بن حمزہ بادشاہ منصور کی خدمت میں آیا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے پاس بٹھلایا اور وہ دن بادشاہ کی رعایا کے مقدمات اور مظالم میں نظر کرنے کا تھا۔ پس ایک شخص پکارا کہ یا امیر المؤمنین میں مظلوم ہوں خلیفہ نے اس سے کہا کہ تم پر کس نے ظلم کیا اس نے کہا کہ عمارہ بن حمزہ نے اس نے میری زمین اور میرے باغات اور دیگر اسباب لے لئے ہیں اس کے بعد خلیفہ منصور نے عمارہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور مدعی کے برابر کھڑا ہو۔ عمارہ نے کہا کہ یا امیر المؤمنین اگر وہ زمین اس کی ہے تو میں اس کے بارہ میں اس سے جھگڑائیں کرتا ہوں اور اگر وہ زمین میری ہے تو میں نے اس کو اسے بخشا اور میں اس جگہ سے باغات اور زمین کے واسطے نہ اٹھوں گا جس سے امیر المؤمنین نے میری بزرگی کی ہے۔ چنانچہ عمارہ کی اس سخاوت اور بزرگی اور اس کی شرافت اور ہمت سے حاضرین اور بڑے بڑے لوگوں نے تعجب کیا۔

مناظرہ سے احتراز

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم سے کوئی مناظرہ کرے تو تم کبھی مناظرہ نہ کرو۔ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے۔ (امثال عبرت صدم)

کھوٹے درہم

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ مجاہدین میں سے ایک نمازی نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بے دین پر حملہ کیا۔ تاکہ اس کو قتل کرے۔ اس کے گھوڑے نے کام میں کوتاہی کی۔ اور اس پر بے دین نے حملہ کیا اور قریب تھا کہ وہ بے دین اس کو مار ڈالے کہ اس بے دین کے گھوڑے نے بھی اسی طرح اس میں کوتاہی کی۔ اس کے بعد غازی نے اس بے دین پر دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کیا۔ اور اس کے گھوڑے نے کام میں کمی کی وہ غازی رنجیدہ ہو کر واپس آیا کیونکہ کافر بے دین کا قتل اس سے فوت ہو گیا اور اس کو اپنے گھوڑے سے ایسی بات واقع ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں واقع ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہ غازی اپنے خیمہ کی چوبوں پر سویا اس کا گھوڑا اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے یہ دیکھ کہ گویا اس کا گھوڑا اس سے کلام کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تم مجھے میرے قصور پر ملامت کرتے ہو حالانکہ تم نے کل میرے داند اور گھاس میں کھوٹا درہم خرچ کیا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے خواب سے بیدار ہوا گھاس بیچنے والے کے پاس گیا اور اس سے کھوٹا درہم لے کر اچھے درہم سے بدل اس کے بعد گھوڑے پر سوار ہو کر اس بے دین کی طرف گیا اور اس کو مار ڈالا۔

خوش بخت و بد بخت حکمران

حضرت سعید بن ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا

اما بعد! پس یقیناً سب سے بڑا خوش بخت عامل وہ ہے جس کے سبب اس کے عوام خوش حال رہیں اور یقیناً اللہ کے ہاں سب سے بڑا بد بخت عامل وہ ہے جس کے سبب اس کے عوام بد بخت ہو جائیں اور عیش پرستی سے دور رہتا و نہ تبارے کارکن بھی عیاش ہو جائیں گے پھر تیری مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی ہو جائے گی جیسے ایک چوپایہ جس نے سر سبز زمین کو دیکھا تو اس میں اپنے موٹا ہونے کی غرض سے چرنے لگا اور اس کا وہی موٹا پاپی اس کی ہلاکت ہے۔ والسلام علیک۔ (۳۱۳، روشن تا۔)

فانی کا نقصان کر کے باقی کا نفع حاصل کرو

خلف بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے اس معاملہ میں غور کر لیا ہے جب میں دنیا چاہتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب چاہتا ہوں تو دنیا کا نقصان ہوتا ہے، پس جب معاملہ اسی طرح ہے تو فانی کا نقصان اٹھاؤ۔ (۳۱۳ روٹن سارے)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اٹھ جانے کا دور

”حسن بصری رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دست حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے عالم اور قاری حکمرانوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملائیں گے اور امت کے نیک لوگ (از راہ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) برے لوگوں کو امیدیں نہیں دلائیں گے لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اٹھالے گا پھر ان میں کے جبار و قہار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں بدترین عذاب کا حرا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا۔“ (کتاب الرقائق لابن الہاک)

پانچ چیزوں کا حساب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم (حساب کے موقع سے) نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا اور (ان پانچ میں دو یہ بھی ہیں کہ) اس کے مال کے متعلق بھی (سوال ہوگا) کہ کہاں سے کمایا (یعنی حلال سے یا حرام سے) اور کہاں خرچ کیا؟ الخ (ترمذی)

سچا تاجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچ بولنے والا امانت والا تاجر (قیامت میں) پیغمبروں اور ولیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی و دارمی و دارقطنی)

اقتدار

اگر انسان یوں کہے کہ بھئی نہ میں بادشاہ نہ تو بادشاہ ہم سب کا بادشاہ اللہ ہے، قانون اس کا ہے میں تو چلانے والا ہوں۔ سب کے دلوں میں عظمت بیٹھ جائے گی تو اپنی جاہ پسندی اپنے اقتدار دوسری مخلوق پر لا نہیں سکتے، لیکن زور دباؤ میں آ کے اپنا اقتدار چلاتے ہیں تو مخلوق فکر میں رہتی ہے کہ کوئی موقع پڑے تو اس کے اقتدار کو ختم کر دو پلٹ دو۔ اس نے پارٹیاں بنالیں اس نے ایجنسی شین شروع کیا اس نے پبلک کو ہموار کیا، بغاوت پھیلانے کی تو یہ جو بد نظمی ملک میں ہوتی ہے اس کا سبب ہم ہیں، اللہ کی حکومت سبب نہیں۔ (جواہر نیہم الاسلام)

رحمت خداوندی کی وسعت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا کہ: ”خدا تعالیٰ ہی سے بھیک مانگا کرو“ حاضرین میں سے کسی نے کہا حضرت! اگر کسی کے پاس کاسہ گدائی بھی نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ حضرت تھانویؒ نے فرمایا: ”خالی ہاتھ اس کا بارگاہ میں پہنچ جائے“ کاسہ بھی وہیں سے مل جائے گا“ (حکایات اسلاف)

نیکی کا بدلہ نیک ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک سانپ کسری بادشاہ کے تخت کے نیچے داخل ہوا لوگوں نے اس کو مار ڈالنا چاہا۔ لیکن کسری نے ان کو اس سے منع کیا اور اپنے سرداروں سے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اس سانپ کے پیچھے جائے۔ چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو رہا۔ پھر وہ سانپ ایک کنویں پر آیا اور اس کنویں اور اس آدمی کی طرف دیکھنے لگا۔ پس اس آدمی نے سانپ کا مقصد معلوم کیا اور کنویں میں جھانکا۔ وہاں اس نے ایک مرا ہوا سانپ اور اس کے اوپر ایک بچھو دیکھا اس آدمی نے اس بچھو کا قصد کیا۔ اور اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد وہ سانپ شاہ کسری کی طرف متوجہ ہوا اور اس سانپ نے اپنے منہ سے بادشاہ کے سامنے ایک بیج ڈال دیا چنانچہ کسری نے اس کو بویا اور اس سے ناز بوجھا۔ اور کسری کو زکام بہ کثرت ہوتا تھا پس اس نے نازیوا استعمال کیا اور اس سے اچھا ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

مجسمہ رحمت

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اللہ اکبر رحمۃ مجسمہ تھے۔ کیسا ہی کوئی بد حال ہو جس پر ہم کفر کا فتویٰ لگا دیں وہ اس کے فعل کی تاویل فرماتے تھے۔ حضرت کا مذاق طبیعت ہی اس قسم کا تھا اور سب اس کا غلبہ تواضع تھا کہ کسی کو اپنے سے کم نہ سمجھتے تھے تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ایک شخص نے حضرت کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ لکھا تھا۔ پڑھنا شروع کیا اور حضرت کے چہرے سے برابر آثار کراہت کے ظاہر ہو رہے تھے جب قصیدہ پورا پڑھ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ میاں کیوں جوتیاں مارا کرتے ہو۔ (قصص الاکابر حضرت تھانوی)

کیا ایسا بھی ہوگا؟

”مویٰ بن ابی یسٰی مدینی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نو جوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھیلا لگ جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: نہیں اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تم بھلائی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں! اور اس سے بھی بدتر اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے۔“ (کتاب لڑکا حق لا بن مبارک)

لاح محتاجی ہے

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ لالچ محتاجی ہے، مایوسی بے پرواہی ہے اور آدمی جب کسی شے سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس سے مستغنی ہو جاتی ہے۔“ (۳۱۲ روش ستارے)

دوزخ سے آڑ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو کر (اور) اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو وہ قربانی اس شخص کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی۔ (طبرانی کبیر)

حکیم الامت رحمہ اللہ کے قواعد کی حقیقت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر دارالعلوم کراچی اپنے والد محترم مولانا محمد یونس صاحب مدرس دارالعلوم دیوبندؒ کی معیت میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ یہاں آتا ہوا اس لئے ڈرتا تھا کہ یہاں بہت قواعد و ضوابط ہیں ان کی پابندی کیسے ہوگی۔ حضرت حکیم الامت نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ: بھائی مجھے تو خواہ مخواہ لوگوں نے بدنام کیا ہوتا ہے۔ میں از خود کوئی قاعدہ ضابطہ نہیں بناتا۔ لوگوں کی غلط روش نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ آنے والوں کو کسی وقت اور قاعدہ کا پابند کراؤں ورنہ یہ تو مجھے کسی وقت ایک دفعہ اللہ کا نام بھی نہ لینے دیں دوسرے کام اور آرام کا تو ذکر کیا۔

پھر فرمایا تم تو میری اولاد کی جگہ ہو تمہیں کیا فکر ہے۔ جب چاہو آیا کرو اور میرے یہاں جو قواعد و ضوابط ہیں ان سے مستثنیات اتنے ہیں کہ مستثنیٰ منہ سے بڑھ جات ہیں۔ تم بے فکر ہو۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ (حکیم الامت) کی اس شفقت اور لطف و کرم نے پہلی مرتبہ میرے دل میں ایسا گھر کر لیا کہ وہاں سے لو نے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ف: بزرگوں سے دور رہ کر لوگ یک طرفہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ وہ بڑے سخت ہیں حالانکہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت قلب کے میاں پر عمل نہ کرنا چاہئے۔

مسائل کے مطابق جواب

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ۔ ”نمز پانچ وقت کی کیوں مقرر ہوئی؟“

حضرت نے تھانوی بطور غلطی کے ان سے پوچھا کہ۔ اول یہ بتائیے کہ آپ کی ناک چہرے پر کیوں لگائی گئی کمر پر کیوں نہیں لگائی گئی جب اس ترتیب کے وجوہ اور مصالح سب آپ کو معلوم ہو جائیں تو اس کے بعد اوقات نماز کی تعیین کے مصالح دریافت کیجئے۔

فائدہ جس کوفن سے مناسبت نہیں ہوتی اس کا بولن ہمیشہ بے موقع ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ (حکایات اسلاف)

دشمن کے ذریعہ نجات

صاحبِ قلوبی بیان کرتے ہیں کہ طارق صادق کا۔ صادق اس وجہ سے نام رکھا گیا کہ جب وہ بیکار ہو کر اندھے کنوئیں میں گر پڑے تو اس کنوئیں پر چند حاجیوں کا گزر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کنوئیں کا منہ بند کر دیں تاکہ اس میں کوئی نہ گرے طارق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو چپ رہ چنانچہ وہ خاموش رہے۔ حاجیوں نے اس کو بند کر دیا اور وہاں سے چل دیئے۔ وہ کنواں بہت ہی تار و تار یک ہو گیا اس کے بعد انہوں نے کیا دیکھا کہ پاس ہی دو چراغ موجود ہیں۔ پس وہ ان کی روشنی میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا ڈوہان کی طرف متوجہ ہے جی میں کہا کہ اس وقت سچا جھوٹے سے ظاہر اور ممتاز ہوگا۔ پس جب وہ ان کے پاس پہنچا تو ان کو گمان ہوا کہ یہ کھالے گا یہاں تک کہ وہ کنوئیں کے دہانہ کی طرف چڑھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی دم ان کی گردن میں ڈال کر پاؤں کے نیچے کی اور ڈول کی طرح اٹھایا اور کنوئیں کے منہ پر جو کچھ تھا ان سب کو دور کر کے انہیں زمین کی طرف کھینچ لیا۔ پھر اپنی دم گردن سے نکالی پس انہوں نے ایک ہاتھ سے سناوہ کہتے تھا کہ یہ تیرے رب کی مہربانی ہے کہ اس نے تیرے دشمن کے ذریعہ تجھ کو نجات دی۔ پس ان کا نام صادق رکھا گیا۔

تعظیم باری تعالیٰ

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحبِ قدس سرہ پاؤں پھیلا کر نہ سوتے تھے کسی خادم نے کہا کہ حضرت آپ پاؤں کیوں نہیں پھیلاتے۔ فرمایا کہ کوئی اپنے بادشاہ کے سامنے پاؤں بھی پھیلا کر تباہ ہے۔ (ہمس الاکابر عظیم الامت قنونی)

دین کی باتوں کو الٹ دیا جائے گا

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ دین کی سب سے پہلی چیز جو برتن کی طرح الٹی جائے گی وہ شراب ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے فرمایا: کوئی اور نام رکھ کر اسے حلال کر لیس گئے۔“ (رواہ الدارمی مکتوۃ شریف ص ۴۶۰)

دل کی نرمی اور سختی

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”اللہ کی قسم میرا دل اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں نرم ہو گیا ہے حتیٰ کہ وہ مکھن سے بھی زیادہ نرم ہے اور میرا دل اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سخت ہو گیا ہے، حتیٰ کہ پتھر سے زیادہ سخت ہے۔“ (۳۳ روشن سدرے)

قربانی کا اجر

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی یا روحانی باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (حکم)

قربانی نہ کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قربانی کر نیکی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آوے۔ (حکم)

اصاغر نوازی

حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ صاحب فراش ہونے سے قبل خود ہی فتوؤں کے جوابات تحریر فرمایا کرتے تھے مگر جب سے علالت کا سلسلہ شروع ہوا اور جب دیکھا کہ بیماری دائمی صورت اختیار کر گئی تو اس وقت حضرت نے یہ کام ترک فرمایا اور دوسروں کے سپرد فرمایا۔ کافی عرصے تک مختلف اصحاب علم انجام دیتے رہے۔ اب یہ کام حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہ کے سپرد ہے۔ اس درمیان میں جو صاحب بھی حضرت سے مسئلہ پوچھتے تھے تو فرماتے تھے کہ بھائی یہ کام میں نے بہت دنوں سے ترک کر دیا ہے اور اب مسائل بھی مستحضر نہیں رہے۔ اس لئے نیچے کی منزل میں جا کر مفتی صاحب سے دریافت کرو۔ (مذکرہ حسن ص ۶۶)

پندرھویں شب کی فضیلت

صاحبِ قلبو بی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سیر و سیاحت میں تھے کہ انہوں نے ایک بلند پہاڑ کی طرف دیکھا اور اس کا قصد کیا تا گاہ اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک ایسا سخت پتھر دیکھا جو دودھ سے زیادہ سفید تھا وہ اس کے گرد پھرنے لگے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ تم وہی دوست رکھتے ہو جو کچھ تم دیکھ رہے ہو میں اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات تمہارے واسطے ظاہر اور بیان کروں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہاں اے میرے رب۔ پس وہ پتھر شق ہوا اور اس سے ایک ایسا بزرگ ظاہر ہوا جس کے بدن پر بال کا کرتہ تھا۔ اس کے ہاتھ میں سبز چھتری تھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے انگوڑے تھے۔ اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تعجب کیا اور کہا اے شیخ یہ کیا شے ہے۔ شیخ نے کہا یہ میرا رزق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اس پتھر میں تم کب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو اس نے کہا کہ چار سو برس سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے معبود اے میرے آقا کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ تو نے کوئی مخلوق اس سے افضل پیدا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اگر کسی شخص نے شعبان کا مہینہ پایا اور اس نے پندرہویں شعبان کی رات کو نماز پڑھی تو اس کی یہ عبادت میرے نزدیک اس چار سو برس کی عبادت سے افضل ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوتا۔

زندگی کی تین نعمتیں

حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں یہ پسند کرتا کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس جا چکا ہوتا، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی گردن اللہ تعالیٰ کے لئے جھکا تا ہوں۔ یا میں ایسی مجلسوں میں بیٹھتا ہوں جس میں پاکیزہ کلام ایسے چھاٹا جاتا ہے جیسے عمدہ چھوہارے چائے جاتے ہیں یا یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جاتا ہوں۔ (۳۱۴ رشتارے)

سلامت قلب

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص آئے۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ مجھے مدینہ جانا ہے کس طرف کو جاؤں فرمایا کہ بیوے کو جاؤ۔ دوسرا ایک اور آیا اس نے بھی مشورہ لیا اس کو کہا کہ سلطانی راستہ کو جاؤ سو جس کو بیوے کے راستے جانے کے لئے فرمایا تھا وہ بھی کسی مصلحت سے سلطانی ہی راستہ کو گیا اور حضرت کے مشورے پر عمل نہ کیا۔ اس کو ویسے بھی بہت تکلیف ہوئی اور بدوہس سے بھی سابقہ پڑا اور ان سے الگ تکلیف پہنچی اور جس کو سلطانی راستے کا مشورہ دیا تھا وہ راحت سے چلا گیا حضرت سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ آپ نے اس کو اس راستے کا مشورہ دیا اور اس کو دوسرے راستے کا اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا کہ جب پہلا آیا میرے دل میں وہی آیا جو اس کو بتایا اور جب دوسرا آیا میرے دل میں اس وقت وہی آیا جو اس کو مشورہ دیا سو ایسے شخص سے واقعی غلطی کم ہوتی ہے۔ (تھمس کا بیکیم استخوانی)

بزرگوں کی محبت کے الوان

فرمایا حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ بزرگان دین جب کسی پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کو نکالتے ہیں تو بظاہر خفا ہوتے ہیں۔ اس کی اصلاح کے لئے اور حقیقت اس کو کشش فرماتے ہیں اور جب بھی دل سے خفا ہوتے ہیں تو پھر اس شخص کی طرف میلان ہی نہیں ہوتا اور محروم رہتا ہے بزرگوں کی طرف سے تمہارا متوجہ ہونا اسی وجہ سے ہے کہ وہ تم سے محبت فرماتے ہیں اصل یہی ہے کہ بظاہر تمہاری کشش معصوم ہوتی ہے۔ (تھمس کا بیکیم استخوانی)

بتابہی کی اصل بنیاد

”حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی پھر تم ایک دوسرے پر اس پر حرص کرنے لگو جس طرح پہلی امتوں نے حرص کی پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر ڈالے جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کر دیا۔“ (مفتوحہ شریف ص ۴۰۰)

وقت سے پہلے اپنا محاسبہ کر لو

حضرت حاجت بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے نفسوں کا وزن کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا وزن کیا جائے اور ان کا محاسبہ کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے کیونکہ تمہارا اپنے نفسوں کا محاسبہ اور بڑی پیشی کی تیاری کل تمہارے نفسوں کے محاسبہ کو تم پر آسان کر دے گی۔ یومئذ تعر ضون لا تخفی منکم خافیۃ (الحاقہ: ۱۸) (جس روز (خدا کے رو برو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے) (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی) (۳۱۳ روئے ستارے)

یہود و نصاریٰ کی نقالی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی ٹھیک پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے تو تم بھی اس میں گھس کر رہو گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پہلی امتوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا: اور کون؟ ایک روایت میں ہے کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی اس قماش کے لوگ ہوں گے۔ (معاذ اللہ)

(تحف علیہ مکتوۃ شریف ص ۳۵۸)

بیوی کی طرف سے قربانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بقر عید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

امت کی طرف سے قربانی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک دُنْبہ کی اپنی طرف سے قربانی فرمائی اور) دوسرے دُنْبہ کے ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں سے مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔ (موصیٰ وکبیر واسطہ)

بانی تبلیغ رحمہ اللہ کا اخلاص

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے والد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ بستی نظام الدین میں رہتے تھے۔

”ایک روز نماز کا وقت آگیا اور کوئی دوسرا شخص موجود نہ تھا

جس کے ساتھ آپ جماعت کرتے اس لئے کسی نمازی کی تلاش میں مسجد سے باہر نکلے کچھ لوگ میوانی میوات سے آرہے تھے اور تلاش روزگار کی خاطر دہلی جا رہے تھے“
آپ ان کو مسجد میں لے آئے۔ لیکن وہ مسلمان ہونے کے باوجود دین و مذہب سے بالکل بے خبر و نا آشنا تھے۔ وہ چونکہ مزدوری کے لئے جا رہے تھے اس لئے جو مزدوری ان کو دہلی میں ملتی اس پر آپ نے ان کے اپنے پاس ٹھہرایا۔

”پھر ان کو دین سکھاتے اور قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور شام کو ان کی مزدوری کے پیسے اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔“ (ماہنامہ الرشید)

عصمت انبیاء علیہم السلام

فشرمایا: حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ ہر قلب کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب شیطان ہوتا ہے فرشتہ خیر کی طرف لاتا ہے اور شیطان شر کی طرف اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کی بھی بائیں جانب شیطان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہے ولکنہ اسلم یا ولکسی اسلم لیکن میں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہوں۔ یا وہ میری خیر سے مغلوب ہو کر خود اسلام لے آیا تو ایک بے مواد کا ہونا یہ تخلیق کا کمال ہے اگر مادہ بالکل نہ ہو تو خلقت کا کل نہ ہوگی اور خلقت نہ ہو تو مادہ کامل نہیں ہو سکتا لیکن انبیاء میں مقاومت اور مخالفت نفس کی اتنی طاقت ہوتی ہے کہ سارے اے لمر کی مخالفت نفس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تو کچھ انبیاء علیہم السلام کا عزم مضبوط ہوتا ہے اور ادھر حفاظت خداوندی شامل حال ہوتی ہے کہ شر کو پاس نہیں آنے دیتی۔ اسی لئے وہ ان کے حق میں کمال بنا۔

انبیاء کا عزم اور مجاہدہ اتنا قوی اتنا ہے کہ ان پر شر کا اثر نہیں ہوتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے مادے میں خود ہی اعتدال رکھا گیا ہو اور ان کے اندر ہر قسم کا اعتدال ہی اعتدال ہو۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اہل بصیرت کی نظر میں مقام

ایک صاحب نے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت کتابوں میں بھی آپ کا نام آیا ہے (کسی عبارت میں ایسا جملہ تھا کہ بالہ ادا اللہ ایسا ہوا) مزاحاً فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے اعراض کرے کبھی نہ آجائے۔ حضرت کے ہاں نہ جبہ تھانہ خاص لباس تھا دیکھنے سے تھانہ بیون کے ایک شیخ زادے معلوم ہوتے تھے مگر اہل بصیرت کی نظر میں ایک شان تھی۔ (الاقاضات النیمہ ص ۵۵ المخطوط نمبر ۱۳۵)

جاہل مفتی

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے بلکہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے“ ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ص ۳۳)

امارت کے معاملہ کی نزاکت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی کئے گئے تو میں ان کے پاس حاضر ہوا میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو خوشخبری ہو یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ سے شہر آباد کرائے، آپ کے ذریعہ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرائیں اور رزق پھیلایا۔ فرمایا اے ابن عباس کیا تم امارت کے معاملات میں میری تعریف کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا امارت میں بھی اور اس کے علاوہ میں بھی فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کاش میں امارت کے معاملہ سے ایسے ہی نکلوں جیسے داخل ہوا تھانہ مجھے کوئی اجر ملے اور نہ ہی کوئی سزا۔ (۳۳ روشن ص ۷۷)

قربانیوں کو موٹا کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی قربانیوں کو خوب قوی کیا کرو (یعنی کھلا چلا کر)۔ کیونکہ وہ پہل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ (کنز العمال)

اتباع شریعت

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ کا معمول تھا کہ پورے رمضان شب بیداری فرماتے تھے اور قرآن کریم نفلوں میں سماعت فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے اس کی جماعت میں شرکت کی خواہش ظاہر کی تو اس کی اجازت نہیں دی گھر کا دروازہ بند کر کے اندر حافظ کفایت اللہ صاحب کی اقتداء میں قرآن مجید سنتے تھے پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھا تو معمول یہ بنالیا کہ: "فرض نماز مسجد میں باجماعت پڑھ کر مکان پر تشریف لے آتے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد تراویح میں پوری رات قرآن شریف سنتے تھے۔ مکان پر جماعت ہوتی تھی جس میں چالیس پچاس آدمی شریک ہوتے تھے" حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ: "یہ احقر خود بھی حضرت کی اسارت ماننا سے پہلے دو سال اس جماعت میں شریک رہا ہے جو تراویح کی جماعت تھی۔ نفل تہجد کی جماعت کو حضرتؒ نے گوارا نہیں فرمایا" (بینات ص ۱۳۳)

اکابر کا احترام

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ جب کانپور سے تعلق چھوڑ کر وطن واپس آئے تو ان کے ذمہ ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب قرضہ تھا۔ حضرت تھانویؒ نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ: "حضرت! دعا فرمادیں کہ قرض اُتر جائے" حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا: "اگر ارادہ ہو تو (دارالعلوم) دیوبند ایک مدرس کی جگہ خالی ہے" میں وہاں لکھ دوں" حضرت تھانویؒ نے عرض کیا کہ: "حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ جب کانپور سے تعلق چھوڑ دو تو پھر کسی جگہ ملازمت کا تعلق نہ کرنا لیکن اگر آپ فرمادیں تو میں کر لوں گا اور یوں خیال کر لوں گا کہ یہ بھی حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحبؒ کا ہی حکم ہے۔ گویا ایک ہی ذات کے دو حکم ہیں۔ مقدم منسوخ ہے اور مؤخر باخ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا: "نہیں" نہیں جب حضرت (حاجی صاحبؒ) نے ایسا فرمادیا ہے تو ہرگز اس کے خلاف نہ کریں باقی میں دعا کرتا ہوں۔ الکلام الحسن ج ۱ ص ۱۰۶۔

رمضان اور شش عید کے چھ روزوں کی برکت

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں تین سال مقیم رہا۔ اہل مکہ سے ایک شخص تھا جو ہر روز دوپہر کے وقت مسجد حرام میں آتا تھا۔ پس طواف کرتا تھا اور دو رکعت نماز پڑھتا تھا پھر مجھ کو سلام کرتا تھا اس کے بعد گھر واپس جاتا تھا۔ چنانچہ اس سے مجھے محبت اور الفت ہو گئی اور میں اس کے پاس آنے جانے لگا وہ بیمار ہو گیا تو اس نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو آپ بذات خود مجھے غسل دیجئے۔ میری نماز جنازہ پڑھیے اور مجھے دفن کیجئے اس رات مجھے میری قبر میں تنہا نہ چھوڑیئے اور منکر و نکیر کے سوال کے وقت مجھے توحید تلقین کیجئے۔ میں اس کا ضامن ہو گیا چنانچہ جب وہ مر گیا تو جو کچھ اس نے مجھے حکم دیا تھا وہ سب میں نے کیا اور اس کی قبر کے پاس سویا۔ میں کچھ خواب اور کچھ بیداری کی حالت میں تھا کہ میں نے ہاتف غیبی کی ندا سنی ”اے سفیانؓ نہ تو میری تلقین کی اس کو حاجت ہے اور نہ تیری مواسات کی اس کو ضرورت ہے اس لئے کہ ہم نے خود اس سے انس کیا۔ اور اس کو تلقین کی میں نے کہا کہ اس تلقین کی کیا حاجت ہے آواز آئی اس کی وجہ اس کے ماہ رمضان کے روزے اور ان کے بعد ہی شوال کے چھ روزے یعنی رمضان اور شش عید کے روزوں کی برکت سے اس کو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو کسی کو نہ دیکھا۔ پھر میں نے وضو کیا نماز پڑھی اور سو گیا۔ پس پہلی طرح دیکھا اور ایسا ہی تین مرتبہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے پہچانا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے شیطان کی طرف سے نہیں۔ اس کے بعد میں اس کی قبر سے واپس آیا اور کہا کہ میرے معبود اپنے احسان و کرم سے مجھے بھی ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

امیر المؤمنین نے پیوند لگی قیص پہن کر خطبہ دیا

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت میں ایک دفعہ اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ پر ایک ایسی چادر تھی جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (۳۳۳ روشن ستارے)

۱۶۴ ایک مسئلہ کی تحقیق

(۱) فرمایا کہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے ما انت بمسمع من فی القبور کے متعلق ایسی تقریر فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں نفی سماع اجسام کی گئی ہے۔ سماع روح کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ قبر میں تو جسم ہی ہے نہ کہ روح۔ پس اس آیت سے سماع موتی متنازعہ فیہ میں عدم سماع پر احتجاج نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے خود فرمایا کہ نفی سماع سے سماع نافع مراد ہے سو وہ ظاہر ہے یعنی مردے سننے پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ ان کا مقام دارالعمل نہیں ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ کفار کے عدم سماع کو بیان کرنا مقصود ہے اور ان کے عدم سماع کو عدم سماع موتی سے تشبیہ دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ کفار سننے میں مگر عمل نہیں کرتے (حسن العزیز جلد دوم)

(۲) فرمایا کہ: مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کی حکایت یاد آئی۔ شاہ صاحب مسجد میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حسب معمول حدیث کا درس ہو رہا تھا کہ ایک طالب علم وقت سے دیر کر کے سبق کے لئے آئے۔ حضرت شاہ صاحب کو مشکشف ہو گیا کہ جنبی ہے۔ غسل نہیں کیا۔ وہ طالب علم معقولی تھے۔ معقولی ایسے ہی لاپرواہ ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب نے مسجد سے باہر روک دیا اور فرمایا کہ آج تو طبیعت ست ہے۔ جمنہ پر چل کر نہائیں گے۔ سب لنگیاں لے کر چلو۔ سب لنگیاں لے کر چپے اور سب نے غسل کیا اور وہاں سے آ کر فرمایا تاغامت کر دیکھ پڑھ لو۔ وہ طالب علم ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔ اہل اللہ کی یہ شان ہوتی ہے۔ کیسے لطیف انداز سے اس کو امر بالمعروف فرمایا۔ (امثال مرثیہ دوم)

بد سے بدتر دور

”زبیر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان مصائب کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے پیش آ رہے تھے انہوں نے سن کر فرمایا: صبر کرو تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے بھی بدتر ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔“ (رواہ البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حنظل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو بٹے قربانی کئے اور فرمایا ان میں ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے ان سے (اس کے متعلق) گفتگو کی انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کا حکم دیا ہے میں اس کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

ایک مرض کا علاج

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں ایک صاحب ضلع انبالہ سے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: ”میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں مگر میرے اندر بہت بولنے کا مرض بھی ہے اس کا علاج چاہتا ہوں“ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے دریافت فرمایا: ”زبان خود بخود چلتی ہے یا چلانے سے چلتی ہے“ تو وہ شخص نے عرض کیا: سبھی! چلانے سے چلتی ہے“ حضرت نے فرمایا کہ: ”بھائی! یہ تو تمہارے اختیار میں ہے مت چلاؤ“ حاضرین مجلس اس وقت حیران تھے کہ ایک منٹ میں حضرت نے طالب کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا اور اسے مشکل مرض کا علاج چٹکیوں میں کر دیا یکے ذمے نے مسیحیح بالولیا بہتر از صد سالہ طاعت۔ بدید۔ (قول بلیل حصہ ۳)

اکرام مہمان

فرمایا کہ مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی کے یہاں جب کوئی مہمان آتا تو پوچھ لیتے کہ کھانا کھا کر آئے ہو یا یہاں کھاؤ گے۔ اگر اس نے کہا یہاں کھاؤں گا تو پوچھتے کہ تازہ پکوا جائے یا رکھا ہوا کھاؤ گے اگر اس نے کہا کہ تازہ کھاؤں گا تو پوچھ لیتے کہ کونسی شے مرغوب ہے۔ جو چیز مرغوب ہوتی وہی پکوا دیتے۔ یہ کس قدر آرام دہ بات ہے۔ (ص ۷۷ حسن العزیز جلد چہارم)

تباہ کن گناہوں پر جرأت

”حضرت انس اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظر میں تو بال سے بھی باریک (یعنی معمولی) ہوتے ہیں مگر ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ”تباہ کن“ شمار کیا کرتے تھے۔“ (رواہ البخاری)

احساس ذمہ داری

حضرت داؤد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر فرات کے کنارے کوئی بکری فضول مر جائے تو میرا خیال ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے پوچھیں گے۔ (۳۱۳ روشن حارے)

حلال کمائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی کی تلاش کرنا فرض ہے بعد فرض (عبادت) کے۔ (بخاری)

دنیا چار شخصوں کیلئے ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا چار شخصوں کے لیے ہے (ان میں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی سو وہ اس میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے حقوق پر عمل کرتا ہے یہ شخص سب سے افضل درجہ میں ہے۔ (ترمذی)

رحمت خداوندی کی امید

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلویؒ سے ایک شخص نے کہا کہ: ”اب آپ تو آپ بوڑھے ہو گئے“ آپ نے ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ: ”الحمد للہ اب قریب وقت آیا“ ف: اس حکایت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اُن کو اعمال کے مقبول ہونے پر ناز ہوتا ہے اس لئے احتمال مواخذہ نہ ہونے سے خوش رہتے ہیں استغفر اللہ ناز کی مجال کس کو ہے بلکہ وہ خوشی صرف اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آخرت کو اپنا گھر سمجھتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ ان کو دار و گیر کا اندیشہ ہوتا ہے یا نہیں تو سمجھو کہ اندیشہ ضرور ہوتا ہے لیکن رحمت خداوندی سے امید بھی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر چھوٹ جائیں گے۔“ (۵۰ ہمنامہ الامداد ص ۷)

بچپن کی کرامت

فرمایا کہ جب شاہ صاحب (مولانا فضل الرحمان صاحب) شیر خوار تھے۔ تو اپنی والدہ کو ایسی جگہ جہاں ڈھولک وغیرہ بجتی ہوئیں بیٹھے دیتے تھے۔ خوب رونا پینا پچاتے تھے اور ان کو اٹھا کر چھوڑتے تھے۔ (تھیں الا کا: حکیم الامت قانونی رحمہ اللہ)

علماء اور حکام

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہوگی جو دین کا قانون خوب حاصل کرے گی اور قرآن بھی پڑھے گی، پھر وہ کہیں گے آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جا کر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح ان حکام کے پاس جا کر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔“ (ابن ماجہ ص ۲۲)

خوف و امید

حضرت یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آسمان سے کوئی آواز دینے والا آواز دے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہو گے مگر ایک آدمی نہیں ہوگا تو مجھے خوف ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہوں اور اگر کوئی آواز دینے والا آسمان سے آواز دے کہ تم سب جہنم میں داخل ہو گے مگر ایک آدمی نہیں جائے گا تو مجھے امید ہے کہ وہ ایک میں ہوں گا۔ (۳۱۳، ردہ ص ۷۷)

مال کی آمد و خرچ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال خوش نما خوش مزہ چیز ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے۔ (بخاری و مسلم)

معاملات

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی قدس سرہ کی خانقاہ میں شہد کی بوتل رکھی تھی آپ نے انگلی سے شہد چکھ لیا۔ فوراً احساس ہوا کہ غیر کا مال ہے پوچھا یہ کس کی ہے ایک صاحب بولے تو فرمایا: ”میں تم سے معافی چاہتا ہوں کہ بے اجازت انگلی لگائی ہے“ وہ کہنے لگے: ”حضرت! یہ آپ ہی کا مال ہے۔ آپ کے لئے لایا ہوں“ یہ سن کر حضرت کا اضطراب دور ہوا۔ (ماہنامہ تبصرہ)

اشرف المخلوقات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی شیر سے بھاگا اور کنویں میں گر پڑا۔ اور اس پر شیر گرا شیر نے کنویں میں ایک ریچھ دیکھا۔ تو اس سے کہا کہ یہاں تم کو کتنے دن ہوئے ریچھ نے جواب دیا کہ چند دن ہوئے اور حال یہ ہے کہ بھوک مارے ڈالتی ہے۔ (یہ سن کر) شیر نے اس سے کہا کہ آؤ ہم تم اس انسان کو کھائیں۔ پس ہماری بھوک کو یہ کافی ہوگا۔ اس کے بعد ریچھ نے اس سے کہا کہ جب ہم کو دوسری مرتبہ بھوک لگے گی تو پھر ہم کیا کریں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اس آدمی سے یہ قسم کھائیں کہ ہم اس کو ایذا نہ دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ ہماری رہائی میں حیلہ اور تدبیر کرے گا۔ اس لئے کہ یہ حیلہ اور تدبیر میں ہم سے بہت زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ دونوں نے آدمی سے قسم کھائی اس نے ان کی رہائی کی تدبیر نکالی حتیٰ کہ خود بھی رہا ہو گیا۔ اور ان دونوں کو بھی رہائی دی۔ معلوم ہوا کہ ریچھ کی نظر اور رائے شیر کی نظر سے بھی زیادہ تیز تھی۔

ضرورت کی چیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں صرف اشرفی اور روپیہ ہی کام دے گا۔

نیکی کا صحیح معیار

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بیٹے میں نیکی نہیں جانی جاتی تھی حتیٰ کہ وہ بات کہتے یا عمل کرتے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

ایک خواب کی تعبیر

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کے ایک غلام تھے جو شبی سے سنی ہو گئے تھے انہوں نے اپنا خواب حضرت حاجی صاحب سے بیان کیا کہ گویا میں مسجد میں قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ تم کوئی عمل دنیا کے لئے مسجد میں بیٹھ کر کرتے ہو۔ اس سے مسجد ملوث ہوتی ہے۔ (تھمس کا ایک سہادت حضرت تھامس)

اندھا دھندل

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آ جائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا عرض کیا گیا: ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: فساد عام ہوگا قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔“ (رواہ مسلم ص ۳۹۴ ج ۲ مشکوٰۃ شریف ص ۳۶۲)

ظاہر و باطن کی عداوت

حضرت ابن حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہواے اللہ! میرے پوشیدہ حالات میرے ظاہری معاملات سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو عہدہ بنا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

عمل بالحدیث کے مدعی کا حال

فرمایا ایک مرتبہ مولانا کے یہاں ایک غیر مقلد مولوی صاحب آ گئے کہ دیکھوں مولانا سنت کے پابند ہیں یا نہیں۔ جب ہی جا کر مسجد میں بیٹھے ہیں اور مولانا نے آڑے ہاتھوں لیا کہ تم نے تحیۃ المسجد تو پڑھی نہیں۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ مولانا بہت ہی قبیح سنت تھے۔ حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے مگر کوئی ضابطہ نہیں تھا کبھی فرمایا کہ بھائی بخاری شریف اٹھا لاؤ کبھی فرمایا کہ طحاوی شریف اٹھا لاؤ۔ (حصہ ۱ کا برہنہ امامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ)

خطبہ فاروقی

حضرت ابوہریرہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو! سن لو کہ میں ایک بلائے والا ہوں جس تم لیکر ہو اے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے میں روکنے والا ہوں مجھے سخی کر دے اور میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر دے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا استغناء

ایک مرتبہ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن کے مولوی نواب فیض الدین صاحب ایندوکیٹ کی لڑکی کی شادی میں تشریف لے گئے۔ چونکہ نواب صاحب اور ان کے خاندان کو علمائے دیوبند کے ساتھ قدیم رابطہ اور قلبی علاقہ تھا۔ اس لئے شاہ صاحب حیدر آباد دکن تشریف لے گئے۔ دوران قیام میں بعض لوگوں نے چاہا کہ حضرت شاہ صاحب اور نظام حیدر آباد دکن کی ملاقات ہو جائے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی فرمایا۔

”مجھ کو ملنے میں عذر نہیں لیکن اس سفر میں میں نہیں ملوں گا کیونکہ اس سفر کا مقصد نواب صاحب کی بچی کی تقریب میں شرکت تھا اور بس اور میں اس مقصد کو خالص ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہر چند لوگوں نے کوشش کی اور ادھر نظام حیدر آباد دکن کا بھی ایما تھا۔ مگر حضرت شاہ صاحب کسی طرح رضامند نہیں ہوئے۔ (حیات نورسہ ص ۱۷۰)

سائل کو مایوس کرنے کا انجام

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کے کھانے میں بھنا ہوا مرغ تھا۔ پس ایک سائل نے اس کے پاس کھڑے ہو کر سوال کیا۔ لیکن اس شخص نے اس کو ناکام واپس کیا۔ وہ شخص صاحب دوست اور مال کثیر کا مالک تھا پھر اس کے اور اس کی بی بی کے درمیان میں جدائی اور طلاق واقع ہوئی اور اس عورت نے دوسرے سے نکاح کیا۔ چنانچہ شوہر دوم کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے بھن بھنا ہوا مرغ تھا۔ ناگاہ اس کے پاس ایک سائل نے کھڑے ہو کر سوال کیا اس نے اپنی بی بی سے کہا کہ اس سائل کو بھنا ہوا مرغ دے دو۔ اس نے مرغ کو فقیر کے حوالہ کیا۔ اور اس کو غور سے دیکھا تو وہ فقیر اس کا پہلا شوہر تھا۔ اس نے اپنے شوہر دوم سے اس کا تذکرہ کیا کہ یہ سائل اس کا پہلا شوہر تھا اور اس عورت نے اس کے سائل کو واپس کر دینے کا قصد بیان کیا۔ اس نے اپنی بی بی سے کہا کہ واللہ وہ سائل میں ہی ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کی نعمتیں اور اس کی بی بی مجھے بخشی کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کمی کی تھی۔

دنیا اور اس کی ذلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کن کئے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گزر ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے لے لے جاوے؟ لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ چیز کے بدلے بھی لے جاوے آپ نے فرمایا قسم اللہ کی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔ (مسلم)

ایک حکایت کی وضاحت

فرمایا کہ سید صاحبؒ کے ایک مرید نے کہا کہ میں نے فلاں جگہ دیکھا کہ آپ نے مجھے راستہ دکھایا۔ پس حضرت نے پکار کر سب سے کہا کہ دیکھو بھائی یہ شخص یہ حکایت بیان کرتا ہے تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ مجھ کو اس واقعہ سے اطلاع بھی نہیں میں وہاں ہرگز نہیں تھا پھر ہمارے حضرت والا (پیر مرشد حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے کوئی لطیفہ غیبیہ متمثل کر کے بھیج دیا ہوگا۔ اس سے اس شخص کو ہدایت ہوگئی ہوگی۔ بعض اوقات پیر کا تصور کرتے کرتے بھی پیر نظر آنے لگتا ہے اور عقیدہ خراب ہو جاتا ہے۔ جاہل لوگ پیر کو حاضر و ناظر سمجھنے لگتے ہیں۔ (فصص الاکار بحسب الامت تھانوی رحمہ اللہ)

اختلاف کی نحوست

”امام بیہقی نے بروایت ابن احنفل نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سفینہ بنی ساعدہ کے دن) یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں، کیونکہ جب کبھی ایسا ہوگا انکے احکام و معاملات میں اختلاف رونما ہو جائیگا، ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہو جائے گی اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے اس وقت سنت ترک کر دی جائے گی بدعت ظاہر ہوگی اور عظیم فتنہ برپا ہوگا اور اس حالت میں کسی کے لئے بھی خیر و صلاح نہیں ہوگی“۔ (حیۃ الصحابہ ص ۲۱۱)

مچھر کے پر سے بھی کم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کا فرقو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

احساس مروت

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ جو کہ میاں جی کے نام سے مشہور تھے۔ دیوبند کے ایک نہایت ہی برگزیدہ ہستی تھے۔ مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے ان کا ایک واقعہ نقل فرمایا کہ میاں جی صاحب کا ایک پکا مکان تھا جس کی ہر موسم برسات میں لپائی کرتے تھے۔ اس عرصہ میں وہ میرے ہاں قیام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مفتی صاحب نے عرض کیا کہ۔

حضرت اپنا مکان پختہ کیوں نہیں کروا لیتے تاکہ ہر سال کی تکلیف سے نجات مل جائے۔ میاں جی صاحبؒ نے مفتی صاحب قدس سرہ کو شاباش دی اور فرمایا کہ واقعی نہایت اچھی بات ہے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے فرمایا کہ میں جس محلے میں رہتا ہوں وہاں سارے مکان کچے ہیں۔ اگر میں اپنا مکان پختہ بناتا ہوں تو غریبوں کو اپنی مفلسی کا احساس اور شدید ہو جائے گا۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ (امداد الحق)

صدقہ دوزخ سے برات ہے

صاحب قیوبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خریدی۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس لونڈی کو اپنے گھر سے نکال دیجئے۔ کیونکہ یہ دوزخیوں سے ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کو گھر سے نکال دیا اور انہوں نے کچھ تھوڑا سا خرما اس کے حوالہ فرمایا چنانچہ اس نے آدھا کھایا اور ابھی راستہ ہی میں تھی کہ اس پر ایک فقیر گزرا اور اس نے آدھا خرما جو باقی تھا اس نے اس فقیر کو دے دیا۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اس لونڈی کو واپس کر لیجئے کہ وہ اس صدقہ کی وجہ سے جنتیوں سے ہوگئی۔ واللہ اعلم۔

مدار فیض مناسبت ہے

فرمایا کہ چشموں کے یہاں تصور شیخ نہیں ہے تعجب ہے کہ پھر ان کو وہ لوگ جو تصور شیخ کرتے ہیں۔ بدعتی کیسے کہتے ہیں جب کہ ان میں تو اتنی احتیاط ہے اور وہ لوگ اس کو جائز کہتے ہیں اور کرتے ہیں چشتیہ کے یہاں تو حید و وفا بہت غالب ہے تصور شیخ کی نسبت مولانا شہیدؒ کہتے ہیں۔ ماہذہ التماثل الی انعم لہا عاکفون مولانا اسماعیل صاحبؒ سید صاحبؒ کے اتنے استاد ہیں کہ سید صاحب نے مولانا سے کافیہ پڑھا ہے مگر مولانا باوجود استاد ہونے کے سید صاحب سے بیعت ہوئے اور شاہ صاحب سے مرید نہ ہوئے وجہ اس کی مناسبت اس مناسبت کے لئے کوئی قاعدہ نہیں پڑے نہ ہو اور چھوٹے سے ہو جاوے اور فیض کا مدار مناسبت پر ہے۔ پھر یہ حالت تھی کہ مولانا دہلی شہر کے اندر سید صاحبؒ کی پاکی کے ساتھ بغل میں جو تیاں دبائے ہوئے دوڑتے جایا کرتے تھے۔ یہ ہیں حالات اہل اللہ کے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں خودداری ہے۔ (حسن العزیز جلد چہارم)

مسلمانوں کی خیر خواہی

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعوائے عام ملتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرا اہل اس بندے کے اوپر نہ ڈالنا جس نے تجھے سجدہ کیا ہے کہ وہ اسی کے سبب قیامت کے دن مجھ سے جھگڑا کرے۔ (۳۳۳ روایت ہے)

خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانہ میں میری امت پر ان کے حاکموں کی جانب سے ایسے مصائب ٹوٹ پڑیں گے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ ہو جائے گی اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو کھڑا کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، ان سے زمین والے بھی راضی ہوں گے اور آسمان والے بھی ان کے زمانہ میں زمین اپنی تمام پیداوار اقل دے گی اور آسمان سے خوب بارش ہوگی وہ ان میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔“ (ترمذی ص ۳۶ ج ۲)

اقتدار والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مٹکیں کسی ہوں گی یہاں تک کہ یا تو اس کا انصاف (جو دنیا میں کیا ہوگا) اس کی مٹکیں کھلوادے گا اور یا بے انصافی (جو اس نے دنیا میں کی ہوگی) اس کو ہلاکت میں ڈال دے گی۔ (داری)

دجالی فرقہ

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کہا کریں گے ’تقدیر کوئی چیز نہیں۔ یہ لوگ اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مر جائیں تو انکے جنازہ میں شرکت نہ کرو‘ کیونکہ یہ دجال کا ٹولہ ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ انکو دجال سے ملا دیں۔“ (مسند ابوداؤد دیلمی ص ۵۸ ج ۲)

دنیا کا مال و متاع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کو (حد ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ (احمد بیہقی)

گناہوں کی جڑ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔
(رزین بیہقی عن الحسن مرسا)

انوکھی تمنا

حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ فرما رہے تھے اے اللہ! اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما، اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شہر میں موت عطا کر۔ میں نے کہا یہ کہاں ہو سکتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ جب چاہے عطا کر سکتا ہے۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں سخت قحط اور گرنگی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ملک شام سے ایک قافلہ غلہ لے کر آیا جب مدینہ کے تاجران کے پاس آئے تاکہ ان سے غلہ خریدیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے کیا نفع دو گے تاجروں نے آپ سے کہا کہ ہر دس درہم پر دو درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ مجھے اور زیادہ دو تاجروں نے کہا کہ ہر دس درہم پر چار درہم آپ کو نفع دیں گے آپ نے فرمایا کہ اور زیادہ کرو۔ پس تاجروں نے کہا کہ ہم مدینہ کے تاجر ہیں ہم سے زیادہ اور کون آپ کو دے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک درہم کے عوض دس درہم زیادہ دے گا۔ بیشک میں نے یہ غلہ مدینہ کے فقیروں کے واسطے صدقہ دیا۔ پس ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں اور آپ کے جسم اطہر پر نور کی روشنی چادر ہے۔ چنانچہ میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا مشاق ہوں آپ نے فرمایا کہ اے ابن عباس عثمانؓ نے صدقہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ صدقہ قبول فرمایا ہے اور جنت میں ایک دہن سے ان کا نکاح کیا ہے اور میں اس کی مہمانی کے واسطے بلایا گیا ہوں۔

ایک پہلوان کی اصلاح

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلویؒ نے دیکھا کہ ایک پہلوان مسجد میں آیا اور غسل کرنا چاہتا تھا مؤذن نے اس کو اٹھا لیا کہ: ”نہ نماز کے نہ وضو کے مسجد میں نہانے کے لئے آجاتے ہیں“ مولانا کاندھلویؒ نے مؤذن کو روکا اور خود اس کے نہانے کے لئے پانی بھرنے لگے اور اس سے فرمایا: ”ما شاء اللہ تم تو بڑے پہلوان معلوم ہوتے ہو۔ ویسے تو بہت زور کرتے ہو ذرا نفس کے معاملہ میں بھی تو زور کیا کرو۔ نفس کو دبایا کرو اور ہمت کر کے نماز پڑھا کرو پہلوانی تو یہ ہے“ اتنا سنتا تھا کہ وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو گیا اور اس نے نرم گفتگو کا اس پر اثر ہوا کہ وہ اسی وقت سے نماز کا پابند ہو گیا۔

فائدہ: بعض افراد پر نرمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور سختی سے وہ دین سے بیزار ہو جاتے ہیں اس لئے لوگوں کے حراج کو پیش نظر رکھ کر بات کرنی چاہئے۔ (حکایات اسلاف)

سچے لوگ

فرمایا کہ ایک مرتبہ شاہ فضل الرحمن صاحب فرماتے تھے کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ اچھا ہو گیا۔ بعدہ حضرت قبلہ (سیدنا مولانا و مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے آدمی کیسے سچے اور سیدھے سادے ہوتے تھے کوئی بات بنا کر نہیں کہتے تھے اصلی بات ظاہر کر دیتے تھے نہ کسی بات کا دعویٰ کرتے تھے۔ آج کل تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کیا پرواہ ہے مرنے کی۔ موت تو وصل ہے مرنے سے کیا ڈرتا۔ (حسن احزاب، جلد دوم)

ضروریات دین کا انکار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتلائیں گے قرب قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے عذاب قبر کی تکذیب کریں گے شفاعت کا انکار کریں گے حوض کوثر کا انکار کریں گے اور دوزخ میں جل بھن کر اس سے نجات پانے والے کا انکار کریں گے۔ (عبد الش والحارث فی ابواب السنن ص ۳۸۸ ج ۱)

امیر المومنین کی عجیب عاجزی اور وعاء

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی بطناء میں ایک ڈھیری بنائی اس پر اپنے کپڑے کی ایک طرف بچھائی اور اس پر لیٹ گئے پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگی اے اللہ! میری عمر بہت ہو گئی ہے، میری طاقت کمزور ہو گئی ہے، میری رعایا بھیل گئی ہے پس آپ مجھے اپنے پاس اٹھالیں اس حال میں کہ نہ میں ذمہ داری کو ضائع کرنے والا ہوں اور نہ حد سے آگے بڑھنے والا ہوں۔

حضرت سلیم بن حظلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا مانگا کرتے اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ مجھے میری بے پرواہی کی حالت میں پکڑیں یا آپ مجھے غفلت میں چھوڑ دیں یا آپ مجھے غافلین میں سے کر دیں۔ (۳۳ روشن حذرے)

دنیا و آخرت کے فرزند

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا ہے جو سفر کرتی ہوئی جا رہی ہے اور یہ آخرت ہے جو سفر کرتی ہوئی آ رہی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند ہیں سوا اگر تم یہ کر سکو کہ دنیا کے فرزندوں میں نہ بنو تو ایسا کرو کیونکہ تم آج دارالعمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے اور تم کل کو آخرت میں ہو گے اور وہاں عمل نہ ہوگا۔ (بخاری)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ ڈابھیل میں

دارالعلوم دیوبند میں اختلافات کے باعث جب حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے استعفیٰ دے دیا اور یہ خبر اخبارات میں چھپی تو اس کے چند روز بعد مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدظلہ ایک دن ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے پاس گئے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے مولانا سے فرمایا کہ آپ کا یا دوسرے مسلمانوں کا جو بھی تاثر ہو میں بہر حال شاہ صاحب کے استعفیٰ کی خبر پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔

مولانا سعید احمد صاحب نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ آپ کو دارالعلوم دیوبند کے نقصان کا کچھ ملال نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟ مگر دارالعلوم دیوبند کو صدر المدینین اور بھی مل جائیں گے اور یہ جگہ خالی نہ رہے گی لیکن اسلام کیلئے اب جو کام میں شاہ صاحب سے لینا چاہتا ہوں اس کو سوائے شاہ صاحب کے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ف: ڈاکٹر صاحب مرحوم نے بعض مخلص دوستوں سے پچاس ہزار روپے کے لگ بھگ مواعید بھی لے لئے تھے تاکہ حضرت کشمیریؒ کی شایان شان رہائش کا انتظام کیا جاسکے۔ ڈاکٹر صاحب نے دیوبند خط لکھا تا ر دیا اور اس کے بعد مولانا عبدالحق خان ہزاروی خطیب جامع مسجد آشریلیا کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا لیکن حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ علامہ صاحب ڈابھیل تشریف لے گئے (ماہنامہ الرشید ص ۲- ضرور انو پ ص ۱۰)

موت کو کثرت سے یاد کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کی قطع کرنے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

نصیحت

صاحب قلیوبی سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابلیس لعین ہر روز لوگوں پر دنیا کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز خریدتا ہے جو اس کو نقصان پہنچائے گی اور نفع نہیں دے گی اور اس کو غم میں مبتلا کرے گی اور خوش نہیں کرے گی پس اہل دنیا اور عاشقان دنیا کہتے ہیں کہ ہم اس کے خریدار ہیں۔ ابلیس کہتا ہے کہ دنیا کی قیمت درہم اور اشرفیاں نہیں ہیں بلکہ اس کی قیمت وہ ہے جو جنت سے تمہارا حصہ ہے اور میں نے دنیا کو جنت کے بدلے خریدا ہے۔ اور اس سے چار چیزیں حاصل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کا غضب اس کا غصہ اور اس کا عذاب۔ پس اہل دنیا کہتے ہیں کہ ہم اس پر راضی ہیں۔ اس کے بعد ابلیس کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں تم پر نفع زیادہ کروں۔ یہ سن کر دنیا دار کہتے ہیں کہ بہتر ہے۔ پس وہ دنیا کو اہل دنیا کے ہاتھ بیچ دیتا ہے پھر کہتا ہے کہ کیا ہی میری یہ تجارت ہے واللہ اعلم۔

قرآن اور نماز سے محبت و مشغف

فرمایا کہ مولانا فضل الرحمن صاحب بہت بھولے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ جب ہم جنت میں جاویں اور حویریں ہمارے پاس آویں گی تو ہم تو صاف کہہ دیں گے نبی اگر قرآن پڑھو تو بیٹھ جاؤ ورنہ جاؤ پھر شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو نماز میں مزہ ہے وہ نہ کوثر میں ہے نہ اور کسی چیز میں ہے جب نماز میں سجدہ کرتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میاں نے پیار کر لیا۔ (حسن اعزیز جلد دوم)

بد عملی کے نتائج

”حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہولناک چیز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ فرمایا: زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے (یعنی تو مر جائے) میں تو تجھے مدینہ کے فقیر لوگوں میں سے سمجھتا تھا (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے) آخر تمہیں علم کے اٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا! کیا یہ یہود و نصاریٰ کی تورات و انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن ان کی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بد عملی کے نتیجہ میں یہ امت بھی وحی کی برکات کھو بیٹھے گی) پس بے معنی قیاس و نقل رہ جائے گی۔“ (مشکوٰۃ ص ۳۸)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب یہ بات تھی کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ کا علم ہو۔ تو میں نے خواب میں ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ پھر آپ ایک چادر اوڑھے محل سے باہر نکلے گویا کہ آپ نے غسل کیا ہوا تھا، میں نے پوچھا، آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا اچھا ہوا، قریب تھا کہ میری امارت مجھے گرا دیتی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں رب غفور سے ملا ہوں۔ پھر پوچھا میں کتنے عرصہ سے تم سے جدا ہوا میں نے عرض کیا بارہ سال سے، فرمایا ابھی ابھی حساب ختم ہوا ہے۔ (۳۱۳ ردّ مشرق)

سینہ کا نور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے پھر آپ نے فرمایا جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہے وہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس کی کوئی علامت ہے جس سے (اس نور کی) پہچان ہو جاوے؟ آپ نے فرمایا ہاں دھوکہ کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی اور ہمیشہ رہنے کے گھر کی طرف (یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہو جانا اور موت کے لیے اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جانا۔ (بیہقی)

حقوق العباد کی اہمیت

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک مرتبہ تھانہ بھون سے کہیں باہر جا رہے تھے ایک طالب علم اپنا ٹکٹ نہیں خرید سکا۔ حضرت تھانویؒ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ گارڈ کو کہہ کر ٹکٹ بنوالو۔ وہ طالب علم گارڈ کے پاس گیا تو گارڈ نے یہ کہا کہ تم طالب علم ہو تم سفر کر لو میں تمہیں نہیں پوچھوں گا۔ اس پر حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ یہ تو اس کے قبضہ میں نہیں۔ اس کے معاف کرنے سے تو معاف نہیں ہو سکتا اس لئے ٹکٹ دے دو۔

چنانچہ گارڈ نے اس کو ٹکٹ بنا دیا۔ حضرت تھانویؒ نے اتنے پیسے کا ٹکٹ زائد لے کر ضائع

کر دیا جتنا سفر وہ کر آیا تھا۔ اس واقعہ کو چند ہندو دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دل کی بات کہی کہ۔ جب اس طالب علم نے آکر پہلے یہ کہا کہ گارڈ نے مجھے کرایہ معاف کر دیا ہے تو ہم دل میں بہت خوش ہوئے کہ اس نے غریب پروری کی ہے ایک غریب کی رعایت کی ہے لیکن جب آپ نے فرمایا کہ یہ مالک نہیں ہے۔ اس کو اجازت نہیں ہے تو دوسرے کے مال میں رعایت کر سکے۔ تو ہمیں اپنے دل کا روگ معلوم ہوا کہ ہماری نیت خراب تھی۔ (ماہنامہ السیاق شوال ۱۳۸۹ھ)

الف لیلیٰ کی خرافات

صاحب قیو بی بیان کرتے ہیں کہ فارس کے بادشاہوں سے ایک بادشاہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی عورت سے نکاح کرتا تھا تو ایک رات اس کے پاس شب پاشی کرتا تھا اور دوسرے دن اس کو مار ڈالتا تھا چنانچہ اس نے شہزادیوں میں سے ایک ایسی لڑکی سے نکاح کیا جو عقلمند اور سمجھ دار تھی پس جب بادشاہ اس کے پاس آیا تو اس نے افسانوں سے ایک افسانہ اور قصہ بادشاہ سے کہنا شروع کیا اور اس نے قصہ میں دوام اور طول کیا حتیٰ کہ رات گزر گئی اور قصہ اس قدر باقی رہا جو اس کے تمام ہونے کی طلب پر بادشاہ کو براہینتہ کرتا تھا۔ چنانچہ جب دوسری رات ہوئی تو بادشاہ نے اپنی بیوی سے قصہ کے تمام کرنے کی درخواست کی۔ پس اس نے قصہ کہا اور کچھ باقی رکھا اور اسی طریقہ پر اس نے ہزار راتیں بادشاہ کے ساتھ زندگی بسر کی۔ پھر وہ لڑکی اس سے حاملہ ہوئی اس نے بادشاہ سے حمل کا اظہار کیا اور اس کو اپنے حیلہ پر مطلع کیا۔ بادشاہ نے اس بڑکی کو عقلمند شمار کیا اور دانشمند سمجھا اور اس کی جانب مائل ہوا۔ اور اس کو باقی رکھا پس وہ قصہ جمع کئے گئے اور کتاب بنائی گئی اور اس کتاب کا نام الف لیلیٰ ہزار رات رکھا گیا اور وہ پوری کتاب گڑھا ہوا محض جھوٹ ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فارس میں تمام خرافاتوں اور افسانوں کا نشاء اور اصل الف لیلیٰ ہی ہے۔ واللہ اعلم۔

ملفوظات حضرت گنج مراد آبادیؒ

مولانا فضل الرحمن صاحب کے ایک مرید نے کہا کہ حضرت اب تو ذکر میں لذت نہیں آتی فرمایا کہ پرانی بیوی اماں ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ اول اول تو اس میں لذت ہوتی ہے مگر نو اندام خیر میں بڑھتے ہیں کہ منوس ہوتی ہے۔ خدمت گزار ہوتی ہے (محفل عالیہ دعوتِ مبدیہ حصہ ششم ص ۳)

قرآنی دعوت کا دعویٰ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کر لو! علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو! تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آ جائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے جس پشت ڈال دیا ہوگا! اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو! نئی آنچ بے سود کی مویشی اور لایعنی غور و خوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستے پر قائم رہو۔ (سنن داری ص ۵۰ ج ۱)

خطبہ کی دعا

حضرت عبداللہ بن خراش نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! ہمیں اپنے دین پر قائم رکھ اور ہمیں اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ! (۳۳ روایت سنن)

پردیسوں کی طرح رہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑے پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ جیسے گویا تو پردیسی ہے (جس کا قیام پردیس میں عارضی ہوتا ہے اس لیے اس سے دل نہیں لگاتا) (بلکہ ایسی طرح رہ جیسے گویا تو) راستہ میں چلا جا رہا ہے (جس کا بالکل ہی قیام نہیں) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کا وقت آئے تو صبح کے وقت کا انتظار مت کرو اور جب صبح کا وقت آئے تو شام کے وقت کا انتظار مت کرو۔ (بخاری)

مرض اور علاج

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتا دوں، سن لو کہ تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (ترغیب ازنیکی)

حضرت ابن عباسؓ کا خواب

حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسایہ تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا آپ کی رات نماز میں گزرتی اور دن روزہ میں اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے خواب میں ان کی حالت دکھا دیں۔ تو میں نے آپ کو نیند میں دیکھا کہ مدینہ منورہ کے بازار سے آرہے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے بھی مجھے سلام کیا پھر میں نے پوچھا، آپ کیسے ہیں؟ فرمایا، خیریت سے ہوں، پھر میں نے پوچھا، آپ نے کیا پایا؟ فرمایا ابھی ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں اور یقیناً میری امارت مجھے لئے ٹٹھکتی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے اپنے رب کو رحیم پایا۔ (۳۱۳ روشن ستارے)

نعمت کی قدردانی

ایک مرتبہ ریل میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک رئیس کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے ایک بوٹی نیچے کے تنے پر گر پڑی تو ان صاحب نے اس کو بوٹ سے بچھنچ کر نیچے کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت تھانویؒ کو بڑا صدمہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کے رزق کی یہ بے قدری آپ نے خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ سے فرمایا کہ۔

”ذرا اس بوٹی کو اٹھا کر پانی سے دھو لیجئے اور دھو کر مجھے دے دیجئے میں اس کو کھاؤں گا“

خواجہ صاحب نے اس بوٹی کو دھو لیا اور دھو کر کہنے لگے کہ۔

”اگر کوئی دوسرا شخص اس بوٹی کو کھالے تو اجازت ہے“

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہاں! اجازت ہے ہاں۔ البتہ صاحب نے خود کھالی وہ

رئیس بعد میں کہتے تھے کہ اس عملی تنبیہ کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ۔

”میں کٹ کٹ گیا اور اس دن سے کبھی گرے ہوئے لقمہ کو زمین پر نہیں چھوڑتا بلکہ

صاف کر کے کھالیتا ہوں“

والدین کے لئے بیٹے کی دعائیں اور صدقات

ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں ایک ایسا مقبرہ دیکھا جس کی قبریں شق ہو گئی تھیں اور ان کے مردے باہر نکل آئے تھے اور قبروں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک کے سامنے نور کا ایک طباق تھا اور انہوں نے ان میں اپنے ہمسایوں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے نور کا طباق نظر نہیں آتا۔ ابو قلابہؓ نے اس سے پوچھا اور فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں تیرے سامنے نور نہیں دیکھتا ہوں اس نے کہا کہ ان لوگوں کی اولاد اور احباب ہیں جو ان کے واسطے دعا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور یہ نور انہیں صدقات اور دعاؤں کی وجہ سے ہے اور میرا بھی اگرچہ ایک لڑکا ہے لیکن وہ نیک بخت نہیں ہے وہ نہ تو میرے واسطے دعا کرتا ہے اور نہ میرے لئے صدقہ دیتا ہے اس وجہ سے میرے واسطے نور نہیں ہے اور میں اپنے ہمسایوں سے شرمندہ ہوتا ہوں۔ پس جب ابو قلابہؓ خواب سے بیدار ہوئے تو انہوں نے اس مردہ شخص کے لڑکے کو بلایا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اس سے بیان کیا۔ اس کے بعد اس لڑکے نے ان سے کہا کہ آپ گواہ رہیے بیشک میں نے توبہ کی اور جس حالت پر میں پہلے تھا اب اس کی طرف نہ بھروں گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اپنے باپ کے واسطے دعا اور اس کے لئے صدقہ کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر ایک مدت کے بعد ابو قلابہؓ نے اس مقبرہ کو اس کی پہلی حالت پر دیکھا اور اس شخص کے سامنے نور دیکھا جو آفتاب سے زیادہ روشن تھا۔ اور دوسروں کے نور سے زیادہ کامل تھا پس اس شخص نے کہا کہ اے ابو قلابہؓ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے آپ کے کہنے سے میرے بیٹے نے آگ سے مجھے نجات دی اور میں اپنے ہمسایوں میں شرمندگی سے چھوٹ گیا۔ اور اللہ کے واسطے سب تعریفیں ہیں۔ (الطبرانی)

زندگی کے لئے سنہری اصول

حضرت محمد بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لا یعنی کاموں میں نہ پڑو، اپنے دشمن سے دور رہو، اپنے دوست سے احتیاط برتو مگر جو امن ہو، کیونکہ امن آدمی کے برابر کوئی شے نہیں ہے اور فاجر کے ساتھ نہ ہو کہ وہ تمہیں بھی گناہ سکھائے گا اور اس کو اپنا راز نہ بتاؤ، اور اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ لوجو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ (۳۱۳ روایت سنہری)

اہل مقام کی شان

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب سے اگر کوئی شخص ذکر و شغل کا نفع ظاہر کرتا تو فرماتے کہ بھائی استعداد تو تمہارے اندر خود موجود تھی میرے ذریعے سے صرف ظاہر ہو گئی ہے۔ لیکن تم ایسے مت سمجھو تم یہی سمجھنا کہ مجھ ہی سے تم کو یہ نفع پہنچا ہے۔ ورنہ تمہارے لئے مضر ہو گا۔ اس سے اعلیٰ درجہ کی شان ارشاد حضرت کی ظاہر ہوتی ہے یہ شان اہل مقام ہی کی ہوتی ہے کہ ہر پہلو پر نظر رہے۔ ورنہ اہل حال ایک ہی بات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں دوسرے پہلو پر ان کی نظر ہی نہیں جاتی۔ (نقص ان کا بر حکیم الامت تھ نوئی)

اللہ کے خاص بندوے

حضرت امین زیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اسے مار دیتے اور حق کو اس کے یاد رکھنے سے زندہ رکھتے، انہیں رغبت دلائی جاتی تو راغب ہو جاتے ہیں، انہیں ڈرایا جاتا تو ڈر جاتے، خوف رکھتے اور کبھی بے خوف نہیں ہوتے، انہوں نے یقین سے وہ کچھ دیکھ لیا جسے آنکھوں سے نہیں دیکھا اور اسے ایسے معاملہ کے ساتھ ملا دیا جسے انہوں نے زائل نہیں کیا، پس جو ان سے منقطع ہونے والا ہے اس کو اس کے سبب سے چھوڑ دیا جو ان کے لئے باقی رہے گا۔ ان کے لئے زندگی نعمت تھی اور موت عزت، پس ان کا نکاح حور عین سے ہو گیا اور ان کی خدمت ہمیشہ رہنے والے لڑکوں نے کی۔ (علیہ السلام)

قرآن سے شبہات

حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (کی غلط تعبیر) سے (دین میں) شبہات پیدا کر کے تم سے جھگڑا کریں گے انہیں سنن سے بکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ (کے صحیح مفہوم) کو خوب جانتے ہیں۔ (سنن دارمی)

مومن کا تحفہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت تحفہ ہے مومن کا۔ (بیہقی)

حضرت علیؑ کا حضرت عثمانؓ کا مزاج

حضرت محمد بن حاطب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کر رہے تھے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابھی امیر المومنین تشریف لا رہے ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے حضرت علیؑ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے الذین امنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و امنوا ثم اتقوا و احسنوا واللہ یحب المحسنین (المائدہ ۹۳) (وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہوں اور نیک عمل کرتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں) (۳۳ روئے سرے)

ایک غیر مسلم سے گفتگو

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے اسلاف نے بزرگان دین کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا تھا ایک مرتبہ کسی دعوت میں ایک ایسے اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص سے حضرت رائے پوریؒ کا تعارف کرایا گیا جو کسی اونچے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور عیسائی ہو گیا تھا اس زمانہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا بڑا زور تھا اور عیسائی مشنریوں کے اثر اور مشن اسکولوں میں تعلیم پانے کی وجہ سے بہت سے خاندانی مسلمان عیسائیت قبول کر رہے تھے اس عیسائی نے آپ سے بھی مذہبی گفتگو شروع کر دی اور آپ کو عیسائیت کی دعوت دینے لگا آپ نے فرمایا کہ: ”تم لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں تم نے ہم سے چار سو بیس کی ہمارے باپ دادا غیر مسلم تھے تمہارے بزرگوں کو تبلیغ و تلقین سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اب جب ہم مسلمان ہو گئے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے (یعنی مسلمان سے عیسائی ہو گئے) اب بھی تمہارا کیا اعتبار ہے ہم تمہارے پیچھے چلیں گے تو تم ہم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ گے۔“ یہ سن کر وہ شخص بہت خفیف ہوا اور کہا ہم آپ سے پھر کبھی نہیں کہیں گے۔

اللہ پر بھروسہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان میں رہتا تھا اس کے پاس ایک مرغ تھا جو اس کو نماز کے واسطے جگاتا تھا۔ ایک کتا تھا جو چوروں سے اس کی چوکیداری کرتا تھا ایک گدھا تھا جس پر وہ اپنا پانی اور خیر ملا داتا تھا چنانچہ وہ شخص ان قبیلوں سے جو اس سے قریب تھے کسی قبیلہ کی طرف آیا تاکہ ان سے بات چیت کرے اس کے پاس یہ خبر آئی (حالانکہ وہ اس قبیلہ کے لوگوں کی مجلس میں تھا) کہ لومڑی نے مرغ کو کھالیا۔ (یعنی کر) اس نے کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہ بہتر ہوگا پھر خبر آئی کہ کتا مر گیا اس شخص نے کہا کہ انشاء اللہ یہ بھی بہتر ہوگا۔ اس کے بعد اس کے پاس یہ خبر آئی کہ بھیڑیے نے اس کے گدھے کا پیٹ پھاڑ ڈالا اس نے کہا کہ قریب ہے کہ یہ بھی بہتر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ حالانکہ اس قبیلہ کے لوگوں نے دھوکہ سے مرغ اور کتا اور گدھا لے لیا تھا۔ جب رات آئی تو یہ شخص اپنی منزل اور مقام کی طرف چلا گیا چنانچہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان قبائل مذکورہ کو ایسے حال میں پایا کہ ان کو دشمن نے قید کر لیا اور ان کو لوٹ لیا اور اس کا سبب مرغ کا بوننا کتے کا بھونکنا اور گدھے کا آواز دینا ہوا۔ پس اس شخص نے اپنی منزل میں سلاستی سے صبح کی۔ اس کے نزدیک مذکورہ جانوروں کی بدست میں بہتری ہوئی۔

جملہ علوم کی جڑ

فرمایا کہ نقشبندیہ نے علوم بہت ظاہر کئے۔ چشتیہ کے یہاں علوم ولوم نہیں سوائے رونے چیخنے مرنے کھپنے جلنے کھنسنے کے بس یہاں تو سوز و گداز شورش و سستی اور عشق ہی سے کام ہے میں کہتا ہوں یہی جڑ ہے تمام علوم کی ان کا تو یہ مشرب ہے۔

افراقین و سہقین و جامہ اریوں پروانہ من شبنم گل زمان آموخت

حضرت حاجی صاحب کو جامع پایادہ رف بھی تھے عاشق بھی اور معروف بھی ورنہ اکثر چشتیہ عارف تو ہوتے ہیں مگر معروف کم ہوتے ہیں یہاں تدوین علوم کی کم ہوئی ہے۔ چشتیہ میں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ کے مکتوبات میں تو کچھ علوم پائے جاتے ہیں باقی اور بہت بڑے بڑے حضرات گزرے ہیں حضرت یحیٰی رکاکی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ ان کے موقوفات تو مدون ہیں۔ علوم بہت کم مدون ہیں ہاں اس زمانہ میں حضرت حاجی صاحب نے علوم کو خوب کھول کھول کر بیان فرمادیا ہے۔ (تفصیل رکا بر حضرت تھانوی)

دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے برا آئے گا میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلہ کی فراوانی میں اچھا ہوگا۔ یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہوگا بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمام علماء صالحین اور فقیہ ایک ایک کر کے اٹھتے جائیں گے اور تم ان کا بدل نہیں پاؤ گے اور (خط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔ (داری ص ۵۸ ج ۱)

احترام علم

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم سے بہت سی چیزوں میں اختلاف ہے۔ قیام، عرس، میلاد وغیرہ مسائل میں اختلاف رہا مگر جب مجلس میں ذکر آتا تو فرماتے۔ مولانا احمد رضا خان مرحوم ایک دفعہ مجلس میں بیٹھنے والے ایک شخص نے کہیں بغیر مولانا کے احمد رمضان کہہ دیا تو حضرت نے ڈانٹا اور خفا ہو کر فرمایا کہ عالم تو بچا کر چا اختلاف رائے ہے تم منصب کی باحترامی کرتے ہو کس طرح جائز ہے۔ ف: رائے کا اختلاف اور چیز ہے اور اس عالم کی عزت کرنا اور چیز ہے تو بہر حال وہ جہت سے اختلاف کرنا الگ چیز ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ان کو خطا سمجھتے ہیں اور صحیح نہیں سمجھتے مگر ان کی توہین اور بے ادبی کرنا برا ہے۔ اسی لئے مولانا تھانویؒ نے مولانا کا لفظ نہ کہنے پر پرمانا حالانکہ مولانا تھانویؒ کے مقابل جو مولانا تھے وہ انتہائی گستاخی کیا کرتے تھے۔ مگر مولانا تھانویؒ اہل علم میں سے تھے وہ تو نام بھی کسی کا آیا تو ادب ضروری سمجھتے تھے چاہے بالکل معاند ہی کیوں نہ ہو مگر ادب کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹتا۔ (الحق ص ۱۷)

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم دنیا کی نسبت بمقابلہ آخرت کے صرف ایسی ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کتنا پانی لے کر واپس آتی ہے؟ اس پانی کو جو نسبت دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے۔ (مسلم)

قائم اللیل وصائم النهار

حضرت زبیر بن عبداللہ اپنی داوی حصہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے صرف رات کے اول حصہ میں کچھ دیر سوتے تھے۔ حضرت عثمان بن عبدالرحمن التیمی کہتے ہیں میرے والد صاحب نے فرمایا آج رات میں مقام قیام پر جا کر عبادت میں گزاروں گا۔ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو میں بھی وہاں گیا اور قیام کیا اس دوران کہ میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے پھر آپ نے سورۃ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پورا قرآن کریم ختم کر کے پھر رکوع و سجود کئے پھر اپنے جوتے اٹھا کر چل دیئے مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے اس سے پہلے بھی کچھ پڑھا تھا یا نہیں؟ (۳۳ روش نہد۔)

قناعت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان فرمایا کہ: جس زمانے میں ہم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور میں پڑھتے تھے اس وقت وہاں مطبخ نہ تھا طلبہ خود اپنے کھانے کا بندوبست کرتے تھے ہماری کوشش یہ ہوتی تھی کہ ہانا پکانے کی وجہ سے کوئی سبق ناغہ نہ ہو اس لئے ہم اکثر یہ کرتے کہ اگر کوئی گھنٹہ خالی ہوتا یا کوئی سبق گھنٹہ ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے ختم ہو جاتا تو جلدی سے کمرے میں آ کر انگلیٹھی پر کچھ جڑے حباب تے اور دوسرے سبق میں چلے جاتے جب سبق ختم ہو جاتا تو پھر کمرے میں آتے کچھ جڑے کواٹھیٹھی پر سے اتارتے اور جیسی بھی ہوتی کھالیتے کبھی کبھی ہوتی کبھی جل جاتی اور کبھی بہت زیادہ ٹچ پٹی (بہت زیادہ نرم) ہو جاتی بہر حال جیسی کسی ہوتی کھالیتے مگر سبق ضائع نہ کرتے۔ (تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی ص ۳۳)

بربادی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے گھلے میں چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ نہ کریں جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے۔ (ترمذی و دارمی)

دین کے بدلے دنیا کمانا

صاحبِ قلبیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں سے حدیث بیان کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ مجھ سے موسیٰ کلیم اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے نبی اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھ سے صفی اللہ نے حدیث بیان کی چنانچہ اسی طرح عرصہ دراز گزر گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو نہیں دیکھا اس کے بعد ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ ایک سور سیاہ رسی سے بندھا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے نبی اللہ کیا آپ فلاں شخص کو پہچانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں وہ شخص یہی سور ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے یہ عرض کیا کہ اس کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دے تاکہ اس سے وہ پوچھیں کہ اس کے ساتھ یہ کس وجہ سے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تم مجھ سے اس دعا کے ساتھ وہ دعا کرتے جو آدم (علیہ السلام) اور جولوگ ان کے بعد تھے انہوں نے کی تھی تب بھی میں تمہاری دعا کو اس بارہ میں قبول نہ کرتا۔ لیکن میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص دین کے بدلے دنیا کھاتا اور کمانا تھا واللہ اعلم۔

ایک رکعت میں ختم قرآن

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بلوائیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے محاصرہ کیا تو ان کی زوجہ نے کہا تم انہیں قتل کرو یا چھوڑو آپ تو ساری رات قیام کر کے ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھنے والے ہیں۔ حضرت مسروق کی ملاقات اشتر سے ہوئی تو فرمایا تم نے حضرت عثمان کو قتل کیا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اللہ کی قسم تم نے ایک ہمیشہ کے روزہ دار وقائم اللیل کو قتل کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو ان کی زوجہ نے فرمایا یقیناً تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ آپ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم پڑھ کر ساری رات عبادت کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے اسے انس بن سیرین سے روایت کیا ہے۔ (روشن ستارے)

تکلفات سے آزاد زندگی

ایک دفعہ مولانا گنگوہی کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لے آئے۔ مولانا کے ہاتھ میں ایک ذرا سا ٹکڑا تھا اسی وقت ہاتھ دھلائے وہ ٹکڑا دیا کہ کھائیے میں کھانا لاتا ہوں۔ مولوی فخر الحسن صاحب نے کہا کہ میں لئے آتا ہوں فرمایا نہیں بھائی میں خود لاؤں گا پھر کھانا لا کر بہت ادب سے سامنے رکھا بیشتر دیکھنے والوں نے یوں سمجھا ہوگا کہ کچھ ادب بھی نہ کیا۔ بچا ہوا ٹکڑا دے کر کہہ گئے کہ آپ شروع کیجئے سبحان اللہ صحابہ کی ہی شان تھی۔ (قصص الاکابر عظیم الامت تھانوی)

قرآن کے محکمات سے اعراض اور قشایہات کی تلاش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: **هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ .. أُولُو الْأَلْبَابِ** تک پڑھی پھر ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے ”محکمات“ کو چھوڑ کر ”قشایہات“ کی تلاش میں ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (اس طرح) کیا ہے (کہ ان کے دل میں کجی ہے) پس ان سے الگ رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸)

گناہ کا دل پر اثر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ واستغفار کر لیا تو اس کا قلب صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے سو یہی ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

اللہ کا غضب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے کو گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ (احمد)

آزمائشوں پر صبر کرنے والے

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزمائش و ابتلا کی بشارت دی گئی تھی اور آپ ان میں شکوہ و شکایت سے محفوظ تھے آپ مبرکے ذریعہ جزع و فزع سے محفوظ رہتے اور آزمائشوں میں شکر کر کے نیکی حاصل کرتے۔

اور کہا گیا ہے کہ تصوف آزمائشوں کی تلخیوں پر صبر کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذت حاصل ہو۔ (۳۱۳ روشن حارے)

معاملات میں احتیاط

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب عزیزوں میں سے جو بڑے رتبہ کے آدمیوں میں سے تھے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت سبق پڑھا رہے تھے۔ اختتام سبق تک تو حضرت نے توجہ بھی نہ فرمائی، ختم سبق کے بعد حضرت ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے اصرار کیا کہ: ”حضرت اسی جگہ تشریف رکھیں“ حضرت نے ارشاد فرمایا: ”مدرسہ نے یہ قالین صرف سبق پڑھانے کیلئے دیا ہے۔ ذاتی استعمال کیلئے نہیں“ اس لئے اس قالین سے علیحدہ بیٹھ گئے۔ (اکابر کا تقویٰ)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کمال احتیاط

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے حوالہ کیا تاکہ آپ اس کو علم سکھائیں۔ ایک دن ایک شخص مر گیا لوگوں نے امام صاحب کو بلایا تاکہ اس میت پر نماز پڑھیں۔ پس آپ تشریف لائے اور لوگ بھی جمع ہوئے اتفاقاً وہ دن سخت گرمی کا تھا اور لوگوں نے ایک جگہ کے علاوہ کوئی دوسری ایسی جگہ نہیں پائی کہ جس میں آفتاب کی دھوپ سے بچاؤ کریں اور اس کے سایہ میں بیٹھیں۔ پس لوگوں نے امام صاحب سے کہا کہ آپ اس جگہ بیٹھئے امام صاحب نے اس مقام کا حال دریافت فرمایا کہ یہ کس کی جگہ ہے لوگوں نے آپ کو خبر دی کہ یہ جگہ اس لڑکے کے باپ کی ہے جس کو آپ تعلیم دیتے ہیں۔ پس امام صاحب نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ شاید میرے متعلق یہ گمان کیا جائے کہ میں اس کے لڑکے کو اس سایہ سے فائدہ لینے کے بدلہ پڑھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

انسان کو ہر شے کا علم نہیں

صاحب قلیوبی سے مروی ہے کہ مقاتل بن سیمان رضی اللہ عنہ ایک دن بیٹھے تھے۔ پس ان کے نفس نے ان کو خود بینی اور تکبر میں مبتلا کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ سوائے عرش کے اور جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ پس ایک شخص نے ان سے کہا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تھا تو ان کا سر کس نے مونڈا تھا۔ اور اس نے کہا کہ چروٹی کی آنتوں میں سے اخیر آنت اس کے بدن کے آگے کے حصہ میں ہوتی ہے یا اس کے پیچھے کے حصہ میں واقع ہے۔ پس مقاتل کو یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا کہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ میرے علم سے نہیں ہے لیکن مجھے میرے نفس نے خود بینی اور خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا۔ چنانچہ میرا امتحان لیا گیا۔

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی۔ اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا جب غنیمت دولت بن جائے، امانت و غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے، زکوٰۃ لوٹا وان اور ٹیکس سمجھا جائے، مرد اپنی بیوی کا کہا مانے اور ماں سے بدسلوکی کرے، دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔ سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کیلئے کی جائے، شراب نوشی عام ہو جائے، ریشمی لباس پہنا جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے، اس وقت سرخ آندھی زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرتا چاہئے“۔ (ترمذی شریف ص ۶۶ ج ۲)

دلوں کا زنگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے (یعنی گناہوں سے) اور اس کی صفائی استغفار ہے۔ (بخاری)

استاد کا ادب

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب "سفر حجاج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور وہاں سے گرفتار ہو کر مالٹا آ گئے تھے اس وقت کی بات ہے کہ حضرت مولانا شیخ الہند اپنے استاد محترم بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مکان پر تشریف لائے اہلیہ محترمہ حضرت مولانا نانوتویؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:-

اماں جی! میں نے آپ کی کوئی خدمت نہیں کی بہت شرمندہ ہوں۔ اب سفر میں جا رہا ہوں ذرا اپنا جوتا دے دیجئے انہوں نے پس پردہ سے جوتا آگے بڑھا دیا۔ حضرت شیخ الہندؒ نے اس کو اپنے سر پر رکھا اور دوتے رہے کہ میری کوتاہیوں کو معاف کر دیجئے۔ اکابر کا تقویٰ ص ۶۲۔

بلی کے ذریعہ پیام رسانی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر رکن الدولہ کے پاس ایک بلی تھی جو اس کی مجلس میں حاضر رہتی تھی۔ اور جب رکن الدولہ کو اپنے کسی بھائی کی اپنے پاس حاضری کی ضرورت ہوتی تھی یا کوئی حاجت پیش آتی تھی تو وہ ایک پرچہ لکھتا تھا اور اس بلی کے گلے میں لٹکا دیتا تھا چنانچہ وہ اس شخص کے پاس جاتی تھی پس وہ یا خود حاضر ہوتا تھا یا اس کا جواب لکھتا تھا اور اس کی گردن میں لٹکا دیتا تھا پھر وہ بلی رکن الدولہ کے پاس واپس آتی تھی اور جب وہ بلی کسی مقام سے مانوس ہو جاتی تھی تو دوسری بلیوں کو وہاں سے بھگا دیتی تھی اور ان سے سخت جنگ کرتی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نظام رزق

اخبار میں نقل ہے کہ روٹی گول نہیں ہوتی اور نہ کھانے والے کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس پر تین سو ساٹھ کار میگروں کے ہاتھ گھومتے ہیں اور کیے بعد دیگرے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں ان میں سب سے اول میکائیل علیہ السلام ہیں جو رحمت کے خزانوں سے پانی کو ناپتے ہیں پھر وہ فرشتے ہیں جو ابر کو چلاتے ہیں۔ پھر سورج و چاند و آسمان اور ہوا کے فرشتے اور زمین کے جانور اور سب سے آخر کار میگروں کا پکانے والا ہے۔ (حیاء الحق ان)

شیر و شکر کا مظاہرہ

مولانا محمد قاسم صاحب مولانا گنگوئی سے فرمانے لگے کہ ایک بات پر بڑا رشک آتا ہے آپ کی نظر فقہ پر بہت اچھی ہے ہماری نظر ایسی نہیں بولے کہ جی ہاں! ہمیں کچھ جزئیات یاد ہو گئیں تو آپ کو رشک ہونے لگا اور آپ مجتہد بنے بیٹھے ہیں ہم نے کبھی آپ پر رشک نہیں کیا ایسی ایسی باتیں ہوا کرتی تھیں وہ انہیں اپنے سے بڑا سمجھتے تھے اور وہ انہیں۔ (حکایات اسلاف)

لگا تار فتنے

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے بعض تیرا اندازی کی مشق کر رہے تھے اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جسے وہ ان کے لئے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لئے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کر دے گا پھر وہ جانتا رہے گا اور دوسرا تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہوگا کہ وہ اسے تباہ و برباد کر دے گا پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو اس کی موت اس حالت میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کر لی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔“ (صحیح مسلم)

رزق سے محرومی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب جس کو وہ اختیار کرتا ہے۔ (میں جزاء الاعمال از مسند احمد غاب)

فتنہ زدہ قلوب

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ فتنے دلوں میں اسی طرح کیے بعد دیگرہ آئیں گے جس طرح چٹائی میں کیے بعد دیگرہ ایک ایک تنکا درآتا ہے چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کر لیا اور وہ اس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کو کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنہ کو رد کر دینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی، ایک سنگ مرمر جیسا سفید کہ اسے ربی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ، اُلٹے کوڑے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں نکلے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا نہ کسی برائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہوگی)۔“ (صحیح مسلم ص ۸۶ ج ۱)

حاجی صاحب کی تواضع

حضرت حاجی صاحبؒ پر بہت غلبہ تھا حال تواضع کا عیب تو نہیں کھولتے تھے لیکن فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ستاری فرما رکھی ہے کہ لوگوں کو میرے عیوب کی خبر نہیں اس لئے معتقد ہیں ایک مشہور بزرگ حضرت کی خدمت میں آئے اور اظہار عقیدت مندی کرتے رہے جب چلے گئے تو ہمیں خیال ہوا کہ جب ایسے ایسے بزرگ حضرت کے معتقد ہیں تو حضرت کے کامل ہونے میں کیا شک ہے۔ مگر ان کے جانے کے بعد حضرت کیا فرماتے ہیں کہ دیکھو حق تعالیٰ کی ستاری! کیا ٹھکانا ہے ان کی ستاری کا کہ اہل نظر سے بھی ہمارے عیوب کو چھپا رکھا ہے۔ میرے عیوب کی انہیں بھی خبر نہیں۔ (حکایات اسلاف)

انتقام الہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لیتا چاہتا ہے بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (جز الامال والامن ابی الدینا)

اکابر کے عجیب حالات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے جس طرح باقی سب حالات نرالے تھے اسی طرح صحت و امراض کا مسئلہ بھی عجیب ہے کہ سر مبارک پر سردیوں میں بھی گرمی رہتی تھی اور کوئی کپڑا وغیرہ استعمال نہیں کر سکتے اور پاؤں اور ٹانگوں میں گرمیوں میں بھی سردی لگتی تھی گرمیوں میں گرم کپڑے ٹانگوں پر رہتا تھا۔ عورتوں کو بیعت یا تعین وغیرہ پردے کے پیچھے بٹھا کر اس کے محرم کے واسطے سے کرواتے تھے گرمی میں ایک دفعہ ایک بے پردہ عورت اپنی درد ناک حالت سنانے کیلئے سامنے ظاہر ہو گئی تو حضرت نے فوراً ٹانگوں والا کپڑا چہرہ پر ڈال لیا۔ وہ کچھ دیر تک بات سناتی رہی حضرت اسی طرح گرمی برداشت کرتے رہے۔ (حکایات اسلاف)

دلوں سے امانت نکل جائے گی

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتلائیں ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں پہلی بات آپ نے یہ بتلائی کہ امانت (نور ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترا بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا پھر سنت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے خود کر لیا ہے) دوسری بات آپ نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں فرمائی۔ فرمایا کہ آدمی ایک دفعہ سوئے گا تو امانت کا کچھ حصہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا چنانچہ تل کے نشان کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصہ بھی قبض کر لیا جائے گا اس کا نشان آبدی کی طرح رہ جائے گا جیسے تم اپنے پاؤں پر ایک آگ کا انگارہ کھینچو تو آبدی بھرا ہوا نظر آئے گا مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا اور دن بھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں مل سکے گا جو امانت ادا کرتا ہو چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہو گا) کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے اور (بدناتی کا یہ حال ہو گا) کہ ایک آدمی کے متعلق یہ کہا جائے گا واہ واہ! کتنا عقلمند آدمی ہے! کتنا زندہ دل ہے! کتنا بہادر ہے! (وہ ایسا ہے ویسا ہے) حالانکہ اس بندہ خدا کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تو ایمان نہیں ہوگا۔“ (مکتوۃ شریف)

نااہلوں کی حکومت

رافع طائی کہتے ہیں: میں ایک جہاد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا رفیق تھا، واپسی پر بس نے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے، فرمایا: فرض نمازیں ٹھیک وقت پر پڑھا کرو اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے دیا کرو رمضان کے روزے رکھو... اور بیت اللہ کا حج کیا کرو دیکھو! اسلام میں ہجرت بڑی اچھی بات ہے، اور ہجرت میں جہاد بہت خوب ہے، اور حاکم نہ بننا! پھر فرمایا: یہ امارت جو آج تمہیں ٹھنڈی نظر آتی ہے، بہت جلد یہ پھیل جائے گی اور زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے حالانکہ جو شخص حاکم بن جاتا ہے اس کا حساب طویل تر اور عذاب سخت تر ہوگا اور جو شخص امیر نہ بنے اس کا حساب نسبتاً آسان اور عذاب ہلکا ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مسلمانوں پر ظلم کا موقع نسبتاً زیادہ ملتا ہے اور جو شخص مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے وہ عہد خداوندی کو توڑتا ہے، اہل ایمان اللہ کے ہمسائے اور اس کے بندے ہیں، تم میں سے کسی کے ہمسائے کی بکری یا اونٹ کو آفت پہنچنے تو ساری رات پریشانی میں گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ہمسائے کی بکری، میرے ہمسائے کا اونٹ! پس یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکلیف پر غضب ناک ہو۔ (اخرج ابن المبارک فی الترمذی کنز العمال ص ۵۲ ج ۵)

شاگرد استاد کا محتاج ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن جنی نجومی نے امام ابوعلی فارسی نجومی سے کتابیں پڑھیں۔ یعنی ابن جنی ابوعلی کا شاگرد تھا ابن جنی بعد فراغت مومل میں درس دینے کے واسطے بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ایک دن ابوعلی کا اس پر گزر رہا پس اس کو اس کے حلقہ درس میں دیکھا اور اس سے فرمایا کہ تم انگور پختہ ہو گئے حالانکہ تم ابھی خوشہ خام ہو یعنی تم استاد بن بیٹھے پاؤ جو دیکھ ابھی تم علم میں ناقص ہو۔ اس کے بعد ابن جنی نے درس دینا ترک کیا اور اپنے استاد کی طرف گیا اور ان سے جدا نہ ہوا حتیٰ کہ ماہر اور مشاق ہو گیا۔ ان دونوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

رمضان کے معمولات اور قدر

رمضان شریف کے مہینے میں جس قدر ممکن ہو تلاوت کی جائے اور اہل اللہ کے حالات کا مطالعہ کیا جائے اور نوافل کی کثرت اور توجہ الی اللہ بھی رمضان کے مشاغل ہیں اگر ایسا کیا جائے تو رمضان کی برکات حاصل ہوں گی اور اگر نہ کیا تو رمضان آیا اور چلا گیا آدمی جیسا تھا ویسا ہی رہا کیونکہ اس نے رمضان کی قدر نہ کی تو یہ سب موقوف ہے انسان کی خود اپنی توجہ پر مگر کلی حکم نہیں لگانا چاہئے کیونکہ عوام میں ہزاروں ایسے ہیں کہ ان کے قلوب صالح ہوتے ہیں یہ صحیح ہے کہ اکثریت ایسی ہی ہوتی ہے کہ ان پر رمضان بار ہوتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ماہ رمضان ملے۔ (جواہر نسیم الاسلام)

سنت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کر جائے گا اور میرے عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے جوان ہو جائیں گے اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائے گا کہ سنت چھوڑ دی گئی۔ عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا؟ فرمایا! جب تمہارے علماء جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہوگی تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے، میری زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بدینی کے لئے اسلامی قانون پڑھا جائیگا۔

موطا امام مالک کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم۔ اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے مانگنے والے اور دینے والے زیادہ ہیں۔ خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں نیت کم ہوں گے اور قاری زیادہ قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود و پامال کیا جائے گا مانگنے والوں کی بھیڑ ہوگی، لیکن دینے والے کم ہوں گے، تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر سی پڑھیں گے اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔ (رواد الداری)

جدت طرازی کا سبب شہرت طلبی

یزید بن عمرہ رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب وہ وعظ کے لئے بیٹھتے یہ کلمہ ضرور فرماتے ”اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا“ انصاف کرنے والا ہے، ٹھک میں پڑنے والے ہلاک ہوئے“ ایک..... دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے بعد بہت سے فتنے پیدا ہوں گے اس زمانہ میں مال بہت ہوگا اور قرآن ہر ایک کے لئے کھلا ہوا ہوگا جس سے مؤمن بھی دلیل پکڑے گا اور منافق بھی

مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی، بڑا بھی اور چھوٹا بھی، غلام بھی اور آزاد بھی۔ بعید نہیں کہ کوئی کہنے والا یہ کہے: کیا بات ہے؟ میں نے قرآن پڑھ لیا پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے؟ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے سامنے کوئی نئی بات پیش نہ کروں۔ (حضرت معاذ نے فرمایا) پس (دین میں) جدت طرازی سے بچتے رہنا! کیونکہ ایسی جدت (نئی بات) گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی لغزش سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کی بات عالم کے منہ سے بھی نکلوا دیتا ہے اور کبھی منافق آدمی بھی سچی بات کہہ سکتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا حضرت مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ صاحب علم نے گمراہی کی بات کہی اور منافق کے منہ سے کلمہ حق نکلا (آخر حق و باطل کی شناخت کا معیار کیا ہوگا؟) فرمایا: ہاں (میں بتلاتا ہوں) صاحب علم کی ایسی مشتبہ بات سے پرہیز کرو جس کے بارے میں (عام اہل علم کی جانب سے) کہا جائے ”یہ کیا بات ہوئی؟“ (ایسی صورت میں سمجھ لو کہ یہ بات غلط ہے) لیکن صرف اسی غلطی کی بناء پر تمہیں اس سے برگشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ شاید وہ اپنی غلطی سے رجوع کر لے۔ (ہاں حق واضح ہو جانے کے بعد بھی وہ اپنی غلطی پر اصرار کرے تو ایسا شخص عالم ہی نہیں بلکہ جاہل ہے) اور حق بات خواہ کسی سے سنو اسے قبول کر لو کیونکہ حق پر نور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد ص ۶۳۳)

لعنت کے اسباب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر اور فرمایا یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں)۔ (مسلم)

دین کے معاملے میں رشوت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہدیہ اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے، لیکن جب ”وہ دین کے معاملہ میں رشوت“ بن جائے تو اسے قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ) اسے چھوڑ دو گے نہیں کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہر حال گردش میں رہے گی اس لئے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہو جائیں گے، پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا، آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لئے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لئے تجویز نہیں کریں گے، تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کریں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ فرمایا وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا۔ سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے) اور اطاعت الہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ (رواہ الطبرانی)

یہ ہے اخلاص

جس زمانہ میں مصر میں بذل الحمود کی طباعت ہو رہی تھی اور اس کی تصحیح وغیرہ کے سلسلہ میں ہزاروں روپے خرچ کر کے انتظامات کئے جا رہے تھے تو حضرت مولانا شیخ سلیم صاحب ”سابق مہتمم مدرسہ صولیہ مکہ مکرمہ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ:-

”آپ اتنا روپیہ خرچ کر کے اتنے اہتمام سے کتاب طبع کر رہے ہیں اور اس کی رجسٹری کروائی نہیں اگر کوئی اس کا نوٹ لیکر چھاپ لے گا تو وہ کتاب کو چوتھائی قیمت پر بیچ سکے گا اور آپ کی کتاب رہ جائے گی“ حضرت شیخ نے فرمایا کہ:- ”اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو نوٹو کروانے کی اجرت تو میں خود پیش کر دوں گا اور بعد میں یہ کتاب میری بھی بک جائے گی۔ (اکابر کا تقویٰ)

انگریزی سے نفرت

حضرت فقیہ الامت شیخ المحثین مولانا ظفر احمد عثمانی تھانویؒ نے تحریر فرمایا کہ:-
والد صاحب گھر پر انگریزی پڑھاتے تھے مگر میں ہر کتاب کو پڑھ کر جلا دیتا تھا ایک دفعہ تیسری کتاب میں کوئی لفظ دوسری کتاب کا آیا، میں اس کا ترجمہ نہ کر سکا تو والد صاحب نے دوسری کی کتاب طلب کی میں نے کہا ”وہ جلا دی گئی“ پوچھا کیوں؟ میں نے کہا:-
”آپ بڑے بھائی صاحب (مولانا سعید احمد مرحوم) کو عالم دین بنانا چاہتے ہیں اور مجھے جاہل رکھنا چاہتے ہیں اسلئے میں انگریزی سے نفرت کرتا ہوں جو کتاب ختم ہوتی ہے جلا دیتا ہوں“
کہا:- ”تو تم بھی اپنے ماموں صاحب کے پاس چلے جاؤ“ (انور اشرفی انارکلی)

حضرت قیس بن سعد کی سخاوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت قیس بن سعد بن عباد کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ چوہے میرے گھر میں مٹی تک گزر گئے ہیں (یعنی کچھ بھی کھانے کو نہیں پاتے ہیں اس لئے کمزور ہو گئے ہیں اور مٹی پر چلتے ہیں نہ غلہ وغیرہ پر) پس قیس نے کہا کہ عنقریب میں ان کو چھوڑوں گا کہ وہ شیروں کی طرح کودیں گے اس کے بعد انہوں نے ہر قسم کے دانے اور کھانے وغیرہ اس قدر اس کے پاس بھیجے کہ اس کا گھر بھر گیا۔ اور قیس حلیم اور خنی آدمی تھا اور عفا کے معنی خاک اور مٹی کے ہیں اور اس عورت کا مقصد یہ تھا کہ اس کے گھر میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں ہے جس کو چوہے کھائیں۔

خدا کا بندہ بنو

ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں علی الاعلان فرمایا کرتے تھے کہ جو میرے پاس تھا وہ میں نے حاضر کر دیا میری طرف سے اب عام اجازت ہے کہ جس کو جہاں سے مقصود حاصل ہو وہ وہیں سے جا کر حاصل کر لے میں اپنا مقتید نہیں بناتا۔ مطلب تو مقصود حاصل ہونے سے ہے جس جگہ سے بھی حاصل ہو میرے ہی اوپر منحصر نہیں میں اپنا بندہ نہیں بنانا چاہتا خدا کا بندہ بنانا چاہتا ہوں۔ (تخص الاما کا بریکہ الامت تھانوی)

ظالموں کا تسلط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بادشاہوں کا مالک ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں انکے (بادشاہوں کے) دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کیساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان بادشاہوں کے دلوں کو غضب اور عقوبت کیساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (ابوہم)

انداز تربیت

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی قدس سرہ العزیز جس زمانے میں نغمیر پڑھتے تھے اسی زمانے میں ایک دوست کو خط لکھا اس میں ایک عربی شعر بھی خود بنا کر لکھا تھا

انا مراء یتک من زمن فاذا دادنی قلبی الشجن

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے یہ خط دیکھ لیا تو ایک طنز نچر رسید کیا کہ ابھی سے شاعری؟ مگر استاد سے فرمایا کہ:- ”میں نے ظفر کو سزا تو دی کہ یہ وقت شعر و شاعری کا نہیں مگر آپ کے طرز تعلیم سے خوشی ہوئی کہ نغمیر پڑھنے کے زمانے میں اس کو صحیح عربی لکھنا آگئی“ (انوار سخن فی اہل اہل)

حضرت ذوالنون مصریؒ کی توبہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصریؒ سے کہا گیا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب ہے پس ذوالنونؒ نے فرمایا کہ میں مصر سے سفر کرتا ہوا بعض دیہات کی طرف نکلا۔ چنانچہ ایک راستہ میں میدان میں سو گیا۔ ناگاہ میں نے ایک اندھی ابا تیل کو دیکھا کہ وہ اپنے گھونسلے سے نیچے گری اور زمین شق ہوئی اور اس سے دو پیالیاں ایک چاندی کی اور دوسری سونے کی نکلیں اور ایک پیالی میں تل تھے اور دوسری پیالی میں پانی تھا۔ چنانچہ وہ ابا تیل تل سے کھانے لگی اور پانی سے پیئے لگی۔ (یہ دیکھ کر) میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔ حتیٰ کہ اس نے مجھے قبول فرمایا۔

بندگان خدا کی شان

ایک دفعہ حضرت نے یوں فرمایا کہ میں لوگوں کے معتقد ہونے سے تنگ ہو گیا خدا کی قسم! دل سے چاہتا ہوں کہ لوگ مجھے ٹھہرا اور زندگی سمجھ کر چھوڑ دیں تاکہ میں فارغ ہو کر محبوب میں مشغول ہوں اور تمہارے اعتقاد نے میرے اوقات کو خراب کر رکھا ہے۔ جناب یہ ہیں خدا کے بندے اس شان کے ہوتے ہیں خدا کے بندے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی)

آخرت کو ترجیح دو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کا ضرر کرے گا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کا ضرر کرے گا ستم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو) فانی ہونے والی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو۔ (احمد و بیہقی)

تحصیل علم کا شوق

حضرت مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی قدس سرہ ابھی بچے ہی تھے اور ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے۔ ایک دن قاری صاحب نے اچھی طرح مطالعہ نہیں کیا تھا اس پر والد صاحب نے سبق نہیں پڑھایا۔ قاری صاحب کو اتنا رنج ہوا کہ رات کو کھانا نہ کھایا والدہ رونے لگیں والد صاحب کو معلوم ہوا تو والدہ سے کہنے لگے کہ: ”یہ رنج کی بات نہیں بلکہ خوشی کا مقام ہے کہ اسے پڑھنے سے لگاؤ ہو گیا“ (سات ستارے ص ۲۳)

شکایات متعلقین میں معمول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں کسی کے حق میں کسی کی شکایتی روایت قبول ہی نہ ہوتی تھی خواہ راوی کیسا ہی ثقہ کیوں نہ ہو۔ اس لئے تمام متعلقین بے فکر رہتے تھے کہ ہماری طرف سے حضرت کا دل کوئی پھیر ہی نہیں سکتا۔ حضرت حاجی صاحب سن سنا کر یہ فرمادیا کرتے تھے کہ نہیں وہ شخص ایسے آدمی نہیں ہیں۔ یہ وجہ ہوگی وہ وجہ ہوگی۔ ہمیشہ تاویلیں کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا (پیر و مرشد مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے) کہ اب تو مشائخ و علماء کے یہاں ایک دوسرے کی باتیں خوب لگائی جاتی ہیں۔ (قصص الاکابر حکیم الامت حضرت تھانوی)

پانچ خطرناک چیزیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے، پانچ چیزیں ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ، جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال عی الا اعلان ہونے لگیں گے وہ حاعون میں مبتلا ہوں گے اور ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوں گے جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپے تو لٹنے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوں گی، اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جاوے گا ان سے بارانِ رحمت۔ اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو کبھی ان پر بارش نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرما دے گا اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو غیر قوم سے پس بجھ لے لیں گے وہ ان کے اموال کو۔ (جزء الامال از ابن ہبہ)

وقت کی قدر

حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے نواسے اور جانشین تھے۔ تحصیل علم میں مولانا عبدالرحمن کو اتنا انہماک تھا کہ:-
”زمانہ طالب علمی میں اگر کوئی ہم عمر یا عزیز دلی ملاقات کے لئے جاتا تو اس سے اسلام علیکم یا سرسری ملاقات کے بعد صاف طور پر فرما دیتے کہ اس سے زیادہ فرصت نہیں جب اللہ تعالیٰ بامر امدائے گا اس وقت ملیں گے“ (سات سترے ص ۲۵)

خطرات میں قدرت الہی کا مشاہدہ

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ خطرات جو لوگوں کو مسترتے ہیں تو وہ خطرات اگر دفع نہ ہوں تو دفع کے پیچھے نہ پڑنا چاہئے بلکہ ان ہی میں قدرت الہی کا مشاہدہ کرنا چاہئے کہ اللہ اکبر و سوا کا بھی کیا سلسلہ ہے کہ دفع ہی نہیں ہوتا۔ یہ سالک کے مناسب ہے کہ بس قدرت الہی کے مشاہدے میں مستغرق ہو جاوے۔ (قصص اکابر علیہ السلام حضرت تھانوی)

مسلمانوں کی بے وقعتی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب زمانہ آ رہا ہے کہ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلا تے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا اور ہم اس روز (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑہ (اور نا کارہ) ہو گے جیسے رو میں کوڑا آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد سنن)

لطف سجد دم بدم

سید العارفین حضرت مولانا حافظ محمد صدیق صاحب (بھر چوٹھی) رحمۃ اللہ علیہ کو درد گردہ شدت سے تنگ کرتا تھا جو نبی آپ کو درد اٹھتا آپ اپنے کمرے میں ریت بچھوا لیتے اور شدت درد کی وجہ سے اس پر لیٹ جاتے اور یوں منگلتا رہتے۔

لطف جن دم بدم کا رجن گاہ گاہ ایں بھی جن واہ واہ اوں بھی جن واہ واہ

(ہفتہ دار ترجمہ اسلام)

جہنم کے کتے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ علماء میں سے کسی نے فرمایا کہ میں سفیان ثوریؒ کے پاس مکہ معظمہ میں داخل ہوا۔ پس میں نے ان کو بیمار پایا اور انہوں نے دوا پی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ سفیانؒ نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ تیرے لئے ظاہر ہو اور جو کچھ تم کو ضرورت ہو کہو۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے تلافیٰ کس دن کون لوگ ہیں۔ یعنی لوگوں میں مرد کامل کون ہے انہوں نے فرمایا کہ فقہاء ہیں میں نے ان سے کہا کہ بادشاہ کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ زائد لوگ ہیں میں نے ان سے کہا کہ شرفاء کون ہیں انہوں نے کہا کہ پرہیزگار لوگ ہیں میں نے ان سے کہا کہ فرومایہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا فرومایہ وہ شخص ہے جو حدیث لکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے آدمیوں کا مال کھاتا ہے میں نے ان سے کہا کہ کمیہ کون لوگ ہیں انہوں نے فرمایا کہ کمیہ ظالم ہیں اور یہی لوگ جہنم کے کتے ہیں۔

جنت کی بشارت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ان احوال میں سے ایک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آدمی نے آکر دروازہ پر دستک دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے پہنچنے والی ایک آزمائش پر جنت کی خوشخبری سناؤ (دروازہ کھولا گیا) تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے آپ کو ارشاد نبوی کی خبر دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

حضرت عبید اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تشریف فرما تھے کہ ایک پست آواز والے آدمی نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دے دو اور اسے ایک آزمائش پر جنت کی خوشخبری سناؤ جو اسے پیش آئے گی۔ میں نے اس آدمی کو اجازت دی اور خوشخبری سنائی تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (روشن ستارے)

نعم الامیر

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب امیر تمہارے پاس دین کی وجہ سے آیا تو وہ نرا امیر نہیں رہا وہ نعم الامیر ہو گیا۔ دنیا دار سمجھ کر اس سے ہرگز بے التفاتی نہیں کرنی چاہئے۔ (قصص الکابریم الامت قنائی)

قرض چھوڑ کر مرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبار (بڑے گناہوں) کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مر جائے اور اس پر دین (یعنی کسی کا حق مالی) ہو اور اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑ جاوے۔ (اھ مختصر احمد ابو داؤد)

بغیر اجازت مال لینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنو! ظلم مت کرتا۔ سنو! کسی کا مال حلال نہیں بدوں اس کی خوش دلی کے۔ (تبکۃ داری)

اپنے اعمال کی ناشکری سے بچو

الہ آباد میں ایک ولایتی محمد شاہ صاحب تھے۔ حافظ عبدالرحمن صاحب بکھروی ایک شخص کے ساتھ ان کی زیارت کو گئے۔ انہوں نے ساتھ والے شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: ”یہ حافظ بھی ہیں، حاجی بھی ہیں“

حافظ عبدالرحمن صاحب نے تواضعاً کہہ دیا کہ: ”جی نہیں، میں کچھ بھی نہیں ہوں“

پس پھر کیا تھا محمد شاہ صاحب اُن کے سر ہو گئے اور کہا: ”اچھا تم یہ چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تم سے حفظ کی دولت چھین لے اور تمہارا حج باطل کر دے۔“

حافظ صاحب بالکل خاموش ہو گئے۔ پھر جب بھی حافظ صاحب اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تو فرماتے: ”آؤ ناشکرا، آؤ ناشکرا“

فائدہ: پس اعمال کو ایسا حقیر نہ سمجھا جائے کہ نعمت حق کی ناشکری ہونے لگے۔ وعظ مظاہر الامال ص ۲۵۔

ماں سے زیادہ مشفق

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے پاس آتے ہوئے ایک جھاڑی سے گزرا میں نے اس میں چڑیا کے بچوں کی آوازیں سنیں چنانچہ میں نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو اپنی چادر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد ان کی ماں آئی اور اس نے میرے سر پر چکر لگایا پس میں نے ان کے واسطے بچوں کو چادر سے چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ ان پر گری پھر میں نے ان کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدو سے فرمایا کہ رکھو چنانچہ اس نے ان کو رکھ دیا۔ پس ان بچوں کی ماں ان کو کھلانے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا اس پر تعجب کرتے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔ بیشک اللہ کریم اپنے بندوں پر ان بچوں کی ماں سے زیادہ مہربان ہے پھر آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور ان کو ان کی جگہ پر چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ بدو کہتا ہے کہ میں ان کو لے کر واپس آیا حالانکہ ان کی ماں میرے سر پر اپنے بازو دھلاتی تھی اور اڑتی تھی یہاں تک کہ میں نے ان کو ان کی جگہ پر رکھ دیا۔

ایک واقعہ کی مثال سے وضاحت

فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب قصہ فرماتے تھے کہ کسی نے مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوریؒ کی خدمت میں اعتراضاً عرض کیا کہ مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ نے ایک بات تو ایسی لکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر کفر عائد ہوئے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سینکڑوں بناؤا لے میں ڈالے کا لفظ ایسا ہے جو تحقیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صاف دلالت کر رہا ہے مولانا نے جواب دیا کہ بناؤا لے میں لفظ ڈالے سے فعل کی تحقیر مقصود ہے نہ کہ مفعول کی مگر انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ آپ تاویلیں کرتے ہیں اس سے دو یا تین دن بعد ہی وہ صاحب معترض پھر حضرت مولانا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ نے بہت سی حدیث و تفسیر کی کتابیں چھپوائی ہیں کیونکہ آپ کے یہاں مطبع موجود ہے کاتب موجود ہیں۔ سب سامان کاغذ وغیرہ موجود ہے لہذا تفسیر بیضاوی بھی چھپواڈالئے۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ یہ وہی ڈالنا ہے جس پر اس روز شہیدؒ کی تحقیر ہوتی تھی۔ اب آپ نے تفسیر بیضاوی کی تحقیر کی کہ چھپواڈالئے اور قرآن شریف تفسیر کا جز ہے اور کل کی تحقیر سے جز کی تحقیر لازم آتی ہے لہذا آپ نے قرآن کی تحقیر کی۔ اب ان صاحب کی آنکھیں کھلیں اور اس جواب کی حقیقت سمجھئے۔ (تھیں کہ بزرگِ امامت حضرت تھیں وہی مراد تھیں)

آیت قرآنی کا مصداق

حضرت یحییٰ البکاۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امن هو قامت اناء اللیل ساجداً وقانماً یحذر الاخرة ویرجوا رحمة ربہ (الزمر ۹) (بجلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو) سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (روشن تر ہے)

شراب اور جوا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکیم الامت رحمہ اللہ کی شان اعتدال

حضرت مولانا حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کو کان پور میں ایک عدالت میں جانے کا اتفاق ہوا جب یہ ہوئی کہ ایک فتویٰ پر مولانا کے دستخط تھے وہ مقدمہ اشعارہ سال سے چل رہا تھا اور کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ دستخط کرنے والے علماء میں سے جس عالم پر ایک فریق رضامند ہوتا تو فریق جانی انکار کر دیتا۔ حضرت حکیم الامت کے دستخط پر فریقین نے رضامندی ظاہر کی چنانچہ مولانا کے نام من آیا اور آپ عدالت میں تشریف لے گئے عدالت میں مولانا سے سوال کیا گیا کہ: کیا آپ عالم ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ: ”اس وقت مجھے بے حد خلجان ہوا اگر انکار کروں وکلاء اور حکام تو اضع کو کیا جائیں کہ یہ انکار تو قصداً ہے اور اگر یہ کہوں کہ میں عالم ہوں تو یہ اپنی وضع کے خلاف ہے“ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ: ”مجھے مسلمان ایسا ہی سمجھتے ہیں“ (معذات النفع)

انبیاء کے وارث

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو پانچ قسموں پر تقسیم کیا۔ علماء زاہد، غازی، امراء و الیان، تاجر علماء و انبیاء کے وارث ہیں۔ پرہیزگار لوگ زمین کے بادشاہ ہیں۔ غازی اللہ کے مددگار ہیں امراء مخلوق الہی کے چرواہے ہیں اور تاجر لوگ اللہ کے امین ہیں۔ پس جب علماء نے مال جمع کرنے میں طمع کی تو پھر کس سے ہدایت حاصل کی جائے اور جب زاہدوں نے ریاکاری کی تو پھر کس کی اقتداء کی جائے اور جب غازیوں نے جنایت کی تو پھر کس سے فتح ہوگی۔ اور جب تاجروں نے خیانت کی تو پھر کون امین بنایا جائے گا اور جب چرواہے بھیڑیوں کی طرح ہیں تو پھر کس سے رعیت کی حفاظت کی جائے گی فلاحول ولا قوة الا باللہ و هو العلی العظیم۔ اور بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو چند قسم پر پیدا کیا ایک قسم وعظ اور پند کے واسطے ہے اور ایک قسم عبادت کے لئے ہے اور ایک قسم بہادری کے واسطے ہے اور ایک قسم معاش کے لئے ہے اور ایک قسم امامت کے واسطے ہے اور ان کے علاوہ تلحٹ اور کیچڑ ہیں جو پانی کو میلا کرتے ہیں اور قیتوں اور نرغوں کو گراں کرتے ہیں اور راستوں کو تنگ کرتے پھرتے ہیں اور جرجہ دور سے بے نقطہ اور دو جیم با نقطہ سے ہے اور وہ لوگوں میں سے رذیل اور کمینہ لوگ ہیں۔

امت محمدیہ کے سب سے زیادہ حیا دار اور سخی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عثمانؓ میری امت میں سب سے زیادہ حیا والے اور سب سے زیادہ سخی ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ حیا والے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (روشن سرے)

لطافت طبع

فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب جو کہ مرزا مظہر جانجانا صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں مرزا صاحب کی خدمت میں رہتے تھے کہیں سے مٹھائی آئی مرزا صاحب نے فرمایا کہ غلام علی مٹھائی لو انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا فرمایا مٹھائی ہاتھ میں لیا کرتے ہیں؟ کاغذ لاؤ۔ پھر وہ کاغذ لائے اس پر ذرا سی دی بعد کو دریافت فرمایا کہ وہ مٹھائی کھائی تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ کھائی تھی۔ فرمایا کیسی تھی؟ عرض کیا بہت لذیذ تھی۔ فرمایا کہ کچھ بچی ہے عرض کیا نہیں فرمایا ارے سب ایک ہی دفعہ کھائی۔ پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مرزا صاحب کا مزاج کس قدر لطیف تھا کہ ذرا سی تو کاغذ پر مٹھائی دی اور اس کی نسبت بھی دریافت فرمایا کہ کیا سب ایک ہی دفعہ کھائی۔ (حسن معراج: جلد دوم ص ۱۴۰ تا ۱۴۱)

نشہ والی چیزیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سب چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لائے (یعنی عقل میں فورا لائے) یا جو اس میں فورا لائے۔ (ابوداؤد)
فائدہ: انیس افیون بھی آگئی اور بعضے حقے بھی آگئے جن سے دماغ یا تھ پاؤں سے بگاڑ ہو جائیں۔

زمین غصب کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (کسی کی) زمین سے بدوں حق کے ذرا سی بھی لے لے (احمد کی ایک حدیث میں ایک باشت آیا ہے) اسکو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسا دیا جاوے گا۔ (بخاری)

حیاداری کا عالم

حضرت حسن نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا اور آپ کی شدید حیاداری کا تذکرہ کیا تو فرمایا آپ اگر گھر کے اندر ہوتے اور دروازہ بھی بند ہوتا تو وہ پانی بہانے کے لئے اپنے اوپر سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے، حیاء انہیں اپنی کرسی دی کرنے سے مانع رہتی۔ (روشن ستارے)

رشوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے پر (ابوداؤد و ابن ماجہ و ترمذی) اور ثوبان کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے اور (لعنت فرمائی ہے) اس شخص پر جو ان دونوں کے بیچ میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔ (احمد و بیہقی)

مرزا شہید رحمہ اللہ کی ظرافت

(۲) فرمایا کہ حضرت مرزا مظہر جانجانا کی حکایت ہے کہ انہوں نے ایک مرید سے کہا: کہ اپنے بچوں کو دکھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ مرید پہلو تہی کرتے تھے اس وجہ سے کہ بچے شوخ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب نازک مزاج تھے آخر کار حضرت کے چند بار تقاضے پر ایک دن نہلا دھلا کر اور کپڑے پہنا کر خوب ادب سکھایا ادھر ادھر مت دیکھنا پست آواز سے بولنا دہلی کے بچے تو ویسے ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور پھر ان کو سکھلایا گیا اس لئے وہ خوب ٹھیک ہو گئے تب وہ ان کو لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مرزا صاحب نے ان بچوں کو چھڑنا شروع کیا مگر وہ تو بندھے ہوئے تھے اس لئے ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور بڑوں کی طرح تمیز سلیقہ سے بیٹھے رہے۔ تب مرزا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو نکلیں لائے جواب دیا کہ حضرت لایا تو ہوں۔ فرمایا کہ یہ بچے ہیں یہ تو تمہارے بھی باوا ہیں۔ بچے تو وہ ہوتے ہیں کوئی ہمارا عمامہ اتارتا کوئی کچھ کرتا پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ مرزا صاحب بہت نازک مزاج تھے مگر بچوں سے کچھ تکلیف نہ ہوتی تھی ناگواری تو جاننے والے کی ہوتی ہے نہ کہ بچوں کی جو کچھ نہیں جانتے۔ (جلد ۲ کورس ۱۴۰ ص ۳۶۰)

دعا کس کی قبول ہوتی ہے

صاحبِ قلبوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دعا کرتا ہے اور اپنی حاجت کے لئے گریہ و زاری کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب اگر اس کی حاجت میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو ضرور پورا کرتا پس اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اس کے بکریاں ہیں اور بے شب اس کا دل بکریوں کے پاس ہے اور میں ایسے بندہ کی دعا نہیں قبول کرتا ہوں جو دعا تو مجھ سے کرے اور اس کا دل غیر کے پاس ہو چنانچہ موسیٰ نے اس شخص کو اس کی خبر کی پس وہ اللہ کی طرف سائل ہوا اور اس کے غیر سے قطع تعلق کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری کی۔

بزرگی کی ایک شان

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانویؒ کے مکان پر ایک بار ایک نائب تحصیلدار صاحب ملنے کی غرض سے آئے۔ اس وقت مولانا گھر پر تشریف فرمانہ تھے گنگوہی شریف لے گئے تھے۔ یہ معلوم ہونے کے بعد نائب تحصیلدار صاحب نے ایک طالب علم کو ایک پرچہ میں ایک شعر لکھ کر دے دیا کہ جب مولانا تشریف لے آئیں تو انہیں یہ پرچہ دکھا دیں اور خود جلال آباد چلے گئے شعر یہ تھا۔
چوں غریب مستندے بدرت رسیدہ باشد
چہ قدر تپیدہ باشد چوں تر اندیدہ باشد
اتفاق سے مولانا اسی دن مغرب کے وقت تشریف لے آئے۔ اس طالب علم نے وہ پرچہ پیش کر دیا مولانا دیکھ کر بے چین ہو گئے کہ اُن صاحب کو میرے نہ ملنے سے بہت قلق ہوا ہوگا۔ اپنے اوپر قیاس کیا حالانکہ انہوں نے تو ویسے ہی لکھ دیا تھا مگر مولانا فوراً اسی وقت جلال آباد تشریف لے گئے جو تھانہ بھون سے دو میل ہے۔ اُن صاحب سے مل کر فوراً واپس ہوئے۔
فائدہ: یہ ہے بزرگی اور یہ ہیں بزرگ جن پر تمام دنیا کو فخر ہے۔ وعظہ صلوٰۃ اخری ص ۱۲۔

قانون خداوندی

”دنیا کا کوئی دور بھی ایسا نہیں گزرا کہ امتوں کی اصلاح و فلاح کیلئے محض قانون اتارا گیا ہو اور بغیر کی شخصیت نہ بھیجی گئی ہو کیونکہ شخصیت ہی دین اور مسائل دین کو اس انداز اور اس حکمت عملی سے پیش کر سکتی ہے جو شارعِ حقیقی حق تعالیٰ شانہ نے اس کیلئے وضع کیا ہے۔“ (جواہر حکیم الامت)

قریش کے تین آدمی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں قریش کے تین آدمی سب سے زیادہ روشن چہروں والے سب سے اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیاء والے ہیں اگر وہ تجھے کوئی بات بیان کریں گے تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تو ان سے کوئی بات کرے تو وہ تجھے نہیں جھٹلائیں گے۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ (روشن ستارے)

گانا بجانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے باجوں کے منانے کا جو ہاتھ سے بجائے جائیں اور جو منہ سے بجائے جائیں۔ (احمد)

خوف خدا رضائے حق

حضرت شعیبؓ نے اپنی بی بی کے واسطے خربوزہ خریدا۔ لیکن بی بی نے اس کو اچھا نہ پایا اس پر وہ غصہ ہوئی۔ حضرت شعیبؓ نے اس سے فرمایا کہ تم کس پر غصہ ہوتی ہے بائع یا مشتری پر یا کاشتکار پر یا خالق پر۔ بائع کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ یہ خربوزہ ایسا پاکیزہ اور عمدہ ہوتا کہ اس سے رغبت کی جاتی۔ مشتری کو اگر پہچان ہوتی تو البتہ جو چیزوں میں سب سے بہتر ہوتی اس کو ہی خریدتا کاشتکار کو اگر پہچان ہوتی تو چیزوں میں جو سب سے بہتر ہوتی اس کو اگاتا۔ پس اب تیرا غصہ صرف خالق پر باقی رہ گیا ہے اس لئے تو اللہ سے ڈر اور اس کے حکم پر راضی ہو۔ (یہ سن کر) وہ بی بی روئی اور توبہ کی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ اس پر راضی ہوئی۔ واللہ الموفق

لطیفہ

شیخ عینی شارح صحیح بخاری نے فرمایا کہ جبریلؑ کا نام عبدالخلیل اور ان کی کنیت ابوالفتوح ہے اور میکائیل کا نام عبدالرزاق اور ان کی کنیت ابوالخناثم ہے اور اسرافیل کا نام عبدالخالق اور ان کی کنیت ابوالنافع ہے اور عزرائیل کا نام عبدالجبار اور ان کی کنیت ابونجی ہے واللہ اعلم۔

تقویٰ

حضرت مولانا سراج احمد صاحب دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث دیا کرتے تھے ایک دن درس کے درمیان کوئی جنازہ آگیا، مولانا نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بہت سے طلبہ وضو کے لئے چلے گئے نماز جنازہ سے واپس آ کر لوگوں نے دیکھا کہ مولانا رو رہے ہیں کسی نے سبب پوچھا فرمایا: ”ہم نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں حدیث تفسیر کا سبق بلا وضو کبھی نہیں پڑھا۔ آج کل کے طلبہ بلا وضو یہ سبق پڑھتے ہیں“ (بنارہ: بلاغ)

لطافت و نزاکت

اکبر شاہ ثانی جو کہ بادشاہ وقت تھا ایک مرتبہ مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا بادشاہ کو پیاس لگی کوئی خادم اس وقت موجود نہ تھا خود اٹھ کر پانی پیا اور پانی پی کر کٹورہ صراحی پر میز حارکھ دیا۔ مرزا صاحب کے سر میں درد ہو گیا طبیعت پریشان ہو گئی لیکن ضبط فرمایا چلتے وقت بادشاہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے یہاں کوئی آدمی خدمت کے لئے نہیں ہے اگر ارشاد ہو تو کوئی آدمی بھیج دوں۔ اب تو مرزا صاحب سے رہا نہ گیا جھنجھلا کر فرمایا کہ پہلے تم تو آدمی بنو۔ کٹورہ میز حارکھ دیا۔ طبیعت اب تنک پریشان ہے۔ ایک شخص نے مرزا صاحب کی خدمت میں انگور بھیجے بہت نفیس۔ وہ مختصر داد کے ہوئے مگر مرزا صاحب ساکت تھے آخر اس نے خود پوچھا کہ حضرت انگور کیسے کھاتے؟ فرمایا مردوں کی بو آتی تھی۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں انگور بوئے گئے تھے۔ وہ انگور وہاں سے آئے تھے۔ مرزا صاحب کے اندر حسن پسندی تھی وہ طبعی تھی طبیعت کی ساخت ایسی واقع ہوئی تھی کہ ہر اچھی شے پسند فرماتے تھے ان کے نفس میں برے خیال کا شائبہ بھی نہ تھا اور دلیل اس کی یہ ہے کہ بچپن میں بھی بد صورت کی گود میں نہ جاتے تھے۔ بھلا اس وقت کیا احتمال ہو سکتا ہے۔ (امثال عبرت: حصہ دوم)

دانش مندی

”دیندار حقیقی معنی میں وہی ہے کہ اس کو دنیا جہاں بھی ملے وہ اس میں سے اپنے لئے دین پیدا کر لے یہ بد عقلی ہے کہ آدمی دین کو بھی دنیا بنا لے اور دانش مندی یہ ہے کہ دنیا میں سے اپنے حق میں دین اور خیر نکال لے“۔ (جوہر حکیم الاسلام)

آزمائش پر صبر کی دعا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اس نے ایک ہی دفعہ اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو اور ایک آزمائش کے سلسلہ میں اسے جنت کی بشارت بھی دو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتا ہوں۔ (روشن ستارے)

زنا کا وسیع مفہوم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ وغیرہ) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھا کر جانا ہے اور قلب کا زنا یہ ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے اور تنہا کرتا ہے۔ (مسلم)

غیرت ایمانی

حضرت شیخ انیسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ ایک دفعہ علماء کی جماعت کو درس دیکر فارغ ہوئے تو جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے فرمایا کہ چابی تو مولوی انور لے گئے ہیں ابھی تک تو آئے نہیں حجرے میں سے عصا اور جوتا نکالنا تھا یہ سن کر ایک ماسٹر صاحب جو شیخوپورہ میں کسی اسکول میں پڑھاتے تھے عرض کرنے لگے۔ حضرت اوپر ہی تو جانا ہے اتنی دیر کے لئے میرا ہی جوتا پہن لیجئے حضرت نے جب دیکھا کہ وہ جوتا انگریزی طرز کا ہے جس کو آج کل کی اصطلاح میں مکیشن کہتے ہیں۔ فوراً پیچھے ہٹے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ انگریزی طرز کا تھا۔ ساری زندگی جب اس قوم (انگریز) کے خلاف جہاد کرتے گذر گئی تو کیوں کر گوارہ ہو سکتا تھا کہ اس دشمن دین اسلام کے طرز کے پہنے ہوئے جوتے میں ایک لمحہ کو بغیر ڈالا جائے یہ آپکی غیرت ایمانی اور انگریز دشمنی کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ (خدام الدین ص ۱۶)

جسم کی زکوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر چیز کی ایک ذکوہ ہوتی ہے۔ اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔“ (ترمذی)

دردنوں کے ذریعہ نیک بندوں کی مدد

صاحبِ قلبیو بیان کرتے ہیں کہ ابو حمزہ خراسانی نے کہا کہ ایک سال میں حج کر کے واپس آ رہا تھا کہ دفعہ کنویں میں گر پڑا۔ چنانچہ میرے نفس نے کہا کہ میں فریاد کروں لیکن میں نے کہا کہ بخدا فریاد نہ کروں گا۔ پس یہ خطرہ تمام نہیں ہوا تھا کہ دو شخص اس کنویں پر گزرے اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ اس کنویں کا منہ بند کر دیں۔ تاکہ کوئی اس میں نہ گرے۔ چنانچہ وہ بانس اور چٹائی لائے اور کنویں کا منہ بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) میں نے چیخنے کا ارادہ کیا لیکن پھر میں نے اپنے جی میں کہا کہ کیا اس ذات بے نیاز کی طرف فریاد کروں اور چیخوں جو ان دونوں سے میرے قریب تر ہے اور میں چپ رہا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد کنویں کا منہ کھلا اور ایک شخص نے اپنا پاؤں لٹکایا اور گونجی ہوئی آواز میں مجھ سے کہا کہ اس سے لٹک جا میں اس سے لٹک گیا پس جب اس نے مجھے نکالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ درندہ ہے چنانچہ اس نے مجھے چھوڑا اور چلتا ہوا اس کے بعد میں نے ہاتھ غیبی سے سنا وہ کہتا ہے کہ اے ابو حمزہ کیا یہ بہت خوب نہیں ہے کہ میں نے تجھ کو تلف ہونے سے اسی درندہ کے ذریعہ سے بچایا جو تیرا دشمن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمانؓ سے خصوصی بات

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ابوسہلہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں محصور تھے تو انہوں نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا لہذا میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔ قیس کہتے ہیں صحابہ اس سے مراد وہی دن لیتے تھے یعنی وہی دن کہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں چاہتا ہوں کہ میرا صحابی ہو تو میں اس سے ایک شکوی کروں“ آپ سے عرض کیا گیا حضرت ابوبکر صدیق کو بلا لائیں فرمایا نہیں عرض کیا گیا عمر کو فرمایا نہیں عرض کیا گیا عی و نرہ یہ نہیں پھر حضرت عثمانؓ کو بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے آہستہ سے بات فرما رہے تھے اور شکوہ کرنے لگے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر کئی رنگ آ رہے تھے۔ (روشن ترے)

قطب العالم

فرمایا کہ میں نے (یعنی سیدنا و مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے) سنا ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب قطب الملوین تھے۔ اس لئے مولانا سے نگوینات میں لوگوں کو زیادہ نفع ہوا ہے اور اسی قسم کے لوگ مولانا کے پاس زیادہ جایا کرتے تھے واللہ اعلم۔ یہ بات کہاں تک صحیح ہے اور ہمارے حضرت حاجی صاحب قطب الارشاد تھے اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے مولانا کی زیارت کی ہے ایک مرتبہ شب بھر رہا تھا اور ایک مرتبہ تین دن تک رہا تھا۔ مولانا نے خود ہی مجھے روک لیا تھا مولانا کے یہاں دنیا داروں کی خوب گت بنتی تھی۔ بہت لٹائیں پڑتی تھیں۔ حضرت مولانا گنگوئی فرماتے تھے کہ وہ قطب ہیں۔ (مزید الجید)

حضرت حاجی صاحب کا محققانہ قول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر وسوسہ دفع نہ ہوں تو ان کو بھی مرآۃ جمال خداوندی بنا لوے اور سوچے کہ اللہ اکبر حق تعالیٰ نے قلب کو بھی کیسا بنایا ہے کہ کتنا ہی روکا جائے مگر وسوسہ سے رکتا ہی نہیں کیا شان ہے غرض ہر چیز کو مظہر ذات و صفات حق تعالیٰ تصور کرے۔ (حصہ الاکابر حکیم الامت تھانوی)

قرآن کریم بہترین وظیفہ

”قرآن کریم کو علم کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین علم اس میں ہے عمل کے درجے میں دیکھو تو اعلیٰ ترین عمل کی کتاب ہے اس کا وظیفہ پڑھو تو وظیفہ کی بہترین کتاب ہے اس میں سے حکمت نکالو تو بہترین حکمت کی کتاب ہے آج اس کے علم و حکمت سے کتب خانے بھرے ہوئے ہیں۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

بے گناہ کو حاکم کے پاس لے جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جاؤ مت کرو۔ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

قبولیت دعاء

حضرت سید تاج محمود امروثی قدس سرہ کی خدمت میں ایک انگریز اپنی میم (بیکم) صاحبہ کو لیکر حاضر ہوا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے عرض کیا کہ: ”حضرت! میم صاحبہ کو عرصہ سے پیٹ کا درد ہے۔ اس کی صحت کے لئے اپنے رب سے دعا فرمادیں ہم نے علاج معالجہ بہت کرایا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا“

یہ سن کر حضرت امروثی نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:۔
 ”یا اللہ! یہ ہے تو تیرے دین کا دشمن مگر (میری) اس سفید داڑھی کی لاج رکھ لے“
 حضرت کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت عطا فرمایا اور میم صاحبہ فوراً ٹھیک ہو گئیں۔ (ترجمن اسرار)

انوکھا خریدار

صاحب قلیوبی بعض بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی لونڈی فروخت کی۔ اس کے بعد وہ اس پر نام نہ ہوئے اور انہیں اپنے اس حال کو لوگوں پر ظاہر کرتے شرم آئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تھیلیوں پر اپنی حاجت لکھی اور کہا کہ یا معحب الدعا جو میں چاہتا ہوں اس کو تو خوب جانتا ہے اور اپنی زبان سے کچھ نہ کہا اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پس جب صبح ہوئی تو انہوں نے کسی کو اپنا دروازہ کھٹکھٹاتے دیکھا اور اس سے کہا کہ تو کون ہے اس نے کہا کہ میں وہی ہوں جو کل تم سے لونڈی خرید کر لے گیا تھا اور آج اس لونڈی کو تمہارے پاس واپس لایا ہوں۔ یہ سن کر وہ بے حد خوش ہوئے اور لونڈی کو لے کر خریدار سے کہا کہ تم صبر کرو یہاں تک کہ ہم اس کی قیمت تمہارے حوالہ کریں۔ خریدار نے کہا کہ میں تم سے قیمت نہیں چاہتا ہوں اور میں اس کا بدلہ اس سے بہتر لے چکا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے خواب میں ایک کہنے والے کو دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ اس شخص اس لونڈی کا بیچنے والا اولیاء اللہ میں سے ایک ولی ہے اور اس کا دل اس لونڈی سے وابستہ ہو گیا ہے پس اگر تو اس لونڈی کو بلا قیمت اسے واپس دے دے گا تو میں تجھے جنت میں داخل کروں گا اور اس کے عوض میں تجھے حور بشتی عطا کروں گا۔ اس لئے میں نے اس کو خواب کو قیمت پر ترجیح دی۔ پس میں شمن نہ لوں گا پھر وہ چتا ہوا۔

شیخ کی خدمت اور ادب و احترام

فرمایا: کہ حضرت مولانا شہید صاحب رحمہ اللہ کی یہ حالت تھی کہ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کرنے کو اور ایک مجلس میں بیٹھنے کو خلاف ادب سمجھتے تھے حضرت سید صاحب کی جوتیاں لئے ہوئے موخر مجلس میں بیٹھے رہتے تھے اگر کبھی بیٹھے بیٹھے کسل ہو جاتا تو وہیں جوتیاں سر کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے تھے جس وقت حضرت سید صاحب کی پاکی چلا کرتی تھی تو حضرت مولانا شہید صاحب پاکی کے ساتھ ساتھ دوڑا کرتے تھے اور اس کو اپنے لئے فخر سمجھتے تھے۔ چاندنی چوک میں پاکی جا رہی ہے اور آپ ساتھ ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ حالانکہ دہلی میں اس خاندان کے ہزاروں سلامی تھے مگر ذرہ برابر حضرت شاہ صاحب اس کی پرواہ نہ کرتے تھے کیا یہ حضرات خشک تھے ان کو خشک کہا جاتا ہے اصلاح یوں ہی ہوتی ہے آج ذرا ذرا بات پر ناگواری ہوتی ہے غرض ہر شخص کو اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہنا چاہئے۔ مرتے دم تک یہی حالت رہے عارف رومی فرماتے ہیں۔

اندریں رہ می تراش وی خراش تا دمے آخر دے فارغ مباحث

تا دم آخر دے آخر بود کہ عنایت باتو صاحب سر بود

(الاعاضات لیمینہ نمبر ۱۴۳ ص ۱۶۳)

قرآن کی سند متصل

”قرآن کریم تمام پچھلی کتابوں کا محافظ ہے ان کتابوں کے اندر جو تعلیم حق تھی وہ قرآن کریم نے جاری کر دی اور قوموں نے جو کچھ رلاملا دیا تھا قرآن نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا۔ اس لئے ایک شخص جب اسلام لائے گا تو مسلمان ہونے کے بعد سچا عیسائی بنے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صحیح معنی میں ایمان لائے گا۔ اسی طرح جو مسلم بنا وہ صحیح معنی میں موسائی بنا کہ اس نے سند متصل کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صحیح طور پر سمجھا۔ وہی ابراہیمی بنا وہی آدمی (حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے) کہ جب آدم کو مانا تو سند متصل کی دنیا میں ایک ہی کتاب ہے۔ اس نے دنیا کی کتابوں کا تعارف کرایا اس کا ماننا سب کا ماننا ہے۔ اس میں داخل ہونا ساری چیزوں کو اپنے سامنے لے آتا ہے۔“ (جو ہر حکیم الاسلام)

حضرت عثمانؓ کی دو خصوصیتیں

عبدالرحمن بن محمدی کہا کرتے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو چیزیں ایسی تھیں کہ ان جیسی نہ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تھیں نہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک تو آپ کا اپنے آپ پر صبر کرنا حتیٰ کہ مظلومیت کی حالت میں شہید کر دیئے گئے اور دوسرا آپ کا لوگوں کو قرآن کریم کے ایک نسخہ پر جمع کرنا۔ (روشن ستارے)

منافقانہ خصلتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں ہیں جس میں وہ چاروں ہیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے گا (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اس کو امانت دی جائے خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو، وہ خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ بولے، اور جب عہد کرے اس کو توڑ ڈالے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دینے لگے۔ (بخاری و مسلم)

حب دین

حضرت مفتی محمد شفیع قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ الہند کو انگریزوں کے مظالم اور سیاہ کاریوں کی بناء پر جس قدر نفرت ان سے تھی شاید کسی اور سے نہ ہو۔ ایک مرتبہ کسی صاحب نے حضرت سے کہا کہ: "حضرت! آپ ہمیشہ انگریزوں کی برائیاں ہی بیان فرماتے ہیں آخر ان میں کوئی بات اچھی بھی تو ہوگی" حضرت نے برجستہ طریقہ نہ جواب دیا۔ ہاں! ان کے کباب بڑے لذیذ ہوں گے" (حکایات اسلاف)

ذکر اللہ روح کائنات

"جس طرح انسانی بدن کی اصل روح ہے اسی طرح پوری کائنات بھی کسی روح سے زندہ ہے جب تک یہ روح اسی کائنات کے اندر موجود ہے یہ کائنات زندہ کہلائے گی اور جب روح نکال دی جائے تو ساری کائنات کا خیمہ آ پڑے گا۔ یزہ ریزہ بکھر جائے گا۔ یہ روح "ذکر اللہ" ہے یعنی یا حق سے یہ کائنات کھڑی ہے۔" (جوہر نسیم الاسلام)

جنت کی خریداری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی عمدہ بیع کر کے جنت خریدی جب کہ آپ نے میری عمدہ کھودوایا اور جب آپ نے حبش العصر کو سامان دیا۔ (روشن ستارے)

حقوق کی صفائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ذمہ اس کے بھائی (مسلمان) کا کوئی حق ہو آبرو کا یا کسی چیز کا اس کو آج معاف کر لینا چاہیے اس سے پہلے کہ نہ دینار ہو گا نہ درہم ہو گا۔ (مراد قیامت کا دن ہے) (بخاری)

شوق شہادت

حضرت شیخ الہند گو اللہ تعالیٰ نے جو جذبہ جہاد عطا فرمایا تھا اس کے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے یہ واقعہ آبدیدہ ہو کر بھرائی ہوئی آواز میں سنایا کہ: ایک مرتبہ مرض وفات میں حضرت شیخ الہندؒ کے خدام میں سے کسی نے آپ کو مخموم دیکھا تو وہ یہ سمجھ کر زندگی سے مایوسی کی بناء پر پریشان ہیں چنانچہ انہوں نے کچھ تسلی کے الفاظ کہنے شروع کئے۔ اس پر حضرتؒ نے فرمایا: ”ارے مرنے کا کیا غم ہے؟ غم تو اس بات کا ہے کہ بستر پر مر رہا ہوں ورنہ تمنا تو یہ تھی کہ کسی میدان جہاد میں مارا جاتا سر کہیں ہوتا اور ہاتھ پاؤں کہیں ہوتے“ (حکایت اسلاف)

غصہ پر قابو پانا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ربیع جنیری شاگرد امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن مصر کی گلیوں میں گزرے ناگاہ راکھ بھرا ہوا ایک طشت ان کے سر پر ڈالا گیا۔ پس وہ اپنے جانور سے اترے اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگے کسی نے ان سے کہا کہ آپ ان کو ڈانٹتے دھمکتے کیوں نہیں۔ اس کے جواب میں ربیع جنیری نے فرمایا کہ جو شخص آگ کا مستحق ہو اور اس سے راکھ سے صلح کی جائے تو اس کو غصہ کرنے کا حق نہیں ہے اور انہوں نے ۲۵۰ھ میں انتقال کیا۔ ان پر رحمت خدا تعالیٰ کی ہو۔

حضرت حاجی صاحب کی ایک شیخ کو تنبیہ

فرمایا کہ ایک شیخ بہت ہی کم گو تھے حضرت حاجی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں لوگوں کو فیض سے محروم کرتے ہیں خبر بھی ہے شیخ زبان ہوتا ہے اور مرید کان۔ اس پر ان کو تنبیہ ہوا پھر کلام فرمانے لگے ان کے مرید حضرت حاجی صاحب کو بہت دعائیں دیتے تھے۔ پھر ہمارے حضرت نے فرمایا کہ عارف سے زیادہ گوئی کہاں ہو سکتی ہے کیونکہ اسرار لامتناہی ہیں ان کو جتنا بھی بیان کیا جاوے زیادہ گوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ بلکہ ہمیشہ کمی ہی رہے گی۔ پس زیادہ گوئی کے عذر سے شیخ کو چپ نہیں رہنا چاہئے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت قد نوئی)

ہدایت کے دو طریقے

”حق تعالیٰ نے ابتداء سے لے کر آج تک ہدایت کے دو طریقے مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو قانون الہی ہے جو منزل من اللہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کے قلوب پر آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اپنے اپنے وقتوں میں اللہ تعالیٰ نے کتابیں اتاریں دوسرا طریقہ وہ شخصیتیں ہیں جن کے ذریعے سے اس قانون کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس قانون کے احکام معلوم ہوتے ہیں اور مسائل کے دلائل معلوم ہوتے ہیں۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

جیش العسرة کی مدد

حضرت عبدالرحمن بن ابی حباسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور جیش عسرت کی مدد کی ترغیب دی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سواونٹ کجاووں سمیت پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت کی ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سواونٹ اور کجاووں اور سامان سمیت پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا سواونٹ اور کجاووں اور سامان سمیت تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دست مبارک سے مال کو حرکت دیتے ہوئے فرما رہے تھے ”عثمان پر کچھ نہیں اس کے بعد جو کرے“۔ (روشن ستارے)

اسلام کی بنیادیں..... پانچ چیزیں

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔
 ۱- اس بات کی (صدق دل کے ساتھ) گواہی دینا کہ اللہ کے سوال کوئی معبود نہیں
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ۲- نماز قائم کرنا۔
 ۳- زکوٰۃ ادا کرنا ۴- حج کرنا ۵- رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

مدینہ منورہ کا ادب

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) جب حج کو تشریف لے گئے تو یہ علیؑ کے پاس سواری پر آپ گزر رہے تھے کہ سواری پر سے اُچھل پڑے اپنا جوتا اتار لیا اور فرمانے لگے: ”جس زمین اور جن گلی کو چوں میں پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوں وہاں جوتے سمیت کیسے چلا چلوں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی وجہ سے وہ مکانات با عظمت بن گئے وہاں کے اشخاص با عظمت ہو گئے عربوں سے بغض و عناد رکھنا نفاق کی علامت ہے اور ان سے الفت و محبت کی جنگیں بڑھانا ایمان کی علامت ہے۔“ (تذکرہ مشائخ ص ۱۵۴)

سب سے بہترم اور سب سے بدتر

صاحب قلیوبی ذکر کرتے ہیں کہ حکیم لقمان نوبی بن عنقاء بن بروق شہر ایلہ کے رہنے والے تھے۔ ان کو مالک نے ایک بکری دی اور حکم دیا کہ ذبح کریں اور اس میں جو سب سے بدتر عضو ہو اس کو اس کے پاس لائیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان اس کے پاس لائے پھر مالک نے ان کو ایک بکری دی اور حکم دیا کہ اس کو ذبح کریں اور اس میں جو عضو سب سے بہتر ہو اس کو اس کے پاس لائیں انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان اس کے پاس لائے پس مالک نے لقمان سے اس کی وجہ پوچھی لقمان نے اس سے کہا کہ اے میرے آقا جب یہ دونوں عضو برے ہو جاتے ہیں تو ان سے بدتر اور کوئی عضو نہیں ہے اور جب یہ دونوں اچھے ہوتے ہیں تو ان سے بہتر دوسرا عضو نہیں ہو سکتا۔

کمال ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب کہ میں اس کی نظر میں اپنے والد سے اپنی اولاد سے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

علمی و عملی قرآن

”قرآن پاک“ علوم“ کا جامع ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ”اعمال“ کی جامع ہے جو قرآن کہتا ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر کے دکھاتے ہیں اور آپ جو کر کے دکھلاتے ہیں وہ قرآن کہتا ہے۔ اگر ہم یوں کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قرآن اتارے ہیں ایک علمی قرآن جو کائناتوں میں محفوظ ہے اور ایک عملی قرآن جو ذات بابرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ قرآن علم کا مجموعہ ہے اور آپ کی ذات بابرکات عمل کا اخلاق کا اور کمالات کا مجموعہ ہے۔“ (جواہر تبسم الاسلام)

جب کا یا پلٹ گئی

مولوی عبدالحق کاندھلوی ابن مولوی محمد ابوالقاسم بن مفتی الہی بخش صاحب کاندھلوی کے صاحبزادے نمبردار نصیر الحق جو بڑے آزاد طبیعت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں گھر کے دروازے میں بیٹھے ہوئے شطرنج کھیل رہے تھے کہ رات کا اخیر حصہ ہو گیا اس وقت حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی گلی سے تہجد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ پڑوس کا جلاہا ہے حکم دیا کہ حقہ بھراؤ حضرت مولانا نے اپنے چہرہ کو چادر میں لپیٹا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور فوراً حقہ بھر کر سامنے رکھ دیا اور چلے گئے جانے کے بعد کسی نے کہا یہ تو مولانا مظفر حسین صاحب معلوم ہوتے ہیں۔ نمبردار نصیر الحق یہ سنا گھبرا گئے اور کہا۔ اب میں کاندھلہ رہنے کے قابل نہیں رہا اور گھر چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ پہلے ایک خاندانی عیر اور مصنوعی درویش سے سابقہ پڑا جب وہاں کچھ نہ پایا تو حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوئی کے آستانہ مبارک پر جا پڑے۔ اور وہ مجاہدہ و ریاضت کیا کہ ساری عمر کی تلانی کر دی۔ بالآخر حضرت اقدس گنگوئی کے خلیفہ اور مجاز طریقت ہوئے۔ (حدیث شائع کاندھلہ)

اسلاف کا ادب و احترام

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کے بڑے معتقد تھے اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی پر ترجیح دیتے تھے مگر احتمال کے عنوان اور ادب کے پیرایہ میں فرماتے تھے کہ ممکن ہے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کا نزول حضرت شیخ اکبر سے اکمل ہوا اور یہ سب کو معلوم ہے کہ عروج افضل ہے نزول سے۔ (حصہ الا کا بر حکیم الامت قہاؤنی)

ہزاراونٹ اور پچاس گھوڑوں کا عطیہ

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ تبوک میں ہزار اونٹوں پر سامان لاد کر دیا ان میں پچاس گھوڑے تھے۔ (روشن ستارے)

جانوروں کو بھی اپنی زندگی عزیز ہوتی ہے

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بکری لٹائی تاکہ اس کو ذبح کروں پس ابوالیوب بجاتا میرے پاس آئے (ان کو دیکھ کر میں نے چھری ہاتھ سے ڈال دی اور کھڑا ہوا تاکہ ان سے باتیں کروں اور میں گوشہ چشم سے بکری کو دیکھنے لگا۔ پس وہ ایک دیوار کے کنارے گئی اور ایک گڑھا کھودا اور چھری لی اور اس میں اس کو ڈال دیا اور اس پر مٹی کوٹ دی اس کے بعد ابوالیوب نے مجھ سے کہا کہ کیا تم دیکھتے ہو پس ہم نے سخت تعجب کیا پھر میں نے اپنی جان پر قسم کھائی کہ اس کے بعد کبھی کوئی جانور ذبح نہ کروں گا۔ (الہدیٰ)

بزرگی کا معیار

ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب خود بخود فرمانے لگے بعضے آتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ بزرگ ہیں تو ہمارے دل کا حال بتلا دیں کہ کیا ہے۔ فرمانے لگے اول تو بزرگی کا دعویٰ کس نے کیا ہے۔ پھر بزرگی کے لئے کشف ضروری نہیں۔ پھر اگر بزرگ بھی ہو اور کشف بھی ہو جاوے تو یہ کیا ضروری ہے کہ تم کو بتلا ہی دیا کریں بہت بری بات ہے بزرگوں کے پاس خالی دل لے کر آنا چاہئے تاکہ کچھ لے کر جاوے پھر ہمارے حضرت مولانا نے فرمایا کہ معلوم ہوتا تھا اس مجلس میں کوئی ایسا ہوگا۔ (حصہ الا کا بر حضرت قہاؤنی)

کمالات کا منشاء

”مرجع الامور“ اللہ ہی کی ذات بابرکات ہے۔ خواہ تخلیق ہو خواہ تصدیق ہو خواہ ہدایت کوئی استناد کسی کو پڑھائے انجام کار یہی نکلے گا کہ اللہ رب العزت نے ہدایت دیدی۔ ہدایت بھی اسی کی طرف سے آئے گی۔ تخلیق بھی اسی کی طرف سے آئے گی۔ اس لئے کہ کمالات کا منشاء تو وہی ہے۔“ قرآن اصلاح کے لئے نسخہ اکسیر۔ (جواہر حکیم الاسلام)

ایمان کی تکمیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اللہ ہی کے لئے (کسی دوسرے سے) محبت کرے، اللہ ہی کے لئے (اس کے دشمنوں سے) بغض رکھے، اللہ ہی کے لئے خرچ کرے اور اللہ کے لئے خرچ کر دے تو اس کا ایمان مکمل ہے۔“ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

دور خلافت میں سادگی

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں ایک چادر اوڑھ کر سوتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ وہ امیر المؤمنین تھے۔
عبدالملک بن شداد بن الحاد سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا آپ پر ایک عدن کی بنی ہوئی موٹی چادر (تہبند) جس کی قیمت چار پانچ درہم ہوگی اور ایک کو کپڑے کا پرانا ٹکڑا دیکھا جو کونڈ کا بنا ہوا تھا۔ (روشن ستارے)

شاہ جی کا ظریفانہ جواب

ایک سفر میں ایک ذمہ دار پولیس افسر نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا۔ ”شاہ جی! اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟ ہاں بیٹا! کیوں نہیں؟“
دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو وایج (نکمرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں بٹنے لگتی ہیں یہ کیوں؟ آپ نے برجستہ کہا: ”بھائی! جب کوئی بھڑا گھر میں آجائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی، مگر جیسے ہی کوئی مرد آجائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے“ اس پر متعلقہ افسر اپنا سامنے لیکر رہ گیا۔ (حیات امیر شریعت ص ۵۰۵)

تمام صفات کا تعلق اخلاق سے ہے

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب اخلاق کو پیدا کیا تو قناعت نے کہا کہ میں حجاز کی طرف جاؤں گا پس صبر نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور علم نے کہا کہ میں عراق کی جانب جاؤں گا۔ پس عقل نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور کرم نے کہا کہ میں شام کی طرف جاؤں گا۔ پس کتوار نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور غناء نے کہا کہ میں مصر کی جانب جاؤں گا پس ذلت نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور بد خلقی نے کہا کہ میں مغرب کی جانب جاؤں گا پس بخل نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور حسن خلق نے کہا کہ میں یمن کی طرف جاؤں گا پس بردباری نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور شفا نے کہا کہ میں باد یہ اور میدان کی طرف جاؤں گا پس مروت نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور فسق نے کہا کہ میں روم کی جانب جاؤں گا پس غی اور بدکاری نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

غیر اختیاری امور سے احتراز

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی جب یہاں (یعنی خانقاہ امدادیہ میں) تھے تو حضرت حاجی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مجھے روٹا نہیں آتا اور ذاکرین پر بہت گریہ طاری ہوتا ہے حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہاں جی اختیاری بات نہیں کبھی کبھی آنے بھی لگتا ہے پھر تو یہ حالت ہوئی کہ جب مولانا ذکر کرنے بیٹھے تو تاب نہیں ہوتی تھی اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ پسلیاں ٹوٹنے لگتیں۔ عرض کیا کہ حضرت اب تو ہڈیاں پسلیاں ٹوٹی جاتی ہیں فرمایا کہ ہاں یہ بھی عارضی حالت ہوتی ہے جاتی بھی رہتی ہے۔ پس پھر گریہ وغیرہ سب جاتا رہا مولانا نے پھر شکایت کی کہ حضرت اب روٹا نہیں آتا۔ فرمایاں پسلیاں ٹوٹ جاویں گی کیا کرو گے روکر۔ (حصہ ۱۱ کا کبر حضرت تھانوی)

بیت اللہ کی مرکزیت

”بیت اللہ اور مکہ مکرمہ اول عالم بھی ہے مرکز عالم بھی ہے اور اصل عالم بھی ہے۔ اول عالم ہونے کا مقتضی یہ ہے کہ دین کے کاموں کی پیہمیں سے اولیت ہو۔ اس کا مرکز عالم ہوتا اس بات کا مقتضی ہے کہ یہاں دین کی مرکزیت ہو اور اس کا اصل عالم ہوتا اس کا مقتضی ہے کہ یہیں سے چہار طرف آواز پھیلے گی۔“ (جوایہ حکیم الاسلام)

دوپہر کا قیلولہ چٹائی پر

یونس بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ خلیفہ تھے اور آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشان ہوتے تھے اور کہا جاتا تھا یہ امیر المومنین ہیں یہ امیر المومنین ہیں۔ (روشن ستارے)

جان و مال کی حفاظت کا مدار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کر لیں گے تو میری طرف سے ان کا خون اور ان کا مال محفوظ ہوگا اور ان کی پوشیدہ نیوٹوں کا حساب اللہ کے پاس ہے۔“ (بخاری)

تواضع

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا جس کے کپڑوں میں بھی بدبو آتی تھی اور بے انتہا جوئیں اس کے کپڑوں میں تھیں جس جگہ بیٹھتا سو پچاس جوئیں جھڑ جاتیں۔ مہمان خانہ میں کوئی پاس نہ پھٹکنے دیتا لیکن حضرت مدنیؒ نے اس کو اپنے برابر بٹھا کر کھانا کھلایا اور منہ ہاتھ صاف کرنے کے لئے اپنا تولیہ عنایت فرمایا چنانچہ حضرت کے کپڑوں پر بہت سی جوئیں چڑھ گئیں جن کو آپ نے اندر تشریف لے جا کر صاف کرایا۔

فائدہ: سبحان اللہ مہمانوں کی اس قدر دلداری اور ان کا اتنا خیال۔ حضرت مدنیؒ کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ دس بیس بیس بلکہ دو سو اور تین تین سو مہمان ہو جاتے تھے کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ کے در دولت سے کوئی مہمان بھوکا آیا ہوا اگر کوئی مہمان کھانے کے وقت دسترخوان پر نہ ہوتا تو تلاش کراتے تھے۔ انھاس قدسیہ۔ (حکایات اسلاف)

ساربانوں کی خوش حالی

صاحبِ قلبی بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ حدی (خوش الحالی سے اونٹ چلانے) کا کب سے وجود ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم اس کو نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ معمر اپنے مال کے ساتھ نکلا اس نے اپنے غلام کو دیکھا کہ اس کے اونٹ اس سے متفرق ہو گئے ہیں۔ چنانچہ معمر نے غلام کے ہاتھ پر لاٹھی ماری۔ غلام نے میدان میں بیٹھ کر ہائے میرا ہاتھ کہہ کر چیخنا شروع کیا۔ پس جب اونٹوں نے اس کی آواز سنی تو اس کی طرف پھرے اس کے بعد معمر نے کہا کہ اگر ایسا کلام مشتق کیا جائے تو البتہ یہ ایسا کلام ہوگا کہ جس پر شتر جمع ہوں گے چنانچہ حدی نکالی گئی اس واقعہ کو مستطرف میں ذکر کیا ہے ابو منذر ہشام نے فرمایا کہ سرود تین قسم پر ہے اول نصب (ایک قسم کا راگ ہے جو حدی سے زیادہ نرم ہوتا ہے) اور جوانوں اور سواروں کا سرود ہے۔ دوم سناو (ایک قسم کی راگنی ہے) اور بھاری کثیر نغموں کو گلے میں گھوماتا ہے۔ سوم ہزج (سرود ترانہ کی ایک قسم کی راگنی ہے) اور وہ ہلکی آواز ہے جو دلوں کو پھاڑتی ہے اور بردبار کو برا بیختہ کرتی ہے اور اصل سرود اور اس کا معدن قریات کے اصول ہیں اور وہ یہ ہیں مدینہ و طائف و خیبر و فدک و وادی القراۃ و دومۃ الجحیر لیمامہ واللہ اعلم۔

بے ادبی کی ایک قسم

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ایک قصاب تھے نیک آدمی تھے کیرانہ میں ایک مسجد میں رہتے تھے خود مجھ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں مجھے بیٹھے بیٹھے بھی خیال آیا کہ خدا جانے حضرت حافظ صاحب کا رتبہ بڑا ہے یا حضرت حاجی صاحب کا۔ حضرت نے فوراً فرمایا کہ اہل اللہ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ کون بڑا ہے کون چھوٹا بے ادبی ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ اس کے نزدیک کون زیادہ مقبول ہے۔ سب سے حسن عقیدت رکھنا چاہئے اس کی تحقیق کی کیا ضرورت۔

پیش اہل دل نگہدارید دل تا نباشید از گمان بدخل

(امثالِ عبرت)

قرآن خیر کے انقلاب کا داعی

”آج جتنا قرآن سے دور ہوتے جا رہے ہیں اتنا ہی فساد برپا ہو رہا ہے اور شر کا انقلاب آتا جا رہا ہے کہ لوگ خیر سے شر کی طرف آ رہے ہیں۔ علم سے جہالت کی طرف آ رہے ہیں تہذیب سے بد تہذیبی کی طرف۔ تو انقلاب حسن کو قرآن پیدا کرتا ہے اور انقلاب شر کو قرآن پیدا کرتا ہے۔ قرآن کو ترک کر دو گے تو دوسرا انقلاب آتا چلا جائے گا تہذیب سے بد تہذیبی ہوتی چلی جائے گی علم ختم ہو جائے گا جہالت سے اخلاق حسنة جاتے رہیں گے بد اخلاقیات پیدا ہوتی جائیں گی۔ اس لئے علم اخلاق اور کمالات یہ قرآن ہی سکھاتا ہے۔ جب آدمی اس جڑ سے وابستہ نہ رہے تو کمالات کی شاخیں سامنے کہاں سے آجائیں گی۔ بہر حال قرآن برکت بھی ہے ہدایت بھی ہے نور بھی ہے اور انقلاب بھی ہے کہ جب آتا ہے تو کاپیٹل دیتا ہے۔“ (جواہر یکم الاسلام)

مسلمان مجاہد اور مہاجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنی جان و مال کا خوف نہ ہو، مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کیلئے اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دے۔“ (بخاری و مشکوٰۃ)

کرامت

سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ لوگوں نے دعوت دی جن کی نیت بری تھی آپ ان کے پاس گئے تو انہیں جدا ہوا ہوا پایا اور نامناسب آٹا روکے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان سے واسطہ نہیں پڑا اور ایک غلام آزاد کیا۔
 ہمدانی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خنجر پر سوار دیکھا اور ان کا غلام نائل ان کے پیچھے سوار تھا حالانکہ وہ اس وقت خلیفہ تھے۔ (روشن ستارے)

کھانے میں سادگی

شرجیل بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو تو امارت کا کھانا کھلاتے تھے اور خود گھر میں چاکر سرکہ و زیتون کھاتے تھے۔ (روشن ستارے)

معاملات اور حقوق العباد

حضرت مولانا محمد عینی صاحبؒ ایک بار وطن سے ملازمت پر بذریعہ ریل جانے لگے انٹیشن پر اس وقت پہنچے جب ریل آچکی تھی اور چھوٹے ہی والی تھی۔ آپ کے پاس سامان مقررہ وزن سے زیادہ تھا وزن کرا کر محصول دینے کا موقع نہ تھا گھبراہٹ میں ٹکٹ لکھ کر ریل میں تو بیٹھ گئے مگر خلاف شریعت زیادہ سامان بے محصول لے جانے پر دل بے چین تھا خدا سے دعا کی کہ اس معصیت سے بچنے کی کوئی سبیل نکال دیجئے کہ اچانک ذہن میں آیا کہ جہاں ریل سے اترا وہاں سامان کا وزن کرا کر محصول ادا کر دینا آپ نے یہی کیا مگر رات کا وقت تھا ٹکٹ کلکٹر نے سامان تولنے سے انکار کر دیا اور کہا جائیے لے جائیے آپ نے فرمایا آپ کے خلاف قانون اس کی اجازت دینے کا کیا حق ہے وہ پھر بھی تیار نہیں ہوا آپ نے خود سامان تولاد اور جتنا وزن زیادہ تھا اتنی رقم کاریل کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ کر پھینک دیا اور اس طرح حقوق العباد اور صفائی معاملات کا بہترین نمونہ اپنے عمل سے دکھایا۔ (ماہنامہ ابلاغ ص ۵۶)

اللہ کی طرف صدق دل سے رجوع کرنا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور بیس سال تک اس کی نافرمانی کی۔ پھر اس نے اپنے چہرہ کی طرف آئینہ میں دیکھا پس اس نے اپنی داڑھی میں بوڑھا پالنی سفید بال دیکھا۔ چنانچہ اس نے اس کو غم میں ڈالا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اے میرے اللہ میں نے بیس برس تیری فرماں برداری کی اور بیس سال تیری نافرمانی کی۔ اب اگر تیری طرف رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول فرمائے گا۔ چنانچہ اس نے گوشہ خانہ سے ایک ایسے ہاتف غیب سے سنا جس کا جسم دیکھا نہ جاتا تھا وہ کہتا تھا کہ اگر تو ہمارے پاس آئے گا تو ہم بھی تیرے پاس آئیں گے اور اگر تو ہم کو ترک کرے گا تو ہم بھی تجھ کو چھوڑ دیں گے اور اگر تو ہماری نافرمانی کرے گا تو ہم تجھ کو مہلت دیں گے اور اگر تو ہماری جانب رجوع کرے گا تو ہم تجھے قبول کریں گے واللہ اعلم۔

خوف آخرت

حضرت عبداللہ بن رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں جنت و جہنم کے درمیان ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ میرے لئے کس طرف کا حکم دیا جائے گا تو میں یہ جاننے سے پہلے کہ میں کس طرف جاؤں گا راکھ ہونا پسند کروں گا۔ (روشن ستارے)

نیت کے اثرات و برکات

وہ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے تھے کہ وہی نقشبندی شیخ اپنے بھائی قجل حسین صاحب سے کہا کرتے تھے کہ تم مجھ سے کچھ حاصل کر لو۔ وہ کہہ دیتے کہ ہمیں اپنے حضرت حاجی صاحب ہی کی نسبت کافی ہے وہ کہتے کہ میں نے تمہیں بھائی ہونے کی وجہ سے مشورہ دیا ہے آگے تمہیں اختیار ہے مرنے سے پہلے کچھ حاصل کر لو ورنہ پچھتاؤ گے جب قجل حسین صاحب کا وقت اخیر ہوا تو ان سے کلمہ پڑھنے کو کہا جاتا تھا لیکن ان کے منہ سے نہیں نکلتا تھا ان کے بھائی نے آ کر جب یہ حالت دیکھی تو کہا کہ دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ کچھ مجھ سے حاصل کر لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اب کہاں گئی وہ حضرت حاجی صاحب کی نسبت۔ کلمہ بھی منہ سے نہیں نکلتا۔ نزع کا وقت تھا یہ سنتے ہی انہوں نے فوراً آنکھ کھول دی اور گو عربی پڑھے ہوئے نہ تھے مگر یہ آیت بڑے جوش سے پڑھی۔ یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین ذکر کرتے کرتے روح نکل گئی وہ بیچارے بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین کے معنی بھی نہ جانتے تھے مولوی صدیق احمد صاحب اس وقت موجود تھے۔ ان کی بن پڑی انہوں نے ان نقشبندی شیخ سے کہا دیکھا تم نے حضرت حاجی صاحب کی نسبت کو پیری مریدی کا دم بھرتے ہو اور اتنا بھی نہیں معلوم کہ یہ کس حالت میں ہے۔ پھر ۱۰۰۰ رے حضرت مولانا مرشدنا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ وہ اس وقت حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول تھے۔ اس وجہ سے کلمہ کی طرف توجہ نہ تھی لیکن جب اپنے بھائی کا طعن سنا تو جوش میں آنکھیں کھول دیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حاجی صاحب کی نسبت کا اثر دکھلادیا۔ (قصص الابرار بحکیم الامت قانوی رحمہ اللہ)

ترقی اللہ کے نام میں ہے

”حدیث نبوی میں ہے کہ (للمقوم الساعة حتى يقال في الارض الله) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نام پر قائم ہے جب نام نکل جائے گا تو دنیا تباہ اور ختم ہو جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ دنیا اللہ کے نام لینے والوں پر قائم ہے۔ جب تک اللہ کے نام لینے والے موجود ہیں اس وقت تک یہ دنیا قائم رہے گی جب وہ مٹ جائیں گے تو دنیا ختم کر دی جائے گی۔ جس ملک کے ائمہ اللہ کے نام لینے والے باقی نہ رہیں وہ تباہی کی طرف جائے گا اور جس ملک میں سارے ہی اللہ کا نام لیں وہ بقا اور ترقی کی طرف جائے گا۔ بہر حال اللہ کے نام میں ترقی ہے۔“ (جواہر نسیم الاسلام)

اللہ کا ہاتھ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا اور (مسلمانوں کی) جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے جو شخص جہور مسلمین سے الگ ہو جائے وہ جہنم میں بھی (مسلمانوں سے) علیحدہ رہے گا۔“ (ترمذی، بخاری)

مخالفت سے برتاؤ

حضرت شیخ الافاق مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں ایک شخص آیا کہ میری سفارش نو کری کیلئے فلاں شخص سے کرو دیجئے وہ شخص جس سے سفارش چاہی گئی تھی آپ کا مخالف تھا مگر باوجود اس امر کے آپ نے اپنی خوش خلقی سے رقعہ لکھ دیا یا اس شخص نے حال رقعہ سے اس رقعہ کی بتی بنا کر کہا کہ شاہ صاحب سے کہہ دینا کہ اس کو اپنے اس مقام میں رکھ لو استغفر اللہ اس بھلے آدمی نے ویسے ہی آکر روایت نقل کر دی فرمانے لگے: ”کہ اگر تیرا مقصود اس طریق سے حاصل ہو جاتا یا اب بھی ہو جائے تو خدا کے قسم مجھے اس سے بھی عذر نہیں“ اس سائل نے اس مخالف سے یہ حکایت جا کر نقل کی وہ متاثر اور متضرع ہوا اور آکر عقیدت ظاہر کی خطا معاف کرائی اور بیعت ہوا۔ (ماہنامہ سالاداد)

حیاء و عفت کھٹی میں ملی

حضرت عبداللہ بن عمر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مکان میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا ہے اور نہ زمانہ اسلام میں اور میں اسلام لا کر نہیں زیادہ ہوا مگر حیاء میں (اسلام لا کر حیاء اور بڑھ گیا اور عفت و پاکدامنی کی صفت اور راسخ ہوئی)

عقبہ بن صہبان کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں میں نے اپنے آلہ تامل کو دائیں ہاتھ سے نہیں چھوا۔ (نشان بندے)

گناہ گار بندے

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ سے حساب لے گا جب اس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر غالب ہوں گی تو اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ جب فرشتے اس کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ میرے بندہ کو لو اور اس کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ دنیا میں کسی عالم کی مجلس میں بیٹھا ہے تاکہ میں اس عالم کی سفارش سے اس کو بخش دوں چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے پوچھیں گے وہ کہے گا کہ نہیں۔ پس حضرت جبریل عرض کریں گے کہ اے رب تو اپنے بندہ کا حال خوب جانتا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں اس کے بعد اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ آیا وہ کسی عالم کو دوست رکھتا تھا وہ کہے گا کہ نہیں پھر ارحم الراحمین فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ کیا وہ دسترخوان پر کسی عالم کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ کہے گا کہ نہیں۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا یہ اس مجلس میں سکونت رکھتا تھا جس میں کوئی عالم تھا وہ کہے گا کہ نہیں پھر خداوند عالم فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا اس کا نام کسی عالم کے نام یا اس کا نسب کسی عالم کے نسب کے موافق تھا وہ کہے گا کہ نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس سے پوچھو کہ آیا یہ کسی ایسے آدمی سے محبت رکھتا تھا جو کسی عالم کو محبوب رکھتا تھا پس وہ کہے گا کہ ہاں پھر تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو۔ اس لئے کہ میں نے اس کو ایسی وجہ سے بخش دیا۔ (حیاء اصحاب)

ایک عامل بالمحدیث کی اصلاح

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایک غیر مقلد شخص بیعت ہوئے اور انہوں نے یہ شرط کی کہ میں مقلد نہ ہوؤں گا بلکہ غیر مقلد ہی رہوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے؟ بیعت ہونے کے بعد جو نماز کا وقت آیا تو انہوں نے نہ آمین زور سے کہی اور نہ رفع یدین کیا کسی نے حضرت حاجی صاحبؒ سے ذکر کیا کہ حضرت آپ کا تعارف ظاہر ہوا فلاں شخص جو غیر مقلد تھے وہ مقلد ہو گئے حضرت حاجی صاحبؒ نے ان غیر مقلد صاحب کو بلا کر فرمایا کہ بھائی کیوں کیا تمہاری تحقیق بدل گئی یا صرف میری وجہ سے ایسا کیا۔ اگر تم نے میری وجہ سے ایسا کیا ہو تو میں ترک سنت کا ذوال اپنی گردن پر لینا نہیں چاہتا ہاں اگر تمہاری تحقیق ہی بدل گئی تو مضائقہ نہیں یہ بیان فرما کر حضرت والا یعنی صاحب ملفوظ (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ کیا کسی فقیر کا یہ منہ ہو سکتا ہے کہ جو ایسی بات کہے کہ کم و بیش ہر اہل سلسلہ کے اندر تعصب پایا جاتا ہے مگر ہمارے حضرت حاجی صاحب کی ذات اس سے بالکل پاک صاف تھی جیسا کہ قصہ سے ظاہر ہے (جامع غنی عنہ) نیز یہ بھی فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا علم ایک سمندر تھا کہ جو موجیں مار رہا تھا حالانکہ آپ ظاہری عالم نہ تھے حق تعالیٰ نے اس سے بھی آپ کو علیمہ رکھا تھا۔ (ھمس الکابریم الامت تھانوی)

عظمت و جلالت خداوندی

”اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی صورت یہی ہے کہ اس کی قدرت اور اس کا اقتدار اور قبضے کو تصور میں لاتا رہے کہ وہ مالک ہے جس طرح چاہے کرے جب چاہے موت دیدے جب چاہے حیات دے دے جب چاہے صحت دے دے جب چاہے بیماری مسلط کر دے جب چاہے امن دے دے جب چاہے بد امنی مسلط کر دے اسی کی یہ قدرت ہے اور اس کی اس قدرت کا جب دھیان ہوتا ہے تو ڈر پیدا ہوتا ہے کہ میں بڑے قادر کے قبضے میں ہوں معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا تو آدمی حق تعالیٰ کی عظمت و جلالت کو تصور کرتا رہے اس سے ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

آپ کی بعثت پر نبوت کی تکمیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے خوبصورتی سے تعمیر کیا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہو دیکھنے والے اس کے چاروں طرف محوم کر اس کے حسن پر حیران ہوتے ہیں اور اس اینٹ کی کمی پر تعجب کرتے ہیں، بس میں ہوں، جس نے اس اینٹ کی خالی جگہ کو پُر کر دیا، مجھ پر قصر نبوت کی تکمیل ہو گئی اور مجھ پر رسول بھی ختم کر دیئے گئے، میں (قصر نبوت کی) وہی (آخری) اینٹ ہوں اور تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا۔“ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

تیس دھوکے باز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک تیس کے لگ بھگ دھوکا باز لوگ نہ پیدا ہو جائیں جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“ (بخاری)

عجیب جواں

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ت کے زمانہ قیام حیدر آباد دکن میں اہلیہ محترمہ نے عرض کیا کہ: ”آپ کے پاس بڑے بڑے لوگ آتے ہیں آپ ان سب کو فرش پر بٹھاتے ہیں اچھا نہیں لگتا دو چار کرسیاں لے آئیں“

حضرت مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ۔۔ پہلے تو میں خاموش رہا اور ٹلاتا رہا جب اہلیہ محترمہ نے کئی بار عرض کیا کہ ”آپ ان (آنے والوں) کو زمین پر بٹھاتے ہیں (یا سراء) کیا خیال کریں گے“ تب حضرت مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ: ”میں تو اسی طرح زمین پر بٹھاؤں گا۔ جس کو آتا ہے وہ آئے دنیا نے میرا کیا خیال کیا ہے جو میں اس کا خیال کرتا ہوں“

چنانچہ نہ کرسیاں آئیں اور نہ میز اور نہ ہی آپ کو کبھی مسبری یا نواڑی پتنگ پر سوتے دیکھا گیا۔ آپ ہمیشہ بان کے بنے ہوئے پتنگ پر آرام فرماتے اور دن میں تو پتنگ پر لیٹتے

ہی نہ تھے۔ (ذکر مولانا ادریس کاندھلوی)

آخرت کے کام

صاحبِ قلبیو بی بیان کرتے ہیں کہ حامد لغاف رحمہ اللہ نے جمعہ کی نماز کے واسطے جانا چاہا حالانکہ ان کا گدھا گم ہو گیا تھا ان کا آٹا چکی میں تھا اور ان کی زمین کی آبپاشی کی باری اور وقت آ گیا تھا۔ انہوں نے اپنے جی میں غور کیا اور کہا کہ اگر جمعہ کی نماز کے واسطے جاتا ہوں تو میرے یہ سب کام فوت ہوتے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ آخرت کا کام بہتر ہے چنانچہ وہ جمعہ کے واسطے گئے جب وہ واپس آئے تو اپنی زمین کو سیراب پایا۔ اور اپنا گدھا طویلہ میں پایا اور اپنی بی بی کو روٹی پکاتے پایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بی بی سے پوچھا بی بی نے ان سے کہا کہ گدھے کے طویلہ میں آنے کی یہ صورت ہوئی کہ میں نے دروازہ کی کھٹکھٹاہٹ سنی تو میں باہر نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ گدھا دوڑا آتا ہے اور شیر اس کے گرد ہے جب میں نے دروازہ کھول دیا تو گدھا گھر میں داخل ہو گیا۔ اور ہمارے پڑوس نے اپنی زمین کو تین چٹا چاہا اتفاق سے وہ ہو گیا اور پانی جلدی ہوا اس نے ہماری زمین کو سیراب کر دیا۔ اور آٹا یوں ہاتھ آیا کہ ہمارے پڑوسی کا آٹا چکی میں تھا پس وہ گیا تا کہ اس کو لائے لیکن اس نے غلطی کی اور ہماری گون اٹھا لیا۔ جب وہ اپنے گھر آیا تو اس نے اس کو پہچانا اور اس کو ہمارے حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد حامدؒ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے میرے رب میں نے تیری ایک ضرورت پوری کی اور تو نے میری تین حاجتوں کو پورا کیا۔ تیرا شکر ہے۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی منشا شرت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایسے بڑے بڑے علماء مستفید ہوئے کہ اگر وہ علماء اپنے وقت میں اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو چل جاتا اور وہ اس کو سمجھا بھی دیتے پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب بالکل سادہ رہتے تھے نہ عمامہ نہ چوغا نہ عبا نہ قبائے موٹے موٹے دانوں کی تسبیح کچھ نہ تھا۔ (حصص الاکار بحکیم الامت تھانوی)

قبر کا خوف

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی۔ (روشن سنبھ)

روکھی روٹی، پانی اور سادہ مکان کے علاوہ سب فالتو ہے

حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کھانے کی روکھی روٹی، ٹھنڈے پانی اور گزراہ کے مکان کے علاوہ ہر چیز فالتو ہے ابن آدم کے لئے اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ (روشن سترے)

ضرورت تزکیہ

”اگر کوئی شخص مشرکانہ ذہنیت لے کر قرآن کو دیکھے تو یوں معلوم ہوگا کہ ہر آیت سے شرک ہی نکل رہا ہے۔ اگر نصرانی ذہنیت سے سوچے گا تو یوں معلوم ہوگا کہ ہر آیت میں عیسائیت بھری پڑی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہودی یا نہ ذہن سے قرآن کو دیکھے تو یوں معلوم ہوگا کہ قرآن میں یہودیت بھری پڑی ہے لیکن اگر کوئی موحدانہ ذہنیت لے کر جائے گا تو آیت آیت سے توحید نکلے گی اس لئے کہ قرآن کریم تو ایک مرد بخ کی مانند ہے دوست اس سے کمالے یا دشمن اس سے کمالے وہ تو ذی وجہ اصولی اور کلی جملے ہیں ہیر پھیر کر آدمی اپنا مطلب نکال سکتا ہے اسی وجہ سے حضورؐ نے نفوس کا تزکیہ فرمایا اپنے صحابہ کرامؓ سے ریاضت اور مجاہدات کرائے توجہ الی اللہ کی مشق کرائی تاکہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہو ذہن میں استقامت پیدا ہو جائے ذہن سے زلیغ اور کجی نکل جائے۔ جب ذہن میں استقامت آگئی تو جو آیت پڑھی جائے گی یا معنی بیان کئے جائیں گے آدمی صحیح سمجھے گا۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

ایمان کی حلاوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں گی وہ ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا، ۱۔ ایک یہ کہ اس شخص کو اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دوسری ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو۔ ۲۔ دوسری یہ کہ وہ کسی (اللہ کے) بندے سے محبت کرے اور محبت صرف اللہ کے لئے ہو۔ ۳۔ تیسری یہ کہ اسے کفر سے نجات حاصل کرنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف لوٹنا ایسا بُرا لگتا ہو جیسے وہ آگ میں جمونے کے جانے کو بُرا سمجھتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فن تصوف کی خدمت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے فن تصوف کی حقیقت صاف صاف ظاہر فرمادی عرصہ سے اس فن کی بہت خراب حالت ہو رہی تھی لوگ گزبڑ میں پڑے ہوئے تھے۔
(قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی)

گناہوں کو جلانے والا کلمہ

مسلمہ بن عبد اللہ الجعفی اپنے چچا ابو محمد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں ایک مریض کی عیادت کی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ بوالا الہ الا اللہ مریض نے یہ کہہ دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اس کلمہ سے اپنے گناہوں کو پھینک دیا اور انہیں جلا دیا۔ میں نے پوچھا کیا کچھ اور کہتے ہو یا اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے۔ تو فرمایا بلکہ میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مریض کیلئے ہے تو صحیح آدمی کے لئے کیا ہوگا؟ فرمایا یہ کلمہ کہنا صحیح کے لئے زیادہ گناہوں کو جلانے والا ہے۔ (علیہ الاولیاء)

اک مرد قلندر

ایک سلسلہ گفتگو میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:-
”میں جب کراچی جیل سے رہا ہو کر آیا تو بنگال کونسل کے ایک ممبر نے مجھ سے کہا کہ چالیس ہزار روپے نقد اور ڈھاکہ یونیورسٹی میں پانچ سو روپے ماہوار کی پروفیسری آپ کیلئے ہے اس کو قبول فرمائیں“ حضرت شیخ مدنی نے پوچھا۔ ”کام کیا کرنا ہے“

ممبر صاحب نے فرمایا:- ”کچھ نہیں صرف تحریکات میں خاموش رہیں“

حضرت شیخ مدنی نے فرمایا کہ:- ”حضرت شیخ الہند جس راستے پر لگا گئے ہیں میں اس سے نہیں ہٹ سکتا“ حضرت شیخ الاسلام مدنی نے اس واقعہ کو سنانے کے بعد حاضرین کو نصیحت فرمائی کہ آپ صاحبان اس کام میں لگے رہیں۔ (اکابر کا فتویٰ ص ۷۷)

اللہ ہر چیز پر قادر ہے

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ ایک عورت سے ملے۔ ان کی نظر اس پر پڑ گئی اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور فرمایا کہ اے اللہ بیشک تو نے بینائی تو اپنی جانب سے ایک نعمت عطا کی ہے لیکن ڈر ہے کہ یہی بینائی مجھ پر عذاب ہوگی۔ (اس لئے) اس کو تو مجھ سے لے لے۔ چنانچہ وہ اسی وقت اندھے ہو گئے اس کے بعد وہ مسجد جاتے تھے تو ان کا ایک چھوٹا بھتیجا ان کو کھینچ کر یعنی ہاتھ وغیرہ پکڑ کر لے جاتا تھا جب وہ لڑکا ان کو مسجد تک پہنچا دیتا تھا تو خود وہاں سے چل دیتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگتا تھا۔ اور ان کو چھوڑ دیتا تھا جب ان کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی تو وہ لڑکے کو پکارتے تھے اور وہ ناخوشی سے ان کی ضرورت کو پوری کرتا تھا پھر کھیل میں لگ جاتا تھا چنانچہ وہ ایک دن مسجد میں اسی حالت سے تھے کہ ناگاہ انہوں نے ایک ایسی چیز محسوس کی جو ان کے گرد پھرتی تھی۔ وہ اس سے ڈرے اور لڑکے کو بلایا لیکن اس نے ان کو جواب نہ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ اور کہا کہ اے میرے معبود میرے سردار میرے آقا۔ بیشک تو نے مجھے ایسی بینائی عطا فرمائی تھی کہ میں اس سے تیری اس نعمت کو دیکھتا تھا جو مجھ پر تھی لیکن میں ڈرا کہ یہ نعمت بینائی مجھ پر عذاب ہوگی میں نے تجھ سے سوال کیا کہ تو اس کو لے لے تو نے اس کو لے لیا اور اب میں بینائی کا محتاج ہوں اس لئے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس کو مجھ پر واپس کر دے پس اللہ تعالیٰ نے بینائی کو اس پر پھیر دیا۔ یعنی اسی وقت اس کو اٹھیا کر کر دیا اور وہ بینا ہو کر اپنے گھر چلا گیا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ایک شیخ کا اپنے مرید سے معاملہ

فرمایا کہ حافظ عبد الرحیم کہتے تھے کہ میں مکہ معظمہ میں حضرت حاجی صاحب کے پاس حرم میں بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ کو دیکھا کہ وہ ایک شخص سے کسی خطا پر اٹھک بیشک کر رہے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ یہ میرے مرید ہیں۔ اس کے بعد فرمایا بھلا ہم نے بھی کبھی تم کو ایسی سزا دی ہے۔ (شخص الاکابر علیہ الامت تھانوی)

ضرورت معلمین

”یہ بھی ضروری ہے کہ امت میں معلمین ہوں تاکہ وہ تعلیم دیں۔ قرآن ہوا حدیث وہ نقل کی جائے گی۔ دین میں رائے معتبر نہیں۔ سلف کے دائرے میں رہ کر قرآن کے معنی متعین کئے جائیں گے۔ اگر سلف کا دامن چھوٹ گیا اور رائے زنی آگئی تو پھر ہوائے نفس پیدا ہوگی، نفس میں آزادی پیدا ہوگی تو آدمی دین کا قلع نہیں رہے گا۔ نفس کا قلع ہو جائے گا۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مرادات و مطالب خداوندی بیان کئے جائیں اور یہ بغیر معلم کے ممکن نہیں۔“ (جواہر نسیم الاسلام)

سوادِ اعظم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمانوں کی عظیم اکثریت کا اتباع کرو، اس لئے کہ جو ان سے الگ ہوا وہ جہنم میں بھی الگ رہے گا۔“ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

امراء سے معاملہ

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ سے ملاقات کیلئے مختار مسعود صاحب، کیپٹن ڈاکٹر حامد علی خاں صاحب کے ساتھ آئے، سردی کا موسم تھا، مختار مسعود صاحب نے بہت قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا۔ حضرت مولانا کاندھلویؒ نے محسوس کیا کہ شاید انھیں اس بات کا خیال ہو کہ مٹی لگ جانے سے سوٹ میلنا ہو جائے گا۔ حضرت کاندھلویؒ نے فرمایا: ”بھائی ہم تو فقیر آدمی ہیں، ہمارے پاس تو صوفہ اور کرسیاں نہیں ہیں آپ آئے ہیں تو اسی میلے کچلے فرش پر بیٹھ جائیں۔“

مختار مسعود صاحب نے اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کیا: ”مولانا! صوفوں پر تو روز ہی بیٹھتے ہیں اس مٹی پر بیٹھنے کی تمنا لیکر تو آپ کے پاس آئے ہیں۔“ حضرت مولانا کاندھلویؒ ان کے اس ادب اور اخلاق سے بہت خوش ہوئے۔

(تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

احسان کا انعام

صاحبِ قلبوں بی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا میرا ایک اونٹ تھا جس پر میں سوار ہوتا تھا وہ عاجز اور باندھ ہو گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور مجھ سے کہا اس پر سوار ہو میں اس پر سوار ہوا اور لوگوں سے آگے ہو گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی برکت اس کو پہنچی۔ اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچتے ہو۔ میں شرمندہ ہوا کیونکہ میرے پاس اس کے علاوہ پانی کھینچنے والا دوسرا اونٹ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا ہاں! اس کے بعد آپ اس کی قیمت میں زیادتی کرتے رہے اور مجھ سے فرماتے رہے کہ اللہ تیری مغفرت کرے یہاں تک کہ آپ سونے کے ایک اوقیہ (اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے) تک پہنچے۔ مجھ سے آپ نے فرمایا کہ تم کو اس پر سواری کا حق ہے یہاں تک کہ تم مدینہ منورہ پہنچو۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ ان کو قیمت دو اور اس کو زیادہ کرو۔ پھر آپ نے میرا اونٹ بھی واپس کر دیا۔ کہیئے کہ آپ کے اونٹ خریدنے اور اس کی قیمت میں زیادتی کرنے اور اس کو واپس کرنے میں یہ حکمت تھی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم یعنی اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں خرید لیں اور نیز اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے کہ للذين احسنوا الحسنیٰ و زیادتی جن لوگوں نے احسان کیا ان کے لئے نیکی اور زیادتی ہے اور نیز اللہ تعالیٰ کے اس قول کی جانب اشارہ ہے کہ ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله قاتلوا في سبيل الله یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ان کو تم مردہ نہ گمان کرو۔ تا آخر آیت صلی اللہ علی سیدنا محمد علی آلہ وصحبہ وسلم۔

تواضع کی حالت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے یہاں مثنوی شریف کے سبق کے بعد روزِ دعا ہوا کرتی تھی لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت کیا دعا مانگا کریں فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ وہ ہمیں بھی حاصل ہو جاوے۔ (قصص الاکابر علیہم السلام تھنوی رحمہ اللہ)

جامعیت انسان

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا لطفہ ہے کہ انسان ہی کے اندر سب کچھ ہے۔ بس جب سردی لگی کرے تار کا تصور کر لیا اور گرمی لگی تو طبقہ زمہریہ کا تصور کر لیا۔ (تقصیر الاکار علیہما السلام تھانوی)

قرآن کی معجزانہ شان

”قیامت آجائے گی مگر قرآن کریم کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے بلکہ برابر چلتے رہیں گے نکتے رہیں گے اور آج بھی علماء ہزاروں تعنیفات کرتے جا رہے ہیں اور استدلال آیات سے یا احادیث سے ہی ہوتا ہے مسلمانوں نے نہ صرف تصانیف کی ہیں بلکہ کئی فنون کی بنیاد ڈالی۔ بیسیوں فنون و علوم ہر برفن کے اندر ایجاد کئے پھر لاکھوں کتابیں ہوئیں تو یہ معجزہ کی شان نہیں تو اور کیا ہے۔“ (جواہر نسیم الاسلام)

شیطان کا شکار ہونے بچو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ شیطان انسان کا ایسا ہی بھیڑیا ہے، جیسے بکریوں کو کھانے والا بھیڑیا ہوتا ہے وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو گٹے سے الگ ہو کر دور چلی گئی ہو یا عام بکریوں سے ہٹ کر چل رہی ہو۔ (لہذا) تم ان گھائیوں میں جانے سے بچو اور مسلمانوں کی عام جماعت کے ساتھ لگے رہے۔“ (احمد، مشکوٰۃ)

باہمی محبت

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کا ندھلویؒ ایک بار حضرت میاں سید اصغر حسین صاحب دیوبندیؒ استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ میاں صاحب انہی کی کتاب التعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کا مطالعہ فرما رہے ہیں حضرت میاں صاحب نے مولانا ادریس صاحب کو کچھ کر فرمایا: مولوی ادریس! یہ کتاب تم نے بہت اچھی لکھی میں اکثر اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور بعض مرتبہ کئی کئی گھنٹے اسے دیکھتا رہتا ہوں پھر فرمایا: مولوی صاحب اعلم والے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں اللہ تعالیٰ کا جس پر فضل ہو وہ اس کو اپنے دین کی خدمت کا موقع عطا کر دیتا ہے اور اس سے اپنے دین کی خدمت لے لیتا ہے۔ (تذکرہ مولانا ادریس کا ندھلوی)

حضرت علیؓ عرب کے سردار ہیں

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلاؤ (یعنی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو) تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں فرمایا میں بنی آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کا سردار ہے جب حضرت علیؓ آگئے تو انصاری کی طرف پیغام بھیجا وہ آگئے تو ان سے فرمایا اے انصار کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں اگر تم ان کو تھامے رکھو تو بعد میں کبھی گمراہ نہ ہو گئے انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا یہ علیؓ ہے اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اس کا احترام کرو میرے احترام کی وجہ سے کیونکہ جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اسی کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریلؑ نے دیا ہے۔ (روشن سارے)

حضرت خضرؑ کی زندگی کا عجیب ترین واقعہ

صاحب قیودی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنی عمر میں سب سے عجیب ترین چیز دیکھی ہے حضرت خضرؑ نے جواب دیا کہ سب سے عجیب ترین چیز میں نے یہ دیکھی ہے کہ میں ایک ایسے میدان و حتماک میں گزرا جو پیاسا کرنے والا اور بے پانی کا تھا۔ پھر پانچ سو سال تک میرا جانا وہاں نہ ہوا۔ اس کے بعد جو وہاں پھر گزرا تو میں نے اس کو ایسا عجیب اور عظیم الشان شہر پایا کہ جو درختوں اور نہروں سے پر تھا۔ پس جو لوگ اس شہر میں تھے ان میں سے کسی سے میں نے کہا کہ یہ شہر کتنی مدت سے آباد کیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ سبحان اللہ! ہم اور ہمارے باپ و دادا اس شہر کو اسی حالت پر پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ پھر پانچ سو برس تک میں ادھر نہ گزرا۔ اور اس کے بعد جو ادھر گزرا تو میں نے اس کو بڑا دریا پایا۔ اور اس میں ایک شکاری کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اے شخص جو شہر یہاں تھا کہاں ہے؟ یہ سن کر اس نے کہا کہ سبحان اللہ کیا یہاں کوئی شہر بھی تھا ہم نے اور ہمارے باپ و داداؤں نے تو اس کو نہیں سنا۔ بعد پانچ سو برس کے پھر جو میں ادھر گیا تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ ایک آباد شہر ہے جس طرح کہ پہلی مرتبہ تھا۔ پس اس ذات بے نیاز کو پاکی ہے جس کو نہ تو زوال ہے اور نہ تو وہ متغیر ہوتی ہے۔

حضرت کا معمول

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کا معمول تھا کہ جب کوئی کسی کی چٹلی کھانا توڑی سے راوی کی تکذیب فرماتے تھے اور مولانا رشید احمد صاحب کا یہ قول تھا کہ جب کوئی مجھ سے کسی کی روایت بیان کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں ان میں آپس میں رنج ہے اور مولانا محمد قاسم صاحب راوی کو ڈانٹتے اور مولانا محمد یعقوب صاحب خود اس قدر افادات فرماتے کہ کسی کو روایت کرنے کی فوجت ہی نہ آتی پھر فرمایا (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ نے) کہ ایک مرتبہ ندوہ والوں نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں میری شکایت کی اس پر حضرت نے فرمایا کہ نہیں اس کی طبیعت ایسی نہیں ہے اور مجھے خط میں یہ شعر تحریر فرمایا۔

من مگویم کہ ایں مکن آں کن مصلحت بین و کار آساں کن
(حصن الاکابر حضرت بیگم دست خانوی)

امیر المومنین اور سید المسلمین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس میرے لئے وضو کا پانی ڈالو پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھیں پھر فرمایا اے انس اس دروازے سے تم پر جو داخل ہوگا وہ امیر المومنین، سید المسلمین، قائد الغر المحجلین اور خاتم المومنین ہوگا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا اے اللہ! یہ انصار کے کس آدمی کو بنا، اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے انس یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا علیؑ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو گلے لگایا پھر اپنے چہرے کا پسینہ حضرت علی کے چہرے سے لٹے لگے اور حضرت علی کے چہرے کا پسینہ اپنے چہرہ انور سے لٹے لگے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ وہ معاملہ کیا جو پہلے کسی نہیں کیا؟ فرمایا اور مجھے کیا چیز اس سے منع کر سکتی ہے جبکہ تم میری طرف سے ادائیگی کرو گے اور انہیں میری آواز سناؤ گے اور میرے بعد جس میں یہ اختلاف کریں گے تم اسے واضح کرو گے۔ (روشن ستارے)

علم نبوت اور علم حقیقت

”جہاد کتاب اللہ میں دقیق معنی کا ثبوت ہوتا ہے جنہیں غیر معمولی فہم کا آدمی سمجھ سکتا ہے وہیں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ فہم کوئی آسانی چیز یا فن نہیں ہے جسے محنت سے حاصل کر لیا جائے بلکہ وہ ایک ملکہ عطاۃ الہی ہے جو خاص خاص افراد امت کو عطا ہوتا ہے، عینہ اسی طرح جیسے رسالت و نبوت کوئی فن نہیں کہ جس کا جی چاہے محنت کر کے نبی بن جائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں رسالت کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ”اللہ يعلم حیث یجعل رسالتہ“ (یعنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھتا ہے) اور اس قسم کے صاحب فہم یا صاحب علم اسرار و حقائق کے بارے میں حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا (و علمناہ من لدنا علما) یعنی اور ہم نے انہیں (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس سے مخصوص علم دیا۔ غرض دونوں امور یعنی علم نبوت اور علم حقیقت کو اپنی طرف منسوب فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ علم کا یہ مرتبہ آسانی نہیں بلکہ محض عطاۃ الہی اور مہبت ربانی ہے جس کے لئے من اللہ ہی افراد کا انتخاب فرمایا جاتا ہے۔ (جواب صمیم اسلام)

ایک لاکھ درہم اور ایک درہم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا، ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ ایسے کہ) ایک شخص کے پاس بہت سارا مال تھا، اس نے اپنے سامان میں سے ایک لاکھ نکال کر صدقہ کر دیا اور دوسری طرف ایک شخص کے پاس کل دو درہم تھے اس نے ان میں سے ایک نکال کر صدقہ دیا۔“ (نسائی)

انداز تبلیغ

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب پہلی شریف (تحصیل شجاع آباد ملتان) والوں کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک دیہاتی آکر کہنے لگا: ”آپ! بڑے پیر ہیں میری اولاد نہیں آپ خدا سے اولاد دو! دیں پیر اسی لئے بنائے جاتے ہیں“ فرمایا: ”میں بیمار ہوں۔ اگر اتنی طاقت رکھتا کہ تجھے بیٹا دوں تو اپنے لئے صحت بڑور حاصل کر لیتا“ (ماہنامہ حمزہ)

دنیا سے بے رغبتی بہترین نیک سیرتی ہے

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چودہ ہزار کلمہ تین دن میں سرگوشی اور راز کے طور پر فرمائے۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بہ تکلف نیک سیرتی حاصل کرنے والوں نے میرے نزدیک ایسی کوئی نیک سیرتی حاصل نہ کی جو دنیا میں زہد اور کم رغبتی کے برابر ہو سکے۔ یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا بہترین نیک سیرتی ہے اور مجھ سے قربت حاصل کرنے والوں نے ایسی کوئی قربت حاصل نہ کی جو ممنوعات شرعیہ سے پرہیز کے برابر ہو سکے۔ جتنے جو چیزیں لوگوں پر حرام کی گئی ہیں ان سے پرہیز کرنا تقرب الہی کا بہترین ذریعہ ہے اور جو لوگ کہ میری عبادت کرنے والے ہیں انہوں نے ایسی کوئی عبادت نہ کی جو میرے خوف سے رونے کے برابر ہو سکے یعنی خشیت الہی سے رونا فاضل ترین عبادت ہے اس کے بعد حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے رب وہ کیا چیز ہے؟ جو تو نے ان کے لئے تیار کی ہے اور وہ کیا شے ہے جس کے ساتھ تو ان کو بدلہ دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں نے ممنوعات شرعیہ سے بچنے والے زاہدوں کے لئے اپنی جنت حلال کر دی ہے وہ لوگ اس میں جہاں چاہیں رہیں اور اپنے پرہیزگار بندوں کو میں نے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا اور جو لوگ میرے ڈر اور خوف سے رونے والے ہیں پس ان کے لئے برتر ہمراہ یعنی میں خود ہوں اس میں کوئی ان کا شریک نہ ہوگا۔

ایمان والوں کے سردار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ کوئی ایسی آیت نازل نہیں فرمائی جس میں اے ایمان والو! سے خطاب ہے مگر علی اس کے سرفہرست اور امیر ہیں۔“

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے اس حدیث کو صرف ابن ابی غنیمہ کے طریق سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (روشن ستارے)

حقیقت کعبہ

پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ سے ایک مرتبہ شریف مکہ کو کسی نے بدگمان کر دیا اور وہ شخص اتفاق سے ایک بار حضرت کی مجلس میں آ گیا۔ حضرت نے خوب لٹاڑا حضرت کسی بڑے سے بڑے نواب کی بھی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے تھے اور شریف مکہ کی نسبت فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ وہ یہاں سے مجھے علیحدہ کر دیں گے سو کر دیں میں جہاں بیٹھوں گا وہیں مکہ ہے کچھ اسی شہر کا نام مکہ نہیں ہے پھر اس کا راز فرمایا کہ حقیقت کعبہ چچی الوہیت ہے اور حقیقت مدینہ عہدیت ہے۔ تو اہل معنی ان حقائق پر نظر رکھتے ہیں گو بامعیت یہ ہے کہ حقیقت اور صورت دونوں کو لے۔ (ھض الاکابر بحیم اہامت قدونی)

عالم مخلوقات و مشروعات

”تکوین و تشریع کو بروئے کار لانے والے ایک ہی اصول فطرت ہو سکتی ہے جو (طائر السموات والارض) کے فطرت سے ناشی ہے کہ وہی ان دونوں کا مہدأ اور انتہا ہے اور انہی اصول کو جب تخلیق میں استعمال کیا گیا تو عالم مخلوقات مکمل ہو کر سامنے آ گیا اور انہیں کو جب تشریع میں بکار لایا گیا تو عالم مشروعات مکمل ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔“ چنانچہ حق تعالیٰ کی صفت ثانی و تدریج یا صفت ربوبیت کا اصول جس کے معنی آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ کشی کو اس کی حد کمال تک پہنچانے کے ہیں جب تکوین کے ساتھ ہمکنار ہوا تو تدریج مخلوقات کا نظام مکمل ہو کر اس ہیئت کذائی پر آ گیا جو آج زمین، آسمان، شجر، حجر، حیوان، انسان اور پر وی منظم کائنات کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اور وہی تدریج کا اصول جب تشریع سے ہم آغوش ہوا تو تدریج ہی شرائع کا نظام کامل و تام بن کر اس ہیئت کذائی پر سامنے آ گیا جو اسلام کی صورت میں ہمارے آگے ہے۔“ (جواب بر حکم الاسلام)

حق بات کہنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق بات کہنے سے زیادہ کوئی صدقہ نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی فی الحب)

عشق مدینہ منورہ

ایک حج میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے معلم سید کی مرزوقی کی موٹر حضرت کو حرم لے جانے اور لانے اور لے جانے کے لئے مقرر تھی ایک دفعہ نماز کے بعد حضرت شیخ حرم شریف سے باہر نکل آئے لیکن موٹر نہیں آئی کہ ڈرائیور کو کہیں دیر ہوگئی تھی خدام نے دوسری موٹر لانے کیلئے عرض کیا مگر منظور نہیں فرمایا اور فرمایا کہ:-

”بعد میں وہ بیچارہ (ڈرائیور) آئے گا ہم انتظار کر لیتے ہیں“

مگر حضرت کو معذوری کی وجہ سے کھڑے ہونا تو دشوار تھا وہیں زمین پر بیٹھنے کا ارادہ فرمایا تو خدام نے فوراً اپنے محلے بچھانا چاہے مگر حضرت شیخ نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ بلا تکلف زمین پر بیٹھ گئے خدام نے جب اصرار کیا تو فرمایا کہ:- ”تم اپنے لئے بچھالو میں تو یہاں کا کتا ہوں زمین پر ہی بیٹھوں گا“ (اکابر کا تنقید ص ۱۰۵)

جسم انسانی اور قدرت

حکیم جالینوس نے کہا کہ انسان کے دماغ سے لے کر سرین تک استخوان پشت کے سب فقرات (مگیاں) چوبیس فقرے اور مہرے ہیں۔ سات گردن میں اور بارہ پیٹھ میں۔ اور پانچ سرین میں ہیں اور یہ پیٹھ سے لے ہیں۔ اور پہلو کی ہڈیاں چوبیس ہیں ہر جانب میں بارہ ہیں۔ اور انسان کے بدن میں سب ہڈیاں دو سو اڑتالیس ہڈی ہیں۔ لیکن یہ تعداد قلب کی ہڈی کے اور ان جوڑوں کے علاوہ ہے جن کا نام سسمیہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے قل کے ساتھ ان کی تشبیہ دی گئی ہے بعض حکماء نے ذکر کیا ہے کہ ۳۶ مفصل ہیں اور انسان کے بدن میں جو سوراخ کہ کھلے ہوئے ہیں سب بارہ ہیں دونوں کان دونوں آنکھیں دونوں ناک کے نتھنے اور منہ اور دونوں چھاتیاں اور دونوں شرمگاہیں اور ناف اور مسامات کی تعداد کا حصہ و احاطہ نہیں ہے۔ جالینوس کا قول ختم ہوا اور اسمیل بن عبداللہ قشیری نے فرمایا کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ رگیں ہیں۔ ان میں سے نصف ساکن ہیں اور نصف متحرک ہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ بدن کے سب جوڑ تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور چھ سو ساٹھ کی روایت مردود ہے اور بلا شک بدن میں پانچ سو ساٹھ عضلہ (پارہ گوشت سخت) ہیں جو گوشت اور پٹھے سے مرکب ہیں۔ (قلیوبی)

حضرت علیؑ کی خلافت کا اشارہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ متعین نہیں فرماتے؟ فرمایا اگر تم علیؑ کو اپنا والی بناؤ گے تو اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے ”اور میں تمہیں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھتا“ تو تم اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں روشن راہ پر چلائے گا۔

حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح کی روایت مرفوعہ مروی ہے۔ (روشن ستارے)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی زندہ دلی

(۱۵) مولانا اسماعیل شہیدؒ نے ایک عالم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص قرآن پر بیٹھا ہوا اور قرآن کو رحلِ پردے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا آدمی چنگ پر چیر لٹکا کر بیٹھ جاوے یہ جائز ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے کہا جائز نہیں کیونکہ اس میں قرآن کی بے ادبی ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ اگر قرآن کے سامنے کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا؟ کہہ یہ جائز ہے مولانا نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے چار پائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی ہیروں کی ہے تو پھر تو چنگ پر بیٹھنے والے کے بھی نیچے ہیں اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے اونچے ہیں وہ مولوی صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے (فرمایا حضرت سیدی مرشدی حکیم الامت رحمہ اللہ نے کہا اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ ادب کا مدِ اعرف پر ہے اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری کو ادب شمار کیا جاتا ہے۔ مولانا اسماعیل شہیدؒ کے مزاج میں شوخی یعنی زندہ دلی بہت تھی اس لئے ان کے یہاں ایسے ایسے لطیفے اکثر ہوتے رہتے تھے جن کا جواب کوئی ان ہی جیسا دے سکتا تھا۔ ہر شخص نہ دے سکتا تھا۔ ہمارے (یعنی مولانا مرشدی حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی صاحب کے) ماموں ادا علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ شوخی مزاج دلیل ہے نفس کے مردہ ہونے اور روح کے زندہ ہونے کی اور متانت دلیل ہے روح کے مردہ ہونے اور نفس کے زندہ ہونے کی اسی لئے اکثر اہل اللہ شوخ مزاج یعنی زندہ دل ہوتے ہیں۔ (خلاۃ ابانصاب)

قرآن کی وسعت اعجاز

”قرآن کریم ایک معجزہ ہے اس پر چل کر لوگ ولی بنے، کامل بنے اور امت اولیاء سے بھر گئی اور ایسے ایسے اولیائے کاملین پیدا ہوئے جو ”کانیاء بنی اسرائیل“ تھے وہ نبی نہیں تھے مگر انہوں نے کام ایسے کئے کہ جیسے نبیوں کے ہوتے ہیں نبیوں پر اگر وحی آتی ہے تو ان پر الہام ہوتا ہے نبیوں کے ہاتھوں پر اگر معجزے ظاہر ہوئے تو ان کے ہاتھوں پر کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ نبیوں نے اگر اصلی شرائع پیش کیں تو انہوں نے شرائع صغیہ پیش کیں۔ جنہیں اجتہاد ہی شرائع کہتے ہیں۔“ (جواب حکیم الاسلام)

گناہوں کا خاتمہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔ (یعنی مرفوعاً شرح المرقفہ)
(البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے)

پر حکمت دعوت

(۲۰۶) حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی قدس سرہ کے ہاتھ پر ایک حلال خور (بھنگی) نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھ دیا تھا۔ یہ شخص اسلام لانے کے بعد بھی پاک صاف اور اجلانہیں رہتا تھا۔ اس لئے محلے کے شرفاء اس کی میلی کھلی حالت سے گھن کھا کر مسجد کے (وضو کے) لوٹے چھپا دیا کرتے تاکہ یہ شخص انہیں ہاتھ نہ لگائے۔ حضرت قاری صاحب نے یہ بات محسوس کر کے ایک دن سب محلے والوں کی موجودگی میں عبداللہ کو بلوایا اور فرمایا: ”میاں! عبداللہ ذرا مجھے پانی پلاتا“

وہ انگلیاں ڈبو تا ہوا ایک پیالہ بھر لایا فرمایا: ”یہ تو زیادہ ہے اس میں سے کچھ تم پی لو باقی مجھے دے دو“ وہ بے تامل پی گیا اور اس سے بچا ہوا آپ نے پی لیا۔ اگرچہ آپ نے زبان سے کسی سے کچھ نہ فرمایا، مگر طرز عمل دیکھ کر سب حاضرین اور اہل محلہ نے ندامت اور شرم سے گردنیں جھکا لیں۔ (سات ستارے ص ۲۸)

حکمت کے نوحصوں کا مالک

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا علی کو نو حصہ دیئے گئے اور لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا۔ (روشن ستارے)

علم کا ایک حصہ

۱۹۵۳ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ لاہور تشریف لے گئے اسی دوران جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے بخاری شریف کا امتحان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے سپرد کیا۔ اس زمانہ کے طالب علم اور آج کے مدرس جامعہ اشرفیہ مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ سے دوران امتحان مفتی صاحبؒ نے کوئی بات دریافت فرمائی انہوں نے اپنی طبعی نیکی اور روایتی سادگی کے ساتھ بے تکلف کہا کہ: ”حضرت مجھے یہ بات معلوم نہیں“ تو آپؒ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہاری اس بات پر ایک نمبر تمہیں زیادہ دیتا ہوں چونکہ تم نے ایسی بات کہی جو اہل علم کے کہنے کی ہے مگر یہ موطور پر وہ نہیں کہتے اور باوجود کسی بات کے نہ جاننے کے اس کے بارے میں اپنا عالم ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنے جہل کا اعتراف بھی علم کا ایک حصہ ہے اور پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ سنایا کہ وہ فرمایا کرتے تھے ”علموا اصحابکم قول لا ادری“ اپنے ساتھیوں کو لا ادری (میں نہیں جانتا) کہنا بھی سکھاؤ۔

اے ابوالحسن تمہیں علم مبارک ہو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے! فرمایا کہ میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور میری توفیق نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع ہوتا ہوں! تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالحسن تمہیں عہد مبارک ہو یقیناً تم نے علم کو خوب چاہا ہے اور تم خوب سیراب ہوئے ہو۔ (روشن ستارے)

نفس پر قابو

ابن ابی الدینار نے وہب بن منہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ قوم بنی اسرائیل میں ایسے دو شخص تھے کہ جن کو عبادت نے اس مرتبہ کو پہنچایا تھا کہ وہ پانی پر چلتے تھے پس ان دونوں نے اس اثنا میں کہ وہ پانی پر چل رہے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہوا پر چلتا ہے چنانچہ ان دونوں نے اس سے کہا کہ اے بندۂ خدا تو نے یہ مرتبہ کس چیز سے پایا۔ اس نے کہا کہ ترک دنیا سے میں نے اپنے نفس کو شہوتوں سے باز رکھا اور جو بات میرے لئے مفید نہ تھی اس سے میں نے اپنی زبان کو روکا۔ اور مغائب اللہ میں جس بات کی طرف بلایا گیا اس کی رغبت کی اور خاموشی کو لازم پکڑا۔ پس اگر میں اللہ تعالیٰ پر قسم کھاتا ہوں تو ابلتہ وہ میری قسم کو پوری کر دیتا ہے اور اگر میں اس سے کوئی سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے۔ (حیات النجوان)

سادگی کے نقوش

فرمایا کہ: مولانا مملوک علی صاحب جو کہ مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد اور مولانا رشید احمد صاحبؒ و مولانا محمد قاسم صاحب کے استاد ہیں دہلی میں دارالبقا سرکاری مدرسہ تھا۔ اس میں ملازم تھے۔ دہلی سے نانوتہ جاتے ہوئے راستے میں کاندھلہ پڑتا تھا مولانا مظفر حسین صاحب نے ان سے کہہ رکھا تھا کہ کاندھلہ میں مل کر جایا کرو۔ مولانا مملوک علی صاحب نے یہ کہہ دیا تھا کہ تکلف نہ کرنا صرف ملنے کے لئے کچھ دیر ٹھہر جایا کروں گا چنانچہ گاڑی راستے ہی میں چھوڑ کر ملنے آتے۔ مولانا اول یہ پوچھتے کہ کھانا کھا چکے یا کھاؤ گے اگر کہا کہ کھا چکا تو پھر کچھ نہیں اور اگر نہ کھائے ہوتے تو کہہ دیتے کہ میں کھاؤں گا تو پوچھتے کہ رکھا ہوا لا دوں یا تازہ پکوا دوں۔ چنانچہ ایک بار یہ فرمایا کہ رکھا ہوا لا دو۔ اس وقت ایک دفعہ صرف کچھڑی کی کھر چن تھی۔ اسی کو لے آئے اور کہا کہ رکھی ہوئی تو یہی تھی۔ انہوں نے کہا بس یہی رکھ دو۔ پھر جب رخصت ہوتے تو مولانا مظفر حسین صاحبؒ ان کو گاڑی تک پہنچانے جاتے یہ ہمیشہ کا معمول تھا۔ (حسن معریز)

رزق حلال کی برکت

”حقیقت یہ ہے کہ نور معرفت حلال غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ لقمہ

حلال کا ہو ایمانی و روحانی تو تیس لقمہ حلال کے تابع ہیں۔“ (جوہر یکم الاسلام)

ایمان کا مزہ پانے والا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص ایمان کا مزہ چکھ لے گا جو اللہ کو پروردگار سمجھ رہا، اسلام کو (اپنا) کوین قرار دے کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول یقین کر کے راضی ہو گیا ہو۔“ (مسلم)

علم کی خاطر مجاہدات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوران تعلیم رات کو تکرار کرنے اور العلوم تشریف لے جاتے اور جب گھر واپسی ہوتی تو کبھی رات کا ایک بج جاتا کبھی دو حضرت نے دارالعلوم کراچی کے طلبہ کو ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

”رات کو والدہ میرا انتظار کرتی تھیں کہ کھانا گرم کر کے دیں۔ ان کے انتظار میں مجھے تکلیف دینی تھی بڑی منت سماجت سے اس پر راضی کیا کہ میرا کھانا ایک جگہ رکھ دیا کریں سردیوں کی انوں میں شور بہاؤ پر سے بالکل جم جاتا اور نیچے صرف پانی رہ جاتا میں وہی کھا کر سو جانا کرتا“

فائدہ: اس واقعہ سے حضرت مفتی صاحب کا اہنہاک تعلیم اور شغف علم واضح ہوتا ہے کہ تعلیم کی خاطر کس قدر تکالیف و صعوبتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ جب کہیں انسان زیور علم سے آراستہ ہوتا ہے۔ (البلاغ مفتی اعظم)

ظرافت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حیوانات میں انسان اور کبوتر کے علاوہ اور کوئی جانور بوسہ لیتے نہیں پایا جاتا ہے۔ اور حیوانوں سے کسی جانور کے دانتے سوائے آدمی اور لکڑی پرند کے بیاہ کرنا ثابت نہیں ہے اور حیوانات میں سے انسان اور لکڑی پرند اور شہد کی مکھی کے علاوہ کسی جانور کے لئے ریاست نہیں ہے اور ان میں سے آدمی بھیڑی بکری اور خرگوش کے سوا کسی جانور میں غشی نہیں ہے اور جانوروں میں کوئی ایسا جانور نہیں ہے جو اپنے غیر جنس کی مسورت پر پیدا ہو علاوہ خنجر کے کہ وہ گھوڑے اور گدھے کے درمیان میں اور شیر کے کہ وہ بچو اور بھیڑے کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے اور علاوہ ریگ ماہی کے کہ وہ گھڑیل اور گوہ کے درمیان میں پیدا ہوتی ہے اور شتر گاؤ پٹنگ کے کہ وہ سات یا نو جانوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت نانوتوی کا جواب

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب سے میں نے جو کچھ تقریر یا تحریر کیا۔ انہوں نے ہمیشہ خوشی سے قبول کیا۔ مگر ایک دفعہ ایسا کورا جواب دیا کہ میں دیکھتا رہ گیا وہ یہ کہ نواب محمد علی صاحب ریکس ٹونک نے بعد معزولی مکہ معظمہ میں حرم شریف میں بخاری کا ختم کرنا چاہا اور حضرت حاجی صاحب سے سفارش کرائی۔ حضرت نے مولانا سے فرمایا کہ میں وعدہ کر چکا ہوں آپ ختم میں شریک ہو جاویں۔ مولانا نے جواب دیا کہ حضرت میں نے بخاری اس لئے نہیں پڑھی تھی فرماتے ہیں حضرت حاجی صاحب کہ میرے اوپر اس کا بڑا اثر ہوا فرمایا حضرت والا نے کہ مجھ سے حفرة حاجی صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خلیل پاشا بزرگ آدمی ہیں۔ ان سے مل لو میں ان سے ملا تو انہوں نے علامہ ہند کی بے حد تعریف کی کہ ایسے متقی علماء کہیں اور نہیں ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہ امراء سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے خلیل پاشا مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہ سے ملے تھے اور خاص لوگوں میں سے تھے۔ (امثال عبرت)

قرآنی لفظ علماء کی وسعت

”قرآن کریم کی جو آیت ہے کہ ”انما یختصی اللہ من عباده العلمو“ اس آیت میں حصر کر دیا کہ ”علماء ہی اللہ سے ڈرنے والے ہیں یعنی خوف و خشیت ان ہی کے قلوب میں ہے۔“ یہاں علماء سے مراد صرف علماء فقہ ہی نہیں ہے جو جائز و ناجائز اور حلال و حرام کے مسائل سے واقف ہوں بلکہ قرآن کی ان نشانیوں سے واقف ہوں جو ضروریات زندگی کے سلسلہ میں دنیوی علوم کی طرف توجہ دلاتے ہیں اس میں ستاروں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس میں زمین کے مخفی عجائبات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ قرآن پاک خلا و فضا کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور ان کی طرف اشارات بھی کئے گئے ہیں اور ان سب کا مقصد بھی درحقیقت معرفت الہی اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے اس لئے کہ آٹار کو دیکھ کر ہی ذی اثر کا پتہ چلتا ہے۔“ (جواہر بحیم الاسلام)

نیکی و برائی کا احساس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہیں اپنی نیکی اچھی لگنے لگے اور برائی بری محسوس ہو تو تم مومن ہو۔“ (احمد مکتوۃ)

قرآن کے علوم میں مہارت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اور اس کے ہر حرف کا ظاہر بھی ہے باطن بھی اور حضرت علی بن ابی طالب کے پاس ظاہر کا علم بھی ہے اور باطن کا بھی۔ (روشن ستارے)

جہالت کے کرشمے

کاندھلہ میں ایک شاہ صاحب آئے مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی ان سے ملنے کے لئے گئے شاہ صاحب کہنے لگے کہ مولانا صاحب تنہائی میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھوں گا۔ مولوی صاحب نے دل میں کہا کہ خدا جانے تصوف کا کونسا دقیق مسئلہ پوچھیں گے۔ شاہ صاحب نے پوچھا کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب کی جو اتنی شہرت مشرق و مغرب میں ہوئی وہ کس کے مرید تھے کیا بڑے پیر صاحب سے آپ نے بیعت کر لی تھی۔ مولوی صاحب نے کہا :- ”کم بخت فقیر بنا پھرتا ہے لوگوں کو بہکاتا پھرتا ہے ملعون تو کیسا مسلمان ہے تجھ کو اتنی بھی خبر نہیں کہ بڑے پیر صاحب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں اور آپ کے اُمتی ہیں“ غرض (ان جاہل شاہ صاحب کو) تھبے سے نکلوا دیا۔ (وعدۃ احکام الجاہ)

دنیاوی ساز و سامان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد اپنی سواری میں بیٹھے ہوئے بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزرے پس چرواہے نے کہا کہ بلاشبہ سلیمان بن داؤد کو بڑا ملک دیا گیا ہے ہوانے اس کلمہ کو سلیمان کے کان میں ڈالا۔ اس کے بعد وہ اپنے تخت سے اترے اور چرواہے کے پاس آئے اور اس سے فرمایا کہ اے چرواہے بے شہر ایک تصبیح بندہ کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان کے ملک سے بہتر ہے اس لئے کہ سلیمان کا ملک فنا ہو جائے گا اور تصبیح اس کے مالک کے واسطے باقی رہے گی۔ اور وہ قیامت کے دن اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ واللہ اعلم۔

ایک نزاع کا تصفیہ

فرمایا دوسرے مولوی حضرت حاجی صاحب کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ تنازع اس میں تھا کہ حضور قلب نماز میں شرط ہے یا نہیں جو کہتا شرط نہیں وہ حضرت عمرؓ کا قول پیش کرتا کہ انی لاجہر جیسی وانا فی الصلوٰۃ اور دوسرا بھی اپنے دلائل پیش کرتا۔ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ یہ جھگڑ جیش منانی حضور نہ تھا کیونکہ حضرت عمرؓ خلیفہ تھے۔ ان کا حضور قلب یہی تھا ہر ایک کا حضور علیہ علیہ ہوتا ہے سبحان اللہ کیسا جواب دیا اور ایسا ہی حضرت حاجی صاحب اور مولانا اسماعیل شہیدؒ میں اختلاف ہے کہ حب عقلی افضل ہے یا حب عشقی مولانا شہید حب عقلی کو ترجیح دیتے تھے اور حضرت حاجی صاحب حب عشقی کو اس پر مولانا رشید احمد صاحبؒ نے فرمایا کہ جب تک عمل کر سکے تو حب عقلی کا غلبہ بہتر ہے اور حب عمل سے قاصر ہو تو حب عشقی کا یہ نہایت عمدہ تعلیق ہے۔ (لحان الدین جلد ۱ ص ۷۷ نمبر ۵)

آیات قرآنیہ کی تقسیم

”قرآن کریم میں دوسو کے قریب آیتیں ذکر کی ہیں جن میں عجائبات کائنات ذکر کئے ہیں کہ زمینوں سے لے کر فضاؤں اور آسمانوں تک اور زمین کی گہرائیوں اور آسمان کی بلندیوں میں عجائبات قدرت پھیلے ہوئے ہیں۔ دوسری قسم کی آیتوں میں حقائق الہیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ تیسری قسم کی آیتوں میں احکامات خداوندی کو بیان کیا گیا ہے اور چوتھی قسم کی آیتوں میں قصص و عبرت اور امثال بیان کی گئی ہیں تاکہ لوگ عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں۔“ (جہاد بحکم الاسلام)

گناہوں کا کفارہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے کے بعد اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے، خشوع پیدا کرے اور (آداب کے مطابق) رکوع کرے تو اس کا یہ عمل اس کے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، جب تک کہ اس نے کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور (گناہوں کی تلافی کا) یہ عمل ساری عمر جاری رہتا ہے۔“ (مسلم و مشکوٰۃ)

حضرت حسن کا خطاب

صبرۃ بن یریم کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا، فرمایا کل تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہوا کہ نہ تو اولین عم میں اس سے آگے بڑھ سکے اور نہ آخرین اس کو پہنچ سکیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھیجتے اور جھنڈا دیتے تو واپس نہ ہوتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں فتح عطا فرماتے جبریل ان کے دائیں طرف ہوتے اور میکائیل بائیں طرف اس نے نہ تو کوئی سوتا چھوڑا ہے نہ چاندی مگر صرف سات سو درہم جو لوگوں کو دینے سے رہ گئے آپ کا ارادہ تھا کہ اس سے ایک خادم خرید لیں۔ (روشن ستارے)

کمال عزیمت

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی، لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوائیں مولانا نے لوگوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ:-
 ”بھئی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے رہو، میری جماعت جاتی رہے گی میں نہیں بنوٹا،“
 لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں فرمایا:- ”تلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے چلتا بھی ہوں، پھرتا بھی ہوں، اٹھتا بھی ہوں، بیٹھتا بھی ہوں میں کہاں سے معذور ہوں“
 بہر حال حضرت نے آنکھیں نہ بنوائیں۔ (دعاء روح الافطار)

ایک خوبصورت لڑکی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ فقیروں میں سے ایک آدمی بلا دروم میں داخل ہوا وہاں اس نے ایک خوبصورت لڑکی دیکھی وہ اس کا عاشق ہو گیا اور اس سے شادی کا پیام دیا اس لڑکی کے اولیاء نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کیا تا وقتیکہ وہ نصرانی ہو جائے چنانچہ اس مرد فقیر نے ان کی اس خواہش کو قبول کیا۔ ان لوگوں نے اس کے لئے نصرانی علماء کو حاضریا اور انہوں نے اس کو نصرانی کیا اس کے بعد وہ لڑکی نکل اور اس فقیر کے منہ میں تھوک دیا اور اس سے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تو نے شہوت کی وجہ سے حق دین کو چھوڑا۔ پس میں تیشگی کی نعت کی وجہ سے دین باطل کو کیوں نہ چھوڑوں میں گواہی دیتی ہوں کہ ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ۔

علم اور معلومات

فرمایا مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے تھے کہ ہماری معلومات زائد ہیں اور حضرت حاجی صاحبؒ کا علم زائد ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کے مبصرات زائد ہوں اور بہت چیزوں کو دیکھا ہو مگر چونکہ ہا ہے اور کسی کا البصار زائد ہو گا اس نے تھوڑی چیزوں کو دیکھا ہو لیکن خوب حقیقت کو پہنچا ہو۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی)

قرآنی اسلوب بیان

”قرآن کریم میں جہاں کوئی سیاسی قانون بیان کیا گیا ہے تو وہیں آگے پیچھے کسی نہ کسی عنوان سے خشیت الہی خوف الہی تقویٰ طہارت اور توبہ الی اللہ وغیرہ کی طرف بھی متوجہ کر دیا ہے تاکہ سیاسی الجھنوں میں پڑ کر دیانت سے غافل نہ ہو جائیں ایسے ہی جہاں دیانات کا کوئی شعبہ بیان کیا گیا ہے وہیں کوئی نہ کوئی سیاسی دھمکی اور تعذیب دینا و آخرت کی کوئی نہ کوئی وعید بھی سامنے رکھ دی ہے تاکہ دیانات کے متفرق میں سیاسیات سے غفلت نہ ہو جائے۔“ (جابر حکیم ہاسلام)

بڑے گناہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بڑے گناہوں میں) یہ چیزیں بھی ہیں۔ یتیم کا مال کھانا اور (جنگجو کا فری) جنگ کے وقت (جب شرع کے موافق جنگ ہو) بھاگ جانا اور پارسا ایمان والی بیبیوں کو جن کو ایسی ندی باتوں کی خبر بھی نہیں تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیزیں بھی (بڑے گناہ) ہیں۔ زنا کرنا، چوری کرنا، ڈکیتی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

ناراض رشتہ داروں کو صدقہ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو بغض رکھنے والے رشتے دار کو دیا جائے۔ (حاکم و طبرانی)

صلہ رحمی پر اللہ کی مدد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں! میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں مگر وہ میری حق تلفی کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں میں ان سے بردباری کا معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جھگڑتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ”اگر واقعی ایسا ہے تو گویا تم انہیں گرم رکھ کھلا رہے ہو! اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ہمیشہ ایک مددگار رہے گا۔“ (صحیح مسلم)

تقویٰ کی برکات

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کے دولت خانہ پر کوئی شخص مہمان ہوا اور اسے حاجت پا خانہ کی ہوئی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ پھر شاہ صاحب ایک ٹھیکر اندر سے لائے اور کہا کہ پاخانہ میں اس کو دکھ کر پاخانہ سے فراغت کرنا اس لئے کہ یہاں باہر کے پاخانہ میں جو بھنگی بول و براز صاف کرتا ہے اس سے فقط ایک آدمی کا پاخانہ صاف کرنا ٹھہرا ہے اور اس کی اجرت جدا طے کی جاوے گی کیونکہ یہ کام شرط سے بڑھا! پس مزدوری بھی بڑھنی لازم ہے! ان صاحب نے کہا کہ: ”میں کہیں اور فراغت کراؤں گا۔“ آپ نے فرمایا کہ: ”نہیں! یہیں فراغت کیجئے۔“

فائدہ: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے یہ حکایت بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ: ”اسی تقویٰ کے سبب حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کا فیض کثرت سے جاری ہو رہا ہے۔“ (ماہنامہ اسلامدار)

مزاج سے متعلق ایک اور حکایت

مولانا محمد قاسم صاحب اور مولانا رشید احمد صاحب جب حج کو چلے تو بمبئی میں مولانا محمد قاسمؒ تو لوگوں سے ملتے پھرتے اور مولانا گنگوہیؒ انتظام میں مشغول رہتے۔ جب مولانا محمد قاسمؒ صاحب واپس آتے تو مولانا گنگوہیؒ فرماتے کہ کچھ فکر بھی ہے کہ کیا انتظام کرنا ہے آپ ملتے جلتے پھرتے ہیں۔ مولانا فرماتے کہ مجھے فکر کی کیا بات ہے جب آپ بڑے سر پر موجود ہیں پھر فرمایا کہ ایک بار (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی)

سب سے بڑے قاضی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہم میں سب سے بڑھ کر فیصلے نمٹانے والے ہیں اور حضرت ابی ہم سب سے بہتر قرآن کریم کے قاری ہیں۔ (روشن ستارے)

ایک عابد اور ایک بادشاہ

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جس عابدوں میں سے ایک عابد کی تعریف اس سے کی گئی چنانچہ بادشاہ نے اس کے پاس آ دی بھیجا اور اس کو حاضر کرانا اور اپنی محبت اور اپنے دروازہ پر رہنے کی اس کو ترغیب دی اور پھسلایا۔ عابد نے اس سے کہا کہ بیشک تیرا یہ قول بہتر ہے لیکن اگر میں ایک دن تیرے گھر میں داخل ہوں اور تو مجھے دیکھے کہ میں تیری لڑکی کے ساتھ کھیل رہا ہوں تو اس حالت میں تو کیا کرے گا۔ بادشاہ سخت غصہ ہوا اور اس سے کہا کہ اے بدکار تو مجھ پر ایسی بات سے جرات کرتا ہے اس کے بعد عابد نے اس سے کہا کہ بلا شک میرا رب ایسا کریم ہے کہ اگر میرے ایک دن میں ستر گناہ دیکھے تو مجھ پر غضبناک نہ ہو اور نہ مجھے اپنے دروازے سے نکالے اور نہ مجھے اپنے رزق سے محروم کرے پس میں اس کا دروازہ کیونکر چھوڑوں اور ایسے شخص کا دروازہ کیوں کر چکڑوں جو مجھ سے گناہ واقع ہونے سے پہلے ناراض ہوتا ہے پس اس وقت کیا حال ہوگا اگر مجھے گناہ میں دیکھے گا پھر اس عابد نے بادشاہ کو چھوڑا اور چلتا ہوا۔

معتدل اور حق راستہ

”شیوخ طریقت کا نام لے کر قرآن وحدیث کو ترک کر دیا جائے یہ بھی ہلاکت ہے یا قرآن وحدیث کا نام لے کر شیوخ کی طرق کو رد کر دیا جائے یہ دونوں راستے تباہی اور ہلاکت کے ہیں۔ نہ قرآن وحدیث کی بے ادبی جائز ہے اور نہ اکابر اولیاء کی بے ادبی جائز ہے معتدل اور حق راستہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ میں قرآن کا دامن رہے اور ایک ہاتھ میں بزرگوں کا دامن رہے اور جامع راستہ پر چلے۔ مگر یہ راستہ محقق ہی سمجھ سکتا ہے غیر محقق نہیں سمجھ سکتا ہے۔“ (جامعہ یکم اسلام)

راستہ صاف کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر شیعے ہیں ان میں سے افضل ترین لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور ادنیٰ ترین راستے سے تکلیف (یا گندگی) کو دور کرو دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

خدمت خلق

حضرت مولانا سید احمد حسین صاحب دیوبندی علامہ انور شاہ صاحب کاشمیری کے زمانے میں دارالعلوم دیوبندی میں استاذ حدیث تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے قناعت کا حال یہ تھا کہ مدرسہ سے جو تنخواہ وصول فرماتے وہ گھر پہنچنے تک ختم ہو جاتی کسی نے ایک بار پوچھا: ”حضرت جب آپ پوری تنخواہ تقسیم ہی کر دیتے ہیں تو لیتے کیوں ہیں؟ مدرسہ میں فی سبیل اللہ پڑھا دیا کریں“ حضرت میں صاحب نے فرمایا: ”تنخواہ اس لئے لیتا ہوں تو کہ کسی کی احتیاج نہ ہو کبھی کسی کی طرف دیکھنا نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ خرچ چلا دیتے ہیں تو تنخواہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہوں اگر کبھی ضرورت ہوتی ہے تو تنخواہ میں سے بھی کچھ اپنے اوپر خرچ لیتا ہوں“ (تذکرہ مولانا ابوالحسن کاندھلوی)

حیا اور بے حیائی

صاحب قلیوٹی سے مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حمام میں داخل ہوئے پس ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ستر کھولے ہوئے ہے۔ امام ابو حنیفہ نے اپنی آنکھ بند کر لی تاکہ اس کے ستر کے واسطے پردہ ہو جائے اور ان کی آنکھ سے وہ پوشیدہ رہے۔ اس مرد بے حیائے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ اللہ نے تمہاری آنکھ کب سے لے لی۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ جس وقت سے اللہ نے تجھ سے پردہ کھول دیا۔ یہ کہہ کر حمام سے چلے گئے۔

حکمت کا گھر اور دروازہ

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔“ (روشن ستارے)

اکابر کی نظر

فرمایا کہ اکابر کو اس کا قصد نہیں ہوتا تھا کہ اپنے اوپر سے طعن کو ہٹا دیں۔ اگر پڑے تو پڑنے دیتے تھے۔

غلق می گوید کہ خسرو بت پرستی می کند آرسے آرسے میکند باخلق عالم کار نیست
بات یہ ہے کہ وہ اپنی نظر میں سب سے ذلیل ہوتے ہیں یہ ایک بالکل وجدانی امر ہوتا ہے کسی مدح کا اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتے۔ بلکہ بخدا یہ تعجب ہوتا ہے کہ لوگ ہمارے معتقد کیوں ہیں۔ باوجود اتنے عیوب کے اور بعض تو اس قدر مغلوب ہوتے ہیں کہ اپنے عیوب کھولنے لگتے ہیں تاکہ لوگ معتقد نہ رہیں لیکن مقتدا کو ایسا نہیں چاہئے اس میں عوام کا ضرر ہے۔ (قصص الاکابر حکیم الامت تھانوی)

بیان سیرت کا مقصد

”سیرت کا بیان اس لئے نہیں ہوتا کہ یہ کوئی کہانی ہے کہ اسے سنا دیا جائے یا یہ کوئی قصہ ہے کہ اسے پڑھ کر پیش کر دیا جائے بلکہ یہ تو ایک معیار اور دستور زندگی ہے۔ یہ اس لئے پیش کی جاتی ہے کہ گھر جا کر ہر شخص اپنی زندگی کو اس سیرت کے اوپر پیش کرے کہ آیا میرے اندر علم نافع، عمل صالح، اخلاص کامل اور فکر صحیح موجود ہے یا نہیں۔ میری کیفیت کیا ہے انہی کیفیات کو جانچنے کے لئے سیرت مقدسہ کو ٹی ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر جوڑ کا صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی آدم میں ہر انسان کے (جسم میں) تین سوساٹھ جوڑ پیدا کئے گئے ہیں۔ پس جو شخص اللہ کی تکبیر کہے اللہ کی حمد کرے اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹا دے یا کوئی کاٹھیا کوئی ہڈی راستے سے ہٹا دے یا کسی نیکی کا حکم دے یا کسی برائی سے روکے (اور اس قسم کی نیکیاں) تین سوساٹھ کے عدد تک پہنچ جائیں تو وہ اس دن اپنے آپ کو عذاب جہنم سے دور کر لے گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؑ کی سات خصوصیتیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی! میں تیرے ساتھ نبوت میں حماصت کرتا مگر نبوت میرے بعد نہیں ہے اور لوگ تجھ سے سات چیزوں میں جھگڑیں گے اور ان میں کوئی قریشی تیرے مقابلہ پر نہیں آئے گا تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں سب سے اول ہو اور ان میں اللہ تعالیٰ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے امر کو ان سب میں زیادہ مضبوطی سے قائم رکھنے والے ہو اور برابری میں ان سب سے زیادہ حصہ لینے والے ہو اور رعایا میں ان سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہو اور معاملہ کی ان سب سے زیادہ فہم رکھنے والے ہو اور قیامت کے دن ان سب سے بڑے مرتبہ پر ہو گے۔ (روشن ستارے)

درگزر کا عجیب واقعہ

ایک دفعہ ایک نادان طبیب نے غلطی سے حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوریؒ کو زہر دے دیا۔ فوراً آپ کو تے ہوئی اور مرض ترقی کر گیا۔ ڈاکٹری تشخیص سے پتہ چلا کہ چند منٹ تے نہ ہوتی تو جانبری محال تھی۔ حضرت مولانا سے جس کو ذرا بھی تعلق تھا وہ حکیم صاحب پر آنکھیں نکالتے اور ان کی صورت سے بیزار ہو گیا مگر آپ کو حکیم صاحب کی خدامت اور اپنے خدام کی ان سے یہ وحشت ایک مستقل تکلیف بن گئی کہ وہ بھی کتمان اور ضبط میں رہی جس کا اثر یہ تھا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے تو آپ ان کو سب سے الگ اپنے پاس چار پائی تھے اور وہ اس کو مناسب مرض بتاتے تو آپ استعمال فرماتے ورنہ ان سے ایسی ہی باتیں کرتے جس سے ان کو یقین ہو جاتا کہ حضرت میرے معالج کے معتقد اور میری حذاقت و حزان شناسی کے معترف ہیں اور قلعہ خدام سے ایک مرتبہ نرم لہجہ میں اس طرح فرمایا کہ: ”حکیم صاحب تو میرے محسن ہیں، غلطی تو ہر بشر کے ساتھ لگی ہوئی ہے مگر جو کچھ کیا وہ محبت و شفقت ہی کی نیت سے کیا ان کو کوئی ترجیحی نظر سے دیکھتا ہے تو میرے دل پر برچھی لگتی ہے۔ فاعل مختار بجز اللہ تعالیٰ مولائے کریم کے کوئی نہیں جو ہوا وہ اس کی مشیت سے ہوا پھر کسی کو کیا حق ہے کہ آلہ و اوزار کو سرزنش کرے۔“ (اکابر کا فتویٰ)

توحید الہی کی بہترین دلیل

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت فرقہ وہریہ کی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے قتل کے ارادہ سے داخل ہوئی پس امام صاحب نے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم اپنی جگہ ٹھہرو حتیٰ کہ میں تم سے ایک مسئلہ پوچھوں پھر جو کچھ تم کو منظور ہو کرو۔ چنانچہ انہوں نے امام صاحب سے کہا کہ جو آپ چاہتے ہیں وہ پوچھئے پس امام صاحب نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ اس کشتی کے بارہ میں کیا کہتے ہو جو وسط دریا میں نہایت ہی عمدگی کے ساتھ جاری ہے جیسا کہ اس کو چلنا چاہئے اور اس میں کوئی آدمی نہیں ہے جو اس کے کام کی تدبیر کرے آیا یہ نہیں ہو سکتا ہے اس کے جواب میں دہریوں نے کہا کہ یہ محال ہے پس امام صاحب نے ان سے فرمایا کہ جب کشتی کی یہ حالت ہے تو دنیا اور آسمان اور زمین کا کیا حال ہوگا۔ (اور یہ سب بلا مدبر اور خالق کے کیونکر با نظام رہ سکتے ہیں) (یہ جواب سن کر) وہ سب امام صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے قدم چومنے لگے۔ اور تو بہ کی اور اپنے عقیدہ فاسد سے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے بیزار ہوئے۔

کمال تواضع

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ کا واقعہ بھی بیان فرمایا تھا کہ کسی نے آ کر آپ سے حضرت خواجہ میر درد کی شکایت کی کہ وہ سماع سنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بھائی انہیں کانوں کا مرض ہے مجھے آنکھوں کا مرض ہے جو خود ربیع ہو وہ دوسرے مریض کی کیا شکایت سنے۔ (ہنس لاکار یکہ سلامت تھانوی)

شکر خداوندی

شمسی کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خوش آمدید ہو سید المسلمین کو امام المستقین کو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا تو آپ کس طرح شکر ادا کرتے ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عطا فرمایا ہے اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور جس پر اس نے مجھے والی بنایا ہے اس سے اس کا شکر مانگتا ہوں اور یہ مانگتا ہوں کہ جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں زیادہ کرے۔ (روشن ستارے)

ہر تخلیق میں اللہ کی مصلحت

صاحب قلبی بی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے گہر وندا دیکھا۔ کہا کہ یہ بری مخلوق ہے نہ تو اس کی صورت اچھی ہے نہ اس کی بو پاکیزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش میں کیا مقصود رکھا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ایسے زخم میں مبتلا کیا کہ اس سے اطباء عاجز ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اس کے اچھے ہونے سے مایوس ہو گیا۔ ایک دن اس نے ایک فال نکالنے والے کی آواز سنی جو گلیوں میں آواز دیتا تھا۔ بیمار نے کہا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ تاکہ وہ میرے کام میں نظر کرے۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم اس فال نکالنے والے کو کیا کرو گے۔ حالانکہ تمہاری بیماری سے اطباء ماہرین عاجز ہو چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس اس کی حاضری ضروری ہے چنانچہ لوگوں نے اس کو حاضر کیا جب اس نے زخم دیکھا تو یہ درخواست کی کہ لوگ اس کے پاس گہر وندا لائیں (یہ سن کر) حاضرین ہنسے لیکن اس بیمار نے اہناؤہ قول یاد کیا جو گہر وندا کے دیکھنے کے وقت اس کے دل میں گزرا تھا۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ جو کچھ اس نے طلب کیا ہے اس کو حاضر کر دو۔ اس لئے کہ یہ آدمی اپنے کام میں بصیرت اور راہ راست پر ہے۔ چنانچہ لوگوں نے گہر وندا اس کے سامنے حاضر کر دیا۔ اس نے اس کو جھلیا اور اس کی راکھ کو زخم پر چھڑکا۔ جگمگانی وہ زخم اچھا ہو گیا اس کے بعد بیمار نے حاضرین سے کہا کہ تم لوگ یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ مجھے یہ بتلا دے کہ اس کی ذلیل ترین مخلوقات میں بہترین دوا ہے۔ اللہ حکمت وال اور باخبر ہے۔

کتاب اور شخصیت دونوں کی ضرورت

”فقط کتاب ہوگی تو تکبر پیدا ہوگا اور فقط شخصیت کی پیروی ہوگی تو ذلت نفس پیدا ہوگی اور کتاب اور شخصیت دونوں کو ملا دو تو دقار کے ساتھ تواضع اللہ پیدا ہو جائے گی تو نہ کبر باقی رہے گا نہ ذلت نفس باقی رہے گی۔ امت مسلمہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال لیں۔ ایک طرف تو اہل اللہ کا دامن پکڑا اور دوسری طرف کتاب اللہ اور سنت کا دامن پکڑا۔ دونوں چیزوں کو ملا کر چلتے ہیں تو دقار بھی ہے خودداری بھی ہے اور تواضع اللہ بھی ہے۔“ (جو ابرہیم الاسلام)

بہترین قول و عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور بدترین امور بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (مسلم مشکوٰۃ)

صبر و تحمل

حضرت مولانا محمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف پر جو حاشیہ لکھا ہے اس میں آخری چار پارے کے حواشی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے لکھے ہوئے ہیں۔ انہی کا واقعہ ہے کہ ایک بار مولانا احمد علی صاحبؒ کہیں جا رہے تھے آپ کے ساتھ کچھ شاگرد اور متوسلین بھی تھے۔ راستہ میں ایک دیہاتی نے ان (کی سادہ وضع) کو دیکھ کر کہا: ”ڈاکوؤں کا گروہ جا رہا ہے“ شاگردوں نے انہیں مارنا چاہا مگر آپ نے سختی سے منع کر دیا اور گھرواپس آ کر بکس کھولا جس میں سینکڑوں خطوط تھے اور ان میں بڑے شاندار الفاظ میں مولانا کو خطاب کیا گیا تھا لوگوں کو دکھلایا پھر فرمایا کہ: ”اتنے آدمی اگر مجھے ایسے سمجھتے ہیں اور اگر ایک شخص یا چند آدمی ایسا سمجھتے ہیں تو برا ماننے کی کوئی بات ہے۔ (ماہنامہ ترجمان)

کمال کی ایک دلیل

فرمایا کہ ایک صوفی صاحب کہتے تھے کہ ہمارے پاس تو حضرت حاجی صاحب کے کامل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ان کی طرف علماء کثرت سے رجوع ہیں اور زیادہ تر علماء کا فرقہ ہی صوفیہ کا مخالف ہوتا ہے جب علماء معتقد ہیں تو پھر کون مخالف ہوگا۔ پھر حضرت والا (پیر و مرشد مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی عام مقبولیت تھی۔ بدعتی لوگ تو حضرت کو دہائی نہ سمجھتے تھے اور غیر مقلد بدعتی نہ سمجھتے تھے حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہر شخص مجھے اپنے رنگ میں سمجھتا ہے اور میں کسی کے رنگ میں نہیں ہوں۔ میری مثال پانی کی سی ہے کہ جس رنگ کی بوتل میں بھر دو اسی رنگ کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ (حصہ الاکابر رحمہم الامت قانونی)

سہیل بن عبداللہ کی عظمت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ یعقوب بن لیث امیر خراسان ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہوا کہ اطباء اس سے مجبور ہو گئے لوگوں نے اس سے کہا کہ یہاں ایک شخص نیک لوگوں میں سے ہے اور اس کا نام سہیل بن عبداللہ ہے اگر آپ اس کو طلب کریں شاید وہ آپ کے واسطے دعا کرے۔ امیر نے فرمایا میرے پاس لاؤ جب وہ حاضر ہوا تو امیر نے اس سے کہا کہ میرے واسطے اللہ سے دعا کرو۔ کہ وہ مجھے اس بیماری سے شفا دے اس شخص نے کہا کہ میں تمہارے لئے کیوں کر دعا کروں حالانکہ تم ظلم پر قائم ہو۔ یہ سن کر امیر یعقوب نے ظلم سے توبہ اور رجوع کی نیت کی۔ اور رعیت میں نیک خوئی کا اقرار کیا۔ قیدیوں کو چھوڑ دیا اس کے بعد سہیل نے کہا کہ اے معبود جس طرح تو نے اس کو گناہ کی ذلت دکھائی اسی طرح اس کو بندگی کی عزت دکھا اور جو بیماری اس کو ضرر کر رہی ہے اس کو اس سے دور فرما۔ پس وہ امیر اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ گویا پاؤں سے رسی کھل گئی پھر امیر یعقوب نے بہت سا مال سہیل پر پیش کیا تاکہ وہ اس کو قبول کریں لیکن انہوں نے انکار کیا اور اپنے شہر کی طرف واپس گئے۔ اثناء راہ میں کسی نے ان سے کہا کہ اگر آپ مال قبول کر لیتے اور فقراء پر اس کو تقسیم کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ سہیل نے زمین کی جانب دیکھا دفعۃً زمین کی کنکریاں جواہرات ہو گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ جو چاہو لے لو۔ اور کیا جو شخص اس کے مثل دیا گیا ہے تو وہ یعقوب بن لیث کے مال کا محتاج ہوگا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم کو معذور رکھیے اور معاف کیجیے۔

مرئی نفس کی ضرورت

”قرآنی معلومات سے علم وہی مطلوب اور قابل تحصیل ہے جس سے عملی زندگی میں کوئی سدھار پیدا ہوتا ہے اور سعادت دارین حاصل ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ عملی زندگی محض اصول سے نہیں بنتی بلکہ جزئیات عمل ہی سے بنتی ہے جس کی بروقت ترین اور ریٹنگ دی جائے اسی لئے کسی مرئی نفس کی ضرورت ہے۔ ربانی کی تفسیر حضرت عباسؓ نے ان الفاظ کے ساتھ کی ہے (الذی یروی الناس بصغار العلم ثم بکبارھا)“ (جواہر حکیم الاسلام)

تین چیزوں کا تاخیر نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! تین چیزوں میں کبھی تاخیر نہ کرو
(۱) نماز میں جبکہ اس کا وقت آجائے۔ (۲) جنازہ میں جبکہ وہ موجود ہو۔
(۳) بے شوہر عورت کے نکاح میں جبکہ تمہیں اس کے مکمل کا کوئی رشتہ مل جائے۔“ (ترمذی)

خدا ترسی

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری قدس سرہ کے گھر والے ایک دفعہ
سہارنپور میں موجود نہیں تھے اس وقت حضرت نے اپنے لئے مدرسہ کے مطبخ سے ایک
خوراک اپنے نام جاری کروا رکھی تھی۔ ایک طالب علم جو حضرت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے
وہ اپنا کھانا بھی مدرسہ سے لاتے تھے ایک دن انہوں نے کہا کہ: ”آپ کے شوربہ کے
پیالہ میں تار زیادہ ہوتا ہے اور میرے میں کم اور یہ اس لئے کہ مدرسہ میں آپکا لحاظ ہے“
حضرت نے دونوں پیالوں کو دیکھا تو واقعی حضرت شیخ کے پیالہ میں تار (اوپر کا
روغن) زیادہ تھا۔ حضرت شیخ نے اسی دن سے ہمیشہ کے لئے اپنے نام سے کھانا منگوانا بند
کر دیا۔ البتہ کئی کئی طلبہ کا کھانا حضرت کے حساب میں جاری رہا کرتا تھا۔ (اکابر کا تقویٰ)

حاجی صاحب کی مقبولیت

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی شاہ فضل الرحمان صاحب سے سلسلہ طریقت کے اعتبار
سے کچھ قربت بھی تھی۔ بعض مرتبہ شاہ صاحب فرماتے کہ بھائی یہاں کوئی حاجی امداد اللہ صاحب
کا مرید ہے پھر فرماتے ہم سے تو ان کی روز ملاقات ہوتی ہے ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم
صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ محمد ہاشم مرحوم نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا
شاہ فضل الرحمن صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمارے بھتیجے حاجی امداد اللہ اکثر آتے
ہیں تو کبھی چچا بھی بھتیجے کے پاس آتے ہیں یا روز بھتیجے ہی چچا کے پاس جاتے ہیں۔ اس پر حاجی
صاحب نے فرمایا کہ تم بھائی یوں ہی سمجھو پھر فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کی عمر جب کہ ۲۵ یا ۳۰
سال کی تھی تب ہی سے دہلی کے شہزادے و گیمات وغیرہ آپ کے معتقد تھے۔ گویا کہ مثل شاہ سید
احمد صاحب کے ابتدا ہی سے آپ کی ایسی حالت تھی (قصص اکابر حکیم الامت تھانوی)

شیخ عیسیٰ ہتان کی بزرگی

صاحب قلبوبی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عیسیٰ ہتان (ہائے ہوز کو زیر اور تائے فوقانی بلا تشدید کے ہے) ایک زانیہ عورت سے ملے اور اس سے فرمایا کہ آج رات میں تیرے پاس آؤں گا۔ وہ یہ سن کر نہایت خوش ہوئی اور اپنا بناؤ سنگھار کیا چنانچہ عشاء بعد وہ بزرگ اس کے پاس آئے اور اس کے گھر میں داخل ہو کر درو کعت نماز پڑھی پھر وہ نکل کر چلے اس نے حشہ نے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ یہاں سے باہر چلے جا رہے ہیں اس کے جواب میں شیخ نے اس سے فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے میرا مقصود وصل ہو گیا۔ اور اس پر ایسا اثر ڈال کہ اس نے اس کو اکھیر دیا اور پریشان کر دیا۔ چنانچہ وہ شیخ کے پیچھے لگ گئی۔ ان کے ہاتھوں پر تو بے کی اس کے بعد شیخ نے فقیروں میں سے ایک فقیر کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ اور فرمایا کہ حواء کا ولیمہ کرو۔ وراں کے سائے سالن نہ خریدو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا پس یہ خبر اس امیر کو پہنچی جو اس عورت کا آشنا تھا چنانچہ اس امیر نے مذاق کے طور پر دو دھشتے (بوتلیں شراب کی شیخ کے پاس بھیجے اور قاصد سے کہا کہ شیخ سے کہو کہ جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی اطلاع ہم کو پہنچی اور ہم خوش ہوئے اور یہ سالن لو اور اس کا سالن بناؤ۔ شیخ نے قاصد سے فرمایا کہ ہمارے پاس آنے میں تو نے دیر کی اور ان دونوں شیشوں میں سے ایک کو لیا اور اس کو ہلایا تو اس سے شہد بہا پھر دوسرا شیشہ یا اس کو ہلایا تو اس سے گھی بہا۔ قاصد سے فرمایا کہ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ چنانچہ وہ بیٹھا اور ایسا سالن کھیا کہ اس نے ویسا سالن نہ دیکھا تھا پھر واپس ہو کر امیر کو اس کی خبر کی اس کے بعد وہ امیر سے ضرر ہوا تا کہ اس کی صحت کو دیکھے۔ جب اس نے اس میں سے کھایا تو تعجب کیا اس نے شیخ سے معذرت کی اور ان کے ہاتھوں پر توبہ کی۔ شیخ رضی اللہ عنہ کی برکت سے اس کی توبہ قبول ہوئی۔

تقاضائے فطرت

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود اور اس کی پہچان دلائل کی محتاج نہیں ہے بلکہ قلب کے اندر خود بخود فطرت بتاتی ہے کہ اس جہاں کا کوئی بنانے والا ہے۔ انسان کے قلب پر فطرت کا دباؤ ہے ایک بچہ اور غیر مسلم بھی قلب میں اس چیز کا دباؤ محسوس کرتا ہے حالانکہ اس نے کسی کالج میں نہیں پڑھا کسی مدرسے میں نہیں پڑھا مگر دل میں دباؤ محسوس کرتا ہے۔“ (جواہر یکہ اسلام)

تکمیل ایمان کی شرط

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایمان کامل نہیں ہوتا حتیٰ کہ میں تجھے اپنی جان سے بھی پیارا ہو جاؤں۔ (رواہ البخاری)

اخلاص و تقویٰ

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے علامہ حضرت محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس (دارالعلوم دیوبند) کو میں نے تنخواہ لیتے وقت روتے دیکھا ہے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ”ہم میں اخلاص ہوتا تو (دارالعلوم دیوبند میں) بلا تنخواہ پڑھاتے“

مدرسہ (دارالعلوم) دیوبند (کی طرف سے) حضرت شاہ صاحب کو دوسروپے ماہوار تنخواہ دینے پر اصرار تھا اور ادھر شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ”میں ڈیڑھ سو ہی لوں گا“ (زیادہ تنخواہ نہیں لیتا) بالآخر فیصلہ پونے دو سو پر ہوا۔ نصائح عزیز یہ ص ۹۱۔

کرامات حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ

فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا گنگوئی سے عرض کیا کہ حضرت حاجی صاحب کی کچھ کرامتیں لکھنے کو میرا دل چاہتا ہے اگر کچھ واقعات بتلا دیجئے تو بہتر ہے حضرت گنگوئی نے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو حضرت حاجی صاحب کو کبھی اس نظر سے دیکھا نہیں اگر تمہارا دل چاہتا ہے تو خیر! اگر کوئی بات یاد آ جاوے گی تو کہہ دوں گا پھر ایک مرتبہ مجھے آواز دی اور فرمایا کہ بھائی اس وقت ایک یاد آئی ہے لکھ لڑچٹا نجد میں نے اس کو لکھ لیا پھر فرمایا ایک اور یاد آئی اس کو بھی لکھ لیا گیا چند روز کے بعد حضرت گنگوئی نے دریافت فرمایا کہ بھائی اب کتنی ہو گئی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت تیس ہو گئی ہیں فرمایا کہ اگر ۳۰ ہو جاویں تو اچھا ہے جب تمس ہوئیں تو فرمایا کہ بس بھائی بہت کافی ہیں پھر حضرت والا صاحب ملفوظ (پیر و مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ مجھ سے وہ پرچہ جس پر کرامتیں تحریر تھیں مولوی محمد یحییٰ نے لے لئے تھے انہوں نے وہ کاغذ ضائع کر دیئے مجھے غصہ ہوا کہ ایسے ثقہ راوی کہاں ملیں گے۔ (قصص الامامہ کتب خانہ تھانوی)

معرفت باری تعالیٰ کا مدار عقل و دلائل پر نہیں

”اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل تو ہم خود واقعات سے بتا لیتے ہیں۔ دلائل پر خدا کا وجود اور اس کی وحدانیت موقوف نہیں ہے۔ اگر دلائل پر موقوف ہوتا تو سب سے بڑے عارف اور خدا پرست فلسفی لوگ ہوتے، حالانکہ فلسفی جو عقل پرست ہیں وہی خدا سے بعید ہیں اس لئے کہ معرفت باری تعالیٰ کا دار و مدار عقل اور دلائل پر نہیں۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کا فضل

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ دو اندھے آدمی جعفر برکی کی ماں کے راست پر بیٹھے تھے اور مادر جعفر سخاوت سے موصوف تھی اور ان اندھوں میں ایک بال بچہ والا تھا۔ اور وہ کہتا تھا کہ اے معبود مجھے اپنے وسیع فضل سے روزی عطا فرما اور دوسرا نابینا مجرّد تھا۔ اور اس کے اہل و عیال نہ تھے اور وہ کہتا تھا کہ اے اللہ مجھے مادر جعفر کے فضل سے روزی دے۔ چنانچہ ام جعفر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کا طالب تھا اور درہم بھیجنے لگی اور جو اس کے فضل کا طالب تھا اس کے واسطے دو روٹیاں اور ان کے درمیان میں ایک بھنا ہوا مرغ اور اس مرغ کے پیٹ میں دس اشرفیاں بھیجنے لگی لیکن اس نے اس نابینا کو ان اشرفیوں کی اطلاع نہ دی پس یہ نابینا روٹی اور مرغ کو تاپند کرتا تھا اور دوسرے نابینا سے کہتا تھا کہ یہ دونوں روٹیاں اور مرغ لو اور دونوں درہم مجھے دے دو چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا تھا جب اس پر ایک مہینہ گزر گیا تو مادر جعفر نے آدمی بھیجے اور ان سے کہا کہ ہمارے فضل کے طالب سے کہو کہ کیا تجھ کو ہماری بخشش نے مالدار نہیں کیا۔ اس نے ان سے کہا کہ ام جعفر سے کہو کہ تم نے اس کو کیا عطا کیا۔ مادر جعفر نے کہا کہ تین سو اشرفیاں فقیر نابینا نے کہا کہ واللہ نہیں۔ بلکہ وہ میرے واسطے ہر روز دو روٹیاں اور ایک مرغ بھیجتی تھی اور میں ان کو اپنے ساتھی کے ہاتھ دو درہم کو بیچ دیتا تھا یہ سن کر مادر جعفر نے کہا کہ اس آدمی نے سچ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کا فضل طلب کیا اللہ نے اس کو ایسی جگہ سے مالدار کر دیا کہ اس کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا تھا اور دوسرے نے میرا فضل طلب کیا پس اللہ نے اس کو اس جگہ سے محروم کیا۔ جس جگہ سے وہ مالداري چاہتا تھا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مالداري اور محتاجي من جانب اللہ ہی ہے اور اس نے جو مقدر کر دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔

گمراہی سے حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں، جب تک ان کا واسن تمہارے رہو گے، ہرگز کبھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔“ (موطا، مشکوٰۃ)

مہمان کا اکرام

شفاء الملک حکیم حاجی عبدالحمید دریا آبادی کی ایک لڑکی کی شادی لکھنؤ میں ہوئی دعوت بڑے پیمانہ پر تیار پناہ ہاؤس میں کی تھی۔ ایک صاحب شریف صورت مگر بہت پٹھے حالوں بن بلائے آکر شریک ہو گئے اسی دسترخوان پر جو ”میاں لوگ“ بیٹھے ہوئے تھے انہیں سخت ناگوار رہی پیدا ہو گئی اور انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لیا جو صاحب منتقم دعوت تھے انہوں نے یہ رنگ دیکھ کر سختی سے ان صاحب سے اٹھ جانے کو کہا۔ یہ زیادتی دوسرے سے کی تھی اور مولانا عبدالماجد دریا آبادی سے دیکھی نہ گئی اور دوڑ کر حکیم صاحب کو بلا لائے۔ وہ آتے ہی ان بن بلائے مہمان کی طرف مخاطب ہو کر بولے:۔ ”اھا! یہ آپ یہاں کہاں بیٹھ گئے آپ کا شارقو مہمانوں میں نہیں گھروالوں میں ہے۔ چنانچہ آپ آئے میرے ساتھ کھانا کھائیے گا میں نے بھی نہیں کھایا ہے“ چنانچہ انہیں اپنے ساتھ ہی بٹھا کر کھلایا۔ (وفیات ماہدی)

غیبت کا اشد ہونا

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے الغیبة اشد من الزنا کی وجہ میں فرمایا کہ زنا گناہ باہی ہے اور غیبت گناہ جاہی ہے۔ اور کبر شہوت سے اشد ہے کیونکہ فساد غیبت کا تکبر ہے جو بعد غیبت بھی باقی رہتا ہے۔ پس یہ شخص گناہ کر کے بھی اپنے کو ذلیل نہیں سمجھتا اور زانی بعد الزنا تمام عالم سے اپنے نفس کو بدتر سمجھتا ہے۔ اس وقت اس کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی ذلیل و خوار نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا کہ میں (یعنی پیر و مرشد مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ) نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ تو فنافیہ بھی ہو گیا۔ فرمایا کہ ہمارے تو ایسے ہی چٹکے ہوا کرتے ہیں۔ (حصص الاکابر)

اللہ بندے کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے

ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ایک شاداب اور سرسبز باغ میں گزرا تو میں نے سیب کے درخت کے نیچے ایک جوان کو کھڑا ہوا دیکھا اور مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے پس میں نے اس کو سلام کیا اور اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا پھر میں نے دوبارہ اس کو سلام کیا اور اس نے جواب نہ دیا پھر اس نے اپنی نماز میں اختصار کیا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اپنی انگلی سے زمین پر لکھا شعر منع اللسان من الکلام لانه الخ زبان بات کرنے سے روک دی گئی ہے کیونکہ یہ ہلاکت کا سبب اور آفتوں کی کھینچنے والی ہے۔ پس جب تو نے دنیا سے قطع تعلق کیا ہے تو اپنے رب کا ذکر کرتا رہ اور اس کو نہ بھول اور سب حالتوں میں اس کی تعریف کرتا رہ۔ پس جب میں نے اس کو پڑھا تو دیر تک رویا پھر میں نے اپنی انگلی سے زمین پر لکھا شعر وما من كاتب الا سبلى الخ اور کوئی کاتب ایسا نہیں ہے جو پرانا اور نیست و نابود نہ ہو یعنی ہر کاتب نیست و نابود ہو جائے گا اور وہ مدت تک باقی رہے گا جس کو اس کے ہاتھوں نے لکھا ہے یا اس مصرع کے یہ معنی ہیں جو کچھ اس کے ہاتھوں نے لکھا ہے اس کو زمانہ باقی رکھے گا۔ پس تم اپنی تھیلی سے ایسی چیز لکھو جو قیامت میں اس کو تمہارا دیکھنا تم کو خوش کر دے۔ چنانچہ جب اس جوان نے اس کو پڑھا تو ایک سخت جیخ ماری اور مر گیا اس کے بعد میں نے چاہا کہ اس کی تجھیز کر دوں پس آواز دی گئی کہ اس شخص کے معاملہ کے متولی فرشتے ہی ہوں گے۔ پھر میں ایک درخت کی جانب مائل ہوا اور اس کے نیچے کچھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد میں نے اس کے مقام کی طرف دیکھا تو نہ اس کا نشان دیکھا اور نہ کچھ خبر ملی پس پاکی ہے اس اللہ کی جو اپنے بندوں پر اپنی مراد کے موافق احسان کرنے والا ہے۔ (حیۃ النجوم)

شان بیت اللہ

”بیت اللہ اصل عالم بھی ہے اور وسط عالم بھی ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریم کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام اور جامع دین کی گویا پہلی دعوت مکہ مکرمہ سے چلی تاکہ مرکز سے دعوت چلے اور یکسانی کے ساتھ تمام عالم میں اس کی آواز پھیل سکے۔“ (جوابہر حکیم الاسلام)

وضو کی برکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کو قیامت کے دن اس طرح بلایا جائے گا کہ ان کی پیشانیوں اور ان کے پاؤں وضو کے آثار کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔“ (بخاری)

خوش خطی کا معیار

میر پنچ کش بہت خوش خط تھے اور مولانا اسماعیل صاحب لکھنے میں مہارت نہ رکھتے تھے ایک دفعہ میر پنچ کش نے مولانا اسماعیل شہیدؒ سے فرمایا کہ تم نے لکھتا کیوں نہیں سیکھا۔ مولانا شہیدؒ نے ایک ”جیم“ (ج) خود لکھا اور ایک ان سے لکھوایا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ ”جیم“ (ج) اور پھر اپنے لکھے کو پوچھا تو انہوں نے اس کو بھی جیم بتلایا فرمایا کہ بس لکھنا اتنا ہی کافی ہے کہ لکھا ہوا سمجھ میں آ جائے باقی فضول ہے۔ (اشرف الہدیہ ص ۳۰)

دادا جان کے جوتے

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت والد صاحب مدظلہم اور ہمارے دادا رحمہ اللہ کا دہلی جانا ہوا۔ بھائی جان (مولانا ذکی کیفی مرحوم) اس وقت بہت چھوٹے تھے۔ والد صاحب انہیں ساتھ لے گئے۔ فتح پور کی مسجد میں کسی نماز کے لئے جانا ہوا۔ وہاں سے واپسی میں بھائی جان نے حضرت والد صاحب مدظلہم کے جوتے اٹھائے مگر دادا مرحوم کے جوتے نہیں اٹھائے۔ دادا مرحوم نے ازراہ تغین پوچھا ”کیوں بھائی یہ کیا؟ تم نے میرے جوتے کیوں نہیں اٹھائے۔“ بھائی جان نے حضرت والد صاحب مدظلہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برجستہ جواب دیا ”آپ کے جوتے یہ اٹھائیں گے۔“ (نورِ رفیع ص ۳۹)

زیارت الہی کا طریقہ

”جس کو یہ شوق ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے اس کے ہر حرف پر اللہ کا وہیان جمائے اور جہاں کس کو دل میں راسخ کر لے تو دنیا میں بھی جلوے نمایاں ہوں گے اور آخرت میں بھی دیدار ہو جائے گا۔“ (جواہرِ تحفہ سالِ اسلام)

اللہ کی حکمت اور انسانی عقل

وہب بن منہ سے نقل ہے کہ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے عبادت گزاروں میں سے ایک عابد تھا جو اپنے اس عبادت گاہ میں جو نہر کی جانب واقع تھا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اس کے قریب ہی ایک دھوبی تھا جو کپڑے دھویا کرتا تھا ایک سوار آیا جس کے پاس ایک تھیلی تھی اس نے اپنے کپڑے اور تھیلی نکالی اور نہر میں دھوئے اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنی تھیلی بھول گیا اور چلا گیا۔ پھر ایک شکاری آیا جو جال سے مچھلیوں کا شکار کرتا تھا چنانچہ اس نے وہاں تھیلی دیکھی اور اس کو لے لیا اور چلتا ہوا۔ اس کے بعد سوار واپس آیا لیکن اپنی تھیلی نہ پائی پس اس نے دھوبی سے کہا کہ میں یہاں اپنی تھیلی بھول گیا ہوں۔ دھوبی نے اس سے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ سوار نے اپنی کھوار بٹھنی اور دھوبی کو مار ڈالا۔ جب عابد نے یہ دیکھا تو قریب تھا کہ وہ فتنے میں پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کے افعال پر اس کو بدظنی پیدا ہو جائے اس نے عرض کیا اے میرے اللہ اور اے میرے آقا شکاری نے تھیلی لی اور دھوبی قتل کیا گیا۔ جب رات ہوئی اور عابد سویا تو خواب میں اس کی طرف وحی بھیجی گئی کہ اے عابد صالح تم فتنے میں نہ پڑو اور اپنے پروردگار کے علم میں دخل نہ دو اور جان رکھو کہ اس سوار نے شکاری کے باپ کو مار ڈالا تھا اور اس کا مال لے لیا تھا۔ یہ ہسیانی اس کا باپ کے مال سے تھی اور اس دھوبی کا نامہ اعمال نیکیوں سے پر تھا اور اس میں صرف ایک ہی بدی تھی اور سوار کا نامہ اعمال برائیوں سے بھرا تھا اور اس میں ایک نیکی کے سوا اور کچھ نہ تھا پس جب اس نے دھوبی کو مار ڈالا تو دھوبی کی بدی منادی گئی اور سوار کی نیکی رو کر دی گئی۔ اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اس کا حکم کرتا ہے۔

جماعت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر جماعت کی نماز چھوڑنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت میں شامل ہونے والے کو کتنی فضیلت ہے تو وہ ضرور چل کر آئے خواہ اسے گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔“ (طبرانی)

جواب کے مختلف جواب

فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ کا عجیب مذاق تھا۔ کوئی بات پوچھی جاتی تو بعض وقت تو جواب دیتے اور بعض وقت فرماتے اس وقت طبیعت حاضر نہیں اور بعض وقت فرماتے اچھا منتظر رہو کسی وقت بیان ہو جاوے گا۔ حضرت میں تصنع و تکلف ذرا نہ تھا اہل ظاہر میں یہ بات نہیں ہوتی۔ ان کو یہ خیال مارتا ہے کہ سوال کا جواب فوراً نہ دیا جاوے گا تو لوگ کہیں گے ان سے یہ سوال حل نہ ہوا۔ لوگوں کا خوف ہے اور وہاں ان باتوں کا گزر بھی نہیں (تھیں الا کاہر)

قرآن معجزہ بھی کرامت بھی

”صرف قرآن کریم معجزہ ہی نہیں بلکہ معجزہ مگر بھی ہے یعنی قرآن کریم نے معجزات بنا دیئے اس واسطے قرآن کریم پر عمل کرنے سے بڑے بڑے کا برا دلیا ہوا ہوئے ان اولیاء کے ہاتھ پر کراتیں ظاہر ہوئیں تو قرآن صرف خود ہی معجزہ نہیں بلکہ لوگوں کے ہاتھ پر معجزے نمایاں بھی کرتا ہے فرق اتنا ہے کہ نبی کے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوتی ہے اسے ”معجزہ“ کہتے ہیں اور ولی کے ہاتھ پر جو خرق عادت ظاہر ہوا ہے ”کرامت“ کہتے ہیں۔ (جو اہر حکیم الاسلام)

کمال دینداری

حضرت علامہ سید عبدالرحمنؒ کا نہ حلوی علم و فضل میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ تھے۔ اتباع شریعت اور مشعبات سے احتراز اور شان تقویٰ میں بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ علامہ چچا سید امام علیؒ نے جو پولیس میں دروغہ تھے۔ مولانا کے مکان سے ملا کر اپنا مکان بنایا۔ تو مولانا نے اس گلی سے گزرتا چھوڑ دیا طویل فاصلہ طے کر کے دوسری طرف سے مسجد وغیرہ جاتے تھے لوگوں کے اصرار پر فرمایا کہ: ”چچا پولیس میں دروغہ ہیں انہوں نے (ہو سکتا ہے) اس (مکان) کی تعمیر میں رشوت کا پیسہ بھی لگایا ہوگا۔ اس لئے میں اس کے سائے سے بھی احتیاط کرتا ہوں“ (امثال عبرت)

اعلیٰ صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعلیٰ ترین صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھے اور دوسرے مسلمان کو سکھائے۔ (سنن ابن ماجہ)

عادل حکمرانوں کے ساتھ زمین کا سلوک

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون کو شاہ کسریٰ کے اس انصاف کی خبر پہنچی جس پر وہ عملدرآمد کرتا تھا اس نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عادل بادشاہوں کے جسوں کو زمین گھاتی سزاتی نہیں ہے اور میں نے عزم کیا ہے کہ شاہ کسریٰ کے حق میں اس کا امتحان کروں۔ چنانچہ خلیفہ بذات خود شاہ کسریٰ کے شہروں کی جانب متوجہ ہوا اور اس کی قبر کھولی اور بذات خود اس میں اتر اور اس کا چہرہ کھولا۔ پس ناگاہ وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہے اور وہ کپڑے جو اس کے جسم پر ہیں اپنی تازگی پر باقی ہیں ان میں کچھ بھی تغیر نہیں آیا ہے اور اس کی انگلی میں یا قوت سرخ کی ایک ایسی انگٹھی دیکھی کہ اس کی نظیر بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں تھی اور اس پر کچھ فارسی میں لکھا ہوا تھا۔ پس خلیفہ مامون کو انتہا درجہ کا تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ عجوبی آدمی ہے جو آگ پوچتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے انصاف کو جو یہ رعیت کے بارے میں کرتا تھا ضائع نہیں کیا۔ پھر مامون نے حکم دیا کہ وہ ایسے پار چد دینا سے چھپایا جائے جو سونے سے مرصع اور آراستہ ہو اور اس پر اس کی قبر کو جیسے کہ وہ پہلے ہی کر دیا اور مامون کے ساتھ ایک لہجو خادم بھی تھا پس اس نے مامون کو غافل پا کر وہ انگٹھی مذکور لے لی۔ چنانچہ جب مامون کو خبر ہوئی تو اس نے اس غلام کو سو کوڑے مارے اور سندھ کی طرف نکال دیا اور وہ انگٹھی کسریٰ کی انگلی میں جیسی کہ پہلے تھی دوبارہ پہنا دی اور کہا کہ اس خادم نے بادشاہانِ عجم کے سامنے مجھے رسوا کرنا چاہا۔ حتیٰ کہ وہ کہیں گے کہ مامون قبروں کا کھودنے والا اور کفن چور تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ کسریٰ کی قبر پر رات گ پھلایا جائے یہاں تک کہ وہ اس کے بعد کھولی نہ جاسکے۔

رمضان اور مغفرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس جبریل (علیہ السلام) آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے رمضان کا زمانہ پایا ہو پھر بھی وہ اپنی مغفرت نہ کرا سکے تو اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے! میں نے کہا آمین۔“ (ابن حبان)

ایک زاہدہ بچی

فرمایا کہ بی صفیہ صاحبہ زادی حضرت گنگوہی کی بالکل بچی تھیں۔ حضرت حاجی صاحبؒ گنگوہ میں مہمان ہوئے اور حضرت حاجی صاحبؒ نے ان کو دو روپے دیئے۔ انہوں نے وہ روپے حضرت کے پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے اٹھا کر پھر ان کے ہاتھ میں دیئے انہوں نے پھر پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے فرمایا یہ زاہدہ ہوں گی۔ چنانچہ ایسی ہی ہیں۔ مال اور مٹی ان کے نزدیک برابر ہے۔ (قص الاکابر)

یہود نے صرف کتاب کو تھاما

”یہودی امت ایک علمی امت ہے ان کو توراۃ دی گئی لیکن انہوں نے شخصیتوں سے اہتمام کیا، انبیاء علیہم السلام سے وابستگی کو کم کیا، ان کی توہین کی، ان کو قتل کیا اور کہا کہ ہم بھی آدمی وہ بھی آدمی کتاب اللہ ہمارے لئے کافی ہے تو انہوں نے شخصیتوں کا دامن چھوڑ دیا، تو محض کتاب اللہ کا علم ان کے لئے نفوت، ترفع اور استکبار کا ذریعہ بن گیا یہ متکبر قوم ہے اور نفوت شعار ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

سفارش کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ ترین صدقہ سفارش کرنا ہے جس سے کوئی قیدی قید سے چھوٹ جائے یا کسی آدمی کا خون معاف ہو جائے۔ یا کسی کے ساتھ بھلائی کی جائے یا کسی کی تکلیف رفع کی جائے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

انداز تبلیغ

مملکت میں ایک طہ نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ سے کہا کہ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا خلاف فطرت ہے کیونکہ اگر فطرت کے موافق ہوتی تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت بھی ہوتی۔

مولانا اسماعیل شہیدؒ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر خلاف فطرت ہونے کی یہی وجہ ہے تو دانت بھی تو خلاف فطرت ہیں ان کو بھی توڑ ڈالو کیونکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت دانت بھی نہ تھے۔ (امثال عبرت ص ۱۴)

دروہ کی فضیلت

صاحبِ قلبیو بی سے ایک شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ اس نے سفر کیا اور اس کے ہمراہ اس کا باپ بھی تھا چنانچہ اس کا باپ شہروں میں سے کسی شہر میں بیمار ہوا اور مر گیا۔ ناقل کہتا ہے کہ میں نے اس کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا چہرہ اور جسم سیاہ ہو گیا ہے اور اس کا پیٹ شدت سے پھول گیا ہے۔ پس میں نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد نیند کی وجہ سے مجھے اگلے آگئی چنانچہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نہایت ہی خوبصورت تھا۔ اور اس کے بدن سے پاکیزہ اور عمدہ خوشبو آتی تھی وہ شخص میرے باپ کے پاس آیا اور اس کے چہرہ اور بدن پر ہاتھ پھیرا۔ پس وہ سیانی جو اس کے چہرہ وغیرہ پر تھی جاتی رہی اور اس پر سفیدی اور نور چڑھ آیا۔ اس کے بعد میں نے تعجب کے ساتھ اس شخص سے کہا کہ اے شخص تم کون ہو کہ تمہارے واسطے سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر احسان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور تیرا باپ گناہوں کی کثرت کے سبب سے اپنے نفس پر اسراف کرنے والا تھا لیکن اس کے ساتھ وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا تھا پس جب اس کو یہ حالت حاصل ہوئی تو میں اس کے پاس آیا اور اس حالت کو اس سے دور کر دیا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو سفیدی اور نور اپنے باپ پر دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور اس کی تجنیس و تکفین میں کوشش کی اور اس کو دفن کر دیا۔ اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کبھی غافل نہ ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ ہماری جانب سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

ایک زاہدہ بچی

فرمایا کہ بی صفیہ صاحبہ نے حضرت گنگوہی کی بالکل بچی تھیں۔ حضرت حاجی صاحب گنگوہ میں مہمان ہوئے اور حضرت حاجی صاحب نے ان کو روپے دیئے۔ انہوں نے وہ روپے حضرت کے پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے ٹھہر پھر ان کے ہاتھ میں دیئے انہوں نے پھر پیروں میں رکھ دیئے۔ حضرت نے فرمایا یہ زاہدہ ہوں گی۔ چنانچہ ایسی ہی ہیں۔ مال اور مٹی ان کے نزدیک برابر ہے۔ (قصص الاکابر)

نجات کا راستہ

”قرآن کریم کا کہنا ہے کہ تم اپنے ایمان کو مضبوط کرو ایمان کو تعصبات میں دخل نہ دو۔ نہ شخصیتوں کے تعصبات کو نہ رنگ و بو کے تعصبات کو نہ زمین کے گٹروں کے تعصبات کو اور نہ وطن اور قوم کے تعصبات کو۔ صرف ایک اللہ ہی پر بھروسہ کرو ایک نبی کی بات کو مانو کہ اس دور میں صرف انہی کے ماننے میں نجات منحصر ہے جس کا دور اور زمانہ ہوگا اسی کے ماننے پر نجات موقوف ہوگی۔“ (جواہر یکیم الاسلام)

مسلمان کی حاجت روائی کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی دنیوی حاجت پوری کرتا ہے خدا اس کی بہت سی حاجتیں پوری کرتا ہے جس میں سے ایک حاجت بخشش اور نجات کی ہے۔ (رواہ الخطیب)

حلم و تحمل

ایک مرتبہ ایک شخص نے مجمع عام میں مولانا اسماعیل شہیدؒ سے پوچھا کہ مولانا میں نے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے بہت متانت اور نرمی سے فرمایا تم سے کسی نے غلط کہا ہے شریعت کا قاعدہ ہے:-

الولد للفراش وسومیرے والدین کے نکاح کے گواہ اب تک موجود ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کیا کرتے وہ شخص پاؤں پر گر پڑا اور کہا کہ مولانا میں نے استحسانا ایسا کیا تھا مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کی تیزی سب اللہ کے واسطے ہے۔

فائدہ: اہل اللہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ ان کی ذات کو جس قدر کوئی کہے وہ اپنے کو اس سے بدتر جانتے ہیں۔ (امثال عبرت ص ۱۱۹)

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ لینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔ (رواہ الخطیب)

دل کی لگی

عالمِ بآذکر ہوا کہ اہل دنیا دینداروں کو دیکھ کر کہتے ہیں جانے کس چیز پر یہ مست ہیں ان کو کیا حاصل ہوتا ہے کسی نے کہا کسی کی لگی کو کوئی کیا جانے؟ فرمایا حضرت والا (عبر و مرشد مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے کسی کی لگی پر یاد آیا۔ ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب پانی پت کو جا رہے تھے۔ دیکھا کہ ایک شخص دردنامہ غمناک پڑھ رہا ہے اور اس پر بڑا اثر ہے۔ فرمایا کیا پڑھ رہا ہے اس نے کہا جا کام کرتا کیا جانے۔ حضرت گزرتے چلے گئے۔ پھر وہ شخص بھی پانی پت پہنچا اور خبر ملی کہ دردنامہ غمناک کے مصنف یہی ہیں۔ بہت خفیف ہوا اور حضرت سے معافی مانگنے لگا کہ حضرت بڑی گستاخی ہوئی۔ فرمایا نہیں بھائی تو نے سچ کہا تھا تیری لگی کو میں کیا جانوں۔ فرمایا حضرت والا نے حق تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کے بعد جو تغیر ہو جاتا ہے اس سے لوگ تعجب کرتے ہیں اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ ایک مخلوق کی محبت میں پڑ جانے سے کیا تغیر ہو جاتا ہے دراصل یہ لوگ معذور ہیں۔ (تھیں انا کا بر)

اصلاحِ قلب کا نسخہ

”سب سے زیادہ ضروری قلب کو صالح بنانا ہے اس کے لئے شریعت نے ذکر اللہ کا نسخہ تجویز کیا ہے کہ یاد خداوندی ہمہ وقت تمہارے سامنے رہے جتنا خدا کی یاد تمہارے سامنے ہوگی اتنا ہی خوف خدا دل میں بیٹھے گا اتنا ہی آدمی جرائم سے بچنے کی کوشش کرے گا اور اگر ذکر کے بجائے جتنی بھی غفلت پیدا ہوگی اتنا ہی معاصی اور گناہوں کی کثرت ہوگی۔ اس لئے بنیادی چیز بتلائی گئی کہ ﴿الابذ کو اللہ تطمئن القلوب﴾“۔ (جواہر حکم الاسلام)

گھروں میں نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ بناؤ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

فائدہ: اس سے مراد غلی نماز ہے۔ کیونکہ فرض نماز کا جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھنے کا حکم قرآن و احادیث میں بار بار واضح طور پر آیا ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان بندہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔“ (احمد، مشکوٰۃ)

ہلاکت سے نجات

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس گزرا۔ پس اس نے دیکھا کہ امام صاحب لوگوں کو وعظ فرما رہے ہیں چنانچہ وہ شخص بھی بیٹھ گیا تاکہ کچھ سنے امام صاحب نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی قضا حاجت کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھ لے۔ ناقل کہتا ہے کہ پس اس نے اس مسئلہ کو یاد کر لیا۔ پھر وہاں سے چلا گیا ایک دن وہ راستہ چل رہا تھا کہ دفعتاً اس کو پیشاب کی ضرورت ہوئی چنانچہ اس نے ایک جگہ دیکھی اور اس میں داخل ہوا تاکہ اس میں اپنی حاجت پوری کرے پس اس کو امام صاحب کا مسئلہ یاد آ گیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھ لیا اور اس مقام میں اس آدمی کا ایک دشمن تھا اس دشمن نے چاہا کہ اس کو تیرے مارے تاکہ اس کو ہلاک کر دے پھر اس میں اس کو شک ہوا اور کہا ممکن ہے کہ وہ نہ ہو اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہو۔ اس خیال سے وہ ٹھہر گیا اور اس میں غور کرنے لگا پس اس وجہ سے کہ اس نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھا تھا وہ دشمن اس کو نہ پہچان سکا۔ اس کے بعد وہ واپس گیا اور اس سے کچھ نہ کہا۔ اور وہ مسئلہ ہلاکت سے اس کی نجات کا سبب ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ذکر اللہ کا نفع

حضرت حاجی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ حضرت میں اللہ کا نام لیتا ہوں مگر کچھ نفع نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا کہ یہ تھوڑا نفع ہے کہ نام لیتے ہو یہ تمہارا نام لینا بھی نفع ہے اور کیا چاہتے ہو۔

گفت آں اللہ تو لبیک ماست ویں نیاز و سوز و ردت پیک ماست

پس دنیا میں تو یہ رحمت کہ نام لینے کی اجازت دی اور آخرت میں اس پر قبول رضا مرحمت فرمائیں گے۔ (امثال عبرت حصاد)

تعلیم انبیاء علیہم السلام

”جب انسان معبود نہیں تو ساری چیزیں انسان کے نیچے نیچے ہیں وہ انسان کی خادم ہیں وہ کیسے معبود بن سکتی ہیں ایک ذات سب کی معبود ہے اور ایک ہی کرتا دھرتا ہے یہی انبیائے کرام علیہم السلام بھی تعلیم دیتے تھے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

عجیب دُعا

صاحبِ قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہبؓ سے فرمایا کہ وہ کتنی کتابیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ وہبؓ نے جواب دیا کہ ایک سو چار۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کچھ کتابیں اٹھائی گئیں۔ وہبؓ نے کہا کہ ہاں ان میں سے بارہ کتابیں اٹھائی گئیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان میں سے تم نے کتنی کتابیں پڑھی ہیں انہوں نے جواب دیا کہ جو باقی رہ گئی تھیں ان سب کو میں نے پڑھا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا تم نے ان کتابوں میں کوئی ایسی دعا بھی پائی ہے جو رنج اور تکلیف میں نفع دے۔ وہبؓ نے کہا کہ ہاں میں نے ان میں اس کے لئے جس کی نیت پاک ہو دعائے نافع اور کافی شافی پائی ہے اور وہ دعا یہ ہے اللھم یا من یملک الخ اے اللہ اور اے وہ ذات جو سوال کرنے والوں کی ضرورتوں کی مالک ہے اور خاموش و بے زبان جانوروں کے دل کے بھیدوں کو جانتی ہے پس بیشک تیرے لئے ہر سوال میں شنوائی حاضر ہے اور جواب موجود ہے اور بیشک تیرے واسطے ہر خاموش کے واسطے علم محیط ہے اور تیرے وعدے سچے اور تیرے احسانات بزرگ ہیں اور تیری رحمت وسیع ہے۔ وہبؓ نے فرمایا کہ میں نے بیشک یہ دعا خواب میں پائی ہے اور بار بار اس کو آرمایا ہے اور میں اس دعا کی حسن و خوبی کے برابر کسی دعا کو خیال نہیں کرتا ہوں۔

سب سے پہلا حساب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو اس کے سارے اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب ہوئی تو اس کے سارے اعمال فاسد ہوں گے۔“ (المطہر فی فیہ دوسط)

صبر و توکل کے مینار

لاہور کی زندگی کے ابتدائی ایام میں گرمی کے موسم میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری بیمار ہو گئے ڈاکٹر کو لایا گیا تو اس نے گھر کے اٹائے کا جائز جو لیا تو چند مٹی کے برتن پائے اور وہ بھی خالی تھے۔ تہہ بند اوپر اوڑھے لیے ہوئے ہیں۔

مکان کی تنگی کی وجہ سے ضیق انفس کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے کے بعد باہر آئے اور کہا کہ: ”سنئے جید عالم اور ان کے گھر کی یہ حالت ہوش کریں فوراً مکان پہلے تبدیل کریں“ ایک یہ حالت تھی اور ایک ایسا وقت بھی آیا کہ مع اہل و عیال تیرہ بار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ واپس آ کر فرمایا کہ: ”اس دفعہ نو ہزار روپیہ صرف ہوا ہے اور عزیز حبیب اللہ (صاحبزادہ مرحوم) کی خاطر داری اور تواضع اس کے علاوہ ہے“ یہ ہے نتیجہ! توکل کرنے والا جب صحیح توکل اختیار کرتے ہوئے صبر کرتا ہے تو پھر اللہ ساتھ ہو جاتا ہے۔ (غلام الدین)

حضرت کی تعلیمات

فرمایا کہ حضرت رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ جب ساتھ میں کھانے کے لئے بیٹھتے تھے تو اخیر تک کھاتے رہتے تھے اور کھاتے تھے اوروں سے کم۔ حضرات بزرگان دین کیا کرتے ہیں کہا نہیں کرتے اور حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کسی کے پاس اللہ کے واسطے کوئی شے لاوے تو ضرور کھانا چاہئے۔ اس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (قصص الاکابر)

نصاری نے صرف شخصیات کو لازم پکڑا

”نصاری کی امت‘ یہ عملی امت ہے اس کو علم زیادہ نہیں دیا گیا۔ انجیل میں احکام زیادہ نہیں ہیں یہ فی الحقیقت تصوف کی کتاب ہے اس میں تزکیہ نفوس کی طرف توجہ دلوائی گئی ہے۔ انہوں نے شخصیتوں کو اتنا پکڑا کہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر شخصیتوں کو اللہ کا قائم مقام بنا دیا اس درجہ شخصیتوں کا دامن پکڑا کہ پھر جھکتے جھکتے ذلت نفس پیدا ہو گئی اور شرک میں گرفتار ہو گئی۔“ (جواہر نسیم الاسلام)

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص اذان کے وقت مسجد میں ہو، پھر بغیر کسی ضرورت کے وہاں سے اس طرح چلا جائے کہ واپس آنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ منافق ہے۔“ (ابن ماجہ)

نصرت خداوندی

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ چار آدمیوں پر مکزی نے جالاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کہ آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار میں تھے اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ پر جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بعض مشرکین کے قتل کے واسطے بھیجا تھا۔ چنانچہ عبد اللہ نے ان کو قتل کیا اس کے بعد کفار نے ان کو پایا پس وہ غار میں گھس گئے اور مکزی نے ان پر جالاتن دیا اس وجہ سے کفار نے ان کو نہ دیکھا اور زید بن العابد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ پر جس وقت کہ حضرت زیدؓ ننگے کر کے ۲۱ھ میں سولی دیئے گئے اور سولی دئے ہوئے چار برس قائم اور ٹھہرے رہے۔ اور جب ان کے چہرہ کو غیر قبلہ کی طرف متوجہ کرتے تھے تو لکڑی قبلہ کی طرف گھوم جاتی تھی۔ پھر کفار نے ان کو سولی سے اتارا اور ان کے جسم کو جلایا۔ (خداوند تعالیٰ ان سے راضی ہو) اور حضرت زیدؓ سے بہت سے لوگوں نے بیعت کی تھی۔ اور کوفیوں کی ایک جماعت ان سے کہتی تھی کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بری ہوتا کہ ہم آپؐ کی بیعت کریں پس حضرت زیدؓ نے اس سے انکار کیا۔ اس کے بعد اہل کوفہ نے کہا کہ اب ہم تم کو چھوڑتے ہیں اسی وجہ سے اس جماعت کا نام رافضہ اور رافض رکھا گیا ہے اور حضرت زیدؓ نے والی عراق عمرو ثقفی سے جو حجاج بن یوسف کا بھتیجا تھا جنگ کی تھی پس عمرو ثقفی زیدؓ پر فتیاب ہو گیا تھا اس لئے اس نے ان کے ساتھ وہی کیا جو مذکور ہو چکا ہے اور زیدؓ کا ظہور ہشام بن عبد الملک کے زمانہ میں ہوا تھا لیکن جماعت زید یہ یعنی پیروان زیدؓ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمروؓ دوست رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان حضرات سے تمرا کرتا ہے ہم اس سے بری ہوتے ہیں پھر وہ لوگ حضرت زیدؓ کے ساتھ نکلے۔ اس وجہ سے وہ لوگ زید یہ کہے جاتے ہیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مکزی نے جالاتا تھا جبکہ ان کو جالوت نے تلاش کیا تھا۔

بزرگوں کی مختلف شانیں

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی جب تھانہ بھون میں رہتے تھے ایک پنخان حضرت کی خدمت میں دعا کرانے آیا کرتے تھے کہ مجھ پر ایک شخص نے جائیداد کے معاملہ میں بڑا ظلم کر رکھا ہے۔ حضرت دعا فرمادیتے ایک بار آکر کہنے لگا کہ اب تو اس نے حد ہی کر دی اور جائیداد غصب کرنے کو ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا بھائی صبر کر اس نے کہا بہت اچھا دفعۃً حافظ محمد ضامن صاحبؒ سحریہ میں سے نکل آئے اور اس پنخان سے فرمایا: ”ہرگز صبر مت کرنا جاؤ تالاش کرو اور ہم دعا کریں گے“ اور حضرت حاجی صاحبؒ سے فرمایا کہ: آپ تو صابر شاہ تھے سب چھوڑ کر بیٹھ رہے اس میں تو اتنی قوت نہیں یہ اگر اسباب معاش کو چھوڑ دے گا تو جب حاجت ستاؤ گی یہ جھوٹی گواہی دے گا چوری کرے گا تو ایسوں کو صبر نہیں کرایا کرتے۔ (تصویر کشانی کے شری احکام)

توفیق ذکر کی نعمت

حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب سے اگر کوئی خادم اس قسم کی شکایت کرتا تو فرماتے کہ خود ذکر کی توفیق ہونا کیا تھوڑی نعمت ہے جو دوسرے ثمرات کی خواہش کرتے ہو اور اکثر ایسے موقعوں پر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

یا ہم اور ایانیا ہم جستجوئے میکنم حاصل آید یا نیا بد آرزوئے میکنم

ع بلا بدوے اگر ایس ہم نہ بدوے الخ

قانون خداوندی کی وسعت

”سلاطین دنیا کا قانون بدنوں پر عائد ہوتا ہے اس لئے کہ بدن تک ہی ان کی رسائی ہے لیکن جو ذات ”علیم بذات الصدور“ ہے جو دونوں کی حکمت سے بھی واقف ہو اس کا قانون تو دونوں پر بھی عائد ہوتا ہے اس لئے کہ اس کی رسائی دل کی ہر حرکت تک ہے لہذا دیکھو ہم پر یہ ضروری ہوا کہ تنہائی میں بیٹھ کر بد فکری بھی نہ کریں خیالات فاسدہ بھی نہ لائیں وسوسوں بھی سوچ سوچ کر نہ لائیں۔“ (جوہر حکیم الاسلام)

صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کا صدقہ اس کی عمر میں اضافہ کرتا ہے، اور بری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تکبیر اور فخر (کی بیماریوں) کو نازل کرتا ہے۔“ (طبرانی)

مومن اور کافر کی نیکی کا فرق

صاحب قلبی روایت کرتے ہیں کہ چوتھے آسمان میں دو فرشتے باہم ملے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کہاں جاتے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک عجیب کام ہے اور وہ یہ ہے کہ فلاں شہر میں ایک یہودی آدمی ہے جس کے مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس نے مچھلی کی خواہش کی ہے لیکن دریا میں مچھلی نہ پائی گئی۔ پس مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ دریا کی جانب مچھلیاں ہانک دوں تاکہ لوگ ان میں سے ایک مچھلی یہودی کے لئے شکار کر لیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس یہودی نے کوئی بھی نیکی ایسی نہیں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دنیا ہی میں اس کو نہ دے دیا ہو۔ اب صرف ایک نیکی باقی رہ گئی ہے پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی خواہش کی چیز اس تک پہنچا دے تاکہ وہ دنیا سے ایسے حال میں نکلے کہ اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہو۔ اس کے بعد دوسرے فرشتہ نے کہا کہ میرے رب نے مجھے بھی ایک عجیب کام کے لئے بھیجا ہے اور وہ یہ ہے کہ فلاں شہر میں ایک ایسا مرد صالح ہے کہ اس نے جو برائی کی اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کا بدلہ اس کو پورا کر دیا۔ اور اب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور اس نے رہن زیتون کی خواہش کی ہے اور اس کے ذمہ صرف ایک گناہ ہے اور مجھے میرے رب پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں روغن کو گرا دوں یہاں تک کہ وہ اس کو جانے اور اس کا دل جلے پس اللہ تعالیٰ اس سے اس کے اس گناہ کو بھی منادے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے کہ اس کے ذمہ ہرگز کوئی گناہ نہ ہو۔ محمد بن کعبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول *من يعمل مثقال ذرة خیرا* یہ کے یہی معنی ہیں۔ یعنی جب کافر ذرہ اور چوٹی برابر نیکی کرتا ہے تو اس کا ثواب دنیا ہی میں دیکھ لیتا ہے اور مومن جب ذرہ برابر برائی کرتا ہے تو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں اس کی جزا دیکھ لیتا ہے۔

مثالی اتباع سنت

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی آخر میں کافی عرصہ شدید علیل رہے اس دوران مرض گھٹنا بڑھتا رہا ایک مرتبہ مرض بڑھا وہ بھی اس قدر کہ شب و روز یکساں نہایت اضطراب کے عالم میں گزرنے لگا اگرچہ آپ کی افقت میں آرام ایک بے معنی لفظ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا لیکن اب آپ مجبور تھے کہ تمام مشاغل سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں اور بستر سے جدا نہ ہوں مگر یہ مجبوری خارجی مشاغل تک محدود تھی لیکن تسبیح و تہلیل و ذکر عبادت کا سلسلہ اب بھی جاری تھا بلکہ اس میں اضافہ ہو گیا تھا۔ سنن و مستحبات تک کی پابندی بدستور تھی کمزوری کا یہ عالم تھا کہ بغیر سہارا بیٹھ نہ سکتے تھے مگر غذا کے وقت تکیہ سے علیحدہ ہو جانا ضروری تھا۔ سب کا اصرار رہتا کہ تکیہ کی فیک لگا کر کھانا کھالیں مگر صاف فرمادیتے۔ ”نہیں بھائی ایہ سنت کے خلاف ہے“

ایک خط

فرمایا کہ حضرت حامی صاحب کے پاس ایک خط آیا جس میں حضرت کو لکھا تھا رب المشرقیں و رب المغربین کی شخص سے وہ خط پڑھا نہیں گیا مارے ہنسی کے برا حال ہو ہو جاتا تھا لیکن حضرت ایسے متین تھے کہ ذرا ہنسی نہیں آئی دو تین دفعہ یہ تو فرمایا کہ توبہ جہل بھی کیا ہری چیز ہے۔ (حصہ ۱۱ کاہر)

حضور عالمگیر شخصیت

”سرکارِ دو عالم فخر بنی آدم رسول الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ کی سیرت مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں اور پیمانیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں وہ کسی شخص واحد کا دستور زندگی نہیں بلکہ جہانوں کے لئے ایک مکمل دستور حیات ہے جوں جوں زمانہ ترقی کرتا ہوا چلا جائے گا اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری اور ہمواری کے لئے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی چلی جائے گی۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

قرب الہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ عجدہ کی حالت میں ہو۔“ (مسلم)

عالم کا اکرام

حدیثوں میں روایت کی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے عالموں میں سے ایک عالم قیامت کے دن لایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے جبریل اس کا ہاتھ پکڑ اور اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ جبریل اس کو آنحضرتؐ کے پاس لائیں گے جب کہ آپ حوض کوثر کے کنارے تشریف فرما ہوں گے اور لوگوں کو آنخوروں سے پانی پلاتے ہوں گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے اور اس عالم کو اپنے چلو سے پانی پلائیں گے۔ پس لوگ عرض کریں گے کہ یا رسول اللہ آپ لوگوں کو ظروف سے پانی پلاتے ہیں اور اس کو اپنی قبیلی اور چلو سے پلاتے ہیں آپ فرمائیں گے کہ ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ اور لوگ دنیا میں تجارت کے ساتھ مشغول تھے اور یہ علم میں مشغول تھا پھر اس کو پہلے صراط پر گزرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس جو پہل کے نیچے ہوگا وہ اس کو پکارے گا کہ اے فلا نے میری مدد کرو کہے گا کہ تو کون ہے پس وہ جواب دے گا کہ میں تمہارے جملہ دوستوں میں سے ایک دوست ہوں اس کے بعد وہ عالم کہے گا کہ اے میرے رب میرا یہ دوست ہے پس وہ اس کی طرف اٹھالیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

اندا ز تبلیغ

ابتداء میں جب حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیخ حسام الدین صاحب کا تعلق بڑھا تو وہ شیخ صاحب کو نماز کی ادائیگی میں مداومت کی تلقین کرنے لگے اور پھر جب شیخ صاحب کی عادت میں کچھ تغیر نظر نہ آیا تو یہ اسرار یہاں تک بڑھا کہ جیل کی رفاقت میں ایک دن شیخ صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے اپنی ٹوپی سر سے اتاری اور شیخ صاحب کے پاؤں پر رکھ کر کہنے لگے:

”حسام! یہ ٹوپی کسی بڑے سے بڑے فرعون اور نمرود کے پیروں پر بھی نہیں پڑ سکتی۔ میری تم سے صرف یہی التجا ہے کہ اس ٹوپی کی شرم رکھ لو اور بیچ وقت نماز کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی نہ کیا کرو۔“ (ماہنامہ تبصرہ امیر شریعت)

صاحب حال بزرگ

فرمایا کہ: ایک مرتبہ حیدر آباد کے وزیر حاضر خدمت ہوئے فرمایا نکالو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت وزیر ہیں فرمایا ارے میں کیا کروں۔ وزیر ہیں تو کیا میری تنخواہ مقرر ہے۔ ان کے یہاں سے پھر ۲ بجے رات تک ٹھہرنے کی اجازت دی۔ وزیر نے برا نہیں مانا بلکہ لوگوں نے کہا صاحب ٹھہر جائیے جواب دیا کہ بزرگوں کی حکم عدولی کرنی مناسب نہیں اور چلے گئے ایک مرتبہ لوگوں نے کہا کہ حضرت آنے والوں کے ساتھ ذرا تو اخلاق سے پیش آیا کیجئے۔ فرمایا ایک ایک آدمی کے ساتھ سوسو شیطان ہوتے ہیں میں اس وجہ سے ان کو نکالتا ہوں۔ پھر حضرت والا (سیدنا مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) صاحب ملفوظ نے فرمایا کہ مولانا کا کشف بڑھا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ کا ترجمہ ہندی میں بتاؤ پھر خود ہی فرمایا کہ اللہ کا ہندی ترجمہ ”من موہن“ ہے۔ یہ کہہ کر چیخ ماری۔ (قصص الاکابر)

ذکر اللہ کی اہمیت

”دنیا کے بہت سارے طبقات (مثلاً کاشتکار، تاجر اور سیاسی اور حکومت کا آدمی) کو دعوئی ہے کہ دنیا کو ہم نے سنبھال رکھا ہے لیکن حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم سارے غلط کہتے ہو دنیا کو سنبھالنے والا تو ہمارا نام لینے والا ہے۔ جو ہماری یاد میں مصروف ہے اس نے دنیا کو سنبھال رکھا ہے نہ کہ تاجر، کاشتکار، زمیندار اور سیاسی آدمی۔ ہم نے اور ہمارے نام لینے والوں نے سنبھال رکھا ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

فضیلت کی دو چیزیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان میں اور پہلی صف میں (پہنچ کر نماز پڑھنے میں) کیا فضیلت ہے، پھر (یہ بات طے کرنے کے لئے کہ کون اذان دے اور کون پہلی صف میں کھڑا ہو) قرعہ اندازی کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ اول وقت نماز پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو وہ اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی جماعت میں کیا فوائد ہیں تو وہ ان دونوں جماعتوں میں ضرور پہنچیں خواہ انہیں گھنٹوں کے بل آنا پڑے۔“ (بخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ)

حضرت جیلانی رحمہ اللہ کی ایک کرامت

صاحب قلیوبی سے روایت ہے کہ میرے سردار عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کرسی پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے کہ ادھر سے اڑتی ہوئی ایک چیل گزری اور وہ چلائی۔ جس حالت شوق میں حاضرین تھے ان کو اس نے پریشان کیا اور تشویش میں ڈال دیا۔ (یہ دیکھ کر) حضرت شیخ نے فرمایا کہ اے ہوا اس کا سر لے پس اس کا سر ایک طرف اور اس کا بدن دوسری طرف اڑ گیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ کرسی سے اتر آئے اور چیل کے سر اور بدن کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پس وہ زندہ ہو کر اڑ گئی۔ اور لوگ شیخ رحمہ اللہ کی کرامت کو دیکھتے رہے۔ اور ہم نے ان کی برکتوں سے نفع اٹھایا اور ایسی ہی وہ حکایت ہے جو قبل مردوزی سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے نصف درہم کا گوشت خریدا پس چیل ان کے ہاتھ سے وہ گوشت لے گئی اس کے بعد وہ بزرگ مسجد میں آ گئے اور اس میں نماز پڑھی پھر جب اپنے گھر پلٹے تو ان کی بی بی نے گوشت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کہاں سے آیا۔ بی بی نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر کے اوپر وہ چیلیں لڑ رہی تھیں یہ گوشت ان کے درمیان سے گرا چنانچہ میں نے اس کو پکالیا پس شیخ نے کہا کہ اس کا شکر ہے جو قبل کو نہ بھولا اگرچہ قبل اس کو بھول گیا تھا۔

محقق کی نظر

حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک شخص آئے عرض کیا کہ بہت روز سے میں بیمار ہوں۔ سخت قلق ہے کہ حرم میں نماز نصیب نہیں ہوتی۔ صحت کی دعا فرما دیجئے۔ حضرت نے دعا کر دی۔ ان کے چلے جانے کے بعد فرمایا کہ عارف کو اس کا بھی رنج نہیں ہوتا کہ بیماری کی وجہ سے حرم میں نماز نصیب نہیں ہوئی کیونکہ مقصود تو رضا ہے اس کے مختلف طریق ہیں جیسا کہ یہ طریق ہے کہ حرم میں جماعت سے نماز پڑھیں۔ یہ بھی ایک طریق ہے کہ بیمار ہو جائیں اور بیماری پر صبر کریں صبر سے بھی وہی بات حاصل ہو جائے گی جو جماعت سے حاصل ہوتی ہے یعنی رضایہ بھی رضا کا طریق ہے۔ سو طریق تو حاصل ہے اگر ایک نہیں ہے نہ ہو پھر عارف کو رنج کیوں ہو مقصود تو محفوظ ہے۔ (فصل الکاہر)

قرآن روح زندگی

”اگر غور کیا جائے تو یہ ایک حیات اور ایک زندگی ہے اس نے دنیا کو بھی زندہ کیا، اقوام کو بھی زندہ کیا اور عربوں کو بھی زندہ کیا اور ان میں زندگی کی روح ڈالی۔ خود قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا ”وکلنا لک اوحینا الیک روحاً من امرنا“ اے پیغمبر! آپ کی طرف ہم نے وحی کی اور وحی کے ذریعہ اپنے روح کو آپ کے اندر ڈالی مراد قرآن کریم ہے۔ آگے فرمایا گیا (ماکت تلوی ما الکتاب والايمان ولكن جعلناه نوراً نھدی بہ من نشاء من عبادنا) آپ اس سے پہلے یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اس سے بھی آپ واقف نہیں تھے کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ ہم نے اس وحی اور اس روح کو نور بنا کر آپ کے اندر ڈالا جس سے تمام علوم آپ پر منکشف ہوئے۔“ (جواہر حکماء اسلام)

رشتہ دار کو صدقہ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسکین پر صدقہ کرنے میں صدقہ کا ثواب ہے اور کسی رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو ثواب ہیں، ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا۔“ (نسائی)

داڑھی کی نورانیت

شہر خانپور ضلع رحیم یار خان میں ایک مرتبہ جلسہ ہوا وہاں سے حضرت شیخ الغفر مولانا احمد علی لاہوریؒ نور پور میں تقریر کے لئے روانہ ہوئے۔ احمد پور شرقیہ میں حضرت شیخ الغفرؒ مولانا دوست محمد قریشیؒ کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ نیند آ رہی تھی اسی دوران مولانا دوست محمد قریشیؒ نے دریافت کیا کہ: ”حضرت ریش مبارک قبضہ سے زیادہ کیوں ہے؟“

حضرت مولانا احمد علیؒ کے آنسو جاری ہوئے اور فرمایا: ”ان بالوں میں میرے بھرے طریقت کے ہاتھ لگ چکے ہیں مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں ان پر قمیچی کا استعمال کروں“ آپ نے مزید فرمایا: قریشی صاحب! آج کل لوگ داڑھی کی قدر نہیں کرتے اپنی کھیتوں کی حفاظت تو کرتے ہیں لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی (داڑھی) کی حفاظت نہیں کرتے اسکی قدر قیامت کے دن معلوم ہوگی جب کہ اداے سنت کے اجر میں چہرے پر نورانیت نظر آئے گی۔ (خدا مالدین)

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے

صاحبِ قلبوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امام الحرمین کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ مجھ پر ہزار اشرفیاں قرض ہیں وہ امام موصوف کے پاس بیٹھ گیا اس کے بعد کسی نے امام سے پوچھا کہ کیا باری تعالیٰ عزوجل کے واسطے جہت ہے۔ امام نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ جہت اور سمت سے بالاتر ہے۔ پس لوگوں نے کہا کہ اس کی کیا دلیل ہے امام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مجھے یونس بن حنی پر فضیلت نہ دو۔ لوگوں نے امام سے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ پس امام نے فرمایا کہ میں تم سے اس کی وجہ نہ کہوں گا حتیٰ کہ تم لوگ میرے اس مہمان کو ہزار اشرفیاں دو جن سے وہ اپنا قرض ادا کرے چنانچہ ان میں سے دوا دہیوں نے اشرفیوں کا انتظام اپنے ذمہ لیا اس کے بعد امام نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب شبِ معراج میں رفرف اُٹھیں تک پہنچے اور لوح محفوظ پر مقدراتِ قلم سے لکھنے کی آواز آپ کے گوشِ مبارک تک پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے سرگوشی کی جس چیز کے ساتھ سرگوشی کی اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی باوجود اس قرب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یونس علیہ السلام سے جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں اور دریا کی اندھیری میں اور رات کی ظلمت میں تھے۔ اللہ جل شانہ کے زیادہ قریب نہ تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ھو اقرب من جبل الوید واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کا فیض

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے مولانا شاہ صاحبؒ کی نسبت فرمایا کہ میری موجودگی میں ہندوستان کے زمانہ میں تو ان کی چنداں شہرت نہ تھی پھر حضرت والا (صاحب ملفوظ) نے فرمایا کہ انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کو بڑے لوگوں میں نہیں سمجھتے تھے۔ اب یہ حضرت حاجی صاحبؒ کو ان سے محبت تھی پھر فرمایا کہ شاہ صاحبؒ کی طرف علماء کا بالکل رجوع نہ تھا بلکہ دینی دار اور ائمہ کا کثرت سے رجوع تھا۔ ان پر استغراق کی حالت رہتی تھی تعلیم و تلقین بھی آم فرماتے تھے اور حضرت حاجی صاحبؒ کی جانب علماء صلحاء طلباء اور غریب کا رجوع تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ اپنے زمانہ میں مثل حضرت شاہ سید احمد صاحبؒ کے تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ سے فیوض و برکات بہت پھیلے بڑے بڑے علماء آپکے خادم سچے معتقد اور کمال کے دل سے قائل تھے۔ (قصہ کا بر)

حیوانوں کی دعوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ ان کو اجازت دی جائے کہ وہ تمام حیوانوں کی ایک دن دعوت کریں۔ چنانچہ ان کو اجازت دی گئی اس کے بعد انہوں نے مدت دراز تک کھانا جمع کیا پھر انہوں نے ایٹائے وعدہ کا سوال کیا۔ پس اللہ نے اس کو قبول کیا۔ چنانچہ دریا سے ایک مچھلی نکلی اور سب کھانا کھا گئی پھر اس مچھلی نے حضرت سلیمان سے کہا کہ اے سلیمان میرے لئے کچھ اور منگواؤ کیونکہ میں آسودہ نہیں ہوئی ہوں۔ حضرت سلیمان نے اس سے فرمایا کہ میرے پاس کچھ باقی نہیں ہے اور کیا ہر روز تیرا رزق اسی کی مثل ہے۔ پس مچھلی نے کہا کہ میرا ہر روز کی روزی اس کا تین گونہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آج کے دن میں سوائے اس کھانے کے کچھ اور مجھے نہیں کھلایا اور آج بقیہ دن میں بھوک رہوں گی۔ کاش تم میری دعوت نہ کرتے۔ پس اے بھائی اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اس کے فضل کی وسعت کو دیکھو کیونکہ حضرت سیدنا سلیمان باوجود اپنی قوت سلطنت اپنے ملک کے ایک جاندار کی روزی سے عاجز رہے۔ واللہ جل و علا۔

بے لوث خادم ملت

فروری ۱۹۵۵ء کا واقعہ ہے کہ تحصیل غازی آباد میں ایک جلسہ تھا حضرت شیخ مدنی وہاں تشریف لے گئے تھے دہلی کے ایک صاحب نے عرض کیا: ”حضور! یہاں سے فارغ ہو کر وہلی تشریف لے چلئے“ حضرت شیخ الاسلام مدنی نے فرمایا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ: ”صدر جمہوریہ ہند کے پاس چلنا ہے“ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نے فرمایا: ”مجھے کیا ضرورت ہے کہ وہاں جاؤں وہ بادشاہ میں فقیر میرا ان کا کیا جوڑا اب وہ پہلے سے راجندر پر شاد نہیں ہیں اب تو وہ بادشاہ ہیں“

فائدہ:- حضرت شیخ الاسلام نے آزادی ہند میں بھرپور حصہ لیا تھا اور اس سلسلہ میں انہوں کی بھی محنتیں برداشت کی تھیں لیکن جب ہندوستان آزاد ہوا تو آپ نے کج عافیت میں بیٹھ کر مسلمانوں کی خدمت اور دین اسلام کی حفاظت و تبلیغ کا عظیم کام شروع فرمادیا۔ یہاں تک کہ حکومت ہندی طرف سے جو خطاب آپ کو ملا وہ بھی آپ نے یہ کہہ کر واپس فرمادیا کہ:- ”یہ ان کے اکابر کے مسلک اور شیوہ کے خلاف ہے“ (حکایات اسلاف)

اپنا شعر باعث موت بنا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابوالطیب حنتی (صاحب دیوان مشہور) بلاد فارس سے بغداد کی طرف وہ انعام لے کر واپس آ رہا تھا جو شاہ عضد الدولہ نے اس کو عطا کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ سواروں کی ایک جماعت تھی اثنائے راہ میں حنتی پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا چنانچہ حنتی بھاگ نکلا۔ (یہ دیکھ کر) اس کے غلام نے اس سے کہا کہ کیا تم بھاگتے ہو۔ حالانکہ تم نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ الخیل واللیل والبداء تعرفنی والضرب والحرب والقرطاس والقلم۔ یعنی سوار اور رات اور میدان و مارنا اور جنگ و کاغذ اور قلم مجھے پہچانتے ہیں۔ (یہ سن کر) حنتی نے پلٹ کر حملہ کیا اور ۳۵۰ھ میں مارا گیا۔ پس یہ شعر اس کے قتل کا سبب ہوا۔ اسی لئے خطائی کے قول کو جو گوشہ نشینی سے متعلق ہے لوگوں نے اچھا خیال کیا ہے نظم انست بو حلتی و لزمت ہیئ الخ میں نے اپنی تنہائی کے ساتھ الفت اختیار کی ہے اور اپنے گھر کو لازم پکڑا ہے پس میرے لئے الفت ہمیشہ رہی اور سرور زیادہ ہوا اور مجھے زمانہ نے ادب سکھایا۔ پس میں پروا نہیں کرتا ہوں کہ میں چھوڑ دیا جاؤں پس نہ میں ملاقات کرتا ہوں اور نہ میں خود کسی سے ملتا ہوں اور جب تک کہ میں زندہ ہوں اس وقت تک سائل نہ ہوں گا۔ آیا سوار گئے یا سیر سوار ہوا۔

برکت قرآن

”قرآن کریم دنیا میں بھی انقلاب پیدا کرتا ہے آخرت میں بھی قرآن دنیا میں تو دل کے اندر بجائے کفر و معصیت کے ایمان کی عطاوت پیدا کرتا ہے اور آخرت میں جہنم سے بچا کے جنت میں پہنچاتا ہے۔ یہاں بھی انقلاب لاتا ہے اور آخرت میں بھی انقلاب لائے گا اور عالم برزخ میں قبر کے اندر بھی انقلاب لائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے بلا واسطہ قرآن اخذ کیا۔ ان کے دل بدل گئے روح بدل گئے جذبات بدل گئے پھر جس بھی یہ حضرات پہنچے وہاں بھی انقلاب برپا کر دیا۔ قیصر و کسری کے تحت الٹ دیئے پھر تخت الٹ دینا تو یہ ہے کہ ملک فتح کر لیا قیصر کا ملک فتح ہو گیا۔ رومی ماتحت بن گئے کسری کا ملک فتح ہو گیا ایران پر حکومت قائم ہو گئی یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بڑی بات یہ ہے کہ جہاں بھی صحابہ کرامؓ پہنچے ملک بدل دیا تہذیب بدل دی مذہب بدل دیا زبان بدل دی ساری چیزوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔“ (جواہر عکاس اسلام)

سچائی کی جیتی جاگتی تصویر

صاحبِ قلبیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر صادقؑ کا نام صادق اس وجہ سے رکھا گیا کہ اپنی گفتگو میں سچ ہی بولتے تھے۔ اور امام جعفرؑ ہی نے علم جعفر جو مشہور علم ہے بنایا۔ یعنی علم جعفر کے موجد آپ ہی تھے اور اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ ان کے جد اعلیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس علم کو ایجاد کیا۔ اور بکری کی کھال میں اس کو لکھا اس لئے یہ علم جعفر کی طرف منسوب ہوا۔ اور اس علم میں وہ باتیں ہیں جن کی طرف قیامت تک ان کی ذریت محتاج ہوگی اور علم کیسیا وغیرہ میں بھی امام موصوف کی کتاب اور کلام ہے اور حضرت امام جعفرؑ نے اپنے صاحبزادے موسیٰ کاظمؑ سے جو جو وصیتیں کیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ اے میرے بیٹے جس نے قناعت کی اس پر جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ غنی ہوا اور جس نے اپنی آنکھ اس مال کی طرف بڑھائی جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے تو محتاج ہوا۔ اور جو شخص کہ اس پر راضی نہیں ہوا جو اللہ نے اس کے لئے تقسیم کی۔ پس اس نے اللہ کو اس کی قضا و قدر میں متہم کیا۔ اور جس نے لوگوں کا پردہ کھولا اس کے گھر کے پردے کھل جائیں گے اور جس نے بغاوت کی تلوار میان سے کھینچی وہ اسی سے قتل ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کے واسطے کنواں کھودا وہ اسی میں گرے گا اور جو شخص جہلاء میں آمد و رفت کرے گا وہ فقیر ہوگا اور جو شخص علماء سے غلط ملط رکھے گا اس کی توقیر ہوگی اور جو کوئی بری جگہوں میں داخل ہوگا وہ متہم ہوگا اور جس نے اپنے نفس کی ذلت کو کم شمار کیا اس نے دوسرے کی ذلت کو بڑا سمجھا۔

صدقہ کی مختلف نوعیتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی ہو کر ملنا صدقہ ہے۔ اچھی باتوں کی ہدایت کرنا بھی صدقہ ہے۔ بُری باتوں سے منع کرنا بھی صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر اور کانٹے اور ہڈی وغیرہ ہٹانا بھی صدقہ ہے اور مسلمان بھائی کے ڈول میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ (سنن الترمذی)

آدمی نہیں جانتا کہ اس کا حشر کیا ہوگا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم سے کہا گیا کہ اگر آپ ہمارے واسطے مسجد میں بیٹھتے تو البتہ ہم آپ سے کچھ سنتے پس انہوں نے فرمایا کہ میں چار چیزوں میں مشغول ہوں۔ اگر میں ان سے فارغ ہو جاؤں تو تمہارے واسطے بیٹھوں کسی نے کہا کہ وہ چار چیزیں کیا ہیں ابراہیم نے فرمایا کہ ان میں کی پہلی چیز یہ ہے کہ میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جس وقت کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے عہد لیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ لوگ جنت کے لئے ہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اور یہ لوگ دوزخ کے واسطے ہیں اور مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے پس میں نہیں جانتا کہ ان دونوں فریقوں میں سے میں کس فریق میں ہوں گا اور دوسری یہ کہ میں یاد کرتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی خلقت کی اس کی ماں کے پیٹ میں حکم دیا اور اس میں روح پھونکی گئی جو فرشتہ کہ اس پر مقرر ہے وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب آیا یہ بد بخت ہے یا نیک بخت ہے پس مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں میں سے میرا کون سا حصہ ہوگا اور تیسری یہ ہے کہ میں اس وقت کو یاد کرتا ہوں جس وقت کہ قبض ارواح کے واسطے ملک اموات اتریں گے اور کہیں گے کہ یہ اہل سلام کے ساتھ ہے یا کافروں کے ساتھ ہے تو میں نہیں جانتا کہ کیونکر جواب نکلے گا۔ اور چوتھی چیز یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قول فریق فی الحنفہ و فریق فی النار (ایک جماعت جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں) میں غور کرتا ہوں تو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ ان دونوں فرقوں میں سے میں کس میں ہوں گا۔

انداز تبلیغ

ایک دن دیوبند کے ایک صاحب نے آکر حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کیا اور کچھ رقم طلب کی۔ حضرت مدنی نے فوراً ہی پانچ روپے عنایت فرمائے کسی نے عرض کیا کہ: ”حضرت! یہ شخص تو علماء کو گالیاں دیتا ہے“ آپ نے فرمایا: ”اسی وجہ سے تو میں نے اسکو روپے دیئے ہیں اس کو خیال تو ہوگا کہ علماء سے روپے ملتے ہیں ان کو گالیاں نہ دینی چاہئیں۔ (انڈس قیدیہ)

بیعت کا مشورہ

فرمایا کہ آفتاب تو وہ ہے جو بغیر دکھلائے نظر آوے۔ البتہ اگر کوئی مثل خفاش کے ہو تو وہ اور بات ہے۔ اسے آفتاب نظر نہیں آ سکتا۔ مولوی محبت الدین صاحب حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں ولایتی ہیں جو شخص ان سے مشورہ بیعت لیتا کہ میں حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہو جاؤں تو اس سے یہ کہہ دیتے کہ نہیں۔ فلاں فلاں صاحبوں سے ہو جاؤ۔ جب ان سے کہا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ جواب دیا کہ جو شخص مشورہ پوچھتا ہے اس کو اعتقاد نہیں ہے۔ اس لئے ایسے شخص کو حضرت سے بیعت کرا کر اپنے شیخ کے یہاں خو گیری بھرتی کیوں بھروں۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا محمد تاج محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ میں تو یہ کرتا ہوں کہ چند بزرگوں کے نام لے دیئے اور یہ کہہ دیا کہ سب کے پاس ایک ایک ہفتہ رہ آؤ۔ پھر جہاں دل لگے وہیں بیعت ہو جانا۔ (تھیں ان کا رہ)

قرآن ہدایت

”سب سے بڑی دعا جو سورۃ فاتحہ میں منگوائی گئی وہ ہدایت کی دعا ہے یعنی ”اھدنا الصراط المستقیم“ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت اتنی بڑی نعمت ہے کہ ساری نعمتیں اس کی تابع ہیں اور ضلالت سب سے بڑی گمراہی ہے کہ ساری مصیبتیں اس کے تابع ہیں اس لئے سورۃ فاتحہ جو قرآن کریم کا خلاصہ ہے اس میں ہدایت کی دعا رکھی گئی جو سورۃ فاتحہ کا خلاصہ ہے تو سارے قرآن پاک کا خلاصہ ہدایت نکل آتی ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر مسلمان صدقہ کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب ہے۔ اگر صدقہ دینے کے لئے پاس کچھ نہ ہو تو کوئی کام ہاتھ سے کرے اور اس سے پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچائے پھر صدقہ دے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اس کو بھلائی کی بات بتائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو برائی کرنے سے بچے کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

بے عیب ذات اللہ کی

فیصل بن عبدالرحمن نے رقیہ دختر عتبہ بن ابی لہب سے کہا کہ میرے لئے کوئی ایسی عورت تجویز کرو اور دیکھو جو نسب میں مشہور اور حسب میں بزرگ اور حسن میں برتر اور تاز میں نمکین اور خوب تر ہو اگر وہ بیٹھے تو روشن کر دے اور اگر وہ کھڑی ہو تو بیہوش کر دے۔ اور اگر چلے تو خراں چلے اور دور سے تعجب میں ڈالے اور قریب سے فتنہ میں جتلا کرے اور جس کے ساتھ وہ معاشرت کرے اس کو خوش کر دے اور وہ جس کے ہمسایہ میں ہو اس کو بزرگ کر دے اور اس کی ایسی حالت ہو کہ شوہر کو دوست رکھنے والی اور زیادہ بچہ دینے والی ہو اور وہ سوائے اپنے اہل کے دوسرے کو نہ پہچانے اور اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے کو خوش نہ کرے اس کے جواب میں رقیہ نے فیصل سے کہا کہ اے میرے چچا کے لڑکے اپنے رب سے آخرت میں ایسی عورت سے منگنی کرو کیونکہ تم ایسی عورت دنیا میں نہ پاؤ گے۔

اسی حکایت کی مثل ایک دوسری حکایت ہے کہ ابو موسیٰ ٹایپٹا نے گدھے بیچنے والے سے کہا کہ میرے واسطے ایک ایسا گدھا تلاش کرو جو نہ بہت ہی چھوٹا ہو اور نہ بہت زیادہ بڑا ہو اگر راستہ خالی ہو تو گدھے کو زیادہ بھیڑ ہو تو نرمی کرے اور آہستہ چلے اور مجھے ستونوں سے دھکات نہ دے اور بوریوں کے نیچے مجھے نہ داخل کرے جب اس کا دانہ گھاس زیادہ ہو تو شکر کرے اور جب وہ کم ہو تو صبر کرے اگر میں اس پر سوار ہوں تو خوش رفتار اور تیز رو ہو اور اگر میرے سوا دوسرا اس پر سوار ہو تو سو جائے۔ پس گدھا بیچنے والے نے ابو موسیٰ سے کہا کہ صبر کرو۔ (اللہ تیری عزت بڑھائے) عنقریب اللہ تعالیٰ قاضی کی صورت مسخ کر کے گدھا بنائے گا اس وقت تم اپنی ضرورت پاؤ گے والسلام۔ (حیۃ النبی ان)

شان نبوت کا غلبہ

فرمایا حضرت والا (غیر مرشد مولانا محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ) نے بزرگوں کی شانیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعضوں پر شان ولایت غالب ہوتی ہے اور بعضوں پر شان نبوت ہمارے حضرات علماء پر شان نبوت غالب ہے۔ انتظام کی جگہ انتظام سیاست کی جگہ سیاست (قصص لاکا بر)

قرآن جبل خداوندی

”یہاں سے ایک حقیقت اور کچھ لیجئے وہ یہ کہ آسمان سے نیچے ساتوں زمین کی تہہ تک جہنم کا علاقہ ہے اور ساتویں آسمان سے اوپر جنت کا علاقہ ہے جیسا کہ اہل حقائق کے کلام سے واضح ہے۔ اس لئے جتنی مخلوق بھی آسمان کے نیچے ہے گویا وہ جہنم میں ہے اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس جہنم سے بچو اور جنت تک پہنچو اس کی صورت یہ فرمائی کہ حق تعالیٰ نے ایک رسی آسمان سے لٹکادی اور حکم دیا کہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑو کہ جب ہم اسے کھینچیں تو اس کے ذریعہ ہمارے پاس آ جاؤ وہ رسی کیا ہے تو حدیث میں حضور کا ارشاد ہے کہ ”یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکادی گئی ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

اصلاح نفس

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ ایک مرتبہ گھر میں دیر سے تشریف لائے رات ہو چکی تھی گھر میں طبیعت ناساز تھی حضرت نے نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ صاحبزادی نے اُٹھ کر کھانا دیا اتفاق سے صاحبزادی صاحبہ کو پتہ نہ تھا کہ تازہ روٹی کہاں رکھی ہے۔ وہ غلطی سے کئی دن کی باسی روٹی اُٹھا لائیں اور سالن برتن میں ڈال کر حضرت کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت نے جو دیکھا تو روٹی بہت سخت تھی اس پر پھپھوندی (پھوٹی) جی ہوئی تھی۔ صاحبزادی صاحبہ کے علم میں یہ بات نہ تھی لیکن حضرت نے اُسے بتانا بھی مناسب نہ سمجھا اور دل سے فیصلہ کر لیا کہ: ”اللہ تعالیٰ جو روزا چھی اور تازہ روٹی دیتا ہے اگر آج اس نے یہ باسی روٹی سامنے رکھوا دی ہے تو اس کی نعمت سے کیسے انکار کیا جائے غرضیکہ اسی روٹی کو کھالیا“ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ: ”کھانے میں کراہیت بھی محسوس ہوتی تھی جی ملتا تھا“ قے آتا چاہتی تھی مگر نفس کو سزا دی اور چارو تا چارو ساری روٹی کھالی ”اس واقعہ کو بیان کر کے فرمایا کہ: یہ دونوں مریبوں (خلیفہ غلام محمد دین پوری صاحبؒ و حضرت سید تاج محمود امروٹیؒ) کی محبت (اور تربیت) کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے انانیت اور نفس کو مسل کر رکھ دیا۔ (خدام الدین)

ماں کی تمنا

صاحبِ قلم: بی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی کی دو بیٹیاں تھیں چنانچہ ایک لڑکا جنی اور دوسری کے لڑکی پیدا ہوئی۔ پس لڑکے کی ماں اس کو نچاتی اور کھلاتی تھی اور اپنی سوت پر تعریف اور عداوت کے طور پر کہتی تھی اشعار الحمد لله الحمید العالی الخ اس خدائے پاک کا شکر ہے جو ستودہ اور برتر ہے کہ جس نے مجھے بے شوہر والی عورتوں سے نجات دی۔ اور ہر بد صورت عورت سے جو پرانی مشک کی طرح ہے مجھے بچایا تا کہ میرے عیال سے ظلم کو دور کرے۔ چنانچہ ان شعروں کو دوسری عورت نے سنا پس وہ اپنی لڑکی کے کھلانے اور نچانے کی طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی اشعار وما علی ان تکون جاریع الخ اس لڑکی کے لڑکی ہونے سے میرا کیا نقصان ہے۔ میرا سر دھوئے گی اور جوان ہوگی اور وہ میرے دہن بند کرے ہوئے کو اٹھائے گی۔ یہاں تک کہ جب وہ لڑکی آٹھ برس کی عمر کو پہنچے گی تو میں اس کو یمنی ازار اور پاجامہ پہناؤں گی۔ اور مروان یا معاویہ سے اس کا نکاح کروں گی۔ جو راستباز داماد اور مہر میں گراں ہیں چنانچہ یہ خبر مروان تک پہنچی پس اس نے ایک ہزار اشرفیوں کے عوض اس لڑکی سے نکاح کیا اور کہا کہ اس لڑکی کی ماں البتہ اس کی سزاوار ہے کہ اس کا گمان جھوٹا نہ کیا جائے، اور اس کا عہد و پیمان حقیر نہ شمار کیا جائے۔ اس کے بعد یہ خبر معاویہ کو پہنچی انہوں نے فرمایا کہ اگر مروان مجھ سے اس کی طرف سبقت نہ کرتا تو میں اس لڑکی کے واسطے دو تاج مہر کرتا لیکن وہ میری جانب سے انعام سے محروم نہ کی جائے۔ چنانچہ معاویہ نے دو لاکھ اشرفیاں اس کے پاس بھیجیں۔

ایک ذاکر کی اصلاح

حضرت حاجی صاحب کے پاس تھانہ بھون میں ایک شخص ذکر کے لئے آئے ایک روز انہوں نے شاہ ولایت میں سور مارا۔ وہاں بڑا نعل بچا۔ کیونکہ لوگ شاہ ولایت کی تعظیم حرم شریف سی کی کرتے ہیں۔ حضرت کو خبر ہوئی تو ان سے کہا تم شکار کرنے کو آئے ہو یا ذکر کرنے کو۔ جاؤ یہاں سے۔ انہوں نے بہت معذرت کی۔ تب معافی دی۔ (تھمن الکاہر)

آدمی کا علم محدود ہے

صاحب قلیوبی سے مروی ہے کہ جابر اللہ زحتری (صاحب تفسیر کشاف وغیرہ) نے امام غزالیؒ سے اللہ تعالیٰ کے قول *المؤمن علی العرش اسوی کے متعلق سوال کیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ مکان و زمان سے پاک ہے پھر اس کے عرش پر برآمد ہونے کی کیا صورت ہے اور وہ کیونکر اس پر برآمد ہوا۔* پس امام غزالیؒ نے اپنے ان اشعار سے اس کو جواب دیا۔ *اشعار قل لعن بفہم عنی ما اقول الخ* یعنی اس سے کہو جو میری اس بات کو سمجھے جو میں کہتا ہوں کہ بحث کو چھوڑئے بیشک طویل شرح کرتا ہوں اس مقام میں باریک اور پوشیدہ راز ہے۔ واللہ اس کے قرب سے مردوں اور عالموں کی گردنیں کوتاہ ہیں تو تو اپنے آپ کو نہیں جانتا ہے اور تو یہ نہیں جانتا تو کون ہے اور نہ تجھے یہ معلوم ہے کہ اس کی کنہ تک کیونکر پہنچایا جاسکتا ہے اور نہ تو ان صفات کو جانتا ہے جو تیری ذات میں ملے جلے ہیں ان کی پوشیدگیوں میں متخل جبران ہے اور روح اپنے جوہر اور کنہ حقیقت میں تجھ سے دور ہے کیا تو اس کو دیکھتا ہے یا تو دیکھتا ہے کہ وہ کیونکر چلتی پھرتی ہے کیا تو ان سانسوں کو کسی شمار کر سکتا ہے نہیں اور نہ تو یہ جانتا ہے کہ وہ کب تجھ سے دور ہوگی تجھ کو متخل اور کب کہاں چلی جاتی ہے جب نیند غالب ہوتی ہے پس اے جاہل مجھ سے کہہ تو روٹی کے کھانے کو نہیں پہچانتا ہے کہ وہ کیونکر تیرے مانند جاتی ہے یا کیونکر تو پیٹاب کرتا ہے۔ پس جب تو اپنی ان وحیدہ آفتوں کو جو تیرے دلوں پہلوؤں کے درمیان میں ہیں نہیں جانتا ہے تو اس ذات کو کیونکر جان سکتا ہے جو عرش پر برآمد اور برقرار ہے تو مت کہہ کہ وہ کیونکر عرش پر برآمد ہوا اور کیوں کرتو اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ وہ ذات پاک بیچون ہے اور اس کے لئے مکان اور جہت نہیں ہے وہ کیف اور چگونگی کا خداوند ہے اور چگونگی اور کیف اس کے گرد گھومتی ہے اور وہ فوق الفوق ہے اس سے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور وہ تمام اطراف میں ہے اس کو زوال نہیں ہے وہ ذات اور صفات کے اعتبار سے بزرگ ہے اور ہمارا رب جو کچھ کہہ تو کہتا ہے اس سے بلند اور برتر ہے۔

تحریف قرآن پوشیدہ نہیں رہ سکتی

”جو کلام خداوندی اس حفاظت سے آئے اور قیامت تک چلتا رہے اس میں کسی دخل و فصل یا تحریف کی گنجائش نہیں۔ اگر کوئی تحریف کرے گا تو چونکہ حفاظت کے سامان کافی ہیں اس لئے اس کی تحریف کھل جائے گی۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

ایک کے بدلے تیس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتے ہیں۔ اس کے دس گناہ (صغیرہ) معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔“ (سنن نسائی و مسند احمد۔ الترمذی و ابوداؤد ج ۳)

صبر کی دس قسمیں

صاحبِ قلوبی بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ صبر کی دس قسمیں ہیں۔ پہلی کی خواہش پر صبر کرنا اس کا قناعت نام رکھا جاتا ہے اور اس کی ضد شرہ (حرص لالچ) ہے۔ شرمگاہ کی شہوت پر صبر کرنا اس کو خفت کہتے ہیں اور اس کی ضد شوق عورت کی آرزو کرنا ہے۔ مصیبت پر صبر کرنا اس کو صبر کہتے ہیں اور اس کی ضد بے قراری اور بے صبری ہے۔ مالدار کی پر صبر کرنا اس کو ضبط نفس کہتے ہیں اور اس کی ضد تکبر اور اترانا ہے۔ لڑائی کے وقت صبر کرنا اس کو شجاعت کہتے ہیں اور اس کی ضد نامردی ہے۔ غصہ کے وقت صبر کرنا اس کا حلم نام رکھتے ہیں اور اس کی ضد حماقت ہے۔ مصیبتوں کے وقت صبر کرنا اس کو صبر الصدور (کشادہ سینہ) کہتے ہیں اور اس کی ضد تنگدلی ہے۔ اور بھید کی حفاظت پر صبر کرنا اس کو کتمان (چھپانا) کہتے ہیں اور اس کی ضد حرق (پھاڑنا) ہے۔ اور فضول معیشت سے صبر کرنا اس کو زہد کہتے ہیں اور اس کی ضد حرص ہے اور کسی کام کے توقع کے وقت صبر کرنا اس کو توریہ کہتے ہیں۔ اور اس کی ضد طیش اور سخت غضب ہے صبر کی دس قسمیں تمام ہوئیں واللہ اعلم۔

اہل اللہ اور اہل دنیا کا فرق

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ایک تقریر انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے کے موقع پر اسلام آباد کالج ریلوے روڈ لاہور کے وسیع عریض میدان میں ہوئی جب شاہ جی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اللہ اکبر تاج و تخت ختم نبوتؐ زندہ باد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ لیکن جب صدر اجلاس میاں ممتاز دولتانہ تشریف لائے جو ان دنوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو انہیں عوام کا یہ ولی تپاک نصیب نہ ہو سکا۔ شاہ جیؒ نے دولتانہ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھا۔

پتہ پتہ بونا بونا حال ہمارا جانے ہے جانے نہ جانے غم ہی نہ جانے بل غم تو سارا جانے ہے

متوکل کی سات نشانیاں

صاحب قلبیو بی بیان کرتے ہیں کہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کی سات نشانیاں ہیں۔ جب بھوکا ہو تو طلب نہ کرے اور جب بیمار ہو تو علاج نہ کرے اور جب غمگین ہو تو سرود سانس نہ بھرے اور جب ایذا دیا جائے تو فریاد نہ کرے اور جب ظلم کیا جائے تو بدلہ نہ لے اور جس بلا میں کہ مبتلا کیا جائے پروا نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ مانگے کیونکہ وہ اس کے حال کو خوب جانتا ہے۔

غایت تواضع

حضرت حاجی صاحب سے بڑے بڑے کاملین کو فیض ہوا ہے مگر اللہ رے تواضع کہ اس پر بھی اپنی طرف کبھی نظر بھلائی کے ساتھ نہیں پڑتی تھی۔ بلکہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ اہل کشف اور اہل نظر سے بھی ہمارے ایوب کو غنی رکھا ہے۔ (تھمس الا کا بر)

قرآن کا آغاز و انتہا باعث فرحت

”قرآن کریم کا آغاز بھی خوشی کی چیز ہے جب اس کا حافظ یا عالم ہو جائے تو وہ بھی خوشی منانے کا موقع ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ آغاز پر جو خوشی ملتی ہے وہ تو قنات پر ملتی ہے کہ یہ پڑھے گا لکھے گا اور حافظ و عالم بنے گا اور فراغت و انتہا کی خوشی کمال پر ہوتی ہے ابتداء میں جو امید باندھی گئی تھی وہ پوری ہو گئی اور مراد حاصل ہو گئی۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

ہر مرض سے شفا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيَنِي ۖ وَهُوَ اللَّهُ جَوْوُ عَظِيمٍ ہے اور عظیم عرش کا مالک ہے میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھیں شفا عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی موت کا وقت ہی نہ آچکا ہو اس کو اس کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرما دیتے ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز و ترمذی کتاب الطب)

سیرت کا ایک پہلو

امرت میں ایک مرتبہ مذہبی جلسہ ہوا تھا۔ مولانا نور احمد امرتسری مرحوم (خطیب مسجد شیخ بڑھا) نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیان میں کہا کہ:-

”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غصہ نہیں آتا تھا“

ان کے بعد جب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کرنے کو اٹھے تو کہنے لگے کہ:-

”میں مولانا نور احمد صاحب کو اپنا استاد کہتا ہوں لیکن یہاں شاگرد استاد سے

اختلاف کرنے کی جرات کر رہا ہے مولانا نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ نہیں

آتا تھا میں کہتا ہوں غصہ آتا تھا وہ بشر تھے اور غصہ بشر کی فطرت ہے۔ انسان میں غصے کی

غیر موجودگی اس کی غیرت کے منافی ہے۔ ہمیں اپنی محبت و عقیدت میں یہ بات فراموش

نہیں کرنی چاہیے کہ وہ انسان تھے اور انسانی تقاضے ان کے ساتھ تھے اور یہی ان کی

فضیلت ہے کہ وہ انسان ہونے کے باوجود اس قدر بلند و بالا تھے“ (حکایات اسلاف)

لطیفہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سفر سے آنے والے سے

ملاقات کرنا تین دن کے بعد بہتر اور پسندیدہ ہے کیونکہ پہلا دن تو خاص اس کے نفس کے واسطے ہے

کہ اس میں سفر کے تکان سے آرام حاصل کرے اور دوسرا دن اس کی بی بی اور بچوں کے لئے ہے

تاکہ وہ طویل زمانہ جو جدائی میں گزرا ہے اس کی تجدید کرے۔ اور تیسرا دن اس کے خاص لوگوں کے

لئے ہے کہ وہ ان لوگوں سے انس حاصل کرے اور وہ لوگ اس سے مانوس ہوں۔ اس کے بعد اس

کے اور اس کے دوستوں کا وقت ہے۔ کہ یہ ان کی ملاقات کرے اور وہ لوگ اس کی ملاقات کریں۔

کیونکہ یہ اپنے احباب کے واسطے فارغ ہو چکا ہے اور اب وہ ان کے حق کے ساتھ مستعد ہوگا۔

تعزیت و تسلی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت (تسلی)

کرے اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس مصیبت زدہ کو اس مصیبت پر ملتا ہے۔ (جامع ترمذی)

شاہ جی کا ایک عجیب واقعہ

ایک دفعہ جالندھر میں مدرسہ خیر المدارس کا سالانہ جلسہ تھا جعد کا دن تھا مسجد میں جگہ تا کافی ثابت ہوئی اسلئے کہنی باغ میں انتظام کیا گیا۔ شاہ جی نے ابھی خطبہ مسنونہ تلاوت کرنا شروع ہی کیا تھا کہ کسی نے شہد کی کھپوں کا چھتہ چھیڑ دیا مجمع منتشر ہونے لگا شاہ جی نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ پتھروں کی طرح جم جاؤ!

لوگ جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے شہد کی کھپوں نے شاہ جی کے چہرے پر ڈنک مارنا شروع کیا شاہ جی کا تمام چہرے کھپوں سے بھر گیا اور وہ اسی حالت میں بغیر جنبش کے خطبہ پڑھتے رہے۔ آخر ایک کھپی نے شاہ جی صاحب کی آنکھ کے کونے میں ڈنک مارا شاہ جی نے جھرجھری لی۔ مجمع میں سے ایک آدمی نے دونوں ہاتھوں سے آپ کے چہرے سے کھپوں کو اتار اشدت کا بخار چڑھا منہ سوچ گیا اسی حالت میں پہنچے وہ بھی جلسہ تھا شاہ جی کا چہرہ سوجا ہوا تھا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرما رہے تھے جب مولانا تقریر ختم کر چکے تو شاہ جی نے فرط عقیدت و محبت سے مولانا کو کرسی سمیت اٹھالیا اور مجمع کو مخاطب کر کے فرمانے لگے مجھے ایک سال کی تقریروں کے موضوع مل گئے۔ (حکایت اسلاف)

باطنی نفع

فرمایا کہ حضرت حلی صاحب سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی برکت سے مہا جو کچھ باطنی نفع ہوا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ ہے تمہارے ہی اندر ہے جیسے تلی لاتا ہے خون سر پر رکھ کر پھر اس میں سے ایک کھلی اٹھا کر اس کو سدیجے ہیں تو جو کچھ اس کو ملا وہ اسی کے پاس تھا پھر فرمایا کہ مگر تم یہی سمجھے جاؤ کہ شیخ سے ہی ملا ہے۔ ہنہ تمہارے لئے مضر ہوگا پھر حضرت والا (سیدنا مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب دہلوی) نے فرمایا کہ یہ سمجھنا بھی اسی کا اندر ہے کیونکہ تم تو اسی کا اندر ہے۔ (حسن مہر جلد ۱۴)

صدقہ کا مستحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی آسودہ حال ہو۔ یا ہٹا کٹھا اور کما سکنے والا ہو صدقہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

بغیر سوال کے رزق

رحمہ صلی اللہ علیہ سے نقل ہے کہ ان کے پاس تھیلی میں پچاس دینار ہدیہ آئے۔ پس انہوں نے کہا کہ ہم سے عطارؒ نے حدیث بیان کی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس بغیر سوال کے اس کا رزق آیا اور اس نے اس کو واپس کر دیا تو اس نے اس کو اللہ تعالیٰ پر واپس کیا پھر انہوں نے تھیلی کھولی اور اس میں سے ایک دینار لے لیا اور بقیہ واپس کر دیا۔ واللہ اعلم۔ (حیۃ الصحابہ)

تعلیم و تربیت کی ضرورت

”ترجمہ پڑھانے والا عمل بھی دکھاتا رہے اور تربیت بھی کرتا رہے صرف یہ نہ دیکھے کہ بس ان کو علم ہو گیا ہے یہ تو مصیبت بن جائے گی حکمت کے ساتھ ان کی تربیت کرتا رہے۔ نبی کریمؐ نے صحابہ کرام کو محض تعلیم دینی نہیں دی ہے کہ صرف قرآن کے معنی بتلا دیئے ہوں یا سمجھا دیئے ہوں بلکہ نبی کریمؐ نے عملی مشق بھی کرائی ہے اور عمل کی نگرانی بھی فرمائی ہے۔“ ”تعلیم دینے کے بعد عمل میں تربیت کی بات ہے اور عمل کی ضرورت پڑتی ہے اور تربیت میں حکمت کی ضرورت ہوتی ہے تعلیم تو ایسی ہے جیسے کسی طبیب نے طب کی کتاب پڑھا دی ہے اور علاج ہوتا ہے مطب سے تعلیم میں تو سب کے سامنے ایک ہی مسئلہ بیان کرے گا لیکن اگر علاج کرنے بیٹھے گا تو ہر ایک کا نسخہ الگ الگ لکھے گا چونکہ ہر ایک کا مزاج الگ ہے تو تعلیم کے درجے میں تو سب برابر ہوتے ہیں لیکن عمل کرانے کے درجے میں ہر ایک کا مزاج الگ ہونے کی وجہ سے اس کے مزاج کی رعایت کرنی پڑے گی اور اسی مناسبت سے نسخہ تجویز کرنا پڑے گا۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ کا سایہ ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ میری عنقمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جب کہ میرے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہے۔ میں ایسے لوگوں کو اپنے سائے میں رکھوں گا۔“ (صحیح مسلم کتاب البر وفضل)

ہدیہ کا احترام

ایک بار مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک شخص گاڑھے کی ٹوپی لایا جس پر شال باف کی کوٹ لگی ہوئی تھی اور کہا حضرت فلاں شخص نے یہ ٹوپی آپ کے لئے بھیجی ہے مولانا نے اسی وقت اپنی قیمتی ٹوپی سر سے اتار کر فوراً وہ گاڑھے کی ٹوپی اوڑھ لی پھر جب قاصد چلا گیا تو آپ نے گاڑھے کی ٹوپی اتار کر کسی کو دیدی اور اپنی پہلی ٹوپی پھر اوڑھ لی: ایک خادم نے پوچھا کہ: ”حضرت! جب اس کو رکھنا منظور نہ تھا تو آپ نے اوڑھی ہی کیوں تھی؟“
فرمایا: ”اس لئے اوڑھ لی تھی تاکہ یہ قاصد جا کر مہدی کو اطلاع کرے کہ تمہارے ہدیہ کی قدر کی گئی تیری بھیجی ہوئی ٹوپی فوراً سر پر رکھ لی گئی اس سے مہدی خوش ہوگا اور تطیب قلب مؤمن طاعت ہے۔“ (حکایات اسلاف)

پر خلوص بیعت کا ایک واقعہ

فرمایا کہ والد صاحبؒ نے حضرت حاجی صاحبؒ سے بیعت کا خیال ظاہر کیا ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحبؒ کچھ لوگوں کو بیعت فرما رہے تھے اسی وقت والد صاحبؒ سے بھی فرمایا کہ آؤ عبدالحق (ام گرامی والد صاحبؒ) پیر مرشد حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ تم بھی بیعت ہو جاؤ۔ والد صاحبؒ نے جواب دیا کہ حضرت میں ابھی نہیں ہوتا میں ایسے کس طرح ہو جاؤں؟ حضرت نے فرمایا کہ بھائی اور کس طرح ہو گئے عرض کیا کہ حضرت منجائی تو منگالوں۔ بس پھر ایک سنی میں منجائی منگائی اور ایک سفید علم بردار رکھا ہوا منگایا اور پچیس روپے نقد یہ سب چیزیں حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیں اور بیعت ہو گئے۔ پھر حضرت والا (پیر مرشد حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ پہلے کچھ سم کی پابندی نہ تھی بلکہ سادگی سے ایسا کرتے تھے مگر اب چونکہ یہ رسم ہو گئی ہے کہ بغیر نذرانہ پیش کئے بیعت نہ ہوں اس لئے اس رسم کو توڑنے کی ضرورت ہوئی۔ (قصص الانامہ)

بندہ عقل و بندہ خدا

”بندہ عقل کو کبھی قلبی راحت نہیں مل سکتی اور بندہ خدا کو کبھی بھی قلبی پریشانی نہیں

ہو سکتی“۔ (جواہر نکمہ الاسام)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت

صاحبِ قلبیوں نے بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسمؒ سے پوچھا گیا کہ تم نے کیونکر صبح کی اس نے کہا کہ جو اللہ دوست رکھتا ہے اور جو میں محبوب رکھتا ہوں اور جو اہلسنت دوست رکھتا ہے ان سب کے غیر پر میں نے صبح کی پس اس سے پوچھا گیا کہ اس کو شرح بیان کرو اس نے جواب دیا کہ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے کہ میں اس کی اطاعت کروں اور میں ایسا نہیں ہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے واسطے دولت ہو اور میں ایسا نہیں اور اہلسنت مجھ سے گناہ محبوب رکھتا ہے اور میں ایسا نہیں ہوں۔

علم مبارک ہو

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جب پہلی بار حج سے واپس ہوئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مکہ مکرمہ سے ایک رومال بطور ہدیہ لائے اور حضرت حکیم الامت کو بھیج دیا۔ ساتھ ہی خط لکھا اس میں ہدیہ کا ذکر کیا اور اس کے بعد دعا کی درخواست کی دعا کی درخواست کے ساتھ ہی معا حضرت کے مزاج کا خیال آیا کہ: ”ہدیہ بھیج رہا ہوں اس کے ساتھ دعا کی درخواست ہے“ کہیں نا گوار نہ گذرے کہ ہدیہ کا عوض دعا کا طلب گار ہے“ حضرت مولانا کاندھلوی نے دعا کی درخواست ہے“ پر حاشیہ دیا کہ: ”یہ جملہ مستانفہ ہے“ اس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہیں“ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے مولانا کاندھلوی کی احتیاط اور مزاج شناسی سے اتنا مسرور ہوئے کہ اسی خط پر اس فقرے کے نیچے لائن کھینچی اور لکھا ”ھینئاً لکم العلم“ (علم تم کو مبارک ہو) (تذکرہ مولانا ادریس کاندھلوی)

الفاظ و معانی

فرمایا کہ مجھ سے (حکیم الامت مولانا مرشدی محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ) لوگوں نے پوچھا کہ تم لوگ عالم ہو کر حاجی صاحب کے پاس کیوں جایا کرتے ہو۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ بھائی میرے پاس تو الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ وہاں معانی ہیں اور الفاظ ہمیشہ محتاج معانی ہوتے ہیں اور معانی محتاج الفاظ نہیں ہوتے ہیں۔ (تفسیر الاکابر)

اذان دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن مصعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ ”میں دیکھتا ہوں کہ تم کو بکریوں اور صحراؤں سے بہت لگاؤ ہے۔ اب جب کبھی تم اپنی بکریوں کے درمیان یا صحرا میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی پہنچتی ہے وہاں کے جنات، انسان اور ہر چیز جو اس آواز کو سنتی ہے وہ قیامت کے دن اذان دینے والے کے حق میں گواہی دے گی۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ ”میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔“ (صحیح بخاری)

اللہ کی رحمت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن اپنی بکریوں کو لے کر ایسے میدان میں پہنچے اس میں بھڑیے بکثرت تھے اور حضرت موسیٰ کو انتہادرجہ کا ٹکان پہنچا پس وہ متحیرہ گئے کیونکہ اگر وہ بکریوں کی حفاظت میں مشغول ہوتے تو اس سے عاجز ہوتے کیونکہ ان پر نیند اور ٹکان کا غلبہ تھا اور اگر راحت و آرام طلب کرتے تو بھڑیے بکریوں پر زیادتی کرتے۔ پس انہوں نے اپنی آنکھ سے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ الہی تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور تیرا ارادہ جاری ہے اور تیری تقدیر سبقت کر چکی ہے اس کے بعد انہوں نے اپنا سر زمین پر رکھا اور سو گئے پس جب خواب سے بیدار ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بھڑیا ان کی لاشیں اپنے کندھے پر رکھے ہوئے بکریاں چرا رہا ہے اور اپنے غیر سے ان کی حفاظت کر رہا ہے پس حضرت موسیٰ نے اس سے تعجب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ تو میرے لئے ہو جا جیسا کہ میں چاہتا ہوں پس میں تیرے لئے ہو جاؤں گا جیسا کہ تو چاہتا ہے واللہ اعلم۔

انسان کی حالتیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب فرمایا کرتے تھے جب تک آدمی مجرور ہوتا ہے انسان ہے اور جب شادی ہو جاتی ہے تو چار پایہ ہو گیا اور بال بچے ہو کر مکڑ بن جاتا ہے وعظ (از اربعین)

معلم قرآن کی فضیلت

”یہ ایک فطری بات ہے کہ آدمی کلام بن کر حکم اور اس کے اندرونی کیفیات سے وابستہ ہوتا ہے اور جب کہ اللہ تعالیٰ سرچشمہ خیر و برکت ہے اور ان کی ہر بات خیر ہی خیر ہے۔ اس لئے آدمی اس کے کلام کی وجہ سے خود اس سے وابستہ ہو کر سر تا پا خیر ہی خیر اور برکت ہی برکت ہو جائے گا جس میں شر باقی نہ رہے گا۔ اسی کو حدیث نبویؐ میں فرمایا گیا ہے کہ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے) تو پوری امت میں عالم قرآن اور معلم قرآن کو ”خیر“ کا لقب دیا گیا ہے۔ یعنی ساری امت تو دوسری اقوام کی نسبت سے خیر ہے (امر بالمعروف کرتے ہو اچھی باتوں کی نصیحت کرتے ہو برائیوں سے روکتے ہو) اور عالم قرآن افضل ہے غیر عالم سے اور معلم قرآن افضل ہے محض عالم سے بھی“۔ (جواہر حکیم الاسلام)

اللہ ظالم کو پسند نہیں کرتا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام ایک شیر درندہ کے پاس سے گزرے پس اس کو اپنے پاؤں سے مارا اس کے بعد شیر نے اپنا سر ان کی طرف اٹھایا اور ان کی پنڈلی زخمی کر دی۔ حضرت نوحؑ درود کی وجہ سے اپنی پنڈلی زمین پر مارنے لگے اور اس رات نہ سوئے اور کہتے تھے کہ اے میرے رب تیرے کتے نے مجھے کاٹ کھایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ظلم کو اللہ پسند نہیں کرتا پہلے تم ہی نے اس کو ایذا دی۔ واللہ اعلم۔

بے شمار فوائد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو اس کو اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے دس غلاموں کو آزاد کرانے کا ثواب ملتا ہے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ دس درجے بلند ہو جاتے ہیں اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور یہی کلمات شام کو کہے تو صبح تک یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (ابو داؤد)

معاملات

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے دار جدید کی مسجد میں حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث کے مہمانوں کا قیام ماہ رمضان المبارک میں اخصاف کے سلسلہ میں ہونے لگا تو بجلی کے بلب زیادہ لگانا پڑتے تھے اس کی وجہ سے حضرت نے مسجد اور باقی سارے دار جدید کے حجروں وغیرہ کے بجلی کا پورے مہینے کا کل بل اپنے ذمہ لے لیا مگر جب معلوم ہوا کہ بل انگریزی مہینوں کے حساب سے آتا ہے اور رمضان میں انگریزی دو مہینوں کی تاریخیں شامل ہوتی ہیں تو حضرت نے پورے دو ماہ کام اپنے ذمہ لے لیا یہ کل حساب حضرت شیخ الحدیث کے روزنامچے میں مفصل درج ہے۔ ایک دفعہ مدرسہ کے ایک ذمہ دار جو بجلی کے فرن سے ناواقف ہیں انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ زیادہ بجلی خرچ ہونے سے بجلی کے تاروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے حالانکہ فنی لحاظ سے یہ بات اس طرح نہیں ہے لیکن حضرت نے ان کے شبہ کی بنیاد پر ڈیڑھ سو روپے کے نئے تار منگوا کر پورے تار بدلوا دیئے۔ (اکابر کا تقویٰ)

ایک شعر کی تشریح

ایں خورد گردو پلیدی زوجدا واں خورد گردو ہمہ نور خدا
حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ نے مثنوی کے اس شعر کی عجیب تفسیر فرمائی ہے کہ پلیدی سے مراد اخلاق رذیلہ لئے گئے اور نور سے مراد اخلاق حمیدہ ورنہ یہ ایک شاعری کلام معلوم ہوتا تھا کیونکہ نجاست تو اولیاء کے کھانے کے بعد بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح شعر ”آ نکہ تا پیدا است ہرگز کم مہاد“ میں اشکال تھا کہ باری تعالیٰ کو دعا دینے کے کیا معنی اور دعا بھی جو احتمال نقص پر مبنی ہو۔ سو اس کی شرح کیا اچھی فرمائی۔ (اساز دل)

اچھے مریدین

(۶۳) فرمایا حضرت حاجی صاحبؒ کے مرید بہت اچھے ہیں۔ مرد تو اچھے ہیں ہی مگر عورتیں جتنی ہیں سب صالحہ ہیں۔ مرد تو بعض بعض غیر صالح بھی ہیں۔ (قصص الاکابر)

ایک لڑکے کی ذکاوت

صاحب قیوبی ذکر کرتے ہیں کہ ایک چھوٹا لڑکا کتب سے نکلا اور ابوالعلاء معری سے ملا۔ لڑکے نے اس سے کہا کہ تم نے اپنے شعر میں نہیں کہا ہے کہ شعر وانی و ان کحت الاخیر ذماتہ الخ یعنی اگرچہ میں اپنے زمانہ میں اخیر ہوں لیکن میں ایسی چیز لانے والا ہوں کہ حقد میں اس پر قادر نہ ہوئے پس ابوالعلاء نے کہا کہ ہاں اس شعر کا قائل میں ہی ہوں اس کے بعد لڑکے نے کہا کہ پہلے لوگ حروفِ حجبی اتیس حروف لائے ہیں اور ہر حرف کلام میں ضروری ہے اور بغیر اس کے کلام خراب ہو جاتا ہے پس کیا تجھ سے یہ ممکن ہے کہ ان میں کوئی ایسا حرف زیادہ کرے کہ جس کی طرف لوگ کلام میں محتاج ہوں۔ جس طرح بقیہ حروف کے محتاج ہیں اور اس سے کلام درست کیا جائے۔ (اگر تم نے ایسا کیا تو) تم بیشک ایسی چیز لانے والے ہو گے جس کو پہلے لوگ نہ لاسکے۔ (یہ سن کر) ابوالعلاء چپ ہو گیا۔ پھر اس نے پوچھا کہ اس لڑکے کا باپ کون ہے پس کہا گیا کہ یہ فلاں شخص کا لڑکا ہے ابوالعلاء نے کہا کہ تم اس کے باپ سے کہو کہ اس کی حفاظت کرے اس لئے کہ یہ تھوڑی ہی مدت میں مر جائے گا کیونکہ اس کی ذکاوت اس کو ہلاک کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

قرآن درس انقلاب

”زمانہ جاہلیت جو اسلام سے قبل کا زمانہ ہے اس کے اندر دلوں میں روجوں میں ہر برائی جمی ہوئی تھی، شرک میں جلتا تھے، بدعات میں جلتا تھے، منکرات میں جلتا تھے، چوری، ڈکیتی، زنا کاری ساری حرکتیں ان کے اندر موجود تھیں۔ نہ قول صحیح نہ عمل صحیح اور نہ مال درست، بس جیسے جانور زندگی گزارتے ہیں اسی طرح زمانہ جاہلیت کا دستور تعادات دن و رات دن مار دھما، قبیلوں میں جنگ اور کشت و خون، ہر وقت ان کا یہی مشغلہ تھا قرآن کریم آیا تو جن دلوں نے اس کو قبول کر لیا اور اس سعادت کو حاصل کیا تو ایک دم کا یا پلٹنا شروع ہو گئی، پہلے ان کا نام جہلائے مکہ تھا جب قرآن کو قبول کر لیا تو ان کا نام صحابہ کرام ہو گیا۔“ اس قرآن نے ہی تو دلوں کو بدل دیا تھا روجوں کو بدل دیا تھا۔ پہلے مال کی محبت تھی اور اب کمال کی محبت ہوئی۔ پہلے مخلوق کی محبت تھی اور اب خالق کی محبت شروع ہوئی اور محبت میں مستغرق ہو گئے۔ غرق ہو گئے۔ کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

مجنون کی ظرافت

صاحب قلیو بی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مجنون تھا۔ جب وہ بازاروں سے گزرتا تھا تو لوگ اس سے مذاق کرتے اور لڑکے اس کو پتھروں سے مارتے تھے چنانچہ ایک امیر ادھر سے گزرا اس کے سر پر ٹوپی تھی اور اس کے بڑے بڑے گیسو تھے پس یہ دیوانہ اس سے لنگ گیا اور اس سے فریاد کرنے لگا اور کہتا تھا کہ اے ذوالقرنین مجھے یا جوج و ما جوج سے بچائیے (یہ دیکھ کر) لوگ اس کی لطافت سے تعجب کرنے لگے اور ہنسنے لگے۔

ہر تکلیف پر اجر ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے۔

لَا تَقْنُوتُوا إِنَّا إِلَٰهٌ رَّحِيمُونَ یا اللہ میں اس تکلیف پر ثواب کا طلب گار ہوں۔ مجھے اس
براجر عطا فرمائیے اور اس کی جگہ مجھے کوئی اس سے بہتر چیز عطا فرمائیے (ابوراد ثواب الاسترجاع)

نیز حدیث میں ہے: کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چراغ گل ہو گیا تو آپ نے اس پر بھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔

تواضع

بہت سے حضرات مدنی منزل دیوبند میں موجود تھے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی سے بیعت ہونے کے خواہش مند صاحبان ایک چہترے پر بیٹھ گئے گرمی کا موسم تھا سورج ابھی تک نہیں لگھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب سورج لگھا تو حضرت شیخ تشریف لائے مہمانوں کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر خدام پر ناراض ہوتے ہوئے فرمایا کہ: ”دیکھتے نہیں مہمانوں پر دھوپ آ رہی ہے“ یہ سنتے ہی خدام جلدی سے دوڑے اور مشرقی دیوار کے سائے میں چٹائیاں بچھا دیں۔ ہم سب مہمان جو تھیں دھوپ ہی میں چھوڑ کر سائے میں جا بیٹھے۔

حضرت شیخ الاسلام مدنی مہمانوں کی جوتیاں اٹھا اٹھا کر سائے میں رکھتے جاتے تھے
عظمت و بزرگی کے باوجود تواضع کی ایسی مثال اب بہت کم پائی جاتی ہے۔ (غلام الدین)

وفادار عورتیں

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ جب معاویہؓ نے ہدبہ بن خشرم کے قتل کا حکم دیا تو اس نے رات میں اپنی بی بی کے پاس آ دی بھیجا چنانچہ وہ رہی کپڑوں میں اس کے پاس آئی اور اس سے مشک کی خوشبو پھوٹ رہی تھی وہ تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت تھی۔ چنانچہ جب میاں بی بی دونوں جمع ہوئے تو باتیں کیں اور دونوں روئے۔ ان کے درمیان از حد محبت تھی۔ پس جب صبح ہوئی اور لوگ ہدبہ کو قید خانہ سے قتل کی طرف لے گئے تو وہ اپنی بی بی کی جانب متوجہ ہوا جب اس کو دیکھا تو یہ شعر پڑھا۔ شعر اقل علی اللوم وادعی لمن دعی الخ یعنی مجھ پر ملامت کم کر اور جو شخص رعایت کرے اس سے رعایت کر اور جو مصیبت اور دکھ پہنچائے اس سے گریہ و زاری نہ کر اور اگر زمانہ ہمارے درمیان میں جدائی کر دے تو تو ایسے شخص سے نکاح نہ کرنا جس کی پیشانی اور گردن تنگ ہو حالانکہ وہ ایسا شخص نہیں ہے کہ اس کی پیشانی کے دونوں طرف کے بال جاتے رہے ہوں پس اس عورت نے اپنے شوہر سے یہ سنا تو وہ دیوار باغ کی جانب بھٹکی۔ اور چھری سے اپنی ناک کاٹ ڈالی پھر وہ اپنے شوہر کی طرف متوجہ ہوئی اور اس سے کہا کہ کیا اس کے بعد بھی نکاح ہے ہدبہ نے کہا کہ اب موت اچھی ہوئی۔

قدیم وجدید مشائخ کا طرز عمل

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے بزرگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر شخص کی لیاقت کے موافق تعلیم کیا کرتے تھے کسی کو گھر کا کام بتا دیا کسی کو کوئی خدمت سپرد کر دی اس میں ان کی تکمیل ہو جاتی تھی۔ اب تو یہ ہو رہا ہے کہ ہر شخص کو ۲۴ ہزار اسم ذات بتا دیا جاتا ہے چاہے بے چارہ مرے یا زندہ رہے۔ بلکہ اب تو اکثر یہی نہیں کہ اسم ذات ہی بتا دیں بلکہ خود تصنیف کر کے جودل میں آتا ہے انگریز لیس بتا دیتے ہیں (مزید الجید)

کسی کی آبرو کا دفاع

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کی آبرو کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو ہٹا دیں گے۔ (ترمذی لبر الوصلہ باب ۲۰)

برکات الزکوٰۃ

”حافظ فضل حق صاحب خزانچی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور مرحوم کا کیا کلام ”اللہ کے فضل سے“ تھا ہر بات میں یہی جملہ ارشاد فرماتے اور اسی عادت کا اثر ان کے صاحبزادے حافظ زندہ حسن صاحب مرحوم میں بھی تھا وہ بھی ہر بات میں ”اللہ کا فضل“ فرمایا کرتے تھے ہر حال ایک مرتبہ حافظ صاحب نے حضرت مولانا محمد مظہر صاحب سے عرض کیا۔ حضرت جی رات تو اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب ہی ہو گیا تھا حضرت نے فس کر فرمایا بھائی حافظ جی رات اللہ کے فضل سے کیا غضب ہو گئے تھے؟ عرض کیا کہ حضرت! میں سو رہا تھا گھر میں چود گھس گئے اور تال توڑنے لگے میری آنکھ کھل گئی میں نے پوچھا تم چور ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! میں نے کہا کہ میرا سارا روپیہ اسی کافر خزی میں ہے اور بہت سارا ہے (کیونکہ مشہور رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ مظاہر علوم کے خزانچی بھی تھے) مگر اللہ کے فضل سے تم اس کو لے نہیں سکتے اور دیکھو یہ تالہ جو اس کو لگ رہا ہے چھ پیسے کا ہے مگر تمہارے باا سے بھی نہ ٹوٹے گا۔ اس واسطے کہ مولوی جی (یعنی حضرت مولانا محمد مظہر صاحب) نے بتلایا تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دے دیجائے وہ اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور میں اس کی خوب زکوٰۃ دے چکا حضرت جی! یہ کہہ کر میں تو سو گیا جب تہجد کے واسطے اٹھا تو وہ سب تالہ بچھوڑ رہے تھے مگر وہ ذرا بھی نہ ٹوٹا۔ اور اللہ کے فضل سے صبح ہوتے ہی بھاگ گئے۔ (تاریخ مظاہر)

اسما جلالیہ کا ظہور

حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ کو چونکہ محبت حق اور توحید میں کمال تھا اور توجہ بحق غالب تھی۔ آپ ہر بات کو توحید کی طرف منعطف فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر بعض حکام مکہ کے تشددات کا تذکرہ کیا کہ یوں ظلم کرتے ہیں۔

یوں پریشان کر رہے ہیں مگر وہاں تو دل میں ایک ہی بسا ہوا تھا اور یہ حالت تھی کہ
خلیل آساور ملک یقیں زن نوائے لا احب الا للہین زن
اور یہ حالت تھی کہ

ہمہ شہر پر زخو باں منم و خیال ما ہے چہ کنم کہ چشم یک میں عکس بکس نکا ہے
پس معافی فرماتے ہیں کہ آج کل اسماء جلالیہ کا ظہور ہو رہا ہے۔ (امثال عبرت)

اہل جنت

صاحبِ قلبی نبی بیان کرتے ہیں کہ عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ میں بصرہ کی شاہراہ میں جا رہا تھا ناگاہ ایک ایسی عورت کو دیکھا جو عورتوں میں نہایت ہی خوبصورت اور بہت ہی عقلمند تھی وہ ایک بوڑھے احمق اور بد شکل سے کھیل رہی ہے اور جب وہ بڑھا اس سے بات کرتا تھا تو وہ اس کے سامنے ہنستی تھی چنانچہ میں اس عورت کے قریب گیا اور اس سے کہا کہ یہ شخص تیرا کون ہے اس نے جواب دیا کہ یہ میرا شوہر ہے میں نے اس سے کہا کہ اس کی حماقت اور بد شکل پر باوجود اپنے اس حسن و جمال کے تو کیونکر صبر کرتی ہے بلاشبہ یہ عجیب بات ہے اس عورت نے مجھ سے کہا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ نے مجھ ایسی عورت اس کی قسمت میں دی پس اس نے شکر کیا اور میں نے اس جیسا شوہر پا کر صبر کیا اور شکر و صبر کرنے والا اہل جنت سے ہوتا ہے کیا میں اس پر راضی نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تقسیم کیا ہے اور میری قسمت میں لکھ دیا ہے چنانچہ اس کے جواب نے مجھے عاجز کر دیا اور میں چلا گیا اور اسی قسم کے بارہ میں کہا گیا ہے شعر کن من مدبرک الحکیم الخ یعنی اپنی تدبیر کرنے والے حکیم سے جو برتر اور بزرگ ہے خوف پر ہو اور قضا و قدر سے راضی رہ کیونکہ وہ حکم واجب اور ضروری ہے اور اس کے لئے انتہا ہے۔

کلام سے متکلم پر استدلال

”کلام در حقیقت متکلم کے باطن کی ترجمانی کرتا ہے“ شیخ سعدیؒ نے کہا ہے

تا مرد سخن کلفہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

یعنی جب تک آدمی کلام نہ کرے اس کا عیب و ہنر سب چھپا ہوا رہتا ہے کلام بولتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ ناقص ہے یا کامل۔ جاہل ہے عالم شاعر ہے یا ادیب۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام ان کی حقائق کا ترجمان ہے اس لئے قرآن سنتے ہی ایک فہم و دانائیکاراٹھے گا کہ یہ تو کسی بڑے حکیم و خیر کا کلام ہے۔ جس کے علم و حکمت کی انتہائی نہیں ہے اس میں جمال بھی ہے حکمت بھی اخلاق بھی ہے رحمت بھی ہے شوکت بھی ہے ہیبت بھی ہے عظمت بھی ہے ازلیت بھی ہے اور ابدیت بھی۔ غرض ساری ہی خوبیاں اس کے کلام میں چھپی ہوئی ہیں۔ جس سے ہم سمجھ جاتے ہیں کہ یہ سوائے خدا کے کسی اور کا کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ ساری ہی ساری خوبیوں اور کمالات کا سرچشمہ صرف اسی کی ذاتِ پابرجا ہے۔“ (جواہر حکیم الاسلام)

حضرت ایوبؑ کی قسم

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی جب آزمائش کی گئی اور وہ مصیبت میں مبتلا کئے گئے تو ان کی بیبیوں نے ان کو چھوڑ دیا لیکن ان کی بی بی سماء رحمۃ وخر افرانیم بن یوسف علیہ السلام ان کے ساتھ باقی رہیں اور اہلبیت لعین نے رحمۃ سے حضرت ایوبؑ کی شان میں کچھ برائی ذکر کی تھی لیکن رحمۃ نے اس کو چھڑکا نہ تھا اس وجہ سے حضرت ایوبؑ رحمۃ پر غصہ ہو گئے تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ان کو سو درے ضرور ماروں گا پس جب اللہ تعالیٰ نے ایوبؑ کو عافیت دی تو ان کا رحمۃ کو ماننا ان پر آسان نہ ہوا اور وہ متحیر رہے۔ چنانچہ جبریلؑ آئے اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتا ہے اور تم سے کہتا ہے کہ سنبل کی جڑوں میں سے سو لکڑی اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے ایک مرتبہ رحمۃ کو مارو۔ تم اپنی قسم سے باہر ہو جاؤ گے اور تم اپنی قسم میں سچے ہو جاؤ گے چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اس کو کیا۔ اور وہ اپنی قسم سے آزاد ہو گئے اور حضرت ایوبؑ کے کلام سے کہا گیا شعر مدحیت رحمۃ فقلبی الخ جب سے میں نے رحمۃ کو عاقب کیا ہے میرا پس میرا دل اس کے اشتیاق کی آگ اور تارکی کے غم میں بھا سب ہمارے اس کو ہم پر رو کروے اور اپنے پاس سے ہم کو رحمۃ عطا فرما۔

کمال ادب

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے صحیح بخاری کے درس میں قرأت فاتحہ خلف الامام کے مسئلے پر نہایت شرح و بسط سے تقریر فرمائی اور امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کے دلائل اس قوت اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمائے کہ تمام سامعین نہال ہو گئے۔ درس کے بعد ایک طالب علم نے حضرت سے کہا کہ: ”حضرت! آج تو آپ نے اس مسئلے پر ایسی مدلل تقریر فرمائی ہے کہ اگر امام شافعی تشریف فرما ہوتے تو شاید اپنے مسلک سے رجوع فرما لیتے۔“

حضرت شیخ الہند گویہ جملہ سکر غصہ آگیا آپ نے فرمایا کہ: ”امام شافعیؒ کو تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر امام صاحبؒ زندہ ہوتے تو شاید میرے لئے ان کی تقلید کے سوا چارہ نہ ہوتا“ (ابنا سابلغ)

لوگوں کو بھلائی سکھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوقات یہاں تک کہ اپنے بلوں میں رہنے والی چوئیاں اور یہاں تک کہ مچھلیاں ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات سکھاتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

نماز عظیم دولت

فرمایا کہ لوگوں کے قلوب میں اعمال کی قدر نہیں کسی غالی درویش نے نماز کی نسبت حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ حضرت جب دل متوجہ نہ ہو تو اس اٹھک بیٹھک سے کیا نتیجہ۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ بعض لوگ کیسے گستاخ ہوتے ہیں حق تعالیٰ رحم فرمائیں کسی جرات کی بات ہے۔ ایسے لوگوں کے دل میں خشیت کا نام نہیں معلوم ہوتا۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اسی اٹھک بیٹھک کی قیمت وہاں معلوم ہوگی کہ کس درجہ کی چیز ہے فرمایا کہ یہی سب کچھ ہے اگر حق تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائیں اور بلا حضور قلب ہی اٹھک بیٹھک ہو جایا کرے بڑی دولت ہے (الاشافات الہدیہ)

حفاظت قرآن اور خلفاء ربانی

”قرآن کریم میں ایک طرف الفاظ ہیں ایک طرف اس کے معانی ہیں اور ایک طرف اس کا تکلم اور لب و لہجہ ہے۔ الفاظ کی حفاظت حفاظ نے کی ہے اس کے معانی کی حفاظت علماء اور فقہاء نے کی ہے اور اس کے لب و لہجہ اور طرز ادا کی حفاظت قراء اور حضرات مجودین نے کی ہے تو الفاظ میں حفاظ خلفائے خداوندی ہیں اور معانی میں فقہاء اور علماء خلفائے الہی ہیں اور الفاظ اور طرز قرأت میں قراء اور مجودین خلفائے ربانی ہیں“۔ (جواہر حکیم الاسلام)

معزز نو جوان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نو جوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایسے لوگ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کی بڑی عمر میں عزت کریں۔ (ترمذی)

شراب خوری کی سزا

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ امیر ماحقی کے پاس دو شخصوں نے قرض کے بارہ میں مقدمہ دائر کیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسرے کے دعوے کا اقرار کیا۔ پس ماحقی نے اس کو حکم دیا کہ مدعی کو اس کا قرض حوالے کرے چنانچہ مدیون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنے بال بچوں کے دوزینہ اور خوراک کے لئے کماتا ہوں اور اپنی کمائی سے کچھ پسماندہ کرتا ہوں اور جب میں نے کچھ جمع کیا تو اس کو لایا تاکہ اس سے اس کا حق اور قرض ادا کروں۔ پس میں نے اس کو نہ پایا کیونکہ یہ شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ شراب وغیرہ میں مستغرق رہتا ہے چنانچہ امیر نے صاحب حق یعنی قرض خواہ کو قید کا حکم دیا۔ اور مدیون آدمی سے کہا کہ تم اپنی کمائی میں مشغول ہو اور جب تم کچھ جمع کرو تو اس کو قید خانہ میں اس کے حوالہ کرو۔ تاکہ تم کو اس کی تلاش میں تردد اور آنے جانے کے بھتان نہ ہو پس قرض خواہ شخص اسی دن قید میں ٹھہر رہا تھا کہ صرف ایک دینار اس کا باقی رہ گیا اس کے بعد اس نے امیر کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ امیر سے کہے کہ اگر امیر کی رائے میرے چھوڑنے کی ہو تو اس کا حکم دے اس لئے اب میرا صرف ایک دینار باقی رہ گیا ہے۔ پس امیر نے کہا کہ نہیں بخدا جب تک تم اپنا پورا حق نہ لے لو گے اس وقت تک تمہاری رہائی نہ ہوگی۔

ایک لطیفہ

احرار کا نفرنس کے سلسلہ میں شاہ جی پر مقدمہ چلا۔ اس مقدمہ کا سرکاری وکیل مسٹر کرم چند تھا جس کو بات بات پر ارریلیونٹ کہنے کی عادت تھی شاہ جی نے ان کا نام ہی مسٹر ارریلیونٹ سپورٹ رکھ دیا تھا۔ مسٹر محمد علی ایم اے کی شہادت ڈلہوری (پہاڑ) میں ختم ہوئی۔ وہاں سے واپسی پر جب روانہ ہوئے تو شاہ جی سے آگے سرکاری وکیل کی کارروائی راستہ میں کھرتا جس کے سبب راستہ صاف دکھائی نہ دیتا تھا اور پہاڑ بھی گرا ہوا تھا ٹریک رک گیا اور سرکاری وکیل نے اتر کر کہا: ”یہ کیا ہوا؟“

اس پر اور کوئی بولا نہیں مگر شاہ جی نے نہایت محصویت سے ہاتھ جوڑ کر فرمایا:-

”حضور! یہ پہاڑ بھی ارریلیونٹ ہے“

سرکاری وکیل شرمندہ ہو گیا اور پہاڑ قبضہوں سے گونج اٹھا۔

اصول تصوف کے امام

(۷۷) فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کے سامنے کوئی کشف بیان کرتا تو حضرت اس طرح سنا کرتے تھے کہ جیسے بچوں کی باتوں کو سنتے جاتے ہیں اور ہنستے جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب بڑے محقق تھے تصوف کے اصول تو حضرت کے سامنے پانی تھے۔ (ضمیمہ الاکابر)

الفاظ قرآن کی برکت و اہمیت

”اللہ تعالیٰ نے قرآن کے الفاظ نازل فرمائے ان الفاظ میں وہ کمالات چھپے ہوئے ہیں جو بولنے والے کے اندر تھے وہ کمالات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ دنیا میں کوئی بھی جذبہ بغیر الفاظ کے سمجھ میں نہیں آتا اس لئے لفظوں کو بیچ میں لانا ضروری ہے۔ اور ان ہی الفاظ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات کو کھپایا ہے اور انہی الفاظ کے ذریعے اپنے کمالات کو بندوں تک پہنچایا ہے اور ان کے دل میں اتارا ہے۔ ان کمالات کو اپنے دل میں حاصل کرنے کی نیت سے اگر آپ تلاوت کریں گے اور دھیان اس پر دیں گے کہ کیا کہا جا رہا ہے اور میرے دل میں کمالات کس طرح اتر رہے ہیں تو پھر اور ہی شان ہوگی اسی کو حدیث میں فرمایا گیا ہے ”تہو کہ بالقراں فانہ کلام اللہ و خرج منہ“ (الحدیث) (جواہر بحیم الاسلام)

ستر گنازیادہ ثواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز مسواک کے بغیر پڑھی جانے والی نماز پر ستر گناہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (الترغیب بحالہ حاکم رحمہ)

ذکر کا ثمرہ

کسی خادم نے حضرت سے بیان کیا تھا کہ میں نے اب کے چلا کھینچا ہے اور روزانہ سو لاکھ اسم ذات پڑھا مگر کچھ فائدہ نہ ہو شاید حضرت مجھ سے ناراض ہیں کہ شمرہ نہیں ملا۔ فرمایا کہ اگر میں ناراض ہوتا تو تمہیں سو لاکھ پڑھنے کی توفیق ہی کہاں سے ہوتی۔ (ضمیمہ الاکابر)

بزرگوں کا خون ناحق

صاحبِ قلبیوں بیان کرتے ہیں کہ یہ حکایت ان بزرگوں کے ذکر میں ہے جو ظلم سے قتل کئے گئے اور سولی دئے گئے اور مارے گئے پس منجملہ ان کے حضرت عثمان و عمر و علی و ان کے صاحبزادہ امام حسینؑ و عبداللہ بن زبیر و نعمان بن بشیر و سعید بن جبیر اور ماہانِ خفی رضی اللہ عنہم شہید کئے گئے اور جو شخص کہ قتل سے پہلے یا اس کے بعد سولی دیا گیا وہ حبیب بن عدیؓ ہیں۔ مشرکین نے ان کو سولی دی تھی اور حضرت عبداللہ بن زبیر کو حجاج ظالم نے سولی دی تھی اور احمد بن نصر کو اثنیٰ نے سولی دی تھی اور جو شخص کہ کوڑے مارا گیا وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ ہیں۔ ان کو حجاج نے چار سو کوڑے مارے تھے اور سعید بن مسیب و ابو ابراہیم و ابو عمرو بن العلاء و عطیہ عوفی و طاہر بن ابی عبداللہ بن عوف و مالک بن انس و ابو حنیفہ و احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی کوڑے مارے گئے تھے۔

قرآن کریم کی عجیب شان

”قرآن شریف کی عجیب شان ہے کہ اسے پڑھو تو اس سے بہتر وظیفہ کوئی نہیں۔ اس کا علم سیکھو تو اس سے بڑھ کر کوئی علم نہیں۔ اسے دستورِ علم بناؤ تو اس سے بڑھ کر کوئی قانون نہیں اگر اس کے حقائق کھولو تو اس سے بڑھ کر کوئی حکمتیں نہیں اور اگر اس کی کیفیات اپنے اوپر طاری کرو تو اس سے بڑھ کر کوئی سکونِ قلب نہیں۔“ (جوابِ رحیم الاسلام)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں سب سے زیادہ (ثواب کی) امید ہو۔ کیونکہ میں نے (معراج کے موقع پر) جنت میں اپنے سامنے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔“ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: ”مجھے اپنے جس عمل سے سب سے زیادہ (اللہ کی رحمت کی) امید ہے وہ یہ ہے کہ میں نے دن یا رات کو جس وقت میں بھی کبھی وضو کیا تو اس وضو سے جتنی توفیق ہوئی نماز ضرور پڑھی۔“ (بخاری و مسلم)

غنی ہونے کا راز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت میں خیانت نہ کرنا غنی ہو جانا ہے۔ (التنضائی عن انس)

جذبہ ایمانی

شیخ الاسلام علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ محدث اور علوم و معارف کا خزینہ تھے۔ عربی علم و ادب کے علاوہ آپ قدیم فارسی کے بھی بہت بڑے ماہر تھے۔

علامہ اقبال مرحوم نے جب ایران کا سفر کیا تو وہاں زر تشتی مذہب کے پیروکاروں نے ان سے اپنی قدیم کتاب ”پاژند“ کے سلیس فارسی ترجمہ کی درخواست کی حضرت علامہ اقبال نے جواباً کہا کہ: ”اس کا ترجمہ مجھ سے تو ممکن نہیں، البتہ میرے ملک میں ایک ہستی ایسی ہے جو اس کام کو بحسن و خوبی انجام دے سکتی ہے“

زر تشتیوں نے ایک لاکھ ایرانی سکے کی پیش کش کی، حضرت علامہ اقبال نے ہندوستان واپس لوٹ کر حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ سے ذکر کیا حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ سابق صدر المدینہ دارالعلوم دیوبند نے جواب دیا: ”لاکھ روپے کے بدلے میں‘ میں کفر کی اشاعت کیوں کروں، انور شاہ اسلام کے لئے پیدا ہوا ہے اشاعت کفر کے لئے نہیں“

اختلاف مزاج

فرمایا کہ ہمارے حضرت حلی صاحب جب تھانہ بھون میں رہتے تھے ایک پٹھان حضرت کی خدمت میں دعا کرانے آیا کرتے تھے کہ مجھ پر ایک فتنے نے جانیداکے معاملے میں بڑا ظلم کر رکھا ہے حضرت دعا فرمادیے، ایک بار آ کر کہنے لگا کہ اب تو اس نے حد ہی کر دی اور جانیدانے غصہ ہی کرنے کو ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بھائی مگر کس نے کہہ دیا تھا انا خود تھانہ بھون میں صاحب مجھ سے نکل آئے لہذا پٹھان نے فرمایا مگر صبرت کرو۔ جانیداش کرو اور ہم دعا کریں گے۔ حضرت سے فرمایا آپ تو صابر و شاکر تھے سب چھوڑ کر بیٹھ رہے اس میں تو اتنی قوت نہیں یہ اگر سب محاش چھوڑ دے گا تو جب حاجت مستور کی یہ جھولی گھسی دے گا۔ چھری کرے گا تو بوسوں کو خبر نہیں کیا کرتے۔ (حصہ ۱۸)

صدقہ کا مستحق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی آسودہ حال ہو۔ یا ہٹا کٹا اور کمالنے والا ہو صدقہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بچپن

ایک مرتبہ جب کہ بچپن میں عبداللہ بن الزبیر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو وہاں حضرت عمرؓ بن الخطاب کا گزر ہوا تو سب بچے بھاگ گئے اور یہ کھڑے رہے تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کیا بات ہے اپنے دوستوں کے ساتھ تو نہیں بھاگا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین میں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کہ بھاگتا اور راستہ میں کوئی تنگی نہیں تھی کہ آپ کے لئے مجھے راستہ چھوڑنے کی ضرورت ہوتی۔ (کتاب الاذکیا ما بن الجوزی)

بہادر بچہ

حضرت فتحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے جنگ احد کے دن اپنے بیٹے کو ایک تلواری جیسے وہ اٹھا نہیں سکتا تھا تو اس عورت نے چڑے کے تھے سے وہ تلواری اس کے بازو کے ساتھ مضبوط باندھ دی۔ پھر اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہ بیٹا آپ کی طرف سے لڑائی کرے گا۔ پھر آپ نے اس بچے سے کہا اے میرے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ اے میرے بیٹے! یہاں حملہ کرو۔ بالآخر وہ زخمی ہو کر گیا۔ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے! شاید تم گھبرا گئے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ (انرجیا بن ابی حمزہ کذا فی کثر اعمال ۵/۷۷۷، حیات صحابہ)

ایک مجذوب کی پیشین گوئی

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب آغاز شباب میں ایک مرتبہ جنگل تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ ان کو گھیرے کھڑے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے مجمع میں سے جہان کا حافظ صاحب نے دیکھ لیا۔ اشارے سے بلایا اور پاس بٹھالیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ تو کسی کو بھی منہ نہیں لگاتے ان پر اس قدر عنایت کیوں ہوئی۔ پھر حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پر مسئلہ وحدۃ الوجود خوب منکشف ہوگا۔ حاجی صاحب اس وقت اس قسم کے مسائل سے چونکہ بالکل خالی الذہن تھے اس پیشین گوئی سے کچھ ایسی دلچسپی نہیں ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب حاجی صاحب مشغول پڑتے ہوئے اس شعر پر پہنچے۔

جملہ معشوق ست عاشق پردہ زندہ معشوق ست عاشق مردہ

تو مسئلہ وحدت الوجود منکشف ہوا اور حافظ صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲۔ (سراج العرشد)

دعا کی برکت

صاحبِ قلبی نبیان کرتے ہیں کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ایک فقیر پر ناراض ہوا پس اس نے اس کو ایک قید میں قید کیا اور اس کا دروازہ بند کر دیا کھانا پانی روک دیا۔ پھر تین دن کے بعد بادشاہ کو خبر کی گئی کہ فقیر قید سے صحیح و سالم باہر آ گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کی حاضری کا حکم دیا۔ پس جب وہ فقیر اس کے سامنے حاضر ہوا تو اس نے فقیر سے کہا کہ کس نے تجھے اس سے نجات دی اور یہ تکلیف تجھ سے دور کی۔ اور اس تنگی سے تجھے نکالا۔ تیری آزادی کا کیا سبب ہے فقیر نے بادشاہ سے کہا کہ ایک دعا کی برکت ہے۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ وہ کیا دعا ہے۔ فقیر نے کہا کہ وہ یہ ہے اللھم انی اسئلك الخ اے بار خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یا لطیف لطیف اے وہ ذات جس نے اپنے لطف سے آسمانوں اور زمین والوں کو گھیر لیا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تو اپنے لطف پوشیدہ سے مجھ پر مہربانی فرما۔ (تین مرتبہ) وہ لطف کہ جب تو نے اپنے بندوں سے کسی پر وہ لطف کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہو گیا۔ بیشک تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمان حق ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ لطیف بعبادہ الآیہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے آخر آیت تک اس کے بعد بادشاہ نے فقیر کو رہا کر دیا اور اس پر احسان کیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بچپن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابہ آپ کے پیچھے صف بنا کر کھڑے تھے صاحبزادہ حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے جب تک خود اٹھ کر نہ چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صاحبزادے سے کہا تم کیسے بے خوف ہو گئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر بیٹھ جاتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ نہ ہو یہ جو کچھ کریں ہمیں منظور ہے۔ (حیاء النجوان)

قلب انسانی بادشاہ اور دیگر اعضاء اس کے خادم ہیں

چنانچہ سب سے بڑی چیز انسان میں قلب ہے اور باقی جتنے اعضاء ہیں یہ سب اس کے خدام ہیں۔ قلب میں جو جذبہ پیدا ہوتا ہے یہ سب خدام اس کے مطابق عمل شروع کر دیتے ہیں۔ اگر دل میں یہ آیا کہ کسی چیز کو دیکھوں تو دل آنکھ کو زبان سے آرڈر نہیں دیتا ہے کہ تو دیکھ بلکہ دل میں خیال آتے ہی آنکھ اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ میں چلوں تو دل کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ پاؤں کو زبان سے حکم دے کہ چلو بلکہ دل کا منشاء ہوا اور پیروں نے حرکت شروع کر دی۔ دل نے کسی چیز کو پکڑنا چاہا تو دل ہاتھوں کو لفظوں میں حکم نہیں دے گا کہ اے ہاتھ تم پکڑو بلکہ دل میں جذبہ آیا اور ہاتھوں نے اپنا کام شروع کر دیا تو انسان کے تمام اعضاء خدام ہیں۔ اصل حاکم اعلیٰ اور اس اعلیم بدن کا سلطان وہ دل ہے اور دل میں ہی سب کچھ ہے۔ (سکون قلب)

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ کے پوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشق اور شیدائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ ایک مرتبہ جب یہ مدینہ کے حاکم تھے ایک سازش کے سلسلے میں انہوں نے ایک انصاری سردار کو پکڑ دیا۔ حضرت انسؓ بن مالک کو اس کی خبر ملی تو وہ سیدھے دارالامارت پہنچے۔ یہ تخت امارت پر متمکن تھے۔ حضرت انسؓ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ انصار کے امراء کے ساتھ خاص رعایت کی جائے۔ ان کے اچھوں سے اچھا سلوک اور بدوں سے درگزر کا برتاؤ کرنا چاہیے۔“

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو سن کر فوراً تخت سے اتر گئے اور زمین پر اپنا رخسار رکھ کر کہا معاذ اللہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے روگردانی کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر! میں انہیں ابھی رہا کرتا

ہوں۔“ (سیرۃ انصار۔ جلد اول ص ۱۳۹)

جھوٹا مدعی نبوت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پس خلیفہ کو اس کی خبر پہنچی اس نے اس کو حاضر کرایا پھر اس سے پوچھا کہ تیری نبوت کی کیا علامت ہے اس مدعی نبوت نے خلیفہ سے کہا کہ میری نبوت کی نشانی یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ مجھے معلوم ہے خلیفہ نے اس سے کہا کہ میرے دل میں کیا ہے اس نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد خلیفہ نے اس کو ایک مدت تک قید رکھا پھر اس کو حاضر کرایا اور اس سے کہا کہ کیا تیری طرف کچھ وحی کی گئی ہے اس نے کہا کہ نہیں خلیفہ نے کہا یہ کیوں؟ اس نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے قید خانہ میں نہیں داخل ہوتے ہیں خلیفہ اس سے ہنسا اور اس کو آزاد کر دیا اور ایک دوسرے نے بھی خلیفہ مامون کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا پس خلیفہ نے اس کو حاضر کرایا اور ثمامہ کو حکم دیا کہ اس سے پوچھو کہ اس کی نبوت کی کیا علامت ہے ثمامہ نے اس سے نبوت کی نشانی دریافت کی اس نے کہا کہ میری نبوت کی علامت یہ ہے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دے اور میں تیرے سامنے اس سے نکاح کروں اور وہ ایسا لڑکا جنے جو اپنی ولادت کے وقت گواہی دے کہ میں نبی ہوں۔ یہ سن کر ثمامہ نے اس سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ تو نبی ہے۔ پس مامون نے اس سے کہا کہ اے ثمامہ کس قدر جلد تو اس پر ایمان لایا ثمامہ نے کہا کہ کیا آپ پر یہ بات زیادہ آسان ہے کہ وہ میری بی بی کے ساتھ ایسا اور ایسا کرے اور اس کی طرف دیکھوں یہ سن کر مامون ہنسے اور اس پاگل کو نکال دیا۔

طلسمی شمعندان

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ سلطان کامل کے پاس ایک طلسمی شمعندان تھا اس میں دروازے تھے۔ پس جب ایک گھنڈہ گزر جاتا تھا تو ایک دروازہ سے ایک شخص نکلتا تھا اور سلطان کی خدمت میں کھڑا ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ گھنڈہ گزر جاتا تھا پھر دوسرے دروازہ سے ایک شخص نکلتا تھا اور وہ بھی گھنڈہ بھر کھڑا ہوتا تھا اور یہی حالت بارہ گھنٹے تک تمام دروازوں کی رہتی تھی پس جب رات تمام ہو جاتی تھی تو ایک شخص شمعندان کے اوپر نکلتا تھا اور کہتا تھا کہ اے سلطان صبح ہو گئی چنانچہ وہ باخبر ہو جاتا تھا کہ فجر طلوع ہو گئی اور نماز کے واسطے تیار ہوتا تھا۔ واللہ اعلم۔

ایک معصوم لڑکی کی دیانت اور اسکی برکت

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے غلام اسلم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں شب کو گشت کر رہے تھے۔ ایک مکان سے آواز سنی کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دے۔ لڑکی نے کہا: امیر المؤمنین نے ابھی تو تھوڑے ہی دن ہوئے منادی کرائی ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر فروخت نہ کرو۔ عورت نے کہا اب نہ یہاں امیر المؤمنین ہیں نہ منادی کرنے والا۔

لڑکی نے کہا: یہ دیانت کے خلاف ہے کہ رو رو تو اطاعت کی جائے اور غائبانہ خیانت۔ یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت منظور ہوئے۔ لڑکی کی دیانتداری اور اسکی حق گوئی پر خوش ہو کر (جو درحقیقت انہی کے حق پرست عہد حکومت کا نتیجہ تھی) اپنے بیٹے عاصم کی اس سے شادی کر دی۔ اس لڑکی کے بطن سے ام عاصم پیدا ہوئیں جو عمر بن عبدالعزیز جیسے نیک بخت اور عابد و زاہد خلیفہ کی والدہ مکرمتھیں۔ (حیۃ الحجۃ ابن)

ہر شے کی حقیقت اس کا اندرونی جوہر ہے

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا کی ہر چیز بلکہ ہم اور آپ بھی دو چیزوں سے مرکب ہیں ایک ہمارا ظاہری حصہ ہے جس کو ہم بدن کہتے ہیں یہ ہیئت و شکل ہے مثلاً آنکھ ہے جس سے ہم ایک دوسرے کی شکل وہ صورت دیکھ کر پہچانتے ہیں یہ ظاہری حصہ اور ظاہری پیکر ہے اور ایک اس کے اندر پوشیدہ حقیقت ہے وہی درحقیقت انسان ہے۔ اس صورت ظاہری کا نام انسان نہیں۔ انسان اس حقیقت کا نام ہے جو اندر چھپی ہوئی ہے اس کے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ صورت بنا دی ہے جو کہ دراصل ذریعہ تعارف ہے اصل مقصود نہیں ہے۔ پھر مقصود کہاں ہے؟ شریعت اسلام پتہ دیتی ہے کہ اندرون باطن ایک قلب ہے اسی میں ساری حقیقتیں چھپی ہوئی ہیں اور اسی کا نام انسان ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے جب پھیلایا اور صورت و شکل دی تو قلب نمودار ہو گیا شکل بن گئی اب اسے دیکھ کر پہچان گئے کہ یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے ورنہ حقیقت میں انسان قلب ہی ہے اور اسی کے اندر سب کچھ پوشیدہ ہے۔ (سکون قلب)

بولنے والا آنحورہ

صاحبِ قلبی بی بیان کرتے ہیں کہ سلطانِ موبد کے واسطے ایک آنحورہ بنایا گیا تھا جب وہ پانی پیتا اور فارغ ہوتا تھا تو اس سے ایک آواز سنتا تھا وہ اس سے کہتا تھا کہ تیرے واسطے صحت اور عافیت ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلنے والی ہر بات پر پورا عمل کرنے کو ایمان کا لازمی جزو خیال کرتے تھے۔ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کوئی بات ایسی نہ چھوٹ جائے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حکم ملا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ان کے لئے فرض کا درجہ رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ دے رہے تھے۔ جس وقت عبداللہ بن رواحہؓ صحنِ مسجد میں داخل ہونے والے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز سنائی پڑی کہ ”سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں“ اس آواز کو سنتے ہی عبداللہ بن رواحہ فوراً وہاں راستے ہی میں بیٹھ گئے۔

خطبہ ختم ہونے پر لوگوں نے صبح و طاعت کا یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں عبداللہ بن رواحہ ایسے ہی ہیں۔ اللہ ان کی حرص کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اور زیادہ کرے۔“ (اصابہ حنفیہ ابن حجر جلد ۴ ص ۶۶)

اولاً قلب کی اصلاح ہوتی ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعتِ اسلام نے دل کو پکڑا ہے اور اس کا اعتبار دیا ہے کہ انسان کے ضمیر میں جو کچھ ہوتا وہ حق ہوتا ہے اور بخشے سے اور نفسانی خواہشات سے جو بھی رائے قائم کر دے دل اس کو جانتا ہے کہ وہ غلط ہے ہاتھ چوری کرتا ہے مگر دل ملامت کرتا ہے کہ تجھے حق نہیں دوسرے کا مال چرانے کا اگر دل کی بات مانے تو کبھی چوری نہ کرے بہر حال دل انسان کا اصل ہے اس لئے شریعت نے دل کو پکڑا ہے کہ اس کی اصلاح کرو دنیا درست ہو جائے تو سارا ہی انسان درست ہو جاتا ہے اور بغیر اس کے انسان درست نہیں ہو سکتا ہے۔ (سکونِ قلب)

سولہ سالہ شہید

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہونے سے پہلے دیکھا کہ وہ چیختے پھر رہے تھے۔ میں نے کہا اے میرے بھائی تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ مجھے ڈر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے اور مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس فرمادیں گے اور میں اللہ کے راستہ میں نکلنا چاہتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرما دے۔ چنانچہ جب ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرمادیا جس پر وہ رونے لگے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ حضرت سعد فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمیر چھوٹے تھے اس لئے میں نے ان کی تلوار کے تسمے میں گرہیں باندھی تھیں یا وہ سولہ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔

(اخرجہ ابن سعد کذا فی الاصابۃ ۳/۱۳۵ و اخرجہ لمیزار و رجالہ ثقات کذا فی المصنف ۶/۱۹ حیات الصبیہ)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث کا عشق رسول

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الحارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حارث بن عبد المطلب کے لڑکے تھے۔ انہوں نے بہت شروع میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے شیدائی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرثیوں کے لئے تیار رہتے تھے۔ جب بدر میں جب ولید بن عقبہ نے مقابلہ طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقابلے کے لئے بھیجا۔ یہ بڑی پامردی سے دشمن سے لڑے۔ لیکن موقع پا کر ولید نے ان پر ایک ایسا وار کیا کہ ان کا ہیر کٹ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کی مدد کی۔ ولید کا کام تمام کر کے ان کو میدان سے اٹھالائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بڑی تسلی و تسکین دی لیکن جسم رخنوں سے چور تھا اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ تھی۔ مگر ان کے چہرے پر عجیب قسم کی خوشی مچھلکتی تھی۔ بڑی محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! چچا ابو طالب کہا کرتے تھے کہ

ونسلمہ حتی نصرح حوله ونذهل عن ابنائنا والحلائل

یعنی ہم محمد کی حفاظت کریں گے۔ یہاں تک کہ انکے ارد گرد مارے جائیں گے۔ (ابوداؤد)

یحییٰ بن خالد برکی کا دلچسپ فیصلہ

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے یحییٰ بن خالد برکی کے پاس ایک قصہ پیش کیا وہ کہتا تھا کہ ایک تاجر مسافر مر گیا ہے اور اس نے ایک حینہ لڑکی اور ایک شیر خوار لڑکا اور مال کثیر چھوڑا ہے اور وزیران کا زیادہ مستحق ہے پس یحییٰ نے اس کی درخواست پر لکھا کہ مرنے والے پر اللہ رحم کرے لڑکی کو اللہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ لڑکے کی پرورش کرے اور مال محفوظ رکھے اور جو شخص کہہ مارے پاس اس کی سچی کرنے والا اور جھٹی کھانے والا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

ایمان کا مکمل قلب اور اسلام کا مکمل اعضاء ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دل ایمان کی جگہ ہے اور ہاتھ ویر اسلام کی جگہ ہیں۔ ایمان چھپی ہوئی شے ہے جو دل میں رہتا ہے اور اسلام کھلی ہوئی شے ہے جو ہاتھ اور پیروں پر آتا ہے آپ نے نماز پڑھی ہاتھ پاؤں سے پڑھی۔ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی مگر اس فعل کا سرچشمہ قلب کے اندر ہے۔ اگر اس میں جذبہ عقیدت کا محبت کا اور اللہ کی چاہت کا پیدا نہ ہوتا تو کبھی نماز نہ پڑھتے معلوم ہوا کہ اصل میں نماز پڑھنے والا دل ہے لیکن عمل کی صورت ہاتھ ویر پر ظاہر ہوتی ہے۔ ایمان کا مکمل دل ہے اس کے اثرات جب ہاتھ پاؤں پر آتے ہیں تو وہ اسلام بن جاتے ہیں چونکہ ایمان پوشیدہ شے ہے اور اسلام ظاہر شے ہے اسی لئے حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ **الْإِيمَانُ سِرٌّ وَالْإِسْلَامُ عِلَاقَةٌ** کہ ایمان چھپی ہوئی چیز ہے جس کو دل لئے ہوئے ہے اور اسلام کھلی ہوئی شے ہے جو ہاتھ پاؤں پر ظاہر ہوتی ہے تو وہی اندرونی شے جب تک چھپی رہتی ہے اسے ہی ایمان کہتے ہیں اور وہی شے جب ہاتھ پاؤں پر آتی ہے تو اسے اسلام کہتے ہیں۔ (از غلبت یلب)

ہر وقت جمعیت قلب کی فکر میں نہ رہو

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: کہ ایک باریک بات کہتا ہوں اس کی طرف کم التفات ہے لوگوں کو وہ یہ کہ اگر جمعیت قلب ہی کی طلب ہے تو اس کی فکر میں ہر وقت رہنا کہ جمعیت میسر ہو خود جمعیت کے بالکل منافی ہے جب یہ فکر رہی تو جمعیت کہاں رہی۔ اور نہ اس صورت سے قیامت تک جمعیت میسر ہو سکتی ہے جمعیت جیسی ہو سکتی ہے کہ قلب اس کی تحصیل کے خیال سے خالی ہو۔ (سکون قلب)

آخری وقت کی کیفیت

حدیث میں آتا ہے کہ جب کسی آدمی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے اور ملائکہ نزاع روح کرتے ہیں تو ہاتھوں کو اور پیروں کو سونگھتے ہیں اور دماغ کو اور دیگر بدن کو بھی سونگھتے ہیں اور ایمان کی خوشبو سونگھنا چاہتے ہیں۔ دل میں اگر ایمان ہے تو ہاتھ پیر میں بھی اس کے اثرات رسپے ہوئے ہوتے ہیں ہاتھوں کو بھی سونگھتے ہیں کہ ان میں بھی ایمان کی خوشبو ہے یا نہیں اصل خوشبو کا مرکز تو دل ہے مگر اعضاء پر اس کے اثرات پہنچ جاتے ہیں جیسے خوشبو کا مخزن تو باغ ہے اور پھول ہے مگر پتروں سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے اور باغ والی خوشبوؤں کے اثرات سے جہاں جہاں ہوا پہنچے گی وہ شے مضطرب ہوتی چلی جائے گی۔ بہر حال میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر دل اصل ہے اس کو درست کیا جائے اور اس کی درستگی کی پہلی بنیاد ایمان ہے۔ ایمان رہتا ہے قلب کے اندر اور اس کے اثرات ہاتھ پیر پر عمل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (سکون قلب)

کرامت حضرت ابراہیم اجڑی

صاحب قلبیوں بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم اجڑی اینٹوں کے بجنے میں آگ جلاتے تھے۔ ایک یہودی کا ان کے ذمہ قرض تھا پس وہ یہودی قرض مانگنے کے واسطے ان کے پاس آیا۔ ابراہیم اجڑی نے اس سے کہا کہ اسلام آگ میں نہ داخل ہوگا۔ اس یہودی نے کہا کہ ہم تم ضرور آگ میں داخل ہوں گے کیونکہ تم اپنی کتاب میں پڑھتے ہو کہ وان منکم الاواردھا یعنی اور تم میں سے کوئی نہیں ہے مگر جہنم پر وارد ہوگا۔ پس اگر تم محبوب رکھتے ہو کہ میں اسلام لاؤں تو مجھے کوئی چیز دکھاؤ کہ میں اس سے اسلام کی بزرگی پہچانوں۔ ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اپنی چادر لاؤ پس اس کو اس سے لے لیا اور اس کی چادر کو اپنی چادر میں لپیٹا اور دونوں چادروں کو بجنے میں ڈال دیا۔ بمش آگ سے شعلہ مار رہا تھا پھر تھوڑی دیر کے بعد ابراہیمؑ بجنے میں داخل ہوئے اور دونوں چادروں کو نکالا پس ناگاہ دیکھا کہ یہودی کی چادر جل گئی تھی اور ابراہیمؑ کی چادر نہ جلی تھی۔ پس ابراہیمؑ نے کہا کہ اسی طرح ہمارا آگ میں داخل ہونا ہوگا کہ تم جل جاؤ گے اور میں سلامت رہوں گا۔ چنانچہ یہودی اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا ہوا۔

حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کی دانائی

علامہ کروری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ دریائے فرات کے کنارے ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا اس نے بڑی جلدی جلدی وضو کیا، اور اسی طرح نماز پڑھی، اور جلد بازی میں وضو اور نماز کے مسنون طریقوں میں کوتاہی ہو گئی۔ حضرات حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے سمجھانا چاہتے تھے، لیکن اندیشہ یہ ہوا کہ یہ عمر رسیدہ آدمی ہے اور اپنی غلطی سن کر کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ چنانچہ دونوں حضرات اس کے قریب پہنچے اور کہا کہ ”ہم دونوں جوان ہیں، اور آپ تجربہ کار آدمی ہیں، آپ وضو اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں، اگر ہمارے طریقے میں کوئی غلطی یا کوتاہی ہو تو بتا دیجئے گا۔“ اس کے بعد انہوں نے سنت کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی۔ بوڑھے نے دیکھا تو اپنی کوتاہی سے توبہ کی، اور آئندہ یہ طریقہ چھوڑ دیا۔

(مناقب الامام الاکبر للکروری رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، طبع دار الفکر، دکن ۱۳۳۱ھ، مطاب لاجواب)

انسان میں اصل چیز روح ہے

اگر انسان اس گوشت پوست اور ظاہری ڈھانچہ کا نام تھا تو سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا انقلاب کیسے رونما ہو گیا۔ اس کا جسم وہی جسم ہے، اس پر وہی گوشت پوست اب بھی موجود ہے، اس میں ہاتھ پاؤں اور ناک کان اسی طرح لگے ہوئے ہیں لیکن اب اس کو کوئی انسان کیوں نہیں کہتا؟ اب اسے انسانی حقوق کیوں حاصل نہیں؟

معلوم ہوا کہ ”زید“ صرف گوشت پوست اور ظاہری ڈھانچہ کا نام نہیں تھا، سوال یہ ہے کہ وہ پھر کس چیز کا نام تھا؟ آئیے دیکھیں کہ ”زید“ کی لاش میں وہ کونسی چیز ختم ہو گئی ہے جس کی بنا پر اب اسے انسان نہیں کہا جاتا؟ ذرا سا غور کریں گے تو معلوم ہو گا کہ ”زید“ کی لاش میں اور تمام چیزیں موجود ہیں صرف ایک چیز کی کمی ہے، اور وہ ہے ”روح“ اسی روح کی کمی سے اب زید وہ نہیں رہا جو کبھی کوئی بنگلوں کا مالک تھا اور جس کا اس کے ماتحتوں پر حکم چلا کرتا تھا۔ (سکون عجب)

عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول ہر وقت مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک سفر میں کچھ مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی بات کو لے کر کوئی اختلاف ہوا تو عبداللہ بن ابی نے اس کو طول دے کر مسلمانوں میں انتشار برپا کرنے کی کوشش کی اور یہ دنگ دیتا چاہا کہ انصار لوگ مہاجرین سے زیادہ معزز ہیں۔ اس نے کہا:

لَيْنَ رُجِعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخَوِّجُنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ
”مدینہ پہنچ کر ہم میں جو عزیز ہوگا وہ ذلیل کو نکال دے گا۔“

یعنی انصار عزیز اور مہاجرین ذلیل ہیں اور یہ کہ انصار مدینہ پہنچ کر مہاجرین کو نکال دیں گے۔ مدینہ پہنچ کر یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس میں یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن ابی بن سلول انتشار برپا کرنے اور توہین رسول کی حرکات کا مرکب ہونے کی وجہ سے گردن مار دیئے جانے کے لائق ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ ظاہری طور پر مسلمان تھا۔

اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ سچے مسلمان اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب ان کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کے باپ کا جرم گردن مار دینے کے لائق ثابت ہوا ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ کے قتل کی خدمت میرے سپرد کی جائے تاکہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں اور یہ ثابت کر دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم باپ کے سر سے زیادہ احرام کی چیز ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں میں اس کو قتل نہیں کراتا چاہتا۔“
عرض کی ”اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں۔“ (صحیح بخاری جلد دوم)

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کدوئے خشک میانہ یعنی توغییاں بناتے اور ان کی قیمت سے اپنے نفس اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرتے تھے پس حضرت جبرئیل نے ان سے کہا کہ بلا خشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم فلاں مکان کی طرف جاؤ اور اس میں ایک نیک بخت عورت ہے اور اس کی لڑکیاں ہیں پس ان کو ان کی خوراک اور کپڑا اور جس چیز کو ان کی احتیاج ہو دو۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ اے جبرئیل اللہ تعالیٰ یقیناً جانتا ہے کہ میں محتاج ہوں دنیا سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کی جانب وحی بھیجی کہ دنیا سے جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو پس جب ان کو طلب دنیا میں اجازت ملی تو انہوں نے ایسا ملک مانگا کہ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ جب دنیا ان پر وسیع ہو گئی تو اس عورت کو ایک مدت تک بھول گئے۔ پھر اس کو یاد کیا اور اس کے پاس پیدل گئے۔ پس جب اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی باہر نکلی اور اس نے حضرت سلیمان کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے۔ پس ایک بڑھیا عورت کو دیکھا کہ وہ ایک اندھیری کوفڑی میں بیٹھی ہوئی ہے اس عورت نے حضرت سلیمان سے کہا کہ اے سلیمان تمہارا رب میرے واسطے تم کو وصیت کرتا ہے لیکن تم دنیا میں مشغولی کی وجہ سے مدت دراز تک مجھے بھول جاتے ہو یہ سن کر حضرت سلیمان نے اس سے معذرت کی اور اس کے لئے اس قدر وظیفہ جاری اور مقرر کر دیا جو اس کو کافی ہو۔

سات مجاہدوں کی ماں

حضرت عفراء رضی اللہ عنہا صحابیہ ہیں ان کی ایک خصوصیت ہے جو کسی اور صحابیہ میں نہیں پائی جاتی۔ وہ یہ کہ عفراء نے اول نکاح حارث سے کیا۔ حارث سے تین بیٹے ہوئے۔ عوف، معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہم حارث کے بعد بکیر بن یاسیل سے نکاح کیا جس سے چار لڑکے ہوئے۔ یاس، عاقل، خال اور عامر رضی اللہ عنہم۔

اور یہ ساتوں بیٹے تین پہلے شوہر کے اوز چار دوسرے شوہر کے سب کے سب غزوہ بدر میں شریک رہے۔ ایسی صحابیہ جن کے ساتوں بیٹے بدر میں شریک ہوئے ہوں صرف عفراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ (سیرۃ لمصلیٰ)

دل اور روح

لیکن تصوف میں جس چیز کو دل اور روح کہا جاتا ہے وہ اس ظاہری روح اور دل سے کسی قدر مختلف ہے، تصوف کی اصطلاح میں ”دل اور روح“ دو لطیف قوتیں ہیں جو انسان کے خالق نے اس ظاہری قلب و روح کے ساتھ پیدا کی ہیں، جس طرح آنکھ دیکھنے کی، کان سننے کی اور ہاتھ چھونے کی طاقت رکھتے ہیں اسی طرح خون کا یہ لوتھڑا جسے ”دل“ کہتے ہیں خواہشیں کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ تصوف کی اصطلاح میں دل اسی طاقت کا نام ہے جو انسان میں مختلف خواہشیں اور جذبات پیدا کرتی ہے۔

دل اور روح کی یہ لطیف اور پوشیدہ قوتیں ہمارے ظاہری قلب کے ساتھ کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ ان دونوں میں باہم کیسا ربط ہے؟ اس کی حقیقت ہم نہیں جانتے، ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ان دونوں میں باہم گہرا ربط ہے، کس طرح ہے؟ یہ صرف خدا جانتا ہے، جس نے یہ جوڑ پیدا کیا ہے، جس طرح ہمیں یہ معلوم نہیں کہ مقناطیس اور لوہے میں کیا ربط ہے، مقناطیس روئی اور کاغذ کو کیوں نہیں کھینچتا، اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قلب و روح کی یہ پوشیدہ قوتیں خون کے اس لوتھڑے سے کیا جوڑ رکھتی ہیں؟ اسی لئے جب مشرکین نے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تو اس کے جواب میں یہی کہا گیا کہ

فَلْيَلْزُمُوا مِنْ آخِرَيْكَ ”یعنی روح ایک ابر ربی ہے جس کی حقیقت تم نہیں جان سکتے“
تصوف ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ دل کی یہ پوشیدہ دنیا انسان کی ظاہری دنیا کی بنیاد ہے اور اسی پر انسان کا بننا اور بگاڑ موقوف ہے، اگر دل کی یہ دنیا صحیح ہے اس کا نظام ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے اس میں صحیح خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ صحیح جذبات جنم لیتے ہیں تو انسان صحت مند ہے اور اگر اس کا نظام گڑبڑ ہے تو انسان کی ظاہری زندگی کا نظام بھی گڑبڑ ہو جاتا ہے سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسی حقیقت کو آج سے تیرہ سو سال پہلے اس طرح بیان فرمایا تھا

”الا ان في الجسد لمضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا

فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب“ (حدیث)

”یعنی خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست رہے تو پورا جسم درست رہتا ہے“

اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے“ اور وہ ”دل“ ہے۔ (سکون قلب)

تعداد تراویح کی ایک مثال سے وضاحت

مولانا سے پوچھا مولانا نے فرمایا کہ بھی سنو اگر محکمہ مال سے اطلاع آئے کہ مالگوری داخل کرو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنی ہے تم نے ایک نمبر دار سے پوچھا کہ میرے ذمے کتنی مالگوری ہے اس نے کہا آٹھ روپے پھر تم نے دوسرے نمبر دار سے پوچھا اس نے کہا بارہ روپے اس سے تردد بڑھا تم نے تیسرے سے پوچھا اس نے کہا بیس روپے تو اب بتاؤ تمہیں کچھری کتنی رقم لے کر جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا صاحب میں روپے لے کر جانا چاہئے۔ اگر اتنی ہوئی تو کسی سے مانگنا نہ پڑے گی اور اگر کم ہوئی تو رقم بچ رہے گی اور اگر میں رقم کم لے کر گیا اور وہاں ہوئی زیادہ تو کسی سے مانگنا پھر وہاں گا۔ مولانا نے فرمایا بس خوب سمجھ لو۔ اگر وہاں بیس رکعتیں طلب کی گئیں اور ہیں تمہارے پاس آٹھ تو کہاں سے لا کر دو گے اور اگر بیس ہیں اور طلب کم کی ہے تو بچ رہیں گی اور تمہارے کام آئیں گی کہنے لگے ٹھیک ہے۔ سمجھ میں آ گیا۔ اب میں ہمیشہ بیس رکعتیں پڑھا کروں گا۔ بس تسلی ہو گئی۔ سبحان اللہ کیا طرز ہے سمجھانے کا حقیقت میں یہ لوگ حکماء امت ہوتے ہیں ایک اور عامی شخص نے مولانا سے پوچھا تھا کہ **ولا الضالین** ہے کہ **ولا الضالین** پوچھا۔ قرآن میں لکھا کیا ہے اس نے کہا قرآن میں تو **ولا الضالین** لکھا ہے آپ نے فرمایا بس جو قرآن میں لکھا ہے وہی ٹھیک ہے۔ واقعی ایسے عامی کو اس سے زیادہ سمجھانے کا اس سے بہتر کیا طریقہ ہوگا۔ (تھمس ڈاکٹر)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زہد

حضرت عبدالملک بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا کہ ان پر عین کی بنی ہوئی موٹی لنگی تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم تھی اور گیسوے رنگ کی ایک کوئی چادر تھی۔ حضرت حسنؓ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دن مسجد میں قیلولہ فرما رہے تھے اور جب وہ سو کر اٹھے تو ان کے جسم پر کنکریوں کے نشان تھے (مسجد میں کنکریاں بچھی ہوئی تھیں) اور لوگ (ان کی اس سادہ اور بے تکلف زندگی پر حیران ہو کر) کہہ رہے تھے یا میرا امومنین ہیں یا میرا امومنین ہیں۔ (بخاری نمبر ۱۰۱۰۱)

حضرت شریعہ بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خلافت والا عمدہ کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور تیل یعنی سادہ کھانا کھاتے۔ (حیاء الصحابہ)

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ قرشی رضی اللہ عنہ کا ڈر

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟ یا دنیا کے لالچ میں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ بات بالکل نہیں ہے بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت فرمائی تھی۔ ہم اس پر عمل نہیں کر سکے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا وصیت تھی؟ حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت سمرہ بن سمہ کی قوم کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے۔ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سمہ کہتے ہیں میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ پھر ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور زرین کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنتی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے۔ (اخرجا لریاضی والانسائی)

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا زہد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو وہ کجاوے کی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو نکیہ بنایا ہوا تھا۔ ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے ساتھیوں نے جو مکان اور سامان بنائے وہ آپ نے کیوں نہیں بنالیئے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! قبر تک پہنچنے کے لئے یہ سامان بھی کافی ہے۔ (اخرجا ابو نعیم فی الحلیۃ)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد و پرہیزگار نے کھانے کی خوشبو سونگھی۔ پس اس کو اس کی خواہش ہوئی چنانچہ وہ بازار کی جانب اس شخص کے پیچھے چلا۔ جو کھانا لئے جا رہا تھا اور ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ پکارتا ہے کہ مرغابی فروش نے فلاں کی جیب سے کچھ درہم چرائے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے زاہد کو پکڑ لیا حاکم نے اس کو جیل خانہ بھیج دیا اور وہ مذکورہ کھانا جیل میں بڑے لوگوں میں سے کسی کے واسطے بھیجا گیا تھا چنانچہ جب وہ کھانا اس امیر کے سامنے رکھا گیا تو اس نے زاہد سے کہا کہ ہمارے ساتھ کھاؤ پس اس نے اس کے ساتھ کھایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گیا پھر اس نے کہا کہ اے میرے معبود تو اس پر قادر تھا کہ چوری کی تہمت کے بغیر مجھے یہ کھانا کھلاتا پس اس نے ہاتھ غیبی سے سناوہ کہتا تھا کہ جس نے مردار طلب کیا پس اس کو کتے کے کانٹے پر صبر کرنا چاہئے اور اس نے ناگاہ سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ہم نے اس چور کو پایا جس نے درہم لئے تھے اس لئے مرد مسافر کو چھوڑ دو۔ چنانچہ لوگوں نے اس کو رہا کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کی نماز

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رکوع و سجود اس قدر طویل و بے حرکت کرتے تھے کہ چڑیاں آپ کی پشت پر آکر بیٹھ جاتیں اکثر تمام رات ایک سجدے میں گزار دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کا بچہ پاس سو رہا تھا۔ اتفاقاً چھت میں سے سانپ گرہا اور اس کو لپٹ گیا۔ وہ چلا اٹھا۔ سب گھر والوں میں بھی شور مچ گیا۔ خدا خدا کر کے سانپ کو مارا۔ لیکن حضرت عبداللہ اسی اطمینان و سکون سے نماز پڑھتے رہے۔ فراغت کے بعد پوچھا کیا بات تھی۔ کچھ شور سنا تھا۔ اہلیہ صاحبہ نے سارا واقعہ سنایا اور فرمایا خدا آپ پر رحم فرمائے بچہ تو مرنے ہی لگا تھا اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حاضر تھا گناہ بخشوا رہا تھا۔ دوسری طرف متوجہ کیسے ہو جاتا۔ (حکایات کا انسا نیکو پینڈا)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتھ یکے بعد دیگرے آنے والے بیس فرشتے ہیں جو حکم الہی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور زمین کی کوئی زراعت اور درختوں پر پھل اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں ہے کہ جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فلاں بن فلاں کا رزق ہے نہ لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

ہر حال میں اللہ کا شکر

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں پھر دونوں پلٹے اور آسمان میں باہم ملے۔ پس ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم کہاں تھے اس نے کہا کہ میں مشرق میں تھا۔ مجھے میرے پروردگار نے ایک شخص کے خزانہ کی طرف بھیجا تھا پس میں نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور دوسرے نے کہا کہ مجھے میرے رب نے بھیجا تھا کہ خزانہ کو لوں اور اس کو مغرب میں ایک شخص کے گھر میں رکھوں اور اس کے پاس نہ تو کوئی درہم ہے اور نہ کوئی دینار پس اس قصہ کو رضوان داروغہ جنت نے سنا اور ان سے کہا کہ میرا قصہ تم دونوں کے قصہ سے زیادہ عجیب ہے مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس فقیر کے گھر جاؤں اور اس خزانہ کو شمار کروں کہ وہ کتنے درہم اور کتنے دینار ہیں۔ پس میں نے اس کو گنا پھر مجھے میرے پروردگار نے حکم دیا کہ فقیر اور صاحب خزانہ کے واسطے ہر درہم اور دینار کے عدد کے موافق جنت میں محل بنائوں۔ پس ان دونوں فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب اس کرامت پر جس کی وجہ سے تو نے صاحب خزانہ اور فقیر کو بزرگی دی ہے ہم کو مطلع فرما۔ پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ صاحب خزانہ جب کہ اس کا خزانہ زمین میں دھنسا دیا گیا تو اس نے کہا الحمد للہ الذی انّی پہلے سب تعریف اس ذات پاک کو ہے جس نے مجھے اپنے قدر پر راضی کیا۔ اور فقیر خزانہ سے اترا یا نہیں اور اس نے کہا کہ اس اللہ کا شکر ہے کہ جس کے خزانوں میں ایسی چیز ہے جو مجھے اس کے غیر کی طرف محتاج نہیں بناتی ہے۔ واللہ اعلم۔

انسان میں دو قسم کے جہان پائے جاتے ہیں

انسان میں دو قسم کے جہان پائے جاتے ہیں۔ ایک جسم اور مادہ کا جہان جسے ہم آنکھوں سے دیکھ کر اور ہاتھوں سے چھو کر محسوس کر لیتے ہیں اور اس جہان کے ساتھ ایک باطنی جہان اور ہے جسے ہم نہ دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں۔ اسی باطنی دنیا میں ”روح“ آباد ہے اسی پوشیدہ دنیا میں دل دھڑکتا ہے اسی میں خواہشیں جنم لیتی ہیں اسی میں انگلیں اور آرزوئیں پروان چڑھتی ہیں اسی میں سرور اور غم، نفرت اور محبت، ایثار اور بغض جیسے جذبات پرورش پاتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہی پوشیدہ دنیا جسے ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں انسان کی اصل دنیا ہے جب تک اس دنیا کا نظام چلتا رہتا ہے اسی وقت تک انسان زندہ رہتا ہے اور اسے معاشرے میں تمام انسانی حقوق حاصل ہوتے ہیں لیکن جہاں یہ نظام بند ہو جاتا ہے وہیں انسان مردہ کہلانے لگتا ہے اور اس کے تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں۔

پھر جس طرح انسان کا ظاہری جسم کبھی تندرست ہوتا ہے اور کبھی اسے بیماریاں لگ جاتی ہیں اسی طرح روح بھی کبھی صحت مند ہوتی ہے اور کبھی بیمار ہو جاتی ہے جس طرح زکام، نزلہ، بخار اور مختلف قسم کے درد جسم کی بیماریاں ہیں اسی طرح غم و غصہ، خود غرضی، تکبر، ریاء اور خود پسندی روح اور دل کی بیماریاں ہیں۔

دو بچوں کی غزوۂ احزاب میں شرکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ۵ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم لوگ غزوۂ احزاب کے سال قریش کے ساتھ نکلے تھے۔ میں اپنے بھائی حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ جب ہم عرج پہنچے تو ہم لوگ راستہ بھول گئے اور روکوہ گھاتی کی بجائے ہم حجاز چلے گئے یہاں تک کہ ہم قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے ہاں آ نکلے اور پھر مدینہ پہنچ گئے اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق میں پایا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی اور میرے بھائی کی عمر تیرہ سال تھی۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، حیات الصحابہ)

حکایت

صاحب قلیوبی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کا سختی سے پناہ مانگی اور جہد البلاء کے معنی میں اختلاف ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مال کی قلت اور بال بچوں کی کثرت ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ اس سے برا پڑوسی اور ست چال کا صمد اور جھگڑا لومورت مراد ہے اور ترکڑی اور اندھیرا چراغ اور گھر جو بارش سے گر جاتا ہے اور دسترخوان حاضرہ پر غائب کا انتظار کرنا حالانکہ ملی بولتی ہے مراد ہے۔

اصلاح قلب کیلئے وقت نکالنے کا طریقہ

قلب کی درستی ذکر اللہ اور صحبت اہل اللہ سے ہوتی ہے۔ آج کہاں سے لاؤ یہ چیزیں سارا دن فرصت نہیں پائے ہی نہیں ملتا تاہم اس لئے نہیں کہ اللہ نے تدرستی دے رکھی ہے ابھی ذرا کان میں درد ہو جائے سارا ناظم نکل آئے گا۔ وقت تو نکالنے سے لگتا ہے بعض لوگ انتظار میں رہتے ہیں فرصت کی جب فرصت ہوگی تب ذکر اللہ کریں گے تم تو فرصت کا انتظار کر رہے ہو اور فرصت تمہارا انتظار کر رہی ہے عمر بھر تم کو فرصت نہیں ملے گی تو نکالنے سے نکلے گی گھر کی ضروریات کے لئے مقدمہ کے لئے اور دوا کیلئے وقت نکالتے ہو۔ صحبت اہل اللہ کے لئے کیوں نہیں نکالتے جس مالک نے سب کچھ دیا ہے نفس کی خاطر تو چوبیس گھنٹے میں سے کتنے نکالتے ہو۔ اللہ کے شکر کے لئے کتنا وقت نکالتے ہو۔ وقت لگتا نہیں نکالا جاتا ہے۔ نفس سے مطالبہ کرو کہ آرام اور کھانے کمانے اور بچوں میں کتنا وقت لگاتا ہے اور ذکر کے لئے کتنا مقرر کیا۔ حضور ﷺ نے تو دن میں دو تہائی اور رات میں دو تہائی اللہ کی یاد کے لئے نکالا ہے تم چوتھائی آٹھواں کچھ تو نکالو آٹھواں حصہ جو بہت کم ہے وہ تین گھنٹے ہے اس میں بھی بہت کچھ کر سکتے ہو۔ اب یہ سمجھ لو کہ ادنیٰ درجہ آٹھواں حصہ یعنی تین گھنٹے ہے جس میں نفس کی پیروی کی کاروباری کوئی شمولیت نہ ہو اب اس میں اگر سب نمازیں بھی شامل کر لو تو بہت خشوع سے دو گھنٹے ہوتے ہیں یعنی نمازوں کے علاوہ ایک گھنٹہ نکالو اس لئے کہ علاج کرنا ہے دل کا۔ ہمارا دل بیمار ہے۔ سب سے اچھا یہ ہے کہ کسی اللہ والے سے رابطہ پیدا کرو اپنی باگ اس کے ہاتھ میں دے دو جب تک ڈاکٹر کی رائے سے علاج نہ کراؤ گے صحت کاملہ نہ ملے گی۔ (سکون قلب)

حضرت عمرو بن ثابت عرف اُصیرؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ احد، اختتام کو پہنچی، مسلمان چل پھر کر اپنے آدمیوں کو ڈھونڈ رہے تھے، انصار کا ایک خاندان بنو عبدالاسفل، اپنے شہیدوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ چلتے چلتے وہ ایک شخص کے پاس رک گئے، وہ دشمنوں سے چورتھا مگر زندگی کی کچھ رقع اس میں باقی تھی۔ بولے: ارے، یہ تو عمرو بن ثابت عرف اُصیرؓ ہے یہ ادھر کیسے آگیا؟ ہم تو اسے اس حالت میں چھوڑ آئے تھے کہ یہ اسلام سے انکار کر رہا تھا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں لے آئی؟ قومی غیرت اس کا موجب بنی ہے یا اسلام کی رغبت؟ جواب دیا: اسلام کی رغبت۔ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتا رہا یہاں تک کہ میرا یہ حال ہو گیا، جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ کہتے ہی وہ جاں بحق ہو گیا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هو من اهل الجنة ترجمہ (دوالل جنت میں سے ہے۔) (زوالعاص ۳۳۶ ج ۲) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: اس شخص کو ایک نماز پڑھنے کا بھی موقع نہیں ملا۔ ایمان لا کر شریک جہاد ہوئے اور راہ حق میں شہید ہو کر سیدھے بہشت میں پہنچ گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاه (کارہن جنت)

ازالہ اور مالہ

ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ کی تحقیق ہے۔ سچ تو یہ ہے عجیب و غریب تحقیق ہے یعنی فرماتے تھے کہ شیخ کامل کو چاہئے کہ رذائل نفس کا ازالہ نہ کرے بلکہ مالہ کر دے بخل رہے بخل ہی مگر اس کا مکمل بدل دیا جاوے۔ بخل کو کھول کر سخاوت نہ پیدا کی جاوے۔ اسی طرح سمجھو کہ غصہ بھی بڑے کام کی چیز ہے اگر غصہ نہ ہوتا تو اسلام ہی نہ پھیلتا۔ اسلام جو پھیلنا تو غصے ہی کی بدولت کیونکہ مقابلے میں کافروں کے غصے ہی میں جان بٹا اور جان لینا آسان ہو سکتا ہے اسی طرح اگر بخل نہ ہوتا تو رند بول، بھڑوؤں بد معاشوں میں حوب مال لٹاتا۔ یہاں تک کہ مستحقین کی بھی نوبت نہ آتی۔ اب مستحقین ہی کو دیتے ہیں۔ چھانٹ چھانٹ کر یہ بخل ہی کی تو برکت ہے۔ غیر مستحقین کو نہ دینا یہ بخل ہی تو ہے لیکن یہ بخل جو ہے سخاوت کی ماں ہے۔ اس کا باپ ہے۔ سخاوت جو محتاج ہے اس بخل کی (مقتل الخصال ج ۱ الاحوال ص ۳۳)

ولید بن مغیرہ کو دعوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اسے قرآن پڑھ کر سنایا۔ بظاہر قرآن سن کر وہ نرم پڑ گیا۔ ابوجہل کو یہ خبر پہنچی۔ ولید کے پاس آ کر اس نے کہا اے چچا جان! آپ کی قوم آپ کے لئے مال جمع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ ولید نے پوچھا کس لئے؟ ابوجہل نے کہا آپ کو دینے کے لئے کیونکہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے گئے تھے تاکہ آپ کو ان سے کچھ مل جائے۔ ولید نے کہا قریش کو خوب معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالداروں میں سے ہوں۔ (مجھے محمد سے مال لینے کی ضرورت نہیں ہے) ابوجہل نے کہا تو پھر آپ محمد کے بارے میں ایسی بات کہیں جس سے آپ کی قوم کو یہ پتہ چل جائے کہ آپ انکے منکر ہیں۔ (ان کو نہیں مانتے ہیں) ولید نے کہا میں کیا کہوں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے زیادہ اشعار اور اشعار کے رجز اور قصیدے کو اور جنات کے اشعار کو جاننے والا نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے اور اللہ کی قسم! وہ جو کچھ فرماتے ہیں اس میں بڑی حلاوت (اور مزہ) اور بڑی خوبصورتی اور کشش ہے اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہ ایسا تازہ اور درخت ہے جس کا اوپر کا حصہ خوب پھل دیتا ہے اور نیچے کا حصہ خوب سرسبز ہے اور آپ کا کلام ہمیشہ اوپر رہتا ہے۔ کوئی اور کلام اس سے اوپر نہیں ہو سکتا اور آپ کا کلام اپنے سے نیچے والے کلاموں کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ ابوجہل نے کہا آپ کی قوم آپ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگی جب تک آپ ان کے خلاف کچھ کہیں گے نہیں۔ ولید نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو۔ میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں۔ کچھ دیر سوچ کر ولید نے کہا ان کا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) کلام ایک جادو ہے جسے وہ دوسروں سے سکھ سکھ کر بیان کرتے ہیں۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ ﴿ذُرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا. وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْلُوءًا. وَنَبِّينَ شُهُودًا﴾ جن کا ترجمہ یہ ہے ”چھوڑ دے مجھ کو اور اس کو جس کو میں نے بنایا اکا۔ اور دیا میں نے اس کو مال پھیل کر اور بیٹے مجلس میں بیٹھنے والے۔“ (آخر جاسق بن راحیہ عکذہ اور واد الیمعی عن الناکم)

ایمانداری کا صلہ

صاحبِ قلبو بی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص محتاج تھا اور اس کی بی بی نیک بخت تھی چنانچہ بی نے اس سے کہا کہ ہمارے پاس خدا کا نہیں ہے وہ شخص حرمِ کعبہ کی جانب نکلا۔ پس اس نے ایک ایسی قھیلی رکھی جس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں (یہ دیکھ کر) وہ خوش ہوا اور اس کو اپنی بی بی کے پاس لایا پس بی بی نے اس سے کہا کہ حرم کی پڑی ہوئی چیز کے واسطے منادی کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ شخص حرم کی طرف نکلتا کہ اس کی سنادی کرے۔ پس اس نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ کہتا ہے کہ کس نے ایسی قھیلی پائی ہے جس میں ہزار اشرفیاں ہیں۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہا کہ اس کو میں نے پایا۔ پس پکارنے والے نے کہا کہ وہ تیرے واسطے ہے اور اس کے ساتھ نو ہزار اور ہیں۔ اس نے کہا کہ اے شخص کیا تم مذاق کرتے ہو۔ اس نے کہا بخدا نہیں۔ ایک عراق کے باشندہ نے مجھے دس ہزار اشرفیاں دی تھیں اور اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس میں سے ایک ہزار قھیلی میں رکھو اور اس کو حرمِ کعبہ میں پھینک دو اور لوگوں کو نداء دو پس جس شخص نے اس کو لیا ہو اگر وہ تیرے پاس آئے تو اس کو بقیہ نو ہزار بھی دے دو کیونکہ وہ امین ہے اور امین خود بھی کھاتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے۔

بیٹے کی فراست

عبید اللہ بن المامون سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مامون الرشید میری والدہ ام موسیٰ سے سخت ناراض ہو گئے۔ پھر اسی بنا پر مجھ سے بھی اس درجہ براہم ہو گئے کہ قریب تھا کہ اس کا نتیجہ میرے تلف ہو جانے کی صورت میں برآمد ہو۔

میں نے ایک دن ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ اپنے چچا کی بیٹی پر ناراض ہیں تو ان ہی پر مجھ کو الگ کر کے عتاب کریں کیونکہ میں تو آپ کی طرف سے ان کے پاس گیا ہوا ہوں اور آپ ہی کا ہوں نہ کہ ان کا۔ مامون الرشید نے سن کر کہا تو نے سچ کہا اے عبید اللہ تو میری طرف سے اس کے پاس گیا ہوا ہے اور میرا ہی ہے اس کا نہیں اور میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ کو اس حقیقت پر متنبہ کیا تیرے ذریعہ سے اور تیرے اس فضل (یعنی فراست) کو جو تجھ میں موجود ہے مجھ پر عیاں کر دیا۔ واللہ آج کے بعد تو میری طرف سے کوئی برائی نہ دیکھے گا اور پسندیدہ طرزِ عمل ہی دیکھے گا پھر یہ گفتگو ہی میری والدہ سے خوش ہو جانے کا سبب بن گئی۔ (کتاب الاذکیاء)

معنوی حسی کرامت

فرمایا حضرت ضامن صاحب رحمہ اللہ اپنے مرشد حضرت میاں جی (نور محمد) صاحبؒ کے ہمراہ جوتا بغل میں لے کے اور گردن میں توبہ ڈال کے جھنڈا نہ جاتے تھے اور انکے لڑکے کی سسرال بھی وہیں تھی۔ لوگوں نے منع کیا کہ آپ اس حالت میں نہ جایا کیجئے وہ لوگ ذلیل و حقیر سمجھیں گے۔ فرمایا وہ اپنی ایسی بیسی میں جاویں اور اپنے رشتے کو چھڑالیں میں اپنی سعادت کو نہیں چھوڑ سکتا اور وہ لوگ کہا کرتے تھے ہائے تقدیر کیا ذلیل سمجھی ملا۔ یہ تو حافظ صاحبؒ کی کرامت معنویہ کا بیان تھا۔ پھر ایک کرامت حسیہ کا بیان کیا کہ پہلے اشراف و ارباب و عوام و خواص سب دہن کے ڈولہ پر بکھیر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ صاحبؒ بھی بکھیر کر رہے تھے۔ ایک جھنجھانوی شخص کے سر میں منصوری پیسہ لگا بے چارہ بیٹھ گیا سر خون آلودہ ہو گیا۔ جب وہ شخص صلوٰۃ مغرب سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا حافظ صاحبؒ کو دیکھا کہ آپ نے اس سے معافی چاہی۔ اس نے معذرت کی۔ ذرا آنکھ اوچھل ہوا اس سے غائب ہو گئے وہ سمجھا کہ حافظ صاحبؒ سامنے بیٹھک میں چلے گئے ہوں گے۔ بیٹھک میں جا کر دریافت کیا سب نے اسے پاگل و دیوانہ بتایا سمجھنے والے سمجھ گئے کہ حافظ صاحبؒ کی کرامت ہے۔ (امثال ہجرت)

حضرت عمار اور حضرت صہیبؓ کو دعوت

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دار ارقم کے دروازے پر حضرت صہیب بن شان رضی اللہ عنہ نے میری ملاقات ہوئی اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا کس ارادے سے آئے ہو؟ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس ارادے سے آئے ہو؟ میں نے کہا میں اس ارادے سے آئی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر ان کی باتیں سنوں۔ انہوں نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ چنانچہ ہم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہم پر اسلام پیش فرمایا۔ ہم دونوں مسلمان ہو گئے۔ پھر اس دن شام تک ہم وہیں ٹھہرے۔ پھر وہاں سے ہم چھپ کر نکلے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہمیں سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے بعد مسلمان ہوئے۔ (خرجا بن سعد ۳/ ۳۳۷ من ابی حبیۃ بن محمد بن عمار)

عورت کی عیاری

صاحبِ قلبی بیان کرتے ہیں کہ نیک بندوں میں سے ایک شخص بہت ہی غیرت دار تھا اس کی بی بی بخوبی سمجھتی تھی اس کے پاس ایک درہ (بات کرنے والا پرندہ) تھا جو خوب باتیں کرتا تھا اس نیک بندہ نے سفر کرنے کا ارادہ کیا پس اس نے درہ کو حکم دیا کہ اس کی عدم موجودگی میں جو بات اس کی بی بی کے واسطے پیش آئے اس سے اس کو خبر کرے۔ بی بی کا ایک یار تھا جو ہر روز اس کے پاس آتا تھا چنانچہ جب وہ سفر سے آیا تو درہ نے اس کو اطلاع دی۔ اس نے اپنی بی بی کو خوب زد و کوب کیا عورت نے سمجھا کہ یہ کام درہ کا ہے چنانچہ اس نے اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ رات کو چھت پر بیٹھے اور اس نے درہ کے منجرہ پر بوریا رکھ دیا اور اس پر پانی چھڑک دیا اور چراغ کی روشنی میں آئینہ ظاہر کیا۔ پس اس کی شعاع دیواروں پر پڑی (یہ دیکھ کر) درہ نے گمان کیا کہ یہ آواز رعد (بادل کی کڑک کی ہے) اور پانی بارش کا پانی ہے اور چمک بجلی کی چمک ہے۔ پس جب دن نکلا تو درہ نے اس شخص سے کہا کہ اے میرے مالک اس کڑک اور بارش اور بجلی میں رات کے وقت تیرا کیا حال تھا۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے رات تو گرمی کے موسم کی تھی۔ یہ سن کر اس کی بی بی نے کہا اس کے جھوٹ کو دیکھو اس نے جو کچھ میرا حال تم سے کہا ہے وہ سب جھوٹ کہا ہے چنانچہ اس شخص نے اپنی بی بی سے صبح کر لی اور راضی ہو گیا۔ پھر اس نے درہ سے کہا کہ تو تہمت باندھتا ہے درہ نے اپنی چونچ سے اپنے بدن میں، راہیہاں تک کہ اس کو خون آلودہ کر دیا پھر اپنے مالک سے بیچ کا مطالبہ کیا چنانچہ اس نے اپنی بی بی کے حکم سے اس کو فروخت کر دیا۔ تاکہ بی بی کو اس سے راحت مل جائے۔ واللہ اعلم۔

طالب علمی میں فقر وفاقہ پر صبر

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے امام حدیث ربیعہ کے فقر و افلاس کا ذکر کیا کہ طلب علم کی وجہ سے ان کو یہ نوبت آئی کہ گھر کی چھت فروخت کر دی اور یہاں تک کہ وہ خراب کھجوریں اور مویشی مٹی جو مدینہ کی کوڑیوں پر پھینک دیئے جاتے تھے اس کو کھا کر گزارا کرتے تھے۔ (ثمرات الاوراق)

نفس کے حیلے بہانے

آج ہمارا نفس کہتا ہے اللہ والے کہاں ہیں؟ وہ مولوی الگ یہ عالم الگ سب میں کیڑے ہیں ہم نے سب مولویوں کو دیکھ لیا سب دکاندار ہیں یہ نتیجہ محض نفس کا دھوکہ ہے۔ جب یہی بات ہے تو بتاؤ کون سا ڈاکٹر مخلص ہے کون سا وکیل مخلص ہے سب پیسہ کھینچنے والے ہیں کون تمہارا اصل خیر خواہ ہے ہزاروں لاکھوں میں ایک ایسا ہوگا جو خیر خواہی کرے گا۔ جب خود غرضی اتنی ہے تمہارا نفس یہ بھی کہتا ہے کہ سارے ڈاکٹر مطلب کے ہیں اب علاج ہی چھوڑو۔ جو ہمارا جی چاہے گا کھائیں گے پیئیں گے جب سارے وکیل مطلبی ہیں تو چھوڑو ان وکیلوں کو ہم خود اپنا مقدمہ لڑیں گے دودھ خالص نہیں ملتا چھوڑو دودھ کو پانی پینا شروع کرو آٹا خالص نہیں چھوڑو مٹی کی روٹی پکاؤ۔ نہیں دنیا کے معاملہ میں چاہے ایک کے دو خرچ کر دیں جہاں چیز اچھی ملے لائیں گے جو ڈاکٹر اچھا ہو اس کے پاس جائیں گے وہاں شیطان یہ نہیں بتاتا کہ سارے ڈاکٹر چھوڑو۔ دین کے لئے بتاتا ہے سارے مولوی چھوڑو۔ اس لئے کہ سارے مولوی چھڑا کر شیطان خود اس کا مولوی بننا چاہتا ہے اللہ والے اس دنیا میں آج بھی ہیں اللہ کا وعدہ ہے کہ ایسے لوگ ضرور ملیں گے دودھ کا وکیل کا وعدہ نہیں اللہ کا وعدہ صادقین کی محبت کا بہت جگہ ہے اور یہ وعدہ قیامت تک کے لئے ہے سچے لوگ اگر قیامت تک ملنے والے نہ ہوتے تو اللہ کا یہ وعدہ نہ ہوتا۔ گئی آٹا اور دودھ خالص ملنے کا وعدہ اللہ نے نہیں کیا ہاں اللہ والوں کے لئے ضرور وعدہ ہے۔ ایک دھوکہ شیطان کا یہ ہے کہ جب ہم کبھی کسی عالم کی تلاش میں نکلتے ہیں تو معیار ذہن میں ہوتا ہے۔ عمر اور جنید کا جو اس کے خلاف ہو اس کو متقی ہی نہیں سمجھتے یہ نہیں خیال کرتے کہ تم خود کہاں پڑے ہو ان کے زمانہ کے آدمی بھی ایسے ہی تھے جیسے بزرگ اور جیسی روح ویسے فرشتے آج جیسے تم عیوب سے بھرپور ہو ان میں سے ہی کچھ بہتر مل سکتے ہیں۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں آئیں گے جنید و شبلی نہیں آئیں گے امام غزالی نہیں آئیں گے۔ آج کوئی یہ کہے کہ بیمار ہوں مگر علاج کراؤں گا اجمل خان سے تو پھر مر جائے گا شفا نہ ہوگی۔ ہاں یہ دیکھ لو کہ ان کا شاگرد ہوں ان کے شاگرد کا شاگرد ہوں ان کے اصولوں پر علاج کرنے والا ہوں۔ بس اس کو پکڑ لو۔ (از مجلس مفتی عظیم)

چغل خور کی دعا

صاحب قلیوبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل میں طلب باران کے واسطے تین مرتبہ نکلے لیکن بارش نہ ہوئی۔ پس حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے رب تیرے بندوں نے تین مرتبہ باران رحمت کو طلب کیا لیکن تو نے پانی نہ برسایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ بلا شک ان میں ایک چغل خور ہے اور وہ چغل خوری پر جما ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار وہ کون ہے تاکہ ہم اس کو اپنے درمیان سے نکال دیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کی جانب وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میں چغلی سے منع کرتا ہوں اور میں ہی چغل خور ہوں۔ چنانچہ سب نے توبہ کی پس اللہ تعالیٰ نے ان پر باران رحمت نازل فرمایا۔

حضرت عرفہ بن حارث کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت کعب بن علقمہ کہتے ہیں: حضرت عرفہ بن حارث کندیؓ کو نبی کریم کی محبت حاصل تھی۔ یہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ امن دینے کا معاہدہ کیا ہوا تھا۔ حضرت عرفہؓ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ دیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے ان سے کہا: یہ لوگ معاہدے کی پابندی کی وجہ سے ہم سے مطمئن تھے (تم نے قتل کر کے معاہدہ توڑ دیا) حضرت عرفہؓ نے کہا: ہم نے ان سے اس بات پر امن کا معاہدہ نہیں کیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں (برا بھلا کہہ کر) ہمیں تکلیف پہنچائیں۔ (حیاء ص ۶)

ابو محمد ورہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ابو محمد ورہؓ کے سر کے اگلے حصہ میں ایک بالوں کا جوڑا تھا کہ جب وہ بیٹھے اور اس کو چھوڑ دیتے تو وہ زمین سے جا لگتا۔ کسی نے ان سے کہا کہ تم ان کو منڈوا کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کو منڈوانا نہیں سکتا کیونکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ لگا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوا ہے۔ (کتاب الشفاء)

مخلوق پر شفقت

صاحب قلیوبی نقل کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے وصیت کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مخلوق پر شفقت کرو۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا پس اللہ جل شانہ نے چاہا کہ فرشتوں کے واسطے ان کی شفقت ظاہر کرے۔ چنانچہ اس نے میکائیل کو کھجک کو چمک کی صورت میں اور جبریل کو شاہین کی صورت میں بھیجا کہ یہ اس کو ہٹکائے اور نکالے۔ پس چڑا موسیٰ کی طرف آیا اور کہا کہ مجھے شاہین سے پناہ دیجئے چنانچہ موسیٰ نے فرمایا کہ اچھا اس کے بعد شاہین آیا اور کہا کہ اے موسیٰ مجھ سے یہ چڑیا بھاگی ہے اور میں بھوکا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے گوشت سے تیری بھوک کو روکوں گا۔ پس شاہین نے کہا کہ میں سوائے آپ کی ران کے اور کچھ نہ کھاؤں گا حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا پھر شاہین نے کہا کہ میں تو صرف آپ کے بازو سے کھاؤں گا۔ موسیٰ نے کہا اچھا پھر شاہین نے کہا کہ میں تو صرف آپ کی آنکھیں کھاؤں گا۔ موسیٰ نے فرمایا کہ ہاں ہاں۔ اس کے بعد شاہین نے کہا کہ یا کلیم اللہ اللہ ہی کے واسطے آپ کے لئے بھلائی ہے۔ میں جبریل ہوں اور یہ چڑیا میکائیل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ہم کو بھیجا ہے تاکہ وہ آپ کی شفقت فرشتوں کے واسطے ظاہر کرے اور یہ فرشتوں کے قول کی تردید کے واسطے ہے اور وہ قول یہ ہے کہ **لَا تَجْعَلْ فِیْہَا مِنْ یُفْسِدْ فِیْہَا** یعنی اے اللہ تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا۔

صحبت کا اثر

فرمایا ایک شخص سماع کے شوقین حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری رغبت مبدل بہ نفرت ہو جائے گی۔ انہوں نے بہت تعجب کیا کہ مجھے تو اس کے بغیر چین نہیں ہر وقت اسی کا دھیان ہے اور حاجی صاحب یہ فرماتے ہیں غرض یہ کہ سفر میں ایک ایسے مقام پر ٹھہرے کہ وہاں سماع ہو رہا تھا کہتے تھے اتنی نفرت ہوئی کہ قلب چاہتا تھا اس تمام جھگڑے کو دور ہم برہم کر دوں۔ یہ حضرت کی صحبت کا اثر و کرامت تھی۔ (تھم الاکابر)

معمولی بچہ بڑا انسان بن گیا

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن (۱۸۷۹-۱۹۵۵) نے ۲۰ ویں صدی کی سائنس میں عظیم انقلاب برپا کیا۔ مگر اس کی زندگی کا آغاز نہایت معمولی تھا۔ تین سال کی عمر تک وہ بولنا شروع نہ کر سکا۔ بظاہر وہ ایک معمولی باپ کا معمولی بچہ تھا۔ نو سال کی عمر تک وہ بالکل عام بچہ دکھائی دیتا تھا۔ اسکول کی تعلیم کے زمانہ میں ایک بار وہ اسکول سے خارج کر دیا گیا۔ کیونکہ اس کے استادوں کا خیال تھا کہ اپنی تعلیمی نااہلی کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علموں پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ مگر اس کے بعد اس نے محنت شروع کی تو وہ اس بلندی تک پہنچا جو موجودہ زمانہ میں بمشکل کسی دوسرے سائنس دان کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد سے اس کی شہرت بڑھتی ہی چلی گئی۔ وہ اکثر آدمی رات تک اپنے کام میں مشغول رہتا تھا۔ ۱۹۳۳ میں اس نے نٹلر کے جرمنی کو چھوڑ دیا تھا، ہٹلر کی حکومت نے اعلان کیا کہ جو شخص آئن سٹائن کا سر کاٹ کر لاے گا، اس کو ۲۰ ہزار مارک انعام دیا جائے گا۔ اس زمانہ میں یہ رقم بہت زیادہ تھی۔ مگر آئن سٹائن کی عظمت لوگوں کے دلوں پر اتنی قائم ہو چکی تھی کہ کوئی اس انعام کو حاصل کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔

تاریخ میں اس طرح کی بہت مثالیں ہیں جو بتاتی ہیں کہ بڑا انسان بننے کے لئے بڑے بچہ پیدا ہونا ضروری نہیں، معمولی حیثیت سے آغاز کر کے آدمی بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ جدوجہد کی شرطوں کو پورا کرے، بلکہ وہ لوگ زیادہ خوش قسمت ہیں جن کو مشکل مواقع میں زندگی کا ثبوت دینا پڑے۔ کیونکہ مشکل حالات عمل کا محرک ہوتے ہیں، وہ آدمی کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بیدار کرتے ہیں، نیز زندگی کے بہترین سبق ہمیشہ مشکل حالات میں ملتے ہیں۔ اعلیٰ انسان راحتوں میں نہیں بلکہ مشکلوں میں تیار ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ خدا کی اس دنیا میں امکانات کی کوئی حد نہیں، یہاں کسی کو اپنے عمل کے لئے معمولی آغاز ملے تو اس کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، معمولی حالات، زندگی کا سب سے مضبوط زینہ ہیں، تاریخ کی اکثر اعلیٰ ترین کامیابیاں معمولی حالات کے اندر ہی سے برآں ہوئی ہیں۔ (کتابوں کی درس گاہ میں)

پتلہ آدم کے ساتھ ابلیس کا سلوک

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور بدن بنایا ابھی اس میں روح نہیں ڈالی گئی تھی۔ تو ملائکہ علیہم السلام اس کی زیارت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عجیب شکل و صورت بنائی ہے اور بہت ہی عمدہ ہے۔ اور سب کے دل میں ایک عظمت و محبت اس صورت کی بیٹھ گئی اور ابلیس کو بھی حکم ہوا کہ تو بھی اس صورت کو جا کر دیکھ اس کے دل میں عداوت چھپی ہوئی تھی اس نے جا کر دیکھا اور حضرت آدم کے پتلے کے اندر گھسا اور ریزے ریزے میں سرایت کی بعد میں اس نے کہا کہ کوئی عجیب چیز نہیں ہے اور کہا کہ یہ تو اندر سے کھوکھلا ہے خود کو بھی نہیں سنبھال سکتا ہے جب تک کہ باہر سے اس کی مدد نہ ہو اور غذاء ہو اگر می باہر سے نہ پہنچے اس کے اندر کوئی طاقت نہیں۔ اس ابلیس نے اپنی شیطنیت اور عداوت کے مطابق رپورٹ دی۔ سارے ملائکہ نے تو تائید کی اور مدحت کی اور اس کم بخت نے آ کر کتہ چینی کی مگر یہ کہا کہ میں نے سارے بدن میں گھس کر دیکھا ہے یہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے البتہ اس کے بیچ میں ایک چھوٹی سی پوٹلی ہے اس میں سب کچھ ہوگا اشارہ تھا قلب کی طرف کہ جو کچھ حقیقت ہے وہ اس قلب میں رکھی گئی ہے اس کی حقیقت اس لعین کے سامنے نہ کھل سکی وہاں جا کر مجبور ہو گیا۔ (سکون قلب)

حضرت ربیعہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا اور تہجد کے وقت وضو کا پانی اور دوسری ضروریات مثلاً مسواک، مصلیٰ وغیرہ رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خدمات سے خوش ہو کر فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ کہا بس یہی چیز مطلوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے (ابوداؤد)

ایک مجذوب کی پیشین گوئی

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب آغاز شباب میں ایک مرتبہ جنگل تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب بیٹھے ہوئے ہیں اور چاروں طرف سے لوگ ان کو گھیرے کھڑے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب نے مجمع میں سے جھانکا حافظ صاحب نے دیکھ لیا۔ اشارے سے بلایا اور پاس بٹھالیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ تو کسی کو بھی منہ نہیں لگاتے ان پر اس قدر عنایت کیوں ہوئی۔ پھر حافظ صاحب نے فرمایا کہ تم پر مسئلہ وحدۃ الوجود خوب منکشف ہوگا۔ حاجی صاحب اس وقت اس قسم کے مسائل سے چونکہ بالکل خالی الذہن تھے اس پیشین گوئی سے کچھ ایسی دلچسپی نہیں ہوئی لیکن ایک مدت کے بعد جب حاجی صاحب مشغول پڑتے ہوئے اس شعر پر پہنچے۔

جملہ معشوق ست عاشق پردہ زندہ معشوق ست عاشق مردہ

تو مسئلہ وحدت الوجود منکشف ہوا اور حافظ صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲۔ (سراج المصداق)

نانی جان سونا نگل گئی

ایک آدمی نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میری ساس بیمار ہوئی تو مجھ سے کہنے لگی ”میرے لئے ضمیمے (ایک خاص قسم کا حلہ) خرید لیجئے“ چنانچہ میں نے وہ خرید کر دیدیا، کچھ دیر کے بعد میرا چھوٹا بیٹا میرے پاس آ کر کہنے لگا ”نانی جان تو سونا نگل رہی ہیں“ میں نے اس کے پاس گیا تو وہ واقعتاً اس حلہ کے ساتھ سونا چبا کر نگل رہی تھی، میں نے ڈانٹ کر اس کا ہاتھ روکا تو وہ مجھ سے کہنے لگی ”مجھے ڈر ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد میری بیٹی پر کسی اور لڑکی کو بیاہ لاد گئے“ میں نے کہا ”ایسا کوئی ارادہ نہیں“ اس نے کہا ”تم قسم اٹھاؤ“ چنانچہ میں نے اس کے کہنے پر قسم اٹھائی، اس کے بعد اس نے سونے کا جع کردہ ذخیرہ میرے حوالہ کیا اور پھر انتقال کر گئی، کچھ عرصہ کے بعد میں نے قبر سے اس کا ڈھانچہ نکالا اور پانی چھڑک کر اسے ہلایا تو اس سے تقریباً اسی (۸۰) دینار نکل آئے جو اس نے مرض الموت میں نگل لئے تھے۔ (صدی الحاضر، کتابوں کی درس گاہ میں)

دل اور دماغ کا فرق

دماغ بہت اعلیٰ چیز ہے مگر دماغ تفصیل کرتا ہے اس علم کی جو قلب کے اندر پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ قلب اپنے اس علم اجمالی کو دماغ کے سامنے پیش کرتا ہے وہ دماغ کی نالیوں میں چکر کھاتا ہے پھر نظریہ بن جاتا ہے اور نظریہ سے پروگرام بن جاتا ہے۔ پروگرام سے اس کی اشاعت ہو کر پارٹی بن جاتی ہے۔ قلب اگر دماغ کے اندر علم نہ بھیجتا تو نہ نظریہ بنتا نہ پروگرام بنتا نہ پارٹی وجود میں آتی۔ اسی لئے شریعت اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ دل اصل ہے دماغ اس کے تابع ہے ہاتھ پیر بھی اس کے تابع ہیں پیٹ اور پٹنہ بھی اس کے تابع ہیں۔ اسی بناء پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح کا مرکز دل کو بنایا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو جاتے تو پورا انسان ٹھیک ہو جاتا ہے۔ نگاہ بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کان بھی درست تاک بھی درست یہ غلط ہے تو ساری چیزیں غلط ہیں اگر دل میں خرابی ہے اور نیت بری ہے تو نگاہ بھی لامحالہ غلط جگہ پر پڑے گی اور دل میں تقدس تقویٰ اور طہارت ہے تو نگاہ بھی غلط جگہ نہیں جائے گی۔ اگر دل میں صلاح و تقویٰ ہے تو غلط قسم کی آوازیں باجے گا جے کبھی نہ سنے گا بلکہ اس طرف توجہ بھی نہ کرے گا اور اگر دل میں دیانت و تقویٰ نہیں ہے تو اس کے لئے جائز و ناجائز سب برابر ہے باجے گا جے بھی نہ سنے گا۔ حرام آوازیں بھی نہ سنے گا اگر دل میں دین ہے تو راستہ درست رہے گا اچھی چیزوں کی طرف طبیعت جائے گی بری چیزوں سے ہٹ جائے گی۔ (سکون قلب)

شکر خداوندی

حضرت حاجی صاحب فرماتے تھے کہ میں عطر لگاتا ہوں تو حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اور شہنشاہ پانی پیتا ہوں تو اس لئے کہ اس سے اچھی طرح سے ہر رگ و ریشہ سے حق تعالیٰ کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ (مقالات حکمت دعوات عبدیت)

حاجی صاحبؒ کی نسبت صحابہ کی سی سادہ اور لطیف ہے ذکر اور اطاعت کے سوا کچھ وہاں نہیں رہتا۔ (قصص الاکابر)

عظیم باپ عظیم بیٹا

حضرت عبداللہ بن مبارک کے والد غلام تھے، اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے تھے، ایک مرتبہ مالک باغ میں آیا اور کہا ”بیٹھا اتار لائیے“ مبارک ایک درخت سے اتار کا دانہ توڑ کر لائے، مالک نے چکھا تو کھٹا تھا، اسکی تیوری پر ہل آئے، کہا ”میں بیٹھا اتار مانگ رہا ہوں، تم کھٹلائے ہو“ مبارک نے جا کر دوسرے درخت سے اتار لایا، مالک نے کھا کر دیکھا تو وہ بھی کھٹا تھا، غصہ ہوئے، کہنے لگے ”میں نے تم سے بیٹھا اتار مانگا ہے اور تم جا کر کھٹلا لے آئے ہو“ مبارک گئے اور ایک تیسرے درخت سے اتار لے کر آئے، اتفاقاً وہ بھی کھٹا تھا، مالک کو غصہ بھی آیا اور تعجب بھی ہوا، پوچھا ”تمہیں ابھی تک بیٹھے کھٹے کی تیز اور پہچان نہیں؟“ مبارک نے جواب میں فرمایا ”بیٹھے کھٹے کی پہچان کھا کر ہی ہو سکتی ہے اور میں نے اس باغ کے کسی درخت سے کبھی کوئی اتار نہیں کھایا“ ... مالک نے پوچھا ”کیوں؟“ اس لئے کہ آپ نے باغ سے کھانے کی اجازت نہیں دی ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر میرے لئے کسی اتار کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے“ یہ بات مالک کے دل میں گھر گئی اور تھی بھی یہ گھر کرنے والی بات! تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعہ مبارک نے کبھی کسی درخت سے کوئی اتار نہیں کھایا، مالک اپنے غلام مبارک کی اس عظیم دیانت داری سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کرایا، اسی بیٹی سے حضرت عبداللہ بن مبارک پیدا ہوئے، حضرت عبداللہ بن مبارک کو اللہ جل شانہ نے علمائے اسلام میں جو مقام عطا فرمایا ہے، وہ محتاج تعارف نہیں۔ (وفیت الامان، ج ۳، ص ۳۳، کتابوں کی درس گاہ میں)

اطباء اور ڈاکٹروں کا باہم اختلاف رائے

اس میں اطباء اور موجودہ زمانے کے ڈاکٹروں کا اختلاف ہوا ہے کہ آیا اصل انسان میں دماغ ہے یا قلب ہے وہ کہتے ہیں کہ اصل انسان میں دماغ ہے کیونکہ اسی سے تمام چیزیں چلتی ہیں۔ اسی میں شعور ہے اسی میں ادراک ہے اسی میں علم ہے اسی میں احساس ہے اور قلب آلہ کار ہے اصل نہیں ہے یہ بعض اطباء کا خیال ہے اور اس زمانے کے ڈاکٹروں کا بھی یہی خیال ہے لیکن ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ یہ بالکل غلط ہے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ بالکل صحیح ہے بہت سی اس میں صحت بھی ہے اور بہت سی اس میں غلطیاں بھی ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت عبداللہ بن زبیر کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احکام نبوی کی پابندی میں شدت سے اہتمام تھا اور کسی موقع پر بھی اس کو نظر انداز نہ ہونے دیتے تھے ایک مرتبہ ان کے اور ان کے بھائی عمرو کے درمیان کسی معاملہ میں تنازع ہو گیا۔ سعید بن عاصؓ حاکم مدینہ تھے۔ ابن زبیرؓ ان کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو دیکھا ان کے بھائی سعید بن عاصؓ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعید نے ان کے مرتبہ کے خیال سے انہیں بھی تخت پر بٹھانا چاہا لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہا کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے اور نہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ کو حکم کے سامنے بیٹھنا چاہئے۔ (بخاری مسند احمد بن حنبل)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سینکڑیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور آ کر عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہاں۔ عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ مگر تیرے لئے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو تجھ سے (خمیس)

فائدہ: حضور کے فضائل پانچ خانہ چہ شہاب وغیرہ سب پاک ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی اشکال نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشکال کا مطلب کہ ہلاکت ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ سلطنت اور امارت کی طرف اشارہ ہے کہ امارت ہوگی اور لوگ اس میں محرم ہوں گے۔

لطیف المزاج کا اکرام

(۱) فرمایا کہ مولانا احمد علی صاحب کی خدمت میں دو طالب علم گنگوہ کے حاضر ہوئے۔ مولانا کے یہاں سے اچھا کھانا دونوں صاحبوں کے واسطے آیا ایک صاحب تو مزے کا دیکھ کر بہت سا کھا گئے اور دوسرے صاحب نے تھوڑا کھایا۔ انجام یہ ہوا کہ جب تک دونوں صاحب رہے مولانا رحمہ اللہ کی بیوی ان دوسرے صاحب کے لئے تو ہر روز اچھا ہی کھانا بھیجتی رہیں کہ یہ لطیف المزاج ہیں اور تھوڑا سا کھاتے ہیں اور پہلے صاحب کے لئے نو کروں چاکروں کا سا کھانا آتا رہا۔ سمجھ لیا کہ یہ پیٹ بھرو ہے (حسن البحر: جلد دوم ص ۱۰۷ اخلاص نمبر ۳۳)

ایک کھجور یا ایک گھونٹ سے افطار کرانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور جہنم سے اسکی گردن کی آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اسکو روزہ دار کے روزہ کا اجر ملے گا۔ جب کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کے پاس اتنا نہیں ہوتا جس سے وہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ”اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور سے یا پانی سے یا دودھ کے گھونٹ سے افطار کرائے۔“ (صحیح ابن خزیمہ)

تین لڑکے

ایک باغ میں تین لڑکے گھس کر پھل توڑ کر کھانے لگے۔ باغبان کو پتہ چلا تو وہ آیا۔ اس نے ان تینوں کو غور سے دیکھا تو ایک حاکم شہر کا لڑکا تھا ایک قاضی شہر کا لڑکا اور تیسرا ایک کارمگر مستری کا لڑکا تھا۔ باغبان نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں اور یہ تین ہیں ان سے مقابلہ کسی حکمت سے کرنا چاہئے۔ چنانچہ پہلے تو مستری کے لڑکے سے کہا مرحبا! میرے نصیب جاگ اٹھے جو آپ میرے باغ میں تشریف لائے۔ جائے اس کمرے سے کرسی لے آئیے اور آرام سے بیٹھ کر پھل کھائیے۔ مستری کا لڑکا کرسی لینے گیا تو باغبان نے ان دونوں سے کہا، جناب! آپ دونوں کا تو حق ہے کہ میرے باغ کا پھل کھائیں ایک حاکم دوسرا قاضی۔ مگر یہ دنیا دار مستری، یہ کون ہوتا ہے جو آپ سے برابری کرے۔ آپ شوق سے مہینہ بھر بیٹھیں رہیں مگر اس کی تو میں مرمت کر کے رہوں گا۔ اس طرح ان دونوں کی تعریف کر کے مستری کے لڑکے کے پیچھے گیا اور کمرے میں جا کر اسے خوب مارا اور بے ہوش کر دیا۔ پھر باغ میں آیا اور قاضی کے بیٹے سے کہنے لگا، بیوقوف یہ تو بھلا حاکم شہر کا دل بند ہے ہمارا سب کچھ انہی کا ہے مگر تو کو؟ تو ان سے برابری کا دم بھرے پھر اسے مارا اور گرالیا۔ اب حاکم کے صاحبزادے اکیلے رہ گئے، پھر وہ ان کی طرف ہوا اور بولا کیوں جناب! جب آپ ہی یوں ڈاکے مارنے لگے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ یہ کہہ کر اسے بھی خوب مارا اور اس طرح ایک ایک کر کے سب سے اپنا انتقام لیا۔ (مثالی بچپن)

اسلام کا ہمہ گیر نظام

اسلام چونکہ زندگی کا ایک ہمہ گیر نظام ہے اس لئے اس نے انسان کی ان دو حیثیتوں کو نظر انداز نہیں کیا، اس نے جہاں ہمارے ظاہری جسم کے متعلق ہمیں کچھ ہدایت دی ہیں وہاں ہمارے دل کی پوشیدہ دنیا سے متعلق بھی ہمیں کچھ احکام بتلائے ہیں۔ جس طرح ہماری ظاہری زندگی میں وہ ہمیں نماز روزہ حج اور زکوٰۃ جیسے بہترین اعمال کو اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور کچھ برے کاموں سے روکتا ہے اسی طرح ہماری باطنی زندگی میں اپنے آپ کو کچھ بہترین صفات سے آراستہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ رذیل صفات سے پاک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام کے جو احکام ہماری ظاہری زندگی سے متعلق ہیں وہ علم فقہ کا موضوع ہیں اور جو احکام ہمارے باطن کی پوشیدہ دنیا سے تعلق رکھتے ہیں وہ علم تصوف میں بیان کئے جاتے ہیں۔ (سکن عجب)

حضرت مالک بن سنان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور یا سر مبارک میں خود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ دوڑے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے حضرت ابوعبیدہؓ دوڑے اور آگے بڑھ کر خود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابوعبیدہ کا ٹوٹ گیا۔ اس کی پرواہ نہ کی۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری کے والد ماجد مالک بن سنان نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی (قرۃ العین)

رحمت خداوندی پر نظر

مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری فرماتے تھے کہ اگر آخرت میں بھی وہی خدا ہے جو یہاں ہے تو پھر کوئی فکر کی بات نہیں ہے کیونکہ یہاں تو ہمارے حال پر بڑی عنایت فرماتے ہیں امید ہے کہ وہاں پر بھی یہی برتاؤ ہوگا۔ کیونکہ یہی خدا تو وہاں بھی ہے (وفاء الرحمن علی الامۃ ص ۳۶)

عظیم مال غنیمت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ صحابہؓ کو جہاد کی ایک مہم پر روانہ فرمایا وہ بہت جلد لوٹ آئے اور بہت سا مال غنیمت لے کر آئے ایک صاحب نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو اتنی جلدی لوٹ کر آیا ہو۔ اور اسے اتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہو۔ جتنا اس لشکر کو ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے بھی جلدی واپس آ جائے اور ان سے بھی زیادہ مال غنیمت لے کر آئے۔ پھر فرمایا کہ ”جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد جائے اور نماز فجر ادا کرے پھر اس کے بعد (یعنی طلوع آفتاب کے بعد) نماز اشراق ادا کرے۔ وہ جلدی واپس آیا اور عظیم مال غنیمت لے کر آیا۔“ (ترغیب ص ۳۷۷ بحوالہ ابویعلیٰ وساندھی)

مردہ لڑکا

حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ نماز ظہر کی ادا ہو گئی کے بعد حجرہ شریف میں وظیفہ کر رہے تھے کہ ایک عورت روتی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ یا حضرت! میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ مر گیا۔ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کر۔ لیکن اس ضعیفی گریہ و زاری دیکھ کر آپ کے خادم کو بے حد ترس آیا اور اس نے خواجہ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت! ایک بیماری سکتہ کی ہوتی ہے۔ اگر حضرت ازراہ کرم چل کر اس بچے کو ملاحظہ فرمائیں تو شاید کچھ تسلی ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت اس ضعیفہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ضعیفہ کا لڑکا مردہ حالت میں بستر کے اوپر پڑا ہوا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مردہ معلوم ہوتا ہے۔ اس پر خادم نے پھر عرض کیا کہ یا حضرت! سکتہ کی کیفیت بھی بالکل موت کی طرح ہوتی ہے۔ حضرت اس کی نبض ملاحظہ فرمائیں۔ جب آپ نے لڑکے کی نبض پر ہاتھ رکھا تو وہ ساکن تھی۔ آپ نے فرمایا کہ نبض میں تو حرکت ہی نہیں ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ حضرت ذرا غور سے نبض کو ملاحظہ فرمائیے۔ جیسے ہی آپ نے توجہ قلبی نبض کی جانب مرکوز کی۔ نبض حرکت میں آ گئی۔ آپ نے فرمایا ہاں نبض چلتی تو ہے۔ خادم نے عرض کیا پھر غور سے دیکھئے۔ دوسری بار پھر توجہ مرکوز ہوئی تو نبض بالکل قدرتی عمل کے ساتھ چلنے لگی اور لڑکا بالکل تندرست ہو کر اٹھ بیٹھا۔ ضعیفہ نے لڑکے کو حضرت کے حوالے کیا تا کہ خدمت گزاری کر سکے۔ یہ سن و نیاں سرخرو ہو۔ (مثالی بھین)

دل کی اصلاح کا تیر بہدف نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایک تو دین کی کتابیں دیکھنا یا سننا دوسرا مسائل دریافت کرتے رہنا تیسرا اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرنا یا انہیں سن لیا کرنا ساتھ ہی اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا جائے تو یہ اصلاح قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ (یعنی محاسبہ نفس) کے لئے نکال لیتا چاہئے جس میں اپنے نفس سے اس طرح کی باتیں کرنی چاہئیں۔

”اے نفس ایک دن دنیا سے جاتا ہے موت بھی آنے والی ہے اس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے اور خدا تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اگر گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے اس لئے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لئے کچھ سامان کر یہ عمر بڑی قیمتی دولت ہے اس کو فضول مت برباد کر مرنے کے بعد تو اس کی تمنا کرے گا کہ کاش میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہیں ہوگی پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے“ (سکون قلب)

حضرت گنگوہی کی ظرافت

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی بڑے ظریف تھے۔ ایسی بات چپکے سے فرمادیتے تھے کہ سننے والوں کے پیٹ میں ہنسنے ہنسنے بل پڑ جاتے تھے۔ لیکن خود بالکل نہیں ہنستے تھے اور لوگ تو خنس رہے ہیں اور آپ تسبیح لئے اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر بڑا وقار تھا۔ اور بہت کم گو تھے۔ گو عام طور سے جو لوگ کم گو ہوتے ہیں ان کا کلام بہت مختصر اور مبہم ہوتا ہے لیکن مولانا باوجود اس قدر کم گو ہونے کے جس وقت گفتگو فرماتے تھے تو نہایت صاف اور بلند آواز سے اور نہایت کافی 'شانی تقریر ہوتی تھی۔ حضرت مولانا کو حق تعالیٰ نے ہر پہلو سے کامل فرمایا تھا۔ میں نے کوئی شخص ایسی عادات و صفات کا نہیں دیکھا۔ (تھمن الاکار)

بادادب شہزادہ

ابو محمد ایزیدی نے بیان کیا کہ میں مامون الرشید کا اتالیق تھا جب کہ وہ سعید الجوبہری کی گود میں (یعنی زیر تربیت) تھا میں ایک دن آیا جب کہ وہ محل کے اندر تھا میں نے اس کے پاس اس کے ایک خادم کو بھیجا کہ میرے موجود ہونے کی اس کو اطلاع کر دے مگر اس نے آنے میں دیر کی پھر میں نے دوسرا بھیجا تو اس نے پھر دیر کی تو میں نے سعید سے کہا کہ یہ لڑکا اکثر اوقات کھیل میں لگا رہتا ہے اور آنے میں دیر کرتا ہے اس نے کہا ہاں اور اس کے ساتھ ایک حرکت یہ بھی کہ جب وہ آپ سے جدا ہوتا ہے تو اپنے خدمت گاروں کے سر ہو جاتا ہے اور وہ اس سے سخت تکلیف اٹھاتے ہیں تو آپ اس کو ادب سکھائیں۔ میں انتظار میں بیٹھا رہا، جب وہ باہر نکلا تو میں نے حکم دیا کہ اس کو اٹھا لائیں۔ تو میں نے اس کے سات دڑے مارے کہ وہ رونے کے لئے اپنی آنکھوں کو ملنے لگا۔ اتنے میں اطلاع پہنچی کہ جعفر بن یحییٰ (برکی وزیر) آگئے۔ تو مامون نے فوراً رومال لے کر اپنی دونوں آنکھیں پونچھیں اور اپنے کپڑوں کو ٹھیک کر کے فرش کی طرف بڑھا اور اس پر چوڑی لگا کر بیٹھ گیا۔ پھر خدام سے کہا اس کو آنا جانا چاہئے۔ اور میں مجلس سے اٹھ کر باہر آ گیا۔ مجھے یہ پڑ ہو گیا کہ یہ جعفر سے میری شکایت کرے گا تو وہ میرے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کرے گا۔ (وزیر جعفر اندر آ کر مامون سے مل) تو اسکی طرف منہ کر کے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو بھی ہنسایا اور خود بھی ہنستا رہا۔ پھر جب (وزیر کے ساتھ) سیر کے لئے جانے کا ارادہ کیا تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور اپنے غلاموں کو تو وہ سب اس کے سامنے دوڑ بھاگ کرنے لگے پھر میرے بارے میں سوال کیا تو میں آیا تو مجھ سے کہا میرا بقیہ سامان (تعمیم کا) آپ لے بیچے میں نے کہا اے امیر اللہ تعالیٰ آپ کی عمر از کرے مجھے یہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ تم میری شکایت جعفر بن یحییٰ سے کرو گے اور اترتم۔ یہ کیا تو اس کا طرز عمل مجھ سے سخت ہو گا تو جواب دیا: اے ابو محمد کیا تم نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے ہارون الرشید کو بھی کبھی ایسے امور سے باخبر کیا ہو تو جعفر بن یحییٰ سے کیسے قرین قیاس ہو سکتا ہے۔ میں اس کو اطلاع دیتا اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ادب کا جاحض ہوں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمائے تمہارا امان کس قدر بعید از قیاس اور تمہارا دل غلط و ہم میں مبتلا ہے۔ آپ اپنا کام کیجئے جو خطرہ آپ کے دل میں پیدا ہوا ایسا سب کبھی نہ دیکھیں گے خواہ آپ اس عمل کا اہل روزانہ سو مرتبہ کریں۔ (کتب الانبیاء)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل

بہر حال یہ موضوع تو بڑا طویل ہے لیکن پانچ مثالیں میں نے آپ حضرات کے سامنے پیش کی ہیں

۱- جان کا تحفظ ۲- مال کا تحفظ

۳- آبرو کا تحفظ ۴- عقیدے کا تحفظ

۵- کسب معاش کا تحفظ۔ یہ انسان کی پانچ بنیادی ضروریات ہیں۔

یہ پانچ مثالیں میں نے پیش کیں لیکن ان پانچ مثالوں میں جو بنیادی بات غور کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ کہنے والے تو اس کے بہت ہیں لیکن اس کے اوپر عمل کر کے دکھانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ بیت المقدس میں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کیا جاتا تھا اس لئے کہ ان کے جان و مال و آبرو کا تحفظ کیا جائے ایک موقع پر بیت المقدس سے فوج بلا کر کسی اور محاذ پر بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ زبردست ضرورت داعی تھی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی بیت المقدس میں جو کافر رہتے ہیں ہم نے ان کے تحفظ کی ذمہ داری لی ہے۔ اگر فوج کو یہاں سے ہٹالیں گے تو ان کا تحفظ کون کرے گا؟ ہم نے ان سے اس کام کے لئے جزیہ لیا ہے لیکن ضرورت بھی شدید ہے۔ چنانچہ انہوں نے سارے غیر مسلموں کو بلا کر کہا کہ بھائی ہم نے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری لی تھی۔ اس کی خاطر تم سے یہ ٹیکس بھی وصول کیا تھا اب ہمیں فوج کی ضرورت پیش آ گئی ہے جس کی وجہ سے ہم تمہارا تحفظ کما حقہ نہیں کر سکتے اور فوج کو یہاں نہیں رکھ سکتے لہذا فوج کو ہم دوسری جگہ ضرورت کی خاطر بھیج رہے ہیں تو جو ٹیکس تم سے لیا گیا تھا وہ سارا تم کو واپس کیا جاتا ہے۔ (حقائق اہلادار و معادلات)

عجیب حالت

فرمایا کہ حضرت حافظ محمد صاحب نہایت آزاد منش تھے۔ آپ کے یہاں کبوتر بھی

پٹے ہوئے تھے مگر اڑاتے نہ تھے۔ (ص ۱۳ نمبر ۳۶ حسن العزیز جلد دوم)

امانت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، دونوں کے درمیان اس قدر مشابہت تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے، فرمایا ”میں نے باپ بیٹے میں اس طرح کی مشابہت نہیں دیکھی“ آنے والے شخص نے کہا ”امیر المؤمنین! میرے اس بیٹے کی پیدائش کا بڑا عجیب قصہ ہے، اس کی پیدائش سے پہلے جب میری بیوی امید سے تھی تو مجھے ایک جہادی معرکہ میں جانا پڑا، بیوی بولی ”آپ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟“ میں نے کہا استودع للہ ما می بطنک (آپ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، میں اسے اللہ کے پاس امانت رکھ کر جا رہا ہوں) یہ کہہ کر میں جہادی مہم میں نکل پڑا، ایک عرصہ کے بعد واپس ہوا تو یہ دردناک خبر ملی کہ میری بیوی انتقال کر چکی ہے اور جنت البقیع میں دفن کی گئی ہے، میں اس کی قبر پر گیا، دعا کی اور آنسوؤں سے دل کا غم ہلکا کیا، رات کو مجھے اس کی قبر سے آگ کی روشنی بلند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی، میں نے رشتہ داروں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا ”رات کو اس قبر سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دکھائی دیتے ہیں“ میری بیوی ایک پاکباز اور بڑی نیک خاتون تھی، میں اسی وقت اس کی قبر پر گیا تو وہاں یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ قبر کھلی ہوئی ہے، میری بیوی اس میں بیٹھی ہے، پھر اس کے پاس کسمسا رہا ہے اور یہ آواز سنائی دے رہی ہے ”اے اپنی امانت کو اللہ کے سپرد کرنے والے! اپنی امانت لے لے، اگر تم اس بچے کی ماں کو بھی اللہ کے سپرد کر کے جاتے تو واللہ! آج اسے بھی پاتے“ میں نے قبر سے پچھا اٹھایا اور قبر اپنی اصلی حالت پر آگئی، امیر المؤمنین! یہ وہی بچہ ہے۔“ (کتاب الدعاء للطبرانی)

شیریں بات کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے شیریں کلامی کے ساتھ بات کرنا صدقہ ہے۔ کسی کام میں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی کو پانی کا ایک گھوٹ پلانا بھی صدقہ ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

معافی نامہ

حسن قزوینی نے بیان کیا کہ ابو بکر نخعی سے میں نے سنا کہ معافی کے طور پر سب سے زیادہ لطیف رقعہ جو لکھا گیا ہے وہ معافی کا وہ رقعہ ہے جو (خلیفہ) راضی باللہ نے اپنے بھائی ابوالفتح متقی کے نام لکھا تھا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ دونوں بھائیوں کے درمیان استاد کی موجودگی میں کچھ کہا سنی ہو گئی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بھائی (متقی) کی طرف سے ہی راضی پر زیادتی ہوتی تھی تو راضی نے اسے رقعہ لکھا: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ کا غلام ہوں اپنے فرض کی بنا پر اور آپ کو اعتراف ہونا چاہیے کہ میں آپ کا بھائی ہوں فضل کی بنا پر جو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے اور غلام خطا کرتا ہے تو آقا معاف کر دیتے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

يا ذا الذي يفضض من غير شيء اعتب فعتابك حبيب الله
(ترجمہ): اے وہ شخص جو بغیر سبب ناراض ہو جاتا ہے جتنا عتاب دل چاہے کر کیونکہ تیرا عتاب بھی مجھے پکارا ہے۔

انت على انك لى ظالم اعز كل خلق الله على
(ترجمہ): تو باوجود اس کے کہ مجھ پر ظلم کرتا ہے خدا کی تمام مخلوق سے مجھے زیادہ عزیز ہے۔
تو ابوالفتح اس کے پاس آکر اس پر الٹا ہو گیا، راضی باللہ بھی کھڑا ہو گیا اور دونوں گلے مل گئے اور مصالحت ہو گئی واللہ اعلم۔ (کتاب الاذکیاء)

صاحب علم بچہ

اصمعی نے بیان کیا جس زمانہ میں کہ میں میدانی قبائل عرب کی سیاحت میں تھا میرا گزر ایک لڑکے پر ہوا یا لڑکی پر (اصمعی سے روایت کرنے والے نے اپنے شک کا اظہار کیا) جس کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی زیادہ بھرا ہوا (ہونے کی وجہ سے اسکا دہانہ اس کے قابو سے باہر ہو گیا) تھا اور وہ (اپنے باپ کو) پکار رہا تھا۔

يا ابت ادرک فاها، غلبنی فوها لا طاقة لی بفیہا۔

ترجمہ: اے بااں کا منہ کڑوا، مجھ پر اس کا منہ غالب آ گیا۔ مجھ میں اس کا منہ سنبھالنے کی طاقت نہیں۔
اصمعی۔ یہ کہا خدا کی قسم ان تین جملوں میں اس نے تمام عربیت کو جمع کر دیا۔ (کتاب الاذکیاء)

حکایت حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ

حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ پہلے عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن اپنی دکان پر بیٹھے نئے باندھ رہے تھے۔ ایک درویش میل پوش دکان کے آگے کھڑے ہو کر انہیں نکلنے لگے دیر تک اسی حالت میں دیکھ کر حضرت عطار نے فرمایا کہ بھائی جو کچھ لینا ہو لو۔ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو درویش نے کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری دکان میں خیرے شربت مجوس بہت سی چپکتی ہوئی چیزیں بھری پڑی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ مرتے وقت تمہاری روح کیسے نکلے گی جو اتنی چپکتی ہوئی چیزوں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس وقت حضرت عطار کو باطن کا تو چکا تھا ہی نہیں بے دھڑک کہہ بیٹھے کہ جیسے تمہاری نکلے گی ویسے ہی ہماری بھی نکل جائے گی درویش نے کہا کہ میاں ہمارا کیا ہے اور کبمل اوڑھ کر وہیں دکان کے سامنے لیٹ گیا۔ اول تو حضرت عطار یہ سمجھے کہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب بہت دیر ہو گئی تو شبہ ہوا پاس جا کر کبمل اٹھایا تو وہ درویش واقعی مردہ تھا۔ بس ایک چوٹ دل پر لگی اور وہیں چیخ ماری اور بے ہوش کر گر پڑے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ دل دنیا سے بالکل مردہ ہو چکا تھا۔ اس وقت دکان لٹا کر کسی پیر کی تلاش میں نکلے۔ پھر وہ طریق کے اندر کتنے بڑے عارف ہوئے ہیں۔ (سکون قلب)

ادراک و احساس

حضرت مولانا گنگوہیؒ مسجد میں دیا سلائی نہ رگڑنے دیتے تھے کسی ناواقف نے مغرب کے وقت دیا سلائی مسجد میں رگڑ کر چراغ جلا دیا۔ ثلث شب گزر جانے کے بعد وہاں عشاء کی نماز ہوتی تھی۔ اتنا وقت گزر جانے کے بعد ہوا میں جو کچھ اثر باقی تھا اس کو فوراً محسوس فرما کر ناراض ہوئے کس نے دیا سلائی رگڑی ہے۔ اسی طرح حافظہ بھی قوی تھا۔ فراست بھی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اچھی غصب کرتے تھے ناپیدائی کے بعد کا ذکر ہے کہ ایک بچہ دے پاؤں آ کر چپکے سے بیٹھ گیا فرمانے لگے بچے کا سانس اس جلمے میں معلوم ہوتا ہے ایک بار شیخ فضل حق کے لڑکے چپکے سے آ بیٹھے فرمایا فضل حق کی بو آتی ہے۔ (قصص الاکابر)

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
معرکہ احد میں جب کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اپنا ترغہ کئے ہوئے تھے تو
وہ بڑا نازک وقت تھا۔ مگر شیدائیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانوں کو بلا تکلف جنگ
کی اس خطرناک آگ میں جھونک کر اس نازک وقت کو ٹال دیا۔ حضرت ابو طلحہ انصاری
رضی اللہ عنہ تیروں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہوئے اور تیروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تک پہنچنے کا راستہ نہیں دیا۔ وہ خود بھی بڑے مقتدر تیر انداز تھے انہوں نے اتنے تیر برسائے
کہ کئی کمائیں ٹوٹ گئیں۔ جوش میں یہ شعر پڑھتے تھے۔

نفسی لنفسک الفداء ووجهی لوجهک الوقاء

”یعنی میری جان آپ پر قربان اور میرا چہرہ آپ کے چہرے کی ڈھال بنے۔“

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کے سامنے اپنی ڈھال کر دی
اور کفار کی جانب اپنا سینہ۔ اس طرح سے دو طرف سے آر کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کفار کی جمیعت کو دیکھنے کے لئے ڈھال کے پیچھے ذرا گردن اٹھانی چاہی تو
حضرت ابو طلحہ نے جن الفاظ میں آپ کو روکا اس سے زیادہ جوش اور محبت کی تفسیر کوئی دوسری
نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے عرض کیا: بابی انت وامی لا تشرف بصبک سهم من
سہام القوم نحری دون نحروک۔ ”یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر
قربان آپ گردن اٹھا کر نہ دیکھئے کہیں آپ کو کوئی تیر نہ لگ جائے۔ میرا گلا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گلے سے پہلے ہے۔“ (صحیح بخاری غزوہٴ احد ص ۵۸۱ کتاب المغازی)

وضو کے بعد دعا پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر یہ کلمات کہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے

جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (صحیح مسلم)

بچی کی حاضر جوابی

اہل شام میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ مدینہ میں پہنچا تو ابراہیم بن ہرمہ کے مکان کا راوہ کیا وہاں جا کر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی مٹی سے کھیل رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا تمہارے ابا کیا کر رہے ہیں؟ کہنے لگی کہی اہل کرم کے ہاں گئے ہوئے بہت عرصہ گزر گیا ہم کو ان کی کچھ خبر نہیں ہے تو میں نے کہا کہ ہمارے لئے اونٹنی ذبح کر لو کیونکہ ہم تمہارے مہمان ہیں۔ بولی واللہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے کہا اچھا بکری ذبح کر لے کہنے لگی واللہ ہمارے پاس نہیں ہے میں نے کہا مرغی! کہنے لگی واللہ یہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے میں نے کہا تو انڈا بولی واللہ یہ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو تمہارے ابا کا یہ قول غلط ہے:

کم نافیۃ قد وجأت منحرا بمستهل الشوب بوب ادجمل

(ترجمہ): بہت سی اونٹنیوں اور اونٹوں کے گلے پر میں نے چھری پھیری ہے متواتر بارش کی ہلال طلوع ہونے کے وقت۔

کہنے لگی کہ ابا کا یہی تو وہ فعل ہے جس نے ہم کو اس حال تک پہنچا دیا کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ (کتاب الاذکیاء)

شوق و سکون کی دو حالتیں

انسان پر دو حالتیں طاری ہوا کرتی ہیں کبھی شوق کبھی سکون دونوں میں حکمتیں ہیں اپنے لئے کوئی خاص صورت جو یہ نہ کرنا چاہیے وصول دونوں سے ہو جاتا ہے جنت میں جزاء ہر کیفیت کے مناسب ہوگی۔ پس صاحب سکون کو عدم التہاب سے پریشان نہ ہونا چاہیے اور نہ اپنے کو محبت سے خالی اور محروم سمجھنا چاہیے بلکہ یوں سمجھئے کہ شراب محبت مجھے بھی حاصل ہے مگر اس میں کافور ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے حرارت کا غلبہ نہیں ہوتا پر اس کا حرج ہی کیا ہے تم بھی اللہ تعالیٰ کے مقررین میں داخل ہو اور اس جماعت میں سے ہو جن کو جنت میں کافور آمیز شراب دی جائے گی پس ہر حال میں راضی رہو اور اپنی تجویز کو دخل نہ دو حق تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں کافور ملا کر پلاتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں زنجبیل ملا کر پلاتے ہیں واصل دونوں ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت انس بن ابی مریم الغنوی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الاکمال میں لکھا ہے کہ یہ خود بھی صحابی تھے ان کے والد دانا اور بھائی بھی شرف صحابیت سے بہرہ ور تھے۔ علامہ ابن حجر، بحوالہ ابوداؤد، نسائی و بیہقی وغیرہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہر لاغر و خوشن کے سفر پر تھے کافی فاصلہ طے کیا، حتیٰ کہ شام ہوگئی، پڑاؤ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج رات کون ہم پر پہرہ دے گا؟ انس بن ابی مریم بولے: حضور میں حاضر ہوں۔ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ رات بھر وہ کہیں گھوڑے پر چڑھ کر پہرہ دیتے رہے صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: انس! رات کو کسی بخت ترے بھی تھے؟ عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! صرف نماز کے لئے یا بشری تقاضا سے۔ فرمایا:

ترجمہ۔ (تم نے اپنے آپکو جنت کا مستحق بنا لیا۔ اسکے بعد تم اور کوئی (خاص) عمل نہ بھی کرو، تو تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا) (اصابہ ص ۳۷ ج ۱)

ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترجمہ۔ (دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں دوزخ کی آگ نہیں چھوے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی اور ایک وہ آنکھ جو رات کو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتی رہی)۔ رضی اللہ عنہ وارضاه (شیخ رسالت)

تمنا موت کی دو قسمیں

فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب سے حافظ محمد ضامن صاحب نے کہا کہ میرے اوپر تمنائے موت اس قدر غالب ہے کہ خوف ہے کہ میں خودکشی نہ کر لوں اور یہ حالت سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے خوف ہے کہ مذموم نہ ہو فرمایا: میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ نے مقام ولایت عطا فرمایا اور جو تمنائے موت مذموم ہے وہ وہ ہے جو کسی تکلیف اور مصیبت سے گھبرا کر ہو۔ (فرمایا حضرت والا نے ان حضرات کی نظر دیکھتے حدیث میں لفظ ضد اصا بہ موجود ہے) اور جو تمنائے موت شوقاً لقا اللہ ہو وہ امارت ولایت ہے۔ لقلول تعالیٰ ان زعمتم

انکم اولیاء اللہ من دون الناس فاحموا الموت (حسن العریز)

بادشاہ کی رحم دلی

سلطان شہاب الدین غوری مرحوم کے بہت سے غلام تھے جن میں سے ایک کا نام ”تاج الدین یلدوز“ تھا جو سلطان شہاب الدین کی وفات کے بعد اُن کا جانشین بنا۔

تاج الدین کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کو انہوں نے تعلیم کے لئے ایک استاذ کے سپرد کر دیا تھا۔ ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی تاریخ میں اس کے متعلق ایک عجیب واقعہ ذکر کیا ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ ابوالقاسم لکھتے ہیں: ”مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ تاج الدین نے اپنے اس عزیز از جان بیٹے کو تعلیم کے لئے ایک استاذ کے سپرد کیا۔ ایک روز یہ استاذ اپنے اس شاگرد شہزادے سے ناراض ہوا اور غصہ میں کوڑا اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا، چونکہ شہزادے کا آخری وقت آچکا تھا، اس لیے اس کی روح اسی وقت قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ یلدوز کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو فوراً مکتب میں گیا۔ اُس نے دیکھا کہ شہزادہ کے استاذ کی حالت بہت بُری ہو رہی ہے اور وہ اپنی حرکت پر سخت نادم ہے، یہ عالم دیکھ کر یلدوز نے استاذ سے کہا: ”اس سے پہلے شہزادے کی موت کی خبر اس کی ماں تک پہنچے تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ اور کسی دوسرے مقام پر پودو پاش اختیار کرو، ورنہ تمہیں بھی اس جرم کی پاداش میں جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا“ استاذ نے یلدوز کی رحم دلی پر اُس کا شکریہ ادا کیا اور اس کی ہدایت پر عمل کر کے کسی گوشہ میں چھپ کر اپنی جان بچائی۔“ (جواہر پارے)

اللہ والوں کی راحت کاراز

فرمایا: کہ ساری پریشانیوں کا مدار یہی تجویز ہے کہ انسان اپنے لئے یا اپنے متعلقین کے لئے ایک خیالی پلاؤں کا لیتا ہے کہ یہ لڑکا زندہ رہے اور تعلیم یافتہ ہو اور اس کی اتنی خواہ ہو۔ پھر وہ ہماری خدمت کرے اور اسی طرح یہ مال ہمارے پاس رہے۔ اس میں یوں ترقی ہو اور اتنا نفع ہو اس طرح شیخ صلی کی طرح ہر چیز کے متعلق کچھ نہ کچھ منصوبے قائم کر لئے جاتے ہیں۔ اگر پہلے سے کوئی تجویز نہ ہو تو پریشانی کبھی پاس نہ پھٹکے۔ اس لئے اہل اللہ سب سے زیادہ آرام و راحت و مسرت میں ہیں۔ (سکونِ قلب)

حضرت حظلہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام سے قبل یثرب میں بھی چند لوگ عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ کچھ کو اپنے قبائل . . اوس، خزرج اور یہود . . پر سیادت حاصل تھی۔ لیکن مدینہ میں آفتاب رسالت کی صوفشانی کے بعد ایسے تمام چراغ اپنی روشنی کھو چکے تھے۔ عبداللہ بن ابی اور ابی عامر، عمرو بن صفی ”فاسق“ بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے۔ اپنی سرداری چھین جانے کے بعد ان کو سخت دھکا پہنچا وہ آتش حسد میں جلنے لگے۔

ابو عامر مدینہ کا بہت مقبول اور ہر دل عزیز شخص تھا۔ اسلام سے پہلے یہ اپنی پارسائی اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھا۔ مدینہ کے لوگ اس سے بہت عزت اور احترام سے پیش آتے تھے۔ یہ مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں رہنے لگا اور مشرکین قریش کے ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشوں میں شریک رہنے لگا۔

جنگ اُحد کے موقع پر یہ بھی ڈیڑھ سو آدمی لے کر مشرکین کے ساتھ آیا تھا۔ اس کو یقین تھا کہ جب انصار اس کو دیکھیں گے تو ایک آواز پر اس کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جائیں گے۔ اس لئے میدان میں آکر اس نے پکارا ”لوگو! مجھے پہچانتے ہو؟ میں ابو عامر ہوں۔“ انصار نے کہا ”ہاں اللہ کے دشمن ہم تجھے پہچانتے ہیں۔ بد بخت اللہ تیری آرزو پوری نہ کریگا۔“ اس کے بیٹے حضرت حظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسلمانوں کی طرف سے شریک جنگ تھے تلوار سونت کر اس کے قتل کرنے کو آگے بڑھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ پر تلوار اٹھانے کو منع فرمایا۔ (سیرت النبی جلد اول)

تھکاوٹ کی قسمیں

ٹٹو کی سواری کا ذکر تھا کہ کچھ کم تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوئیؒ فرماتے تھے کہ پیدل بھی آدمی تھکتا ہے اور کرائے کے ٹٹو پر بھی تھکتا ہے۔ لیکن ٹٹو کا تھکنا عزت کا تھکنا ہے اور پیدل کا تھکنا ذلت کا تھکنا ہے۔ پھر فرمایا کہ پیدل میں آدمی بہت تھکتا ہے بہ نسبت ٹٹو کے کیونکہ پیدل میں تو اس کا سارا بوجھ اس کی ٹانگوں پر رہتا ہے اور پھر چلنا بھی پڑتا ہے اور ٹٹو کی سواری میں سارا بوجھ ٹٹوی پر ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ٹٹو کے سوار کے مشابہ مرید ہوتا ہے کہ بوجھ تو سارا میری پر ہے مگر کچھ مشقت مرید کو کبھی پڑتی ہے۔ (ص ۱۹۰ نمبر ۳۲۵)

پیا سے کو پانی پلانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا واقعہ سنایا کہ اسے سفر کے دوران شدید پیاس لگی۔ تلاش کرنے پر اسے ایک کنواں نظر آیا جس پر ڈول نہیں تھا وہ کنویں کے اندر اترا اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھا لی۔ جب وہ پانی پی کر چلا تو اسے ایک کتا نظر آیا جو پیاس کی شدت سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اسے کہتے پر ترس آیا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوئی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا اور کنویں میں اتار کر اس موزے میں پانی بھرا اور موزے کو منہ میں لٹکا کر کنویں سے باہر آ گیا۔ اور کہتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس کی مغفرت فرمادی۔ (بخاری و مسلم)

خدا سے ڈرنے والا بیٹا

حضرت فضیل بن عیاض نے نماز میں قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کی:

وَبَنَّا عَلَيْهِتُ شِفْوَتْنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ. [المومنون: ۱۰۴]

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری بدبختی نے ہمیں گمراہ کر لیا۔ اور ہم گمراہ لوگ تھے۔

تو ان کے بیٹے علی بیہوش ہو کر گر گئے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ علی میرے پیچھے ہے اور وہ گر گیا تو قرأت کی۔ لوگ اس کی ماں کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے۔ اس نے آ کر اس پر پانی ڈالا اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اس کی ماں نے فضیل سے کہا تو اس بچے کو ہلاک کر دے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر انہوں نے گمان کیا کہ علی میرے پیچھے نہیں ہے۔ تو انہوں نے پھر قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی:

وَبَدَّ اللَّهُ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ. [زمر: ۷۷]

ترجمہ: اور خدا کی طرف سے انہیں معاملہ پیش آئے گا جن کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

تو علی گر کر انتقال کر گئے۔ ان کے والد نے قرأت مختصر کی اور والدہ کو اطلاع کی مگر کہ اپنے بیٹے کو سنبھال لے۔ اس نے آ کر پانی ڈالا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔ (کتاب التواہین)

شرارت کی تاویل

اصولی نے کہا کہ جاحظ سے منقول ہے کہ ثمامہ نے بیان کیا کہ میں اپنے ایک دوست کے یہاں اس کی مزاج پرسی کیلئے گھر میں داخل ہوا اور اپنے گدھے کو دروازے پر چھوڑ دیا اور میرے ساتھ کوئی غلام نہیں تھا (جو گدھے کا خیال رکھتا) پھر میں مکان سے باہر آیا تو دیکھا کہ اس پر ایک لڑکا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا تم بغیر اجازت لئے گدھے پر سوار ہو بیٹھے؟ اس نے (فی البدیہہ اپنی شرارت کی تاویل کے طور پر) جواب دیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بھاگ جائے گا تو میں نے آپ کی خاطر اس کی حفاظت کی۔ میں نے (غصہ سے) کہا اچھا ہوتا نہ ٹھہرتا اور بھاگ جاتا (آپ کو اس کے فکر کی کیا حاجت تھی) کہنے لگا کہ اگر آپ کی اپنے گدھے کیلئے یہ رائے ہے تو اس پر عمل کیجئے (اور سمجھ لیجئے) کہ وہ بھاگ ہی گیا اور مجھے بہتہ دیتے اور اس پر میری طرف سے مزید شکر یہ قبول کیجئے۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کیا جواب دوں۔ (کتاب الاذکیاء)

مومن کو پریشان کرنے والی چیز

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میرے لڑکے بہت ہی بدشوق ہیں تعلیم کی طرف ان کو قطعاً التفات اور رغبت نہیں اس سے میرا قلب پریشان رہتا ہے فرمایا: کہ قلب کو پریشان اور مشوش رکھنے کی کیا ضرورت ہے مومن کو پریشان کرنے والی چیز بجز ایک چیز کے اور کوئی چیز نہیں وہ حق تعالیٰ کی عدم رضا ہے اس سے تو مومن کے قلب میں جتنی بھی پریشانی ہو اور جو بھی حالت ہو وہ تھوڑی ہے اور جبکہ رضا کا اہتمام ہے اپنی وسعت اور قدرت کے موافق تو کوئی وجہ نہیں کہ مومن کا قلب پریشان اور مشوش ہو اس لئے کہ صرف تدبیر ہمارے ذمہ ہے مثلاً تعلیم اولاد کے لئے شفیق استاد کا تلاش کر دینا، کاغذ قلم دوات کا مہیا کر دینا کتابوں کا خرید دینا۔ مزید براں علم کے منافع و فضائل سناتا۔ اس کے بعد جو نتیجہ ہو اس پر رضا و تقویٰ ہی سے کام لےنا مناسب ہے۔ (سکون قلب)

مغفرت و معافی پانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی سے کی ہوئی گنج کو واپس لے لے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی غلطیاں معاف فرمائیں گے۔ (مجمع الزوائد)

قیصر روم کا اکلوتا بیٹا

حضرت خواجہ حسن بھریؒ کا پیشہ جواہرات کی تجارت تھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ تجارت کی غرض سے روم تشریف لے گئے۔ آپ کی ملاقات وہاں ایک وزیر کے ساتھ ہوئی۔ دوران گفتگو وزیر نے آپ سے کہا کہ ہم آج ایک جگہ پر جا رہے ہیں۔ اگر آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں تو اچھا ہے۔

حضرت حسن بھریؒ نے اس بات پر رضامندی کا اظہار فرمایا اور وزیر کے ساتھ جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ جنگل میں پہنچ کر آپ نے دیکھ کہ ایک انتہائی خوبصورت اور بیش قیمت خیمہ لگا ہوا ہے اور ایک بہت بڑا لشکر خیمے کا طواف کر رہا ہے۔ جب لشکر نے خیمے کا طواف کر لیا تو پھر حکیموں اور فلاسفوں کے ایک بہت بڑے گروپ نے خیمے کا طواف کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد بے شمار حسین و خوبصورت عورتیں بیش قیمت بس پہنے اور قیمتی زرو جواہرات کے تھال اٹھائے خیمے کے طواف میں مصروف ہو گئیں۔ جب ان کا طواف ختم ہوا تو پھر بادشاہ اور وزیر اس خیمہ کے اندر چلے گئے اور تھوڑی دیر تک اندر ٹھہرنے کے بعد باہر نکل آئے۔

حضرت حسن بھریؒ یہ سارا منظر بڑی حیرت اور انہماک کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ آپ کافی دیر تک سوچتے رہے کہ یہ معاملہ کیا ہے مگر آپ کی سمجھ میں جب کچھ نہ آیا تو وزیر سے اس کے بارے میں پوچھا۔ وزیر کہنے لگا کہ کئی سال گزرے، قیصر روم کا ایک انتہائی خوبصورت نوجوان اکلوتا بیٹا انتقال کر گیا۔ اس خیمہ کے اندر اس کی قبر موجود ہے۔ اس کی وفات والے دن ہر سال کے بعد ہم لوگ اس شان و شوکت کے ساتھ آتے ہیں اور یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم مرنے والے کو یہ باور کرا دیں کہ اگر تجھے زندہ کرنے کی کوئی بھی کوشش کارگر ثابت ہو سکتی تو ہم ضرور ایسا کر گزرتے۔ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے اپنی تمام فوج، حکیم، فلاسفر، مال و دولت حتیٰ کہ سب کچھ تجھ پر نچھاور کر دیتے۔ اگر ہم جانتے کہ اس طرح کوشش کرنے سے تو زندہ ہو جائے گا۔ مگر افسوس کہ تیرا معاملہ تو ایسی عظمت والی ذاتِ اقدس کے ساتھ ہے جس کے مقابلہ میں تیرا باپ تو کیا، ساری کائنات کی طاقت و قوت بھی بالکل کچھ نہیں کر سکتی۔ بس اسی سے حضرت حسن بھریؒ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ایسی عظمت بخشی کہ آپ نے بصرہ واپس آ کر تمام مال صدقہ کر دیا اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو کر اللہ کے حور ہے۔ (مثالی بھین)

قلب بہترین مفتی ہے

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ

استفت قلبک فان القلب خیر المفتی

کہ جب تمہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو تم اپنے دل سے فتویٰ لے لیا کرو۔ دل آدمی کا مخلص ہوتا ہے وہ بتاتا ہے کہ بات صحیح ہے کہ غلط ہے آپ نے دوست کے اوپر دعویٰ کر دیا کہ یہ جائیداد میری ہے فلاں کی نہیں۔ حالانکہ دل سے جانتا ہے کہ یہ اسی کی ہے میری نہیں ہے۔ آپ نے قانونی طور پر مقدمہ بنایا تا کہ جائیداد میرے نام پر آ جائے اس پر وکلاء بحث کریں گے ممکن ہے آپ کا میاب بھی ہو جائیں۔ جائیداد آپ کی ہو جائے گی مگر دل آپ کا ملامت کرے گا کہ کم بخت تو غیر کا حق مار رہا ہے دل فتویٰ دے رہا ہے کہ زمین تیری نہیں ہے۔ اگر آدمی دل کی طرف متوجہ ہو جائے تو سارے قصے ختم ہو جائیں لیکن بات تو یہ ہے کہ لوگ مطلب کے پیچھے رہتے ہیں۔ ایک عالم نے فتویٰ دیا جو کہ مرضی بخلاف تھا اب اس سوال کا دوسرا رخ بدل کر فتویٰ بھیج دیا اب اس فتوے کا دوسرا جواب آ گیا وہ بھی مرضی کے مطابق نہ تھا۔ اب پھر تیسرے مفتی کے پاس بھیج دیا تو جو فتویٰ مرضی کے مطابق ہوا اس پر عمل کر لیا اور جو مرضی کے مطابق نہ ہوا اس پر عمل نہ کیا یہ کوئی شریعت کا حکم ہے؟ یہ کیا شریعت کا پیرو ہے؟ یہ تو اپنے نفس کا تابع ہے۔ نفس میں جو چیز آگئی چاہتا ہے اس کے مطابق فتویٰ مل جائے اس لئے شریعت نے کہا کہ مفتیوں سے فتویٰ بعد میں لینا پہلے اپنے دل سے فتویٰ لے لو۔ دل انسان کا مخلص ہے وہ سچا مشورہ دے گا اور فتویٰ صحیح دے گا۔ (سکون قلب)

توبہ یا فقیر

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی خدمت میں ایک شخص بغرض بیعت حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان سے فرمایا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ تم توبہ کرو گے یا فقیر بنو گے۔ انہوں نے کہا میں توبہ نہیں کرتا بلکہ فقیر بنوں گا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر توبہ کرو تو میں کرادوں۔ فقیر تو میں خود بھی نہیں ہوں تمہیں کیسے بتاؤں۔ اس پر وہ شخص بولے کہ تو پھر میں کسی اور ہی کے پاس جاؤں گا۔ (قصص الاکابر)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وقف کر دیا تھا۔ سن ۹ ہجری میں جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحصیل صدقات کے لیے عرب کے صوبہ جات میں اپنے عمال روانہ فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب کو بنی عذرہ اور بنی سعد میں صدقہ کی تحصیل کے لیے مقرر کیا۔ انہوں نے نہایت مستعدی اور احتیاط سے یہ کام انجام دیا۔

ایک مرتبہ ایک گاؤں میں گئے تو ایک خوش عقیدہ شخص نے اپنے تمام جانور ان کے سامنے لا کر کھڑے کر دیئے اور عرض کی اے صحابی رسول شریعت اسلامیہ کے مطابق ان پر جو واجب ہوتا ہو لے لو آپ نے تمام مال کا جائزہ لے کر ایک دو سال کا اونٹ کا بچہ چھانٹا صدقہ دینے والے اس شخص نے کہا ”اس بچے سے کیا فائدہ ہوگا نہ یہ دودھ کا ہے اور نہ سواری کا“ میری خوشی ہے کہ آپ ایک موٹی تازی جوان اونٹنی لے لیں۔“

حضرت اُبی بن کعب نے فرمایا ”میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کے لیے مجھے جو حصول بتائے ہیں اور جو ہدایت دی ہے میں ذرہ برابر بھی اس کے خلاف نہیں کر سکتا اگر تم کو مقررہ سے زیادہ دینا ہے تو مدینہ چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بات کرو جیسا ارشاد ہوا یا کرو لیکن فی الحال میں صرف اتنا لوں گا جتنا مجھے کہا گیا ہے۔“ (مسند احمد بن حنبل)

حضرت گنگوہی کی متانت

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے گنگوہ سے رخصت ہونے کا حضرت مولانا رحمہ اللہ کی خدمت میں یہ مہمل عذر پیش کیا کہ میرے کپڑے میلے ہیں اور صرف ایک ہی جوڑا مرا ہوا لایا تھا اس لئے مکان جانے کا قصد ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہم کپڑے دے دیں گے۔ اس پر میں نے کہا کہ حضرت کچھ اور کام بھی ہے۔ حضرت بڑے متین تھے پھر یہ دریافت نہ فرمایا کہ اور کیا کام ہے۔ (حسن الاعجاز جلد دوم)

اللہ کی رحمتوں کے پانے والے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں۔ ہر رحمت اتنی وسیع ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان وسعت ہے۔ ایک رحمت تو دنیا کے تمام رہنے والوں میں تقسیم کی گئی ہے اور یہ اسی رحمت کی برکت ہے کہ ماں اپنی اولاد پر مہربان ہوتی ہے اور پرندے اور وحشی جانور ایک جگہ پانی پیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ باقی ننانویں رحمتیں قیامت کے دن ان لوگوں کو عطا کی جائیں گی۔ جو پرہیزگار ہیں اور خدا سے ڈرتے رہتے ہیں پھر وہ ایک رحمت بھی جو دنیا میں تقسیم کی گئی تھی۔ انہیں کوئل جائے گی۔ (المعراج للحاکم)

اہل علم کا احترام

امام ابو عبیدہ القاسم بن سلام التوفی ۲۲۳ھ نے اپنی طالب علمی کے زمانہ کے حالات میں لکھا ہے کہ میں جب بھی کسی محدث یا عالم کے پاس حاضر ہوا کبھی باہر سے آواز یا دستک نہیں دی بلکہ ہمیشہ باہر کھڑے ہو کر ان کے از خود باہر تشریف لانے کا انتظار کیا۔ اور میں نے اہل علم کے احترام کا یہ طریقہ قرآن کریم کی اس آیت سے سیکھا ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ. [الحجرات: ۵]

(اور اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا)

جیسا کہ علامہ داودی کی ”طبقات المفسرین“ میں لکھا ہے کہ یہ اہل علم کا بہت اچھا ادب ہے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس کو سبقت حاصل ہے کہ آپ حضرت زید بن ثابت کے گھر کے دروازے کے پاس ان کے انتظار میں کھڑے رہے باوجودیکہ تیز ہوا آپ کے چہرہ کو گرد آلود کر رہی تھی۔

جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اگر آپ پیغام بھیج دیتے تو میں آپ کے پاس آجاتا تو حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا ”علم کے پاس چل کر آیا جاتا ہے۔“ (فصل القرآن لابن عبید القاسم)

جسم اور روح

علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھ کو اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اپنی صورت پر ناز کر کے اکڑتا ہوا چلتا ہے اور ابتدائی حالت کو بھولا رہتا ہے۔

انسان کی ابتداء تو وہ قلم ہے جس کے ساتھ پانی کا ایک گھونٹ ملا دیا گیا ہو۔ اگر تم چاہو تو یہ کہہ لو کہ روٹی کا ایک ٹکڑا جس کے ساتھ کچھ پھل ہوں، گوشت کی ایک بوٹی ہو دودھ کا ایک پیالہ ہو پانی کا ایک گھونٹ اور ایسی ہی کوئی چیز اور بھی ہوگی، ان سب کو جگر نے پکایا تو اس سے مٹی کے چند قطرے بنے جو مرد کے فوطوں میں ٹھہرے۔ پھر شہوت نے ان کو حرکت دی تو ماں کے پیٹ میں جا کر ایک مدت تک رہے یہاں تک کہ صورت مکمل ہوئی پھر اس بچہ کی شکل میں نکلے جو پیشاب کے پٹروں میں لتھرتھاتا ہے۔

یہ تو اس کی ابتدا ہے اب ”انہما“ یعنی انجام دیکھو۔

مٹی میں ڈال دیا جائے گا۔ جسم کو کپڑے کھاڈالیں گے۔ ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائے گا۔ پھر تیز ہوا میں ادھر سے ادھر اڑاتی پھریں گی۔ جبکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بدن کی مٹی نکال کر دوسری جگہ منتقل کر دی جاتی ہے۔ پھر مختلف حالات میں بدلتی رہتی ہے یہاں تک کہ ایک دن بوٹے کی اور اکٹھا کی جائے گی۔

یہ بدن کا حال ہوا جبکہ وہ روح جس کے ذمہ عمل ہے اس کا حال یہ ہے کہ اگر ادب سے آراستہ ہوئی، علم سے درست کی گئی، اپنے صانع کو پہچانتا اور اس کے حقوق کو ادا کرتی رہی، تو سواری (یعنی بدن) کی کمی اور کوتاہی اس کے لئے نقصان دہ نہ ہوگی اور اگر اپنی جہالت کی صفت پر باقی رہ گئی تو وہ بھی مٹی کے مشابہ ہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں ہے۔ (سکون قلب)

زکوٰۃ و خیرات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے مال کو زکوٰۃ دیکر محفوظ کرو اور اپنے پیاروں کا علاج خیرات سے کیا کرو اور مصیبت کی لہروں کا مقابلہ دعاؤں سے کرتے رہو۔ (رواہ البیہقی فی الشعب)

پریشانی کا اصلی علاج

اگر پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہو۔ مثلاً بے اولاد ہو یا کوئی بیماری ہے جس سے تنگ آ گئے ہو تو اصلی علاج یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو۔ پھر دیکھنا کہاں ہے پریشانی امراء کو ناز ہے اپنے پلاؤ تو رملہ پر اہل اللہ کو اپنے روکے سوکھے ٹکڑوں میں وہ مزا ہے جو ان کو پلاؤ تو رملوں میں بھی نہیں۔ میں ان چیزوں کے کھانے کو منع نہیں کرتا۔ مطلب میرا اس کہنے سے یہ ہے کہ آپ کو ایک مزہ تھی کا ہے اور ایک مزہ گوشت کا ان کو تیسرا مزہ اس تصور کا ہے کہ یہ خدا کی دی ہوئی چیز ہے۔ محبوب کے ہاتھ کی ملی ہوئی منھاس ہے جب یہ تصور جم گیا پھر اللہ ان کو اس تصور میں وہ مزہ آتا ہے جو امراء کو پلاؤ تو رملہ میں بھی میسر نہیں۔ اصلی پڑیا جولذت کی ان کے پاس ہے وہ تو یہ ہے۔ چوتھے بھوک کا مزہ ہے۔ ان کا معمول ہے کہ جس روز بھوک نہیں لگتی اس روز کھانا بالکل ناغہ کر دیتے ہیں پھر اگلے وقت کس مزہ سے کھاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ سارے چین حالی قالی مالی ظاہری باطنی روحانی جسمانی دینی اخروی اگر ہیں تو اللہ سے تعلق رکھنے والوں کو۔ وہ افلاس میں بھی راضی مرض میں بھی راضی تکلیف میں بھی راضی معصیت میں بھی راضی غرض سب پر راضی۔ کسی حالت پر ناراض ہی نہیں۔ اب میں ایک حکایت حضرت بہلول کی نقل کر کے پھر ختم کرتا ہوں۔

حضرت بہلول نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ فرمایا میں اس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو کہ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جو اس کی خواہش کے موافق نہ ہوتا ہو۔ حضرت بہلول نے عرض کیا کہ حضرت ایسا کہاں سے ہو سکا ہے یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ بزرگ نے فرمایا جس نے اپنی خواہش کو خدا کی خواہش میں فنا کر دیا ہو اس کی خواہش کے خلاف کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظاہر میں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے خدا کی خواہش کے موافق ہو رہا ہے اور اس شخص کی خواہش خدا کی خواہش میں فنا ہو کر عین خواہش حق ہو گئی ہے۔ لہذا جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اس کی خواہش کے موافق ہو رہا ہے اور جب خواہش کے موافق ہے تو خواہ کسی حالت میں بھی ہو چین میں ہے۔ (سکون قلب)

شہزادے کی ذہانت اور استاد کی خودداری

خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دونوں شہزادوں امین و مامون کو کوفہ کے مشہور محدثین حضرت عبداللہ بن ادریس اور حضرت عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ یہ دونوں پہلے عبداللہ بن ادریس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور محدث ممدوح نے ان دونوں کے سامنے ایک سوجدہ پیش سنائیں۔ جب آپ خاموش ہو گئے تو مامون نے کہا کہ چچا جان اگر اجازت ہو تو یہ سوجدہ پیش میں زبانی آپ کو سنا دوں۔ چنانچہ اجازت پا کر مامون نے تمام حدیثوں کو زبانی سنا دیا۔ عبداللہ بن ادریس مامون کی قوت حافظہ پر حیران رہ گئے۔ پھر یہ دونوں عیسیٰ بن یونس کی درسگاہ میں پہنچے تو انہوں نے بھی ایک سوا حدیث شہزادوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ مامون احادیث سن کر بے حد متاثر ہوا اور دس ہزار درہم کا نذرانہ پیش کیا۔ عیسیٰ بن یونس نے لینے سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ حدیث سنانے کے بدلے میں تمہارا ایک گھونٹ پانی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ (مثالی بیچن)

فضل خداوندی اساس ہے

حضرت مولانا گنگوہی فرمایا کرتے تھے کہ میاں اگر ہم پہلے سے جانتے کہ مجاہدہ سے یہی حاصل ہوگا جواب حاصل ہوا تو ہم کبھی بھی مجاہدہ نہ کرتے خواہ مخواہ مشقتیں اٹھائیں۔ میں نے کہا جنہیں مل جایا کرتا ہے وہ یوں ہی کہا کرتے ہیں۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ بات یوں ہے کہ جو کچھ ملتا ہے محض فضل سے ملتا ہے کسی کی کوشش سے نہیں ملتا۔ تو ملنے کے جب معلوم ہوتا ہے کہ محض فضل سے عطا ہوا ہے کوشش سے کچھ نہیں ہوا تو اپنی کوششیں اور ریاضت اور مجاہدے بے کار نظر آتے ہیں۔ وہ کھلی آنکھوں دیکھتا ہے کہ میری کوشش سے کچھ نہیں ہوا۔ مطلب یہ کہ میری کوشش کا تو کچھ دخل ہی نہ ہوا۔ محض خدا کا فضل ہو گیا تو ظرافت کے طرز پر یہ کہتا ہے کہ ہم نے فضول کوششیں کیں۔ کیونکہ کام تو محض فضل سے بنا ہے حالانکہ دراصل وہ فضل متوجہ ہوا ہے اس کی کوشش ہی کی وجہ سے۔ (حصص الاکابر)

حضرت خلیب انصاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خلیب انصاریؓ کی شادی کا واقعہ بھی کچھ حضرت سعد الاسودؓ کی طرح کا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خلیب رضی اللہ عنہ بڑی بھونڈی شکل کے آدمی تھے۔ ظاہری حسن نام کی کوئی چیز ان میں موجود نہ تھی۔ لیکن پاک نفسی، نیک طبیعتی اور دولہا ایمان سے مالا مال تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بابا طن لڑکی سے ان کی نسبت ٹھہرا دی۔ لڑکی کے گھر والوں نے خلیبؓ کی شکل و صورت دیکھ کر یہ رشتہ منظور کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ کی۔

لڑکی نہایت ذہین اور پکی پکی مسلمان تھی۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ”چونکہ میری یہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرائی ہے اس لئے مجھے سر و چشم قبول ہے۔ ایک مسلمان کی شان یہ نہیں ہو سکتی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرتابی کرے پھر یہ آیت پڑھی۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوْنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَتَخَوَّنَا
لَهُمُ الْخِزْيَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ.

”یعنی کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا حکم دیں تو اس کام کو کرنے نہ کرنے میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔“ (الاحزاب: ۳۶) پھر کہا میں بالکل رضا مند ہوں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہے وہی میری بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو نہایت سرور ہوئے اور فرمایا:

اللهم اصلب عليها الخير ولا تجعل عيشها لدا.

”یعنی اللہ اس پر خیر کا دریا بہا دے اور اس کی کونج نہ کرتا۔“ (استیعاب جلد اول منہاج منہاج منہاج)

زندہ گھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ (بخاری و مسلم)

مظلوم کی حمایت

ایک دفعہ سلطان فیروز شاہ کے وزیر خان جہان نے ایک نوجوان کو ذاتی عداوت کی بنا پر قید میں ڈال دیا تھا اور اس کو نئی اذیتیں پہنچاتا تھا۔ اس نوجوان کا باپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ میرے ساتھ چل کر وزیر کے پاس سفارش کیجئے کہ وہ میرے فرزند کو رہا کر دے اور تا حق اس کو اذیتیں نہ دے۔ مخدوم جہانیاں کا دل اس مظلوم کی مصیبت پر تڑپ اٹھا۔ فوراً وزیر کے مکان پر پہنچے۔ اس نے آپ سے ملنے سے ہی انکار کر دیا۔ حضرت واپس آ گئے لیکن اس شخص کا فرزند چونکہ بہت تکلیف میں تھا، وہ بار بار آپ کی خدمت میں آتا اور آپ بار بار وزیر کے پاس جاتے لیکن وہ اس نوجوان کو رہا کرنے سے صاف انکار کر دیتا تھا۔ شیخ بہائی رحمہ اللہ سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم اس مظلوم کی سفارش لے کر انیس بار وزیر کے پاس گئے اور ناکام واپس آئے۔ جب بیسویں مرتبہ گئے تو وزیر نے جھلا کر کہا اے سید! تم کو شرم نہیں آتی کہ صاف جواب پا کر بھی بار بار میرے پاس دوڑتے چلے آتے ہو۔

آپ نے فرمایا، اے عزیز! مجھے تمہارے پاس آنے جانے میں دو ہر اثواب ملتا ہے، ایک تو اس بات کا کہ ایک مظلوم کو مصیبت سے بچانا چاہتا ہوں۔ دوسرا اس بات کا کہ تجھے نیکیوں کے گروہ میں داخل کرنے کی سعی کرتا ہوں۔

وزیر آپ کا ارشاد سن کر کانپ اٹھا اور آپ کے قدموں پر گر کر معافی مانگی پھر اس نے مظلوم کو نہ صرف رہا کر دیا بلکہ بہت کچھ انعام و اکرام بھی دیا۔ (مثالی بچپن)

گناہوں سے دل کمزور ہو جاتا ہے

فرمایا: کہ گناہوں کی آگ خدائی آگ ہے جس کی خاصیت یہ ہے نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَلْفَبْدَةِ اس کا اصل محل قلب ہے اور دعویٰ سے کہا جاتا ہے کہ گنہگار کا دل بے چین ہوتا ہے اس کو راحت و چین نصیب نہیں ہوتا گناہ سے دل ضعیف اور کمزور ہوتا ہے جس کا تجزیہ نزول حوادث کے وقت ہوتا ہے کہ مٹی اس وقت مستقل مزارع رہتا ہے اور دیگر لوگ حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ (سکون قلب)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنا لہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستہ پر گرنا تھا۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے۔ اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لئے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پرنا لے کے پاس پہنچے تو ان چوزوں کا خون اس پرنا لے سے پھینکا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پرنا لے کو اکھیر دیا جائے اور گھر واپس جا کر وہ کپڑے اتار دیئے اور دوسرے پہنے۔ پھر مسجد میں آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پرنا لگایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے کہا: میں آپؓ کو قسم دیتا ہوں کہ آپؓ میری کمر چڑھ کر یہ پرنا لہاں ہی لگائیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ایسا ہی کیا۔ (حیۃ الصحابہ)

شان عبدیت

فرمایا حاجی صاحب قدس سرہ نے خود ایک سوال ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ہر شے کو ایک خاص کام میں لگا رکھا ہے۔ آفتاب اپنا کام کرتا ہے چاند اپنے کام میں مشغول ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اور یہ سب عبادت ہے پھر آیت میں وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون میں عبادت کے ساتھ جن و انسان کی تخصیص کیوں کی گئی کہ عبادت کو صرف ان ہی دونوں کے خلق کی غایت ارشاد فرمائی۔ پھر حضرت قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ گو عبادت میں سب مشغول ہیں مگر ان کی عبادت کی ایک ممتاز شان ہے جس کو عبدیت کہنا چاہئے وہ یہ کہ ہر مخلوق کی ایک خاص عبادت ہے جیسے خاص ملازموں کی خاص ملازمت ہوتی ہے اور عقلین کی عبادت کوئی معین نہیں۔ جیسے غلام کی کوئی خدمت معین نہیں ہوتی۔ پس اس آیت میں انسان اور جن کی عبدیت کی یہ خاص شان متلائی ہے اس کے بعد حضرت والا نے اسی سلسلے میں فرمایا کہ انسان کا ہر کام محدود ہے مگر صرف دو کام محدود نہیں ایک ذکر قلبی دوسرا ایمان قلبی یہ دونوں عمل ہر وقت اور ہر حالت میں مطلوب ہیں۔ (قصص الکابر)

خاص الخاص عمل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! نیکیوں کی قسمیں تو بہت ہیں اور میں ان سب کو انجام دینے کی استطاعت نہیں رکھتا لہذا مجھے ایسی چیز بتادیجئے جسے گھر سے باندھ لوں اور زیادہ باتیں نہ بتائیے گا کیونکہ میں بھول جاؤں گا“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہا کرے۔ (جامع ترمذی)

یتیم سے محبت کا فائدہ

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ عید کے روز میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو سمجھوایں پختہ ہوئے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کس لئے اکٹھے فرما رہے ہیں؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکے کو آرزو کے روز روتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کیوں رورہے ہو۔ اس لڑکے نے جواب دیا کہ میں یتیم ہوں۔ آج عید کا دن ہے سب لڑکوں نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ میں اس لئے سمجھوایں جن رہا ہوں کہ ان کو بیچ کر اس کو اخروٹ لے دوں۔ تاکہ وہ ان کے ساتھ کھیلے اور روئے نہیں۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس خدمت کو میں سرانجام دے لوں گا آپ اس بارے میں ہرگز فکر مند نہ ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے اس یتیم بچے کو اپنے ہمراہ لیا اور اس کو نئے کپڑے خرید کر پہنا دیئے۔ پھر میں نے اس کو تھوڑے سے اخروٹ بھی لے کر دیئے تاکہ وہ ان سے کھیلتا رہے۔ اس حسن سلوک سے لڑکے کا دل بہت خوش ہو گیا اور مجھے اس کام کا یہ فائدہ ہوا کہ میرے دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو گیا جس نے میرے دل کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور مجھے معرفت کا بلند یوں پر پہنچا دیا۔ (مثالی چمن)

ہمارا اصلی گھر

فرمایا: ہمارا اصلی گھر کونسا ہے۔ ظاہر ہے کہ آخرت ہی ہمارا اصلی گھر ہے۔ اگر آخرت پر عقیدہ نہ ہو تب بھی موت کا تو انکار ہی نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے بعض فرقوں نے خدا کا بھی انکار کیا۔ لیکن موت کا سب کو قائل ہونا پڑے اور وہ بھی اختیار میں نہیں کہ کب موت آ جائے اور طوعاً و کرہاً دنیا کو چھوڑنا پڑے۔ موت ایسی زبردست چیز ہے کہ اس کا سب کو قائل ہونا پڑا اور بالخصوص مسلمان کہ وہ تو موت کے بعد آخرت کی زندگی کے بھی قائل ہیں جو یقینی عیش آنے والی ہے اور زندگی طویل بھی اتنی ہے کہ جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔ بس وہیں کی زندگی اصلی زندگی ہے اور وہی ہمارا اصلی گھر ہے۔ اس کا سامان ہمارے اعمال ہمارا دین ہماری طاعات ہیں ان کو ہم عارضی گھر یعنی دنیا جو وہاں کے مقابلہ میں سرائے سے بھی بدرجہا کم ہے اس کے نذر کر رہے ہیں اور ہم نے جو کم کہا وہ اس لئے کہ فرض کیجئے اگر گھر پر پچاس برس عمر ہوئی تو سرائے کے چار دن کو پچاس برس کے ساتھ کچھ تو نسبت ہے لاکھوں کروڑوں کوئی حصہ ہوا۔ آخر دونوں متناہی ہیں۔ برخلاف اس کے دنیا اور آخرت میں وہ بھی تو نسبت نہیں۔ بہت سے بہت دنیا کی عمر سو برس آخرت کی ہزار کروڑ سنکھ مہا سنکھ جتنا بھی گن سکیں گے لیکن اس سے بھی زیادہ وہاں کی عمر۔ بس اتنی بڑی عمر جس گھر میں گزارنی ہے اس کے سامان کو اس چند روزہ سرائے دنیا پر شمار کر رہے ہیں۔ اسی طرح سے کہ اگر کسی نے مکان تعمیر کر دیا تو حلال حرام کی مطلق پروانہ کی۔ ایمان بھی گھر میں لگا دیا دین بھی سامان بہم پہنچانے میں صرف کر دیا۔ نماز بھی اس کی نذر کر دی۔ (سکون قلب)

احترامِ استاذ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی ذات سے بڑی عقیدت اور شیفگی تھی اور وہ ان کا ہمیشہ بڑا احترام کرتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ سوار ہوتے تو یہ ان کے پیچھے پیچھے پیدل ان سے سوالات کرتے جاتے تھے، ان کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے تیس برس سے کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی جس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعا نہ کی ہو۔ (الہدایہ والنہایہ ج: ۱۰ ص: ۳۲۶ بحوالہ تذکرۃ المجتہدین ج: ۱ ص: ۱۲۶، جواہر پارے)

حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بیعت عقبہ میں خزر ج کے ایک سردار عباس بن عبادہ بھی شامل تھے۔ یہ بڑے صاف،
مگو اور بے باک شخص تھے۔ جب اہل مدینہ نے بیعت کرنے کے بعد واپس جانے کا ارادہ
کیا تو حضرت عباس بن عبادہ نے کہا کہ: ”لوگو! اب تک میں نے کسی کی غلامی قبول نہیں کی
تھی اور ایک آزاد انسان تھا۔ مگر اب میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کر لی۔“
اور میں اب اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے کو چھوڑ کر جانے والا نہیں ہوں۔ جس
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ نہیں جائیں گے میں بھی نہیں جاؤں گا۔“
چنانچہ یہ شیدائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک مکہ ہی میں مقیم رہے جب تک
ہجرت کا حکم نہیں ہوا۔ ہجرت کر کے جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو یہ ایک لمحہ کے لئے آستار
رسول سے الگ نہیں ہوئے۔ مہاجر انصاری کہلائے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو کر مہمانار
رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار کئے گئے۔

تمام دن آپ مسجد نبوی کے چبوترے صفہ پر پڑے رہتے تھے۔ انہیں ہر وقت اس بات
انتظار رہتا تھا کہ کب ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی ضرورت پیش آئے اور انہیں خدمت
موقع میسر ہو۔ اس چبوترے پر اور کئی ایسے ہی عشاق ہر وقت پڑے رہتے تھے جو ہر وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر قربان ہونے کے انتظار میں رہتے تھے۔ غزوہ اُحد لوگوں کو
آزماش کا وقت تھا کہ وہ کس طرح خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر سکتے ہیں۔ حضرت عباس
بن عبادہ اس آزمائش میں پورے اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے جان
جان آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (اصابہ، سیرۃ انصار ص ۸۹)

مثالی حلم و تواضع

فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحب کی کسی نے تکفیر کی۔ حضرت نے سن کر برا نہیں
مانا اور یہ فرمایا کہ میں عند اللہ اگر مومن ہوں تو مجھ کو کسی کی تکفیر معجز نہیں اور اگر (خدا بخداستہ کافر
ہوں) تو برا ماننے کی کیا بات ہے۔ (تھمس الاکابر)

جہاد و حج کا ثواب ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجاہد کو (جہاد کیلئے) تیار کرے یا کسی حاجی کو (حج کے لئے) تیار کرے۔ (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے یا کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں کے جتنا ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔“ (سنن نسائی)

صاحب کمال بچہ

حضرت شاہ بوعلی قلندر کے حالات میں ہے کہ ولادت کے تین دن ایسے گزرے کہ یہ روتے ہی رہے۔ تیسرے روز شیخ فخر الدین صاحب نے مکان کے دروازے پر ایک ”چرم پوش“ درویش کو دیکھا، سلام کیا۔ درویش نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

”مبارک ہو، لڑکا ہوا ہے میں اسی کو دیکھنے کے لئے منتظر کھڑا ہوں۔ فخر الدین صاحب درویش کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے۔ درویش نے بچہ کو دیکھا تو پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر دونوں کانوں میں یہ آیت پڑھی“

فَإِنَّمَا تِلْكَ لُؤْلُؤًا مِّنْ جَهِنَّمَ (جس طرف کو منہ کر لو ادھر ہی اللہ ہے)
اس آیت کی آواز جیسے ہی کانوں میں پڑی گریہ موقوف ہو گیا، آنکھیں کھل گئیں اور دودھ چوسنا بھی شروع کر دیا۔

درویش صاحب نے شیخ فخر الدین صاحب کو بشارت دی کہ یہ بچہ صاحب کمال عاشق خدا ہو گا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ درویش نظروں سے غائب ہو گئے۔ (پانی پت اور بزرگ پانی پت۔ شرف المصائب)
پریشانیوں دور کرنے کی تدبیر

ایک صاحب کا ایک لمبا خط آیا جس میں دین و دنیا دونوں کے متعلق پریشانیاں لکھی ہوئی تھیں۔ اس کے جواب میں تحریر فرمایا: کہ اپنے معاملات خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہیے وہ جو کریں اس میں راضی رہے یہ بہترین تدبیر ہے کوئی تدبیر کر کے دیکھے۔ (سکون قلب)

حضرت ثابت بن قیسؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آج ہم لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں تھوڑا بہت معنی مطلب بھی سمجھ لیتے ہیں اس کے باوجود عمل کی توفیق بہت کم ہوتی ہے، وجہ یہ ہے کہ ہمیں ایمان ورے میں ملا ہے اپنا خون پسینہ بہا کر ہم نے اسے حاصل نہیں کیا۔ حضرات صحابہؓ پر مایا کرتے تھے۔

تعلّمنا الايمان لم تعلّمنا القرآن (ہم نے پہلے ایمان سیکھا، پھر قرآن پڑھا)
اس لئے وہ لوگ قرآن پر کار بند رہتے تھے اس کے اداس کی پابندی اور نواہی سے اجتناب کرتے تھے اس کی ایک مثال درج ذیل واقعہ ہے۔ قرآن پاک کی سورہ حجرات میں معاشرتی زندگی کے مختلف احکام بیان کئے گئے ہیں، پہلی چند آیات میں دربار رسالت کے چند آداب ذکر کئے گئے ہیں، دوسری آیت کے الفاظ اور ترجمہ یوں ہیں۔

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحِبُّوا اَلْاٰلَہٗ وَ اَلْاَنْحٰثَ اَلَا تَعْلَمُوْنَ۔ (اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں، نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے اس طرح کڑک کڑ بات کرو جس طرح کہ تم ایک دوسرے سے کڑک کڑ بات کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیسؓ گھر میں بیٹھ گئے مسجد آنا چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور پھر ان کے گھر آ دی بھیج کر پتہ کر پایا آ دی گھر گئے تو انہوں نے کہا بھائی تمہیں معلوم ہے کہ میری آواز بہت اونچی ہے اور بولتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی ہو جاتی ہے، اس لئے میں تو اہل نار میں سے ہوں ان لوگوں نے واپس آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ہل ہو من اهل الجنة۔ نہیں، نہیں بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہیں۔ انہیں بلا لاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ہم میں چلتے تھے تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ جنتی ہیں۔ (یہ روایت بخاری شریف، مسلم شریف اور ترمذی کی تمام حدیثیں میں موجود ہے)
حضرت ثابتؓ ایک فصیح بلیغ اور قادر الکلام مقرر تھے، وہ خطیب الانصار کہلاتے تھے۔

مسلمہ کذاب جو یمامہ کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت تھا، مدینہ منورہ آیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ اس سے گفتگو کرنے کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو تجویز فرمایا تھا حضرت ابو بکرؓ کے عہد میں مسلمہ کی فوج سے یمامہ کی جو مشہور لڑائی ہوئی تھی، اسی میں حضرت ثابتؓ شہید ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاه (کاروان جنت)

درخواست بیعت کا جواب

ایک شخص نے حاجی صاحبؒ سے بیعت کی درخواست کی۔ فرمایا کہ بھائی میرے پاس نامرادی ہے۔ جہاں مراد ہو وہاں تم کو جانا چاہئے۔ میں (یعنی حکیم الامت مولانا مرشدی شاہ محمد اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے دل میں خیال کیا کہ نامرادی سے حضرت کا کیا مطلب ہے۔ آخر خود ہی خلوت میں مجھ سے بیان فرمایا کہ نامرادی سے مراد عشق ہے۔ عاشق بھی اپنی مراد کو نہیں پہنچتا کیونکہ مقصود نہ پا کر آگے طلب میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔

دلارام دربر دلا رام جوئے لب از تعلق خشک بر طرف جوئے
نہ گوئم کہ بر آب قادر نیند کہ بر ساعل نئل مستقی اند

(مقالات حکمت و دعوت مہدیت جلد ہفتم ص ۳۰۹ نمبر ۳۵)

قابل رشک مرتبہ والے لوگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو پیغمبر ہیں۔ نہ شہید ہیں۔ مگر قیامت کے دن پیغمبر اور شہیدان کے مرتبہ دیکھ کر رشک کریں گے اور وہ نورانی منبروں پر ممتاز حالت میں بیٹھے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بندوں کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں اور خدا کے دل میں ان کی محبت ڈالتے ہیں۔ اور دنیا میں نصیحت کرتے پھرتے ہیں۔“ جب یہ الفاظ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمائے تو لوگوں نے پوچھا کہ وہ خدا کے بندوں کی محبت خدا کے دل میں کیسے ڈالتے ہیں۔ جناب سرور کائنات نے فرمایا کہ ”وہ لوگوں کو ان باتوں سے منع کرتے ہیں جن کو خدا ناپسند کرتا ہے۔ پھر جب لوگ ان کا کہنا مان لیتے ہیں اور ان کے کہنے پر عمل کرتے ہیں تو خدا ان سے محبت کرتا ہے۔“

بزرگوں کے مزاج

فرمایا کہ مولوی شیخ محمد صاحبؒ اکثر جوش میں فرما دیا کرتے تھے کہ میں نزا بزرگ نہیں ہوں بلکہ رئیس بھی ہوں۔ پھر فرمایا کہ مولانا پر نقشبندیہ غالب تھی اور ہمارے حضرت حاجی صاحب پر چشتیت غالب تھی۔ (حسن العزیز)

قابل رحم بچہ اور ظالم بادشاہ

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ (م ۱۱۳ھ) فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے ظالم و جابر کی روح قبض کر کے لے گئے کہ دنیا میں اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا، وہ جارہے تھے فرشتوں نے اُن سے پوچھا: لَمَنْ كُنْتَ أَشَدَّ رَحْمَةً مِنْ قَبَضْتَ دُوحَهُ؟ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کیں، تمہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا؟ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی جب ہی اس کے بچہ پیدا ہوا تو مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی جان قبض کر لوں، مجھے اس عورت کی اور اس کے بچے کی تنہائی پر بڑا ترس آیا کہ اس بچے کا اس جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے کیا بنے گا؟

فرشتوں نے کہا کہ یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو وہی بچہ ہے۔ ملک الموت حیرت میں رہ گئے کہنے لگے ”سُبْحَانَ اللَّطِيفِ لِمَا يَشَاءُ“ موٹی تو پاک ہے بڑا مہربان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (احیاء العلوم عربی ج ۳: ص ۳۶۸، جواہر پارے)

حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کو جب شکست ہو رہی تھی تو کسی نے یہ خبر اُڑادی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے اس وحشت ناک خبر سے جواثر صحابہؓ پر ہونا چاہئے تھا وہ ظاہر ہے۔ اسی وجہ سے اور بھی زیادہ گھٹنے ٹوٹ گئے۔ حضرت انس بن نصرؓ چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمرؓ اور حضرت طلحہؓ نظر پڑے کہ سب حضرات پریشان حال تھے۔ حضرت انسؓ نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے کہ مسلمان پریشان سے آ رہے ہیں۔ ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم ہی زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ تموار ہاتھ میں لو اور چل کر مر جاؤ۔ چنانچہ حضرت انسؓ نے خود تموار ہاتھ میں لی اور کفار کے جنگلے میں گھس گئے اور اُس وقت تک لڑتے رہے کہ شہید ہوئے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ جس ذات کے دیدار کے لئے جینا تھا۔ جب وہ ہی نہیں رہی تو پھر گویا جی کر ہی کیا کرتا ہے۔ چنانچہ اسی میں اپنی جان نثار کر دی۔ (خمیس)

محبت شیخ

ایک بار حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ جتنی محبت پیروں کے ساتھ مریدوں کو ہوتی ہے حضرت حاجی صاحب سے مجھ کو اتنی نہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے سن کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے فرمایا کہ اب تو ماشاء اللہ آپ کی حالت باطنی حضرت حاجی صاحب سے بھی آگے بڑھ گئی ہے مولانا نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ استغفر اللہ بھلا کہاں حضرت کہاں میں چہ نسبت خاک را با عالم پاک“ مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ بہت صدمہ ہوا۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ خیر آپ ان سے بڑھے ہوئے نہ سہی لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ تکلیف آپ کو کیوں ہوئی۔ بس یہی ہے محبت؟ آپ تو کہتے تھے کہ مجھے حضرت سے محبت ہی نہیں۔ اگر محبت نہ تھی تو یہ صدمہ کیوں ہوا۔ ویسے ہی اپنی افضلیت کی نفی کر دیتے بس یہی محبت ہے۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا کہ بھائی تم بڑے استاد ہو بڑی بے تکلفی تھی۔ آپس میں۔ (حسن العزیز)

گناہوں سے پاکی کا ذریعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے اس طرح حج کیا کہ نہ اس کے دوران کوئی فحش کام کیا اور نہ کسی اور گناہ میں مبتلا ہوا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح (پاک و صاف ہو کر) لوٹتا ہے جیسے کہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔“ (بخاری و مسلم)

کمال کی نفی کا مطلب

فرمایا کہ مولانا گنگوہیؒ نے ایک جگہ قسم کھائی کہ مجھ میں کوئی کمال نہیں ہے۔ بعض مقلص لوگوں کو اس سے شک ہو گیا کہ مولانا میں کمال ہوتا تو ظاہر ہے تو اس قول سے مولانا کا جھوٹ بولنا لازم آتا ہے پھر ہمارے حضرت (مولانا، مرشدنا، شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے مولانا کے قول کی تفسیر میں فرمایا کہ بزرگوں کو آئندہ کمالات کی طلب میں موجودہ کمالات پر نظر نہیں ہوتی۔ پس مولانا اپنے کمالات موجودہ کو کمالات آئندہ کے سامنے نفی خیال فرماتے تھے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ کسی شخص کے پاس ایک ہزار روپے ہیں وہ لکھ پٹیوں کے سامنے مالدار نہیں۔ البتہ دوسرے مقصودوں کو مولانا کی نسبت یہ گمان کہ وہ خالی از کمالات تھے۔ نہیں کرنا چاہئے۔ (ھضص الا کاہر)

بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب آپ کی عمر مبارک چھوہ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بغداد جانے والے قافلے کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ روانگی سے قبل آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی گدڑی میں چالیس اشرفیاں رکھ کر سی دیں تاکہ حفاظت سے رہیں اور بوقت ضرورت ان کو استعمال کر سکیں۔

ہوا یہ کہ اثنائے راہ میں ڈاکوؤں نے اس قافلے پر حملہ کر دیا اور لوٹ مار میں مصروف ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے پورے قافلے کو انتہائی بے دردی سے لوٹا۔ لوٹ مار کرتے ہوئے چند ڈاکو آپ کے پاس بھی آئے اور پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ ڈاکوؤں نے سمجھا کہ بچہ ہے شاید مذاق کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ آپ کو اپنے سردار کے پاس لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ سردار نے بھی آپ سے یہی سوال کیا آپ نے اس کو بھی یہی بتایا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔ سردار نے کہا اگر اشرفیاں ہیں تو پھر دکھاؤ تاکہ میں بھی تو دیکھوں کہ اشرفیاں کہاں ہیں۔ آپ نے اسی وقت اپنی گدڑی کو ادھیڑا اور تمام اشرفیاں نکال کر ڈاکوؤں کے سامنے رکھ دیں۔ یہ دیکھ کر تمام ڈاکو حیران رہ گئے۔ سردار کہنے لگا، اے لڑکے! ہم نے تیری تلاشی لی تو ہمیں تمہاری جیسوں سے کچھ نہ ملا۔ ہمارے گمان میں بھی نہ تھا کہ تیرے پاس اس قدر اشرفیاں ہوں گی۔ اگر تو ظاہر نہ کرتا تو اپنی اشرفیوں کو ہم سے بچا سکتا تھا۔ لیکن تو نے ایسا کیوں کیا کہ ہم سے پوشیدہ اشرفیوں کو ہمارے سامنے رکھ دیا۔

آپ نے فرمایا کہ میں تعلیم حاصل کرنے کے ارادے سے بغداد جا رہا ہوں۔ بوقت روانگی میری والدہ نے یہ اشرفیاں سفر خرچ کے طور پر میری گدڑی میں ہی دی تھیں۔ رخصت کرتے وقت میری ماں نے مجھے بڑی شدت سے اس بات کی تاکید کی تھی کہ بیٹا! چاہے کچھ بھی ہو ہمیشہ سچ بولنا اور سچ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

ڈاکوؤں نے جب یہ بات سنی تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ان پر اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی وقت بُرے کاموں سے توبہ کر کے اچھائی کا راستہ اپنالیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راہ راست پر آ گئے۔ (مثالی بچپن)

بیک وقت حج و عمرہ کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو، اس لیے کہ وہ فقر وفاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے دھوئیں لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے، اور جو حج اللہ کے نزدیک قبول ہو جائے اس کا صلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔“ (ترمذی)

ایک ہفتہ میں پورا قرآن حفظ کرنا

جب امام محمد بن الحسن البغویؒ (جو امام ابوحنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد اور امام مجتہد ہیں) سن تیز کو پہنچے تو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور اس کا جتنا حصہ ممکن ہوا حفظ کر لیا اور حدیث اور ادب کے اسباق میں حاضر ہونے لگے پس جب امام محمد چودہ سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے ایک مسئلہ کے متعلق دریافت کریں جو ان کو پیش آیا۔ پس انہوں نے امام صاحب سے اس طرح سے سوال فرمایا آپ اس لڑکے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد اس رات بالغ ہوا کیا عشاء کی نماز لوٹائے؟ فرمایا ہاں! پس امام محمد اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد کے ایک کونہ میں عشاء کی نماز لوٹائی (اور یہ سب سے پہلا مسئلہ تھا جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے سیکھا)۔ جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نماز لوٹاتے دیکھا تو اس پر تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا اگر خدا نے چاہا تو یہ لڑکا ضرور کامیاب ہوگا اور ایسے ہی ہوا جیسا انہوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے امام محمد کے دل میں اپنے دین کی فقہ کی محبت ڈال دی۔ جب سے انہوں نے مجلس فقہ کا جلال ملاحظہ فرمایا تھا۔ پھر امام محمد فقہ حاصل کرنے کے ارادہ سے امام ابوحنیفہ کی مجلس میں تشریف لے آئے۔ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم از بر یاد ہے یا نہیں۔ امام محمد نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ پہلے قرآن حفظ کرو پھر تحصیل فقہ کے لئے آنا پس امام محمد چلے گئے اور سات دن تک غائب رہے پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میں نے پورا قرآن از بر یاد کر لیا ہے۔ (آپ نے امتحانات متعدد مقامات سے سن کر حفظ قرآن کی تسلی فرمائی اور امام محمد کو اپنے درس فقہ میں داخل فرمایا) اس کے بعد سے امام صاحب کی مستقل طور پر صحبت اختیار کی اور اسلام میں عظیم مجتہد بنے۔ (بلوغ الامالی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن البغویؒ ص: ۵ بحوالہ فضائل حفظ القرآن بحمیر قلیلی ص: ۱۹۸/۱۹۹)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی شروع سے آخر تک سر سے پیر تک تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی تھی۔ ان کی فقیرانہ زندگی کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”میری امت میں سے ابوذرؓ میں عیسیٰ بن مریم جیسا زہد ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکثر صحابہ کرامؓ میں تبدیلیاں آ گئی تھیں۔ فتوحات کا دائرہ وسیع ہونے سے دولت کی فراوانی ہو گئی تھی اور دولت سے ان کی زندگیوں میں عیش و راحت نے جگہ لے لی تھی لیکن حضرت ابوذر غفاریؓ نے آخری سانس تک اس روش کو نہیں چھوڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اختیار کی تھی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کو ہر وقت یہ فکر رہتی تھی کہ وہ اپنی زندگی کو پوری طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھال لیں۔ آپؐ کی وفات کے بعد ہر معاملے میں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھتے تھے کہ کوئی فعل ایسا سرزد نہ ہو جائے جو اسوہ حسنہ کے خلاف ہو۔ انہوں نے جس طرح عہد نبویؐ میں زندگی گزاری بالکل اسی طرح بعد کو بھی گزاری۔

ایک مرتبہ دعوت پر بلایا گیا۔ یہ جب دسترخوان پر بیٹھے تو انواع و اقسام کے کھانے چائے لگے۔ انہوں نے یہ دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرا کھانا ایک ہفتہ کے لیے ایک صاع (چار کلو) جو تھا خدا کی قسم میں اس میں رتی بھر بھی بڑھوتری نہ کروں گا۔ یہاں تک کہ اس حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جاؤں۔“ (ماہنامہ ہدیٰ مارچ ۱۹۷۹ء)

تقویٰ کی اعلیٰ مثال

فرمایا کہ مولانا شیخ محمد صاحب کا قرضہ ایک ہندو پر آتا تھا۔ مولانا نے سب ججی میں ناش کی وہاں سے۔ ۸۰۰ روپیہ کی معرود کے ڈگری ہوئی مولانا کو باوجود یکہ سخت حاجت تھی مگر سود سب چھوڑ دیا۔ سب جج مسلمان تھے۔ انہوں نے کہا کہ در مختار میں تو جواز کی روایت ہے مولانا نے فرمایا کہ میں در مختار کس کس کو دکھاتا پھروں گا۔ عوام کو تو میرا فعل سند ہوگا۔ (قصص الاکابر)

زبان کی حفاظت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟“ آپ نے فرمایا: یہ بات کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔ (تذیب ص ۳۰۲ ج ۴ بحوالہ طبرانی باسنج)

ایک انگریز کے تاثرات

ایک مرتبہ ایک انگریز حاکم شہر سہارنپور (انڈیا) کے بچوں کے ایک مدرسہ میں پہنچا اور بچوں کو تعلیم قرآن اور اس کے حفظ کرنے میں مشغول دیکھا حاکم نے استاد سے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ اس نے بتایا کہ قرآن مجید ہے۔ پھر حاکم نے سوال کیا، کیا ان میں سے کسی نے پورا قرآن حفظ کر لیا ہے؟ استاد نے کہا کہ ہاں! اور چند لڑکوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے جب سنا تو اسے بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگا ان میں سے ایک لڑکے کو بلاؤ اور قرآن مجید میرے ہاتھ میں دے دو میں امتحان لوں گا۔ استاد نے کہا آپ خود جس کو چاہیں بلا لیجئے۔ چنانچہ اس نے خود ایک لڑکے کو بلایا جس کی عمر ۱۳ یا ۱۴ سال کی تھی اور چند مقامات میں اس کا امتحان لیا۔ جب اسے کمال یقین ہو گیا کہ یہ پورے قرآن کا حافظ ہے تو تعجب اور حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ جس طرح قرآن کے لئے تواتر (اور حفاظت) ثابت ہے کسی بھی کتاب کو ایسا تواتر میر نہیں ہے محض ایک بچہ کے سینے سے پورے قرآن کا صحیف الفاظ اور ضبط اعراب کے ساتھ لکھا جانا ممکن ہے۔ (پہل سے قرآن تک)

صحبت محض کے فوائد

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ بالکل سادے رہتے تھے مگر لوگوں کی ہمت بھی نہیں ہوتی کہ سامنے بات کر سکیں۔ حضرت کی خدمت میں بیٹھنے سے سوالات خود بخود دخل ہو جایا کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے ایک روز عرض کیا کہ اگر باطن کے متعلق مجھے کوئی ضرورت ہو کرے تو میں دریافت کر لیا کروں فرمایا کہ اچھا اس کے بعد صرف ایک بار ایک بات پوچھی پھر مجھے تمام عمری سوال کا دوسرہ بھی نہیں ہوا۔ (حدیہ الجید)

مجتہدین کا ادب

فرمایا کہ مولانا گنگوئیؒ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے۔ کسی حدیث میں امام شافعیؒ کے تمسک کا جواب دیا۔ تو ایک طالب علم غایت سرور سے کہنے لگے کہ حضرت اگر امام شافعیؒ بھی ہوتے تو وہ بھی مان جاتے۔ مولانا کو یہ سنتے ہی بہت تغیر ہوا۔ فرمایا کہ میں کیا چیز ہوں اگر امام شافعیؒ ہوتے تو مجھ سے بولا بھی نہ جاتا اور میں تو ان ہی کا مقلد ہوتا۔ حضرات اتنا ادب ہوتا ہے مجتہدین کا۔ تو اجتہاد ہل بات نہیں ہے حدیث یاد کر لینا اور بات ہے اجتہاد اور بات ہے۔ یہ فقہائی کا حصہ ہے جس کے متعلق حدیث میں ہے۔ من یرد اللہ بہ غیراً یفقهہ فی الدین یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو خیر منظور ہوتی ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ ان کو ایسی سمجھ دی گئی تھی کہ انہوں نے ایسے اصول بنائے جو آج تک نہیں ٹوٹے۔ (روح التیام)

گرے ہوئے لقمہ کو اٹھانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو جو ناپسندیدہ چیز اس پر لگ گئی ہو اسے دور کر کے اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے پھر فارغ ہونے پر اپنی انگلیاں چاٹ لے“ کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“ (صحیح مسلم)

خوابہ باقی باللہ کا واقعہ

ایک مرتبہ خوابہ باقی باللہ کی زبان سے یہ لفظ نکل گیا کہ اب مجھ میں صبر اور تحمل اور توکل کا اس قدر مادہ پیدا ہو گیا ہے کہ میں بڑی سے بڑی مصیبت پر بھی صبر کر سکتا ہوں اللہ کو یہ کلمہ ناپسند ہوا۔ عتاباً اور تنبیہاً فوراً پیہ شاب بند ہو گیا اور پھلی کی طرح تڑپنے لگے ارشاد ہوا کہ مکتب کے بچوں سے جا کر دعا کراؤ جو بلاشبہ خوابہ صاحب سے مرحہ ولایت میں کمزور اور فروتر تھے۔ چنانچہ خوابہ صاحب مکتب میں گئے اور بچوں سے درخواست کی، جس طرح خوابہ صاحب کو اپنے سے کمزوروں کے پاس جانے کا حکم ہوا اسی طرح خضر علیہ السلام کا مقام موسیٰ علیہ السلام کے مقام سے فروتر تھا۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل نہ تھے مگر موسیٰ علیہ السلام کو محض عتاب و تنبیہ ان کے پاس جانے کا حکم ہوا۔ (ماخوذ از الابواب والتراجم لعلامہ الکاندھلوی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ ۱۔ حضرت ابن عباسؓ کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر معمولی چٹنگی اور گرویدگی تھی آپ کی وفات کے موقع کے ایک واقعہ کو یاد کرتے تو روتے روتے بے قرار ہو جاتے تھے حضرت سعید بن جبیرؓ تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے کہا ”بخشبہ کا دن“ کون بخشبہ اتنا کہنے پائے تھے ابھی مبتدا کی خبر نہ لگلی تھی کہ زار و قطار رونے لگے اور اس قدر روئے کہ سامنے پڑے ہوئے سنگ ریزے ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے ہم لوگوں نے کہا ابو العباس! بخشبہ کے دن کیا خاص بات تھی؟ بولے اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے شدت پکڑی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لاؤ میں تم لوگوں کو ایک پرچہ پر لکھ دوں کہ گمراہی سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جاؤ“ اس پر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے آپ نے فرمایا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف مجھے لے جانا چاہتے ہو۔

واقعہ ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا احترام کرتے تھے کہ نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہونا گستاخی سمجھتے تھے ایک مرتبہ آخر شب میں نماز کیلئے کھڑے ہوئے ابن عباسؓ آ کر پیچھے کھڑے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے برابر کر لیا اس وقت تو یہ ساتھ کھڑے ہو گئے مگر جیسے ہی آپ نے نماز پڑھنا شروع کی ابن عباسؓ ہٹ کر اپنی جگہ پر آ گئے نماز ختم کرنے کے بعد آپ نے پوچھا ”کہ میں نے تم کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا تم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ عرض کیا کسی کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معقول عذر پر خوش ہوئے اور ان کیلئے فہم و فراست کی دعا فرمائی۔ (بحوالہ مسند احمد بن حنبل جلد اول ۳۳۷)

فضول کاموں سے پرہیز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اچھا مسلمان ہونے کا ایک حصہ یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

قرآن شریف پڑھنے والا ایک بچہ

ایک پارسابی بی حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی مرید تھیں، اس عورت کا چھوٹا سا بچہ قرآن مجید کی تعلیم کے لئے بھی استاد کی خدمت میں جاتا تھا، ایک دن استاد نے بچہ کو کسی کام کے لئے وجہ دریا پر بھیجا وہ بچہ جو پانی میں اترا ڈوب گیا۔ بچہ کے استاد ڈر کے مارے حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری سرگزشت آپ کو کہہ سنائی وہاں حضرت جنید بغدادیؒ بھی تشریف رکھتے تھے کہ اچھا چلو بچہ کی ماں کو صبر دلانیں سب کے سب بچے کی ماں کے پاس آئے اور معنوں معنوں میں صبر کی ہدایت کرنے لگے وہ بی بی پارسا حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ آج خیر تو ہے خلاف عادت یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے پھر تو حضرت سری علیہ الرحمۃ کو کہنا ہی پڑا فرمایا کہ آج قضا عند اللہ تمہارا بچہ دریا میں ڈوب گیا اسلئے تمہیں صبر کرنا لازم ہے، اس بی بی نے کہا یا حضرت ایسا واقعہ نہیں ہوا اچھا مجھے لے چلو ذرا وہ جگہ میں دیکھ لوں کہ جہاں میرا بچہ ڈوبا ہے سب لوگ اس عورت کو ساتھ لے گئے اور جس جگہ وہ بچہ ڈوب گیا تھا وہاں لے جا کر کھڑا کیا اور اشارہ سے بتایا کہ یہاں تمہارا بچہ غرق ہوا ہے اس بی بی نے محبت کے جوش میں آکر اپنے بچہ کا نام لے کر پکارا، بچے نے پانی کی تہ میں سے ماں کو جواب دیا وہ عورت جھٹ پانی کے اندر کود پڑی اور خدا کے فضل سے بچہ زندہ سلامت باہر نکال لائی۔ حضرت سری علیہ الرحمۃ نے حیرت سے جنید بغدادیؒ علیہ الرحمۃ کی طرف ظاہر میں دیکھا، باطن میں پوچھا کہ یہ کیا بات ہے فرمایا عذرا من صد تھا نفع للہ، یہ اس بی بی کی محبت الہی کی صداقت کا نتیجہ ہے، فاؤ کزونی تو کزکم۔ تم میری الفت محبت کو اپنے دل میں زندہ سلامت رکھو، میں تمہاری پیار محبت کی شے کو دریا کی تہ میں زندہ سلامت رکھوں۔ (اسرار المحبۃ للغزالی، حسن المواعظ، ۱۸۴، ۱۸۳ و صفحہ نمبر ۶)

سائل کے مطابق جواب

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ سے ایک نو عمر مولوی نے پوچھا کہ قبروں سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ کون فیض لینا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں مولانا نے فرمایا کہ نہیں ہوتا تو یہ ہے تحقیق کی شان۔ غرض فیض تو شرائط خاصہ سے ہوتا ہے لیکن ان کو کارا فزا سمجھتا یہ تو صریح شرک ہے۔ (مسئلی، مخرج)

بیوہ کی مدد کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیوہ یا کسی مسکین کے لئے کوشش کرے وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو مسلسل بغیر کسی وقفے کے نماز میں کھڑا ہو اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ نہ چھوڑتا ہو۔“ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عبدنہمؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عبدنہم (ذوالحجاء دین) بچپن میں یتیم ہو گئے تھے۔ ان کے چچا ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی پرورش ان کے چچا ہی نے کی تھی جب یہ جوان ہوئے تو ان کے چچا نے ان کو بہت ساسر مایہ دے کر ان کو خود کفیل بنادیا اور یہ اپنی زندگی خوشحالی سے گزارنے لگے۔ جب توحید کا پیغام عام ہوا تو یہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ پہلی فرصت میں اسلام قبول کر لیا۔ چچا بڑا اسلام کا دشمن تھا اس لئے ان پر ظاہر نہ کیا لیکن توحید کی سرسختی اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ پن چھپنے والا نہ تھا۔ ایک دن چچا کو پتہ چل ہی گیا کہ عبداللہ بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شیدائیوں میں داخل ہو گئے ہیں۔

جب اس دشمن اسلام کو ان کے ایمان کا پتہ چلا تو سخت برہم ہوا۔ ساری شفقت و محبت سرد مہری میں بدل گئی۔ بولا ”مجھے تجھ سے یہ امید نہ تھی کہ تو بے دین ہو جائے گا۔ اگر تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ساتھ نہ چھوڑا تو تجھے اس طرح مفلس بنادوں گا۔ تیرے جسم پر ایک کپڑا تک نہ چھوڑوں گا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل تو عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہو چکا تھا وہ کسی بات کی پرواہ کرنے والے کب تھے۔ بولے ”چچا! کچھ بھی ہو، اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو اب دل سے نکلنے والی نہیں ہے۔“

یہ جواب سن کر اس کو بہت غصہ آیا۔ اور بھی زیادہ برہم ہو گیا، تمام مال و متاع چھین لیا، جسم کے کپڑے بھی اترا لئے اور ان کو مادر زاد برہنہ کر کے گھر سے نکال دیا۔ ان کی ماں نے اپنی ایک چادر ان پر ڈالی جس کو لپیٹ کر یہ آستانہ نبوت پر مدینہ پہنچے۔ (اسد الغابہ، رحمۃ اللعالمین جلد اول)

اہتمام نماز

فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ حضرت آنکھیں بنوالیں۔ مولانا نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے فرمایا کہ بھی آنکھ بنے گی تو ڈاکٹر کہے گا کہ پڑے ہو۔ میری جماعت جاتی رہے گی۔ میں نہیں بنواتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو معذور ہیں۔ فرمایا بتلاؤ میرا کونسا کام اٹکا ہوا ہے۔ چلتا بھی ہوں پھرتا بھی ہوں۔ اٹھتا بھی ہوں بیٹھتا بھی ہوں۔ میں کہاں سے معذور ہوں۔ بلکہ وہ تو آنکھ کو حاجب سمجھتے تھے کیونکہ اگر آنکھ ہو گی تو کوئی آنے کا تو دیکھ کر لحاظ ہوگا۔ خواہ نواہ کھڑا بھی ہوتا پڑے گا۔ پھر چاروں طرف نگاہ بھی پڑتی ہے بدل بٹا رہتا ہے۔ اگر آنکھ نہیں تو دل یک سو رہتا ہے۔ بہر حال لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ بنوالیجے مگر حضرت کا ذوق تھا کہ نہ بنوائیں۔ عرض کیا کہ حضرت دانت بنوالیجئے۔ فرمایا بھائی! اب تو نرم بوئیں گرم بوئیں ملتی ہیں دانت بننے کے بعد یہ نہیں ملیں گی۔ تو میں دانت بنوا کر کیوں اپنا نقصان کروں؟ سبحان اللہ کتنے خوش ہیں ورنہ یہ ظرافت بدون بڑی خوشی کے کبھی نہیں سوجھ سکتی۔ حضرت وحی بات ہے کہ کھٹل گیا ہے جس پر آنکھ دانت سب قربان ہیں۔ (قصص اکابر)

آسانی کرو سختی نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو رغبت دلاؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور ان کو آسان باتوں کی ہدایت کرو اور سختی کے احکام جاری نہ کرو۔ (رواہ مسلم)

نیز حضرت مقدم بن محمد کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانو! جب تم لوگوں سے پروردگار عالم کا ذکر کرو تو ایسی باتیں نہ بیان کرو جن سے وہ خوف زدہ ہو جائیں اور ان کو شاق گزریں۔ (رواہ الطبرانی)

نوسال کی عمر میں حافظ قرآن ہونا

جب ابن حجر پانچ سال کی عمر میں مکتب میں بٹھائے گئے تو سورہ مریم صرف ایک دن میں حفظ کر کے لوگوں کو متحیر کر دیا۔ صرف نوسال کی عمر میں حافظ قرآن ہو گئے۔ ۷۸۴ھ میں گیا رہ سال کی عمر میں مسجد حرام میں تراویح میں پورا کلام مجید سنایا۔ خود فرماتے ہیں کہ ”میں نے اسی سال لوگوں کو تراویح پڑھائی۔“ (ظفر المصلین)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ۔ کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آتے جاتے تھے اور اکثر سفر میں بھی ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا تھا اس لئے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ موقع ملتا تھا اکثر وضو وغیرہ کے وقت پانی ڈالنے کی خدمت انجام دیتے تھے۔ (بحوالہ بخاری جلد ۱ کتاب الوضو)

واقعہ ۲۔ سنت کی پابندی شدت سے کرتے تھے آخر عمر میں جب کوئی قومی ریاضت جسمانی کے تحمل نہ تھے اس وقت بھی مسنون روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک غلام نے کہا اب آپ کی عمر ضعیف و ناتوانی کی ہے آپ کیوں دو شنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کا التزام کرتے ہیں؟ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ (بحوالہ مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۰۸)

حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ کا

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں یہ حدیث پاک نقل کی ہے۔ اسلم بن شریکؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر میں کجاوہ باندھا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوچ کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت مجھے نہایت تر و دہوا کہ اگر ٹھنڈے پانی سے نہاؤں تو مارے سردی کے مر جانے کا یا بیمار ہو جانے کا خوف ہے اور یہ بھی گوارا نہیں کہ ایسی حالت میں خاص سواری مبارک کا کجاوہ اونٹنی پر باندھوں۔ مجبوراً کسی شخص انصاری سے کہہ دیا کہ کجاوہ باندھ لے۔ پھر میں نے چند پتھر رکھ کر پانی گرم کیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے جا ملا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اسلم! کیا سبب ہے کہ تمہارے کجاوہ کو میں متغیر پاتا ہوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نہیں باندھا تھا۔ فرمایا کیوں؟ عرض کیا اس وقت مجھے نہانے کی حاجت تھی اور ٹھنڈے پانی سے نہانے میں جان کا خوف تھا اس لئے کسی اور کو باندھنے کے لئے کہہ دیا۔ اسلم کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) (سورۃ مائدہ ۲)

اکابر کے مزاج کا فرق

بروایت مولوی محمد یحییٰ صاحب سیوہاری فرمایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے مولود شریف کی بابت دریافت کیا۔ فرمایا بھائی نہ اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ پھر ہمارے حضرت (مولانا مرشد شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ) نے فرمایا کہ یہ اس قدر جامع جواب ہے کہ ایک رسالہ کا رسالہ اس کی شرح میں لکھا جاسکتا ہے لیکن یہ گول جواب ہے عوام نہیں سمجھ سکتے۔ ہر فریق اس جواب کو اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے۔ حضرت مولانا کھلم کھلا کسی کو برا نہیں کہتے تھے ایسے سوالات کے بہت نرم جواب دیتے تھے۔ البتہ حضرت مولانا گنگوہی بالکل صاف صاف کہتے تھے ایک ہی دفعہ میں چاہے ٹھہر دیا جاوے۔ مگر لہجہ نہیں رکھتے تھے۔ پہلے میں بھی نرم جوابات کو پسند کرتا تھا لیکن اب تجربہ کے بعد مولانا گنگوہی کا طرز نافع ثابت ہوا۔ نرم جواب میں یہ مصلحت سمجھی جاتی ہے کہ مخاطب کو وحشت نہ ہو اور وہ ہم میں آ جائے حالانکہ یہ غلط ہے وہ ہم میں نہیں آتے وہ تو اپنے اسی خیال کی بناء پر ہم میں آئے ہیں تو یہ دراصل ہم میں آنا نہ خواہاں ہم ہی کچھ اصرار چلے گئے وہ ہم میں نہیں آئے۔ (تھمن الاکابر)

میانہ روی اور استقامت اختیار کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اللہ نہیں ٹھکتا ہے اور تم تھک جاتے ہو۔ (صحیح ابن حبان) نیز حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! وہی کام کرو جن کو کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ خدا نہیں تھکتا اور تم تھک جاتے ہو اور خدا کے نزدیک وہی عمل سب سے زیادہ مقبول ہے جو ہمیشہ جاری رہے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (رواہ البخاری و مسلم)

سات سال کی عمر میں ساتوں قرأت کا حافظ ہو جانا

خواجہ حذیفۃ الرضی جو مشائخ چشت کے ایک درخشاں و تابندہ ماہتاب ہیں سات برس کی عمر میں مفت قرأت کے حافظ ہو چکے تھے اور خواجہ مودود چشتی سات سال کی عمر میں پورے قرآن شریف کے حافظ ہو گئے تھے۔ (مثالی بچپن)

حضرت عمرو بن عاصؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرو بن عاصؓ اسلام لانے سے قبل مسلمانوں کے بڑے دشمن تھے لیکن انہوں نے جب سے اسلام قبول کیا تو تن من و دھن سے اسلام کی خدمت میں لگ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر سمجھنا و اُطاعتنا کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے ایمان کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلم الناس وامن عمرو بن العاص۔ حضرت عمروؓ بن عاصؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کا عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں جب ارتداد کا فتنہ اُٹھا تو یہ اس وقت عمان ہی میں تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فتنوں کو دبانے کے لیے حکم دیا۔ یہ جب بحرین کے راستہ سے گزر رہے تھے تو قبیلہ بنی عامر میں ٹھہرے۔ قرہ بن ہبیرہ کے مہمان ہوئے۔ قرہ بن ہبیرہ نے ان کی بہت زیادہ خاطر مدارات کی اور عزت و احترام سے پیش آیا۔

جب حضرت عمروؓ بن عاصؓ روانہ ہونے کو ہوئے تو قرہ نے ان کو تہائی میں لے جا کر بہت اہم روانہ انداز سے سمجھایا ”اگر عربوں سے زکوٰۃ وصول کی گئی تو وہ اسلام کو کبھی گوارہ نہیں کریں گے ہاں اگر زکوٰۃ کا قانون اُٹھا دیا گیا تو وہ مطیع اور فرمانبردار بنے رہیں گے۔“ حضرت عمروؓ بن عاصؓ نے جواب دیا: ”یا ابن ہبیرہ! کیا تم کافر ہو گئے؟ تم ہم سے یہ اُمید کرتے ہو کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں بال برابر بھی تحریف کر سکتے ہیں؟ تم مجھے عربوں سے ڈراتے ہو اللہ کی قسم ہم ایسے لوگوں کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے ملنا پسند کریں گے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں رائی برابر کوئی فرق نہیں ہونے دیں گے۔“ (ابن اثیر جلد ۶ ص ۳۰۸ منہاج احمد بن حنبل)

ایک فتویٰ

فرمایا کہ مولانا محمد قاسم صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جلال آباد کی جائیداد خریدنا جائز نہیں کیونکہ وہاں لڑکیوں کا حق نہیں دیا جاتا تھا۔ البتہ جہاں ایسا نہ ہو کچھ حرج نہیں۔ (حصص الاکابر)

حضرت ابن عباسؓ کا بچپن میں حفظ قرآن

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے تفسیر پوچھو میں نے بچپن میں قرآن شریف حفظ کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے دس برس کی عمر میں اخیر کی منزل پڑھ لی تھی۔

فائدہ: اُس زمانہ کا پڑھنا ایسا نہیں تھا جیسا کہ اس زمانہ میں ہم لوگ غیر عربی زبان والوں کا، بلکہ جو کچھ پڑھتے تھے وہ مع تفسیر کے پڑھتے تھے۔ اسی واسطے حضرت ابن عباسؓ تفسیر کے بہت بڑے امام ہیں کہ بچپن کا یاد کیا ہوا بہت محفوظ ہوتا ہے، چنانچہ تفسیر کی حدیثیں..... جتنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل ہیں بہت کم دوسرے حضرات سے اتنی نقل ہوں گی۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قرآن کے بہترین مفسرؓ ابن عباسؓ ہیں، ابو عبد الرحمنؓ کہتے ہیں کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم کو قرآن شریف پڑھاتے تھے وہ کہتے تھے کہ صحابہؓ حضورؐ سے دس آیتیں قرآن کی سیکھتے تھے۔ اس کے بعد دوسری دس آیتیں اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک پہلی دس آیتوں کے موافق علم اور عمل نہیں ہو جاتا تھا تیرہ سال کی عمر تھی جس وقت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس عمر میں جو درجہ تفسیر وحدیث میں حاصل کیا وہ کھلی کرامت اور قابل رشک ہے کہ امام تفسیر ہیں اور بڑے بڑے صحابہؓ ان سے دریافت کرتے ہیں اگرچہ یہ حضورؐ ہی کی دعا کا ثمرہ تھا کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسٹنچے کیلئے تشریف لے گئے۔ باہر تشریف لائے تو لوٹا بھرا ہوا رکھا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کس نے رکھا ہے۔ عرض کیا گیا کہ ابن عباسؓ نے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خدمت پسند آئی اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ دین کا فہم اور کتاب اللہ کی سمجھ عطا فرمائیں اسکے بعد ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نوافل پڑھ رہے تھے۔ یہ بھی نیت باندھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے ہاتھ سے کھینچ کر برابر کھڑا کر لیا کہ ایک مقتدی اگر ہو تو اس کو برابر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد حضورؐ کو نماز میں مشغول ہو گئے، یہ ذرا پیچھے کو ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد دریافت فرمایا۔ عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کے برابر کس طرح کھڑا ہو سکتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم وفہم کے زیادہ ہونے کی دعا دی۔ (حکایات صحابہؓ)

والد کے دوستوں سے محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سی نیکیوں کی ایک نیکی ہے کہ انسان اپنے باپ کے اہل محبت سے تعلق جوڑے رکھے۔ (اور اس تعلق کو نبھائے) (صحیح مسلم)

حضرت سہیل بن حنظلہؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دمشق میں سہیل بن حنظلہ نامی ایک صحابی رہا کرتے تھے جو نہایت یکسو تھے۔ بہت کم کسی سے ملتے جلتے تھے اور کہیں آتے جاتے نہ تھے۔ دن بھر نماز میں مشغول رہتے یا تسبیح اور وظائف میں مسجد میں آتے جاتے۔ راستہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر جو مشہور صحابی ہیں گزر ہوتا۔ ابوالدرداء فرماتے کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جاؤ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہمیں نفع ہو جائے گا۔ تو وہ کوئی واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یا کوئی حدیث سنا دیتے ایک مرتبہ اسی طرح جا رہے تھے۔ ابوالدرداء نے معمول کے موافق درخواست کی کہ کوئی کلمہ خیر سناتے جائیں۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرم اسدی اچھا آدمی ہے۔ اگر دو باتیں نہ ہوں۔ ایک سر کے بال بہت بڑے رہتے ہیں۔ دوسرے لنگی ٹخنوں سے نیچی باندھتا ہے۔ اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہنچا فوراً چاقو لے کر بال کانوں کے نیچے سے کاٹ دیئے اور لنگی آدمی پنڈلی تک باندھنا شروع کر دی۔ (ابوداؤد)

شان تقویٰ

فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب کو ہنری کا شوق تھا کچھ پودینہ حنیہ وغیرہ کے پودے لگے ہوئے تھے۔ ان میں بیگنی ڈالنے کی ضرورت ہوئی کسی زمیندار کا وہاں کو گزر ہوا۔ مولانا نے ان سے فرمائش کر دی۔ انہوں نے رعایا میں سے ایک گزریہ کے سر پر نوکری میں بیگنیاں بھیج دیں۔ مولانا اپنے ہاتھ سے اس ہنری میں ڈال رہے تھے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سامنے سے آگئے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس شخص کا حال معلوم نہیں کہ ظالم ہے اس نے ضرور زبردستی ظلم اس بچارے غریب شخص سے بیگار لی ہے۔ اس کو ابھی واپس کیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے اسی وقت وہ بیگنیاں اپنے ہاتھ سے جمع کر کے سب واپس کر دیں۔ (حسن احسن)

کفر کی حالت میں صغریٰ میں قرآن پاک یاد کرنا

عمر بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ طیبہ کے راستے میں ایک جگہ رہا کرتے تھے وہاں کے آنے جانے والے ہمارے پاس سے گذرتے تھے جو لوگ مدینہ منورہ سے واپس آتے ہم اُن سے حالات پوچھا کرتے کہ لوگوں کا کیا حال چال ہے۔ جو صاحبِ نبوتؐ کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی کیا خبر ہے۔ وہ لوگ حالات بیان کرتے کہ وہ کہتے ہیں مجھ پر وحی آتی ہے۔ یہ یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ میں کم عمر بچہ تھا وہ جو بیان کرتے میں اسکو یاد کر لیتا۔ اسی طرح مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن شریف یاد ہو گیا تھا۔ عرب کے سب لوگ مسلمان ہونے کے لئے مکہ والوں کا انتظار کر رہے تھے جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر جماعت اسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئی۔ میرے باپ بھی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ساتھ ساری قوم کی طرف سے قاصد بن کر حاضر خدمت ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو..... شریعت کے احکام بتائے اور نماز سکھائی۔ جماعت کا طریقہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کو تم میں سب زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لئے افضل ہے۔ میں چونکہ آنے والوں سے آیتیں سن کر ہمیشہ یاد کر لیا کرتا تھا اسلئے سب سے زیادہ حافظ قرآن میں ہی تھا۔ سب نے تلاش کیا تو مجھ سے زیادہ حافظ قرآن کوئی بھی قوم میں نہ نکلا تو مجھ ہی کو انہوں نے امام بنایا۔ میری عمر اس وقت چھ سات برس کی تھی۔ جب کوئی مجمع ہوتا یا جنازہ کی نماز کی نوبت آتی تو مجھ ہی کو امام بنایا جاتا۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا احترام ملحوظ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر بیٹھنا بھی سوء ادب سمجھتے تھے ایک مرتبہ سفر میں مغموضہ خدمت انجام دے رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری بٹھادی اور خود اتر کر فرمایا عقبہ! اب تم سوار ہو لو عرض کی سبحان اللہ یا رسول اللہ! میں اور آپ کی سواری پر سوار ہوں دوبارہ پھر آپ نے حکم دیا انہوں نے وہی عرض کی جب زیادہ اصرار بڑھا تو الامر فوق الادب کے خیال سے بیٹھ گئے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جگہ سواری کھینچنے کی خدمت انجام دینے لگے۔ (بحوالہ کتاب الولاۃ)

ملفوظ حضرت نانوتوی

فرمایا کہ خواجہ میں مولانا احمد حسن صاحب امر وہی اور ہمارے سب بزرگ تشریف لے جاتے تھے ایک بڑی بی نے وہاں ایک خواب دیکھ لیا تھا وہ مولانا احمد حسن صاحب کی بڑی خدمت اور بہت محبت کرتی تھیں۔ ویسے بھی مولانا سید تھے میں نے ایک صاحب سے مولانا محمد قاسم صاحب کا ایک مقولہ سنا ہے مولانا نے ایک مثال دی تھی کہ میرا ذہن تو سونے کا بہت بڑا ڈھیر ہے۔ اور مولوی احمد حسن صاحب کا ذہن سونے کا ایک چھوٹا سا ڈھیر اور مولانا صاحب کا ذہن چاندی کا بہت بڑا ڈھیر ہے۔ مولوی احمد حسن صاحب کا ذہن میرے مناسب ہے اگرچہ زیادہ نہ ہو اور دوسرے کا اگرچہ زیادہ ہے مگر میرے مناسب نہیں۔ (تھمس الاکابر)

اسلام اور قرآن سے عشق

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ ثقیف کے وفد کے ہمراہ ۹ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے۔ آپ بہت کسں بچے تھے، اہل وفد جب نبی علیہ السلام کی خدمت میں بغرض مناظرہ و مقابلہ جاتے تو آپ کو اپنی منزلوں میں بغرض حفاظت اسباب چھوڑ جاتے ایک روز جب وفد کے لوگ واپس ہوئے اور سو گئے تو یہ ذی فہم اور عاقبت اندیش بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گیا اور وفد سے پہلے خفیہ اسلام لے آیا۔ اور ساتھیوں سے اس چیز کو پوشیدہ رکھا اور موعود و معین وقت میں برابر آنحضرتؐ کی بارگاہ میں حاضری دیتے رہے اور آپ سے دین کے متعلق سوالات کرتے رہے اور قرآن کریم کی قراءت طلب کرتے رہے۔ جب کبھی یہ بچہ آنحضرتؐ کو جو خواب پاتا تو ابو بکرؓ یا ابی بن کعبؓ کے پاس چلا جاتا۔ اور ان سے سوالات کرتا۔

(سیرت ابن ہشام، طبقات ابن سعد، بحوالہ القرآن وعلومہ فی مصر ص: ۱۱۰)

جھگڑا چھوڑ دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو جنت کے کناروں پر گرہ لوانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا چھوڑ دے خواہ وہ حق پر ہو۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت طلیب بن عمیرؓ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت طلیب بن عمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ شروع ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اعانت کے لئے کمر بستہ رہتے تھے۔ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر رکھتے اور فکر میں رہتے کہ کہیں کوئی دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچا دے۔

نبوت کے ابتدائی زمانے میں قریش مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا اپنی زندگی کا اولین مقصد بنا لیا تھا۔ وہ طرح طرح سے آپ کی دل آزاری کرتے۔ آپ کا مذاق بناتے یہاں تک کہ آپ کو قتل کر ڈالنے کے منصوبے تیار کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی بھی اس بات سے بے فکر نہ رہتے تھے۔ وہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں کمر بستہ رہتے تھے۔ ایک دن قریش نے ابواہاب کو اس بات کے لئے تیار کر لیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے۔

جب حضرت طلیب کو معلوم ہوا کہ ابواہاب بن عزیز کو قریش نے (نحوذ باللہ) رسول اللہ کے قتل کرنے پر آمادہ کیا ہے تو یہ سن کر انہیں بڑی فکر ہوئی یہ ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے تھے اور ابواہاب کی حرکات و سکنات پر نظر رکھتے تھے۔ تمام کام چھوڑ کر اسکے پیچھے لگدھرتے اور دور دور سے دیکھتے رہتے تھے کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کیا کر رہا ہے؟

ایک دن طلیب گھات میں لگے بیٹھے تھے کہ ابواہاب اپنا فاسد ارادہ لئے ان کے سامنے سے گزرا۔ یہ لپک کر اس دشمن رسول کی طرف بڑھے اور تھوڑا کا ایک ہاتھ ایسا مارا کہ ابواہاب وچیں ڈھیر ہو گیا۔ (سیرت مہاجرین جلد دوم)

الحمد للہ

انمول موتی جلد ۲ مکمل ہوئی